[illegible] عزیز مرزا صاحب

الحمد للہ کہ اردو زبان مین حالات صحابہ کی سب سے پہلی اور بے نظیر کتاب یعنی

ترجمہ اسد الغابہ

جلد پنجم

جسمین حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے (۱۲۲۱) اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کا تذکرہ
ہے یہ کتاب علامہ ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۳۰ھ کی تالیف ہے علامہ ذہبی نے
تجرید اسماء الصحابہ مین لکھا ہے کہ مصنف نے اس کتاب مین سات ہزار پانچسو
تذکرے لکھے ہین اور ان سے جو فروگذاشت ہو گئی تھی
اسکو بھی پورا کیا اور انکے اغلاط بھی بیان
کیے ہین اللہ تعالی اس کتاب سے
مسلمانوں کو نفع
پہنچائے

مترجم یعنی بندۂ ناچیز معترف بالعجز والقصور محمد عبد الشکور غفرلہ کے اہتمام سے صحیفہ انجم کے ساتھ ۱۳۲۵ھ مین

عمدۃ المطابع لکھنؤ سے شایع ہوئی

اعلان - جلدین اس سے پہلے شایع ہو چکی ہین ہر جلد کی قیمت دو روپیہ ہے پہلی جلد مین (۲۴۷) اصحاب کرام کا تذکرہ ہے اور دوسری جلد مین (۱۶۲۳) اصحاب کا اور [illegible]

ختم شد بتاریخ ۲۸ شعبان [illegible] ۱۳۳۱ھ

فہرست [illegible] ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

صفحہ	نام
۱۷۹	عبداللہ بن جبیر
۱۸۰	عبداللہ بن جحش
۱۸۱	عبداللہ بن جد
۱۸۲	عبداللہ بن ابی الجدعاء
۱۸۳	عبداللہ بن جراد
"	عبداللہ بن جزء
"	عبداللہ بن جزء
"	عبداللہ بن جعفر طیار
۱۸۴	عبداللہ ابو حمزہ
"	عبداللہ بن ابی جہم
"	عبداللہ بن جہیم
۱۸۶	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
۱۸۸	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
۱۸۹	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
۱۹۰	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
۱۹۱	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
۱۹۲	عبداللہ بن حارث
۱۹۲	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حارث
"	عبداللہ بن حبش
۱۹۳	عبداللہ بن حبیب
"	عبداللہ بن ابی حبیبہ
"	عبداللہ ابو حبیبہ
"	عبداللہ بن ابی حدرد

صفحہ	نام
۱۹۶	عبداللہ بن حذافہ
۱۹۷	عبداللہ بن حرام
"	عبداللہ بن ام حرام
۱۹۹	عبداللہ بن حرملہ
"	عبداللہ بن حریث
"	عبداللہ بن حزابہ
"	عبداللہ بن حسن
"	عبداللہ بن حسن
"	عبداللہ بن حصین
۲۰۰	عبداللہ بن حنکل
"	عبداللہ بن حکیم
"	عبداللہ بن حکیم بن حزام
"	عبداللہ بن حکیم جہنی
۲۰۱	عبداللہ بن حکیم کنانی
"	عبداللہ ملقب بہ حمار
۲۰۲	عبداللہ بن ابی الحمساء
"	عبداللہ بن حمیر
۲۰۳	عبداللہ بن حنطب
"	عبداللہ بن حنظلہ
۲۰۴	عبداللہ بن حوالہ
۲۰۵	عبداللہ بن حوی
"	عبداللہ بن خازم
"	عبداللہ بن خالد
۲۰۶	عبداللہ بن خالد
"	عبداللہ بن خالد
"	عبداللہ ابو خالد
۲۰۷	عبداللہ بن ابی خالد
"	عبداللہ بن خباب
"	عبداللہ بن خبیب
۲۰۸	عبداللہ بن خریت
"	عبداللہ بن خلف
۲۰۹	عبداللہ بن خمیر
"	عبداللہ بن خنیس
"	عبداللہ بن [illegible]

صفحہ	نام
۲۰۹	عبداللہ بن ابی [illegible]
"	عبداللہ بن خیثمہ
۲۱۰	عبداللہ بن دارہ
"	عبداللہ بن دیان
۲۱۱	عبداللہ بن ذرہ
"	عبداللہ بن دیدان
"	عبداللہ بن راشد
"	عبداللہ بن رافع
"	عبداللہ بن ربیع
"	عبداللہ بن ربیعہ
۲۱۲	عبداللہ بن ربیعہ
۲۱۳	عبداللہ بن ربیعہ
۲۱۴	عبداللہ بن ربیعہ
"	عبداللہ بن ابی ربیعہ جو صفوان
"	عبداللہ بن ابی ربیعہ
۲۱۵	عبداللہ بن ربیعہ
"	عبداللہ بن [illegible]
۲۱۶	عبداللہ بن [illegible]
"	عبداللہ بن [illegible]
۲۲۰	عبداللہ بن [illegible]
"	عبداللہ بن [illegible]
"	عبداللہ بن [illegible]
۲۲۱	عبداللہ بن [illegible]
۲۲۲	عبداللہ بن زبیر
۲۲۳	عبداللہ بن زبیر بن عوام
"	عبداللہ بن [illegible]
۲۲۶	عبداللہ بن [illegible]
۲۲۷	عبداللہ بن زبیر
"	عبداللہ ابو زہیر
"	عبداللہ بن زید
۲۲۸	عبداللہ بن زید جہنی
۲۲۹	عبداللہ بن زید بن صفوان
"	عبداللہ بن زید بن عاصم

صفحہ	نام
۲۳۰	عبداللہ بن زید بن عمرو
۲۳۱	عبداللہ بن ساعدہ
"	عبداللہ بن ساعدہ بن عامر
"	عبداللہ بن ساعدہ بن [illegible]
۲۳۲	عبداللہ بن ساعدہ ہذلی
"	عبداللہ بن سالم
"	عبداللہ بن سائب
"	عبداللہ بن سائب بن ابی السائب
۲۳۵	عبداللہ بن سبرہ
"	عبداللہ بن سبرہ [illegible]
۲۳۶	عبداللہ بن سعد [illegible]
"	عبداللہ بن سعد [illegible]
۲۳۷	عبداللہ بن سعد ازدی
"	عبداللہ بن سعد بلوی
"	عبداللہ بن سعد انصاری
۲۳۸	عبداللہ بن سعد بن خیثمہ
"	عبداللہ بن سعد بن ابی سرح
۲۳۹	عبداللہ بن سعید بن سفیان
۲۴۰	عبداللہ بن سعید بن عاص
"	عبداللہ بن سعید
"	عبداللہ بن سفیان
۲۴۱	عبداللہ بن ابی سفیان
"	عبداللہ بن سفیان
"	عبداللہ بن سفیان
"	عبداللہ ابو سفیان
"	عبداللہ بن سلام اسرائیلی
۲۴۲	عبداللہ بن سلامہ
"	عبداللہ بن سلمہ
۲۴۳	عبداللہ بن سلمہ مرادی
"	عبداللہ بن ابی سلیط
"	عبداللہ بن سلیمان
"	عبداللہ بن سنان
۲۴۴	عبداللہ بن سندر
"	عبداللہ بن سہل بن حنیف

صفحہ	نام
۲۴۵	عبداللہ بن سہل بن رافع
۲۴۶	عبداللہ بن سہل بن زید
۲۴۷	عبداللہ بن سہل بن عمرو
۲۴۸	عبداللہ بن سہل بن عمرو
"	عبداللہ بن سہیل
"	عبداللہ بن سوید
۲۴۹	عبداللہ بن سیدان
"	عبداللہ بن سیلان
"	عبداللہ بن شبل
۲۵۰	عبداللہ بن شبیل
"	عبداللہ بن شخیر
"	عبداللہ بن شداد
۲۵۱	عبداللہ بن ابی شدیدہ
"	عبداللہ بن شرجیل
"	عبداللہ بن شریح
"	عبداللہ بن شریک
۲۵۲	عبداللہ بن شفی
"	عبداللہ بن شمر
"	عبداللہ بن شہاب
۲۵۳	عبداللہ بن شہاب زہری
"	عبداللہ بن شیبہ
"	عبداللہ بن ابی
"	عبداللہ بن صعصعہ
"	عبداللہ بن صفوان
۲۵۴	عبداللہ بن صفوان انصاری
"	عبداللہ بن صفوان خزاعی
"	عبداللہ بن صفوان بن قدامہ
۲۵۵	عبداللہ بن صنابحی
۲۵۶	عبداللہ بن صیاد
۲۵۷	عبداللہ بن صیفی
"	عبداللہ بن ضمرہ
"	عبداللہ بن طارق
۲۵۸	عبداللہ بن ابی طلحہ
۲۵۹	عبداللہ بن طہفہ

صفحہ	نام
۲۵۹	عبداللہ بن عامر القیس
"	عبداللہ بن عامر بلوی
"	عبداللہ بن عامر بن ربیعہ
۲۶۰	عبداللہ بن عامر بن ربیعہ
"	عبداللہ بن عامر بن کریز
۲۶۲	عبداللہ بن عامر بن [illegible]
"	عبداللہ بن عائذ ثمالی
"	عبداللہ بن عائذ بن قرط
"	عبداللہ ابن عم النبی صلعم
"	عبداللہ بن عباس
۲۶۶	عبداللہ بن عبدالاسد
"	عبداللہ بن عبداللہ
۲۶۰	عبداللہ بن عبدالاشہلی
"	عبداللہ بن عبداللہ بن ابی
۲۶۱	عبداللہ بن ثابت
"	عبداللہ بن ابی بکر صدیق
۲۶۲	عبداللہ بن عبداللہ بن [illegible]
"	عبداللہ بن عبداللہ بن ابی
"	عبداللہ بن عبدالرحمن انصاری
۲۶۳	عبداللہ بن عبدالرحمن
"	عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی
"	عبداللہ بن عبدالمدان
"	عبداللہ بن عبدالغافر
"	عبداللہ بن عبدالملک
۲۶۴	عبداللہ بن عبد مناف
"	عبداللہ بن عبد ہلال
"	عبداللہ بن عبسہ
۲۶۵	عبداللہ بن عابس
"	عبداللہ بن عبس
"	عبداللہ بن عبیداللہ
"	عبداللہ بن عتبان
"	عبداللہ بن عتبہ
"	عبداللہ بن عتبہ
۲۶۶	عبداللہ بن عتیک

۳۰۲ عبداللہ بن عثمان بن عفان — حضرت ابوبکر صدیق عبداللہ بن عثمان — عبداللہ بن عثمان [illegible] — ۳۰۵ عبداللہ بن عثمان تیمی — ۳۰۶ عبداللہ بن عثمان

ترجمہ اسد الغابہ جلد پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب الشین والقاف والکاف

(سیدنا) شقران (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - اسی لقب سے مشہور ہیں بعض لوگ کہتے ہیں انکا نام صالح تھا حبشی غلام تھے عبد الرحمن ابن عوف کی ملک میں تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیۃً انکو پیش کیا تھا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں عبد الرحمن بن عوف سے مول لیا تھا اور بعد اسکے آپ نے انکو آزاد کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت انکے لیے بھی وصیت کی تھی یہ بھی ان لوگوں میں ہیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل میں شریک تھے شقران کی نسل کے آخری شخص نے مدینہ میں بعہد خلافت ہارون رشید ... بصرہ میں بھی انکی نسل کا ایک شخص تھا مصعب نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا آیا انھوں نے کوئی اولاد چھوڑی تھی یا نہیں - ابو معشر نے کہا ہے کہ شقران بدر میں شریک تھے مگر چونکہ غلام تھے انکو حصہ نہیں دیا - ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے ترمذی سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمیں زید ابن اخزم طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن فرقد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے جعفر بن محمد سے انھوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہتے تھے جس شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کھودی وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے (قبر میں) آپ کے نیچے چادر بچھائی وہ شقران تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام جعفر کہتے تھے مجھے ابن ابی رافع نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے شقران سے سنا وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں نے ہی قبر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے چادر بچھائی تھی اور عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھوں نے اسود بن عامر سے انھوں نے مسلم بن خالد سے انھوں نے عمرو بن یحیی مازنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے شقران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار خیبر کی طرف جا رہے تھے اور اشارہ سے نماز پڑھتے تھے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا شقیق (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ - کنیت انکی ابو وائل اسدی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا مگر آپ سے کچھ سنا نہین - حضرت عبد اللہ بن مسعود کے شاگرد ہین - ہشیم نے مغیرہ سے انھون نے ابو وائل سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدق[۱] آیا وہ ہر چالیس اونٹ مین ایک اونٹ لیتا تھا مین اسکے پاس اپنا مینڈھا لے آیا اور مینے کہا کہ اسکی زکوۃ لے لو اُسنے کہا اسپر زکوۃ واجب نہین ہو یہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوے اُسوقت مین بچہ تھا (مگر ایسا تھا کہ) جانورون کو (چراکے) اپنے گھر واپس لے آتا تھا اور عاصم نے ابو وائل سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اپنے گھر کے اونٹون کو چرا رہا تھا کچھ سوارون کا میری طرف گذر ہوا میرے اونٹ بھڑک کر بھاگے اُن سوارون مین سے ایک شخص نے کہا کہ تم لوگون نے اس لڑکے کے اونٹون کو بھگا دیا ہو اسکے اونٹون کو اسکے پاس لے آو چنانچہ وہ لوگ میرے اونٹون کو لے آئے مینے انہین سے کسی شخص سے پوچھا کہ یہ کون ہین جنھون نے کہا کہ اس لڑکے کے اونٹون کو اس کے پاس لے آو اس شخص نے کہا کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے یہ حدیث اسی طرح مروی ہو مگر صحیح نہین ہو انکی وفات ۹۹ھ مین ہوئی - انھون نے نرکل کا ایک چھپر بنا لیا تھا اُسی مین یہ اور انکے جانور رہتے تھے جب کسی جہاد مین جاتے تو اس چھپر کو کھول کے رکھ دیتے اور جب لوٹتے تو پھر اسکو بنا لیتے جنگ صفین مین حضرت علی کے ہمراہ تھے اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی و سعد و ابن عباس و ابن مسعود وغیرہم سے انھون نے روایت کی ہو - ان سے شعبی نے اور منصور بن معتمر نے اور سبیعی نے اور اعمش وغیرہم نے روایت کی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) شکل (رضی اللہ عنہ)

ابن حمید عبسی - ان سے انکے بیٹے شتیر نے روایت کی ہو - ہمکو اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے محمد بن عیسی بن سورۃ (ترمذی) تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو احمد زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعد بن اوس نے بلال بن یحیی عبسی سے انھون نے شتیر بن شکل سے انھون نے اپنے والد شکل بن حمید سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا تعلیم کیجیے کہ مین اسکے ذریعہ سے پناہ مانگا کرون حضرت نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا تم یہ دعا پڑھا کرو اللھم انی اعوذ بک من شر سمعی و من شر بصری و من شر لسانی و من شر منیی[۲] - انھون نے حضرت علی اور حذیفہ سے روایت کی ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

[۱] مصدق اُس شخص کو کہتے ہین جو زکوۃ تحصیل کرنے کے لیے حاکم وقت کی طرف سے مقرر ہو ۱۲ [۲] ترجمہ اے اللہ مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کان کے شر سے - اور اپنی آنکھ کے شر سے اور اپنی زبان کے شر سے اور اپنی شرمگاہ کے شر سے - ان چیزون کا شر یہ ہو کہ انسے ناجائز فعل صادر ہو ۱۲

باب الشین و المیم

(سیدنا) شماس (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن شرید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ عامر بن مخزوم کی اولاد سے ہین اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ شماس انکا لقب ہو اور عثمان انکا نام ہو یہ ابو عمر کا قول ہو انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی عثمان کے نام مین بھی کیا جائیگا یہ شروع زمانے مین اسلام لائے تھے اور انھون نے اور انکی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس نے جو شیبہ اور عتبہ کی بہن تھین حبش کی طرف ہجرت کی تھی پھر یہ حبش سے لوٹے اور مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آسکے غزوہ بدر مین شریک ہوے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے چونتیس برس کی عمر مین انکی شہادت ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مینے (لڑائی مین) شماس کے مثل کسیکو نہین پایا سوا سانپ[1] کے مطلب یہ تھا کہ وہ غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت لڑے اُس دن جس طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اُٹھتی تھی داہنی طرف یا بائین طرف آپ شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ آپ کی طرف سے لڑ رہے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے انھون نے اپنے کو ڈھال بنا دیا ہو یہانتک کہ مقتول ہو [illegible] اور مدینہ اُٹھا کے لائے گئے اُس وقت کچھ جان انمین باقی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انکو ام سلمہ کے پاس لیجاؤ چنانچہ لوگ انکو وہین لے گئے وہین انھون نے وفات پائی پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مقام احد مین لیجا کے انھین دفن کیا جاے انھین کپڑون مین جنمین انکی وفات ہوئی حالانکہ یہ ایک دن رات (معرکہ جنگ سے آنیکے بعد) زندہ رہے مگر انھون نے کچھ کھایا پیا نہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ انپر نماز[2] پڑھی اور نہ انھین غسل دلوایا اور ابو عبید نے بیان کیا ہو کہ شماس بدر کے دن شہید ہوے مگر یہ انکا وہم ہو۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) شمعون (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن خنافہ۔ کنیت انکی ابو ریحانہ۔ ازدی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین انصاری ہین اور بعض کہتے ہین قرشی ہین اور بعض کا قول ہو کہ قُرظی ہین اور انصار کے حلیف تھے۔ مگر صحیح میرے نزدیک یہ ہو کہ یہ ازدی ہین۔ بعض لوگون نے بیان

---

[1] سانپ کی لڑائی مشہور ہی جب وہ غصہ مین آجاتا ہو تو پیچھا نہین چھوڑتا اور نہایت چالاکی اور تیزی سے حملہ کرتا ہو یہانتک کہ اپنے مقابل کو مار ڈالے یا خود مارا جائے ۱۲

[2] شہید کا حکم یہ ہو کہ اُسے غسل نہین دیا جاتا اور نیا کفن نہین دیا جاتا بلکہ انھین خون آلود کپڑون کے ساتھ دفن کر دیا جاتا ہو بشرطیکہ معرکہ جنگ سے زندہ نہ آئے یا زندہ آئے تو منافع حیات سے متمتع نہو ۱۲ [3] حنفیہ کے نزدیک شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی کیونکہ شہداء احد کے لیے نماز پڑھنا احادیث صحیحہ مین وارد ہو ۱۲

گیا ہی کہ انکا نام شمعون ہی عین مہملہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہی کہ غین معجمہ کے ساتھ ابن یونس نے کہا ہی کہ یہی میرے نزدیک صحیح ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین آپ سے کئی حدیثین روایت کی ہین - شام مین بیت المقدس مین رہتے تھے انسے عمرو بن مالک جنبی اور ابو رشدین بن کریب بن ابرہہ اور عبادہ بن نسی اور شہر بن حوشب نے اور مجاہد وغیرہم نے روایت کی ہی یہ ان لوگون مین تھے جو فتح دمشق مین شریک تھے اور مصر بھی گئے تھے سرزمین جزیرہ کے مقام میافارقین مین سرحد پر بھی رہے تھے پھر شام لوٹ آئے صحابہ کے نیکوکار اور عابد لوگون مین تھے - ہمین ابو یاسر بن ابی یاسر وقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زید بن حباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ابی ریحانہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ دس باتون کو بہت ناپسند کرتے تھے دانتون کے تراشنے کو - بالون کے اکھاڑنے کو - گودنا گودنے کو - دو مردون یا دو عورتون کے باہم لپٹ کے لیٹنے کو اس طرح کہ دونون کے درمیان مین کوئی کپڑا نہو اور چیتے پر سوار ہونیکو اور ریشمی کپڑا اس جگہ اور اس جگہ لگانے کو یعنی کپڑون کے نیچے اور شانون پر اور سوا حاکم کے اور کسی کے انگوٹھی پہننے کو - ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی بیٹی ریحانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم تھین یہ اپنی کنیت سے مشہور ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

باب الشین والنون

(سیدنا) شنفتم (رضی اللہ عنہ)

انسے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپکے دونون گھٹنے ہاتھون سے پہلے زمین پر پہونچتے تھے اور جب دو رکعتون کے بعد آپ اُٹھتے تھے تو صرف اپنے زانو پہ ہاتھ رکھکر اُٹھتے تھے بغوی نے اس حدیث مین انکا نام شنفتم لکھا ہی اور کہا ہی کہ شنفتم کا ذکر اس حدیث کے سوا اور کہین مینے نہین سنا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے شنفتم سے لاعلمی ظاہر کی ہی اور انھون نے شتیم دو یائے تحتانیہ کے ساتھ لکھا ہی اور حسن بن علی بردعی اور ابو العباس مستغفری اور ابن ماکولا وغیرہم نے ان دونون کے درمیان مین فرق بیان کیا ہی انکا ذکر شین مع الیاء کی ردیف مین انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ آئیگا انکا تذکرہ ابو موسی نے یہان لکھا ہی۔

باب الشین والہاء والواو

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن اشعار بن مر بن شہاب بن ابی شمر بن معدی کرب بن سلمہ بن مالک بن حارث بن معاویہ بن حارث اکبر بن معاویہ بن

ملک یا بعض لوگ خوبصورتی کے خیال سے دانتون کو ترشواتے ہین اور بعض لوگ اسمین ہونے کی کیلین جڑ دالنے کی غرض سے انکو ترشواتے ہین ۱۲

ثور بن مرتع کندی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے پھر اسلام لائے ۔ یہ ابن شاہین اور ابن کلبی کا قول ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن خرفہ ۔ انکا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم رکھا تھا ۔ عبداللہ بن ولید عبسی نے یزید بن شہاب بن خرفہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے میںنے کہا شہاب بن خرفہ آپ نے فرمایا تمھارا نام مسلم بن عبداللہ ہے ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر بن مذعور بکری ذہلی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ہجرت کر کے آئے تھے ۔ انکی حدیث عمیر بن حاجب بن یزید ابن شہاب نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا شہاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے گیا تھا پھر آپکا ذکر کرتے رہے ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

سعد بن ہشام کے والد ہیں ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انہوں نے کہا شہاب آپ نے فرمایا نہیں تمھارا نام ہشام ہے ہمنے انکا ذکر اس مقام کے سوا اور جگہ بھی کیا ہے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابو نعیم نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا جسکا نام شہاب تھا آپ نے فرمایا تمھارا نام ہشام ہے ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) شہاب (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یمامی ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے ۔ یقیر بن عبداللہ بن شہاب بن مالک نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا شہاب بن مالک سے روایت کی ہے کہ یہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تو سنا کہ ایک عورت نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہم لوگوں کی دعا سے سلامتی کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا کہ تم ایسے قبیلہ سے ہو جو بڑی بات کو کم سمجھتے ہیں اور آپ نے انکو ایسی بات کے کہنے سے جو فائدہ ندے اور ایسی بات کے پوچھنے سے جو مفید نہو منع فرمایا[1] ۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے ۔

---

[1] اللہ اکبر کیسی جامع نصیحت ہے اگر آدمی التزام کرلے کہ بے فائدہ بات نہ کہے نہ پوچھے تو اکثر برائیوں سے محفوظ رہیگا ۱۲

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

ابن مجنون جرمی - قبیلہ جرم بن ابان سے ہین عاصم بن کلیب کے دادا ہین یہ اور انکے والد کلیب دونون صحابی ہین اور انھون نے حضرت سے حدیثین سنی ہین اور روایت کی ہین انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ انکو شتیر کہتے ہین اور بعض لوگ انکو شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی کہتے ہین مگر یہ صحیح نہین - انکا شمار اہل کوفہ مین ہو - عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین مسجد (اقدس) مین گیا اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز مین بیٹھے ہوے فرما رہے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکا نام شہاب بن کلیب بن شہاب جرمی لکھا ہو اور ابو نعیم اور ابو عمر نے شہاب بن مجنون لکھا ہو یہ دونون ایک ہین -

(سیدنا) **شہاب** (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - صحابہ مین سے ایک شخص تھے مصر مین فروکش تھے ابو عمر نے انکو شہاب انصاری لکھا ہو انسے جابر ابن عبد اللہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ جو شخص کسی مومن کی عیب پوشی کرے تو گویا اُسنے ایک مردہ کو زندہ کیا حضرت جابر اس حدیث کے پوچھنے کے لیے انکے پاس مصر گئے تھے[۱] انھون نے بیان کیا کہ ہان یہ حدیث مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اس حدیث کو بیان کیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) **شہر** (رضی اللہ عنہ)

ابن باذام انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صنعاء کا حاکم بنایا تھا جب اسود عنسی نے دعوی نبوت کیا تو شہر نے اُس سے قتال کیا شہر کی شہادت اسود کے ظہور کے پچیس دن بعد ہوئی اسود نے انکی بی بی آزاد سے نکاح کیا جو فیروز دیلمی کی چچازاد بہن تھی انکی بی بی نے اسود کے قتل مین مدد دی تھی - انکا تذکرہ طبری وغیرہ نے لکھا ہو -

(سیدنا) **شو یفع** (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا - انکی حدیث عبد اللہ بن عمرو بن شو یفع نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا شو یفع سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خود بات کہنے مین یا دوسرے کی بات سننے مین حیا سے کام نہ لے وہ یا تو ولد الزنا ہو یا اسکی مان نے ناپاکی کی حالت مین اسکا حمل حاصل کیا یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

---

[۱] اے دلون کے بدل دینے والے میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ ۱۲ [۲] دیکھیے تحصیل احادیث کا شوق صحابہ کرام کو کس قدر تھا اُس زمانہ مین مدینہ سے مصر کا سفر آسان نہ تھا جسکو حضرت جابر نے صرف ایک حدیث کے لیے اختیار کر لیا تھا ۱۲

باب الشین والیاء

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

اسماعیل بن ابراہیم کے دادا ہیں مشہور شخص ہیں انکا ذکر ابراہیم کے نام میں ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

علی بن شیبان کے والد ہیں۔ ان سے انکے بیٹے علی نے روایت کی ہے۔ انکی حدیثیں اہل یمامہ سے مروی ہیں مدار انکی حدیثوں کا محمد بن جابر یمامی پر ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک یا ابن یحییٰ انصاری ثم السلمی۔ ابو ہبیرہ یعنی یحییٰ بن عباد بن شیبان کے دادا ہیں۔ اہل کوفہ سے ہیں اشعث بن سوار نے ابو ہبیرہ سے انھوں نے انکے دادا ابو ہبیرہ سے انھوں نے انکے دادا شیبان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اسوقت موذن (فجر کی) اذان دے رہا تھا اور حضرت سحور کھا رہے تھے (مجھسے) فرمایا کہ آؤ برکت والی سحور کھاؤ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں ہمارے اس موذن کی آنکھ میں کچھ کمزوری ہے اس وجہ سے اُسنے صبح ہونے سے پہلے اذان دیدی ہے اور ابو ہبیرہ نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے بھی روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شکیمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن سُلمی۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ عبدالصمد بن سلیمان ازرق بصری نے اپنے والد سے انھوں نے شکیمہ بن عبدالرحمن سلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بکری کو برکت کی چیز فرماتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ کنیت انکی ابو ہاشم قریشی عبشمی ہیں معاویہ بن ابی سفیان کے ماموں ہیں۔ انکی والدہ جناس بنت مالک بن مالک بن مضرب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی ہیں انکی آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہو گئی تھی حضرت معاویہ کے زمانے میں انھوں نے وفات پائی۔ طبرانی اور سعید قرشی وغیرہ نے انکا نام شیبہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں ہم کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ انکا ذکر اس سے زیادہ کرینگے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **شیبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی - قریشی عبدری حجبی ہین اہل مکہ سے ہین کنیت انکی ابو عثمان ہو اور بعض لوگ ابی صفیہ کہتے ہین انکے والد عثمان ہین جو بلقب اوقص مشہور ہین جنکو حضرت علی نے احد کے دن اسی حال مین کہ اوقص کافر تھے قتل کیا تھا - شیبہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین حنین کے دن - زبیر نے کہا ہو کہ شیبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین کے دن اس ارادہ سے ہو لیے تھے کہ آپ کو دھوکہ دے کے شہید کردین چنانچہ (ایک موقع پر) حضرت کو غافل پا کے اسی ارادہ سے آگے بڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے شیبہ آگے آؤ پس اللہ نے انکے دل مین رعب ڈالدیا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب گئے تو آپ نے اپنا ہاتھ انکے سینے پر رکھا اور اور بعد اسکے فرمایا کہ شیطان کو اپنے پاس سے دور کردو پس اللہ نے انکے دل مین ایمان پیدا کردیا اور یہ مسلمان ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتے رہے یہ اسدن اُن لوگون مین تھے جو ثابت قدم رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل سے انکے باز رہنے کے اور وجوہ بھی بیان کیے گئے ہین - ہمین ابو جعفر عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوۂ حنین کے متعلق روایت کرتے تھے کہ جب مسلمانون کے قدم ڈگ گئے تو کلدہ بن حنبل چلایا کہ آگاہ رہو جادو باطل ہو گیا صفوان بن امیہ نے جو اُسوقت مشرک تھے کہا کہ چپ رہ خدا تیرے مُنھ کو چاک کرے خدا کی قسم یہ بات کہ مجھے قریش کا کوئی آدمی پرورش کرے مجھے اس سے زیادہ پسند ہو کہ ہوازن کا کوئی شخص مجھے پرورش کرے - شیبہ بن عثمان بن (ابی) طلحہ نے کہا ہو کہ آج مین اپنا بدلہ لے لونگا شیبہ کے والد اُحد کے دن بحالت کفر مقتول ہوے تھے (پس شیبہ نے کہا کہ مین اپنے باپ کے عوض مین) آج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرونگا چنانچہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادہ سے چلا مگر کوئی چیز سامنے سے آئی اور اُسنے میرے دل کو چھاپ لیا جس سے مجھے اس کام پر قدرت نہوئی مین سمجھ گیا کہ حضرت پر قابو نہ ملے گا - شیبہ نیک مسلمانون مین سے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور انکے چچا کے بیٹے عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ کو کعبہ کی کنجی دی تھی اور فرمایا تھا کہ اے ابو طلحہ کی اولاد اسکو تم ہمیشہ ہمیشہ قیامت تک اپنے پاس رکھو کوئی شخص تمسے اسکو نہ لیگا مگر جو ظالم ہوگا چنانچہ انھین شیبہ کی اولاد مین کعبہ کی حجابت ہو کعبہ کی کنجی ہمارے اس زمانے تک انھین کے پاس ہو - ہمین ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے واصل احدب سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین شیبہ بن عثمان کے پاس (ایک دن) بیٹھا ہوا تھا انھون نے کہا ایک مرتبہ حضرت عمر اسی مقام پر بیٹھے جہان تم بیٹھے ہو اور انھون نے کہا مینے یہ ارادہ کیا ہو کہ کعبہ مین جسقدر سونا چاندی ہو اسکو لوگون مین تقسیم کردون مینے کہا یہ آپ کو زیبا نہین ہو آپ سے پہلے آپ کے صاحبین (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ابو بکر صدیق) نے

ایسا نہین کیا پس حضرت عمر اپنے ارادہ سے باز آگئے اور کہا کہ ہان وہ دونون ایسے ہی تھے کہ انکی اقتدا کی جائے انکی وفات سنہ ۵۹ھ مین ہوئی بعض لوگون نے انکو مولفۃ القلوب مین ذکر کیا ہے اور یہ کہ آخر مین انکا اسلام اچھا ہو گیا تھا سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن زرارہ سے انھون نے مصعب بن شیبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی شخص کسی مجلس مین جائے تو دیکھے کہ اگر اُس مقام مین گنجایش ہو تو وہین بیٹھ جائے ورنہ دوسرے کسی مقام کو تلاش کرے اور وہان بیٹھ جائے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کثیر اشجعی۔ انکا تذکرہ سعید قرشی وغیرہما نے صحابہ مین لکھا ہے سعید نے کہا ہے مین انکو صحابی سمجھتا ہون۔ واقدی نے محمد بن عمر سے انھون نے شملہ بن عمر بن واقد سے انھون نے عمر بن شیبہ بن ابی کثیر اشجعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا منھ نبیذ پینے سے بھول گیا ہو اُسکی نیکیان سب گر جاتی ہین۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت مین واقدی شملہ سے متفرد ہین اور یحیی بن عمیر مدنی نے عمر ابن شیبہ بن ابی کثیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اپنی بی بی سے اختلاط کر رہا تھا یکایک وہ گر پڑین اور مر گئین یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے پس مین اپنے والد کے پاس گیا اور مینے اپنی بی بی کا ذکر کیا کہ مجھسے یہ غلطی ہوئی میرے والد نے کہا کہ تم اس عورت کے وارث نہین ہو سکتے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) شتیم (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عاصم۔ اور بعض لوگ کہتے ہین ابو سعید سہمی ہین یعنی قبیلۂ بنی سہم بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان سے ہین۔ اپنے والد سے انھون نے روایت کی ہے کہ وہ (کافرون کے) ایک لشکر مین تھے جبکہ خیبر کے یہودیون نے کفار کی مدد کی تھی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کی پیداوار سے آدھے چھوہارے دینے کا وعدہ فرمایا بشرطیکہ وہ لوٹ جائین مگر میرے والد نے اس سے انکار کیا یہ کہتے تھے پھر ہمنے لشکر مین ایک آواز سنی کہ اے لوگو اپنے اپنے گھرون کو واپس جاؤ یہ آواز سنتے ہی لوگ بے تامل واپس چلے گئے اور ہم ٹھیر گئے پھر ہمنے جاسوسون کو داہنی بائین جانب بھیجا مگر ہمین پتہ نہ چلا کہ یہ آواز کہان سے آئی تھی ہم سمجھتے ہین کہ یہ آواز آسمان سے آئی تھی اور تحقیق لیث نے عاصم بن شتیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تھے تو آپ کے دونون گھٹنے ہاتھون سے پہلے زمین پر پہونچتے تھے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے اسی طرح کیا ہے اور بعض لوگون نے شتیم ابو عاصم اور شتیم ابو سعید کے درمیان مین فرق کیا ہے ابو عاصم کے متعلق انھون نے کہا ہے کہ انکا نام شتیم ہے نون اور تے کے ساتھ اور ابو سعید کے بارے مین کہا ہے کہ

انکا نام شُتیم ہی دو یائے تحتانیہ کے ساتھ اور ابن ماکولا نے کہا ہی کہ شُتیم ہے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور ان سے انکے بیٹے عاصم نے روایت کی ہی۔

حرف الصاد المہملہ ٭ باب الصاد والالف

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

انصاری سلمی۔ انکا ذکر ابو سعید خدری کی حدیث میں ہی۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انھوں نے سعید بن عبد الرحمن ابن ابی سعید خدری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا ابو سعید خدری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بنی عمرو بن عوف کی مسجد کی طرف گئے آپنے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو جنھیں لوگ صالح کہتے تھے (انکے مکان پر جاکر) آواز دی وہ باہر نکل آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا ہاتھ پکڑ لیا یہانتک کہ جب آپنے مسجد کے اندر جانیکا ارادہ کیا تو صالح نے اپنا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے نکال لیا اور کسی باغ میں جاکے غسل کیا پھر اسکے آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوے انکا انتظار کر رہے تھے آپنے فرمایا کہ اے صالح تم کہاں چلے گئے تھے انھوں نے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں اپنی بی بی کے ساتھ اختلاط کر رہا تھا جس وقت میں نے آپکی آواز سنی فوراً نکل آیا مگر جب آپ نے مسجد میں جانا چاہا تو مجھے یہ بات پسند نہوئی کہ بغیر غسل کیے ہوے مسجد میں جاؤں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں پانی[1] پانی سے ہی۔ اس حدیث کو ذکوان نے بھی ابو سعید سے روایت کیا ہی مگر انھوں نے انکا نام نہیں بیان کیا اسیطرح ابوہریرہ اور ابن عباس نے بھی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

ابن خیوان۔ سبائی۔ بکر بن سوادہ نے صالح سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں نماز پڑھ رہا تھا اسنے آپ کے عمامہ پر سجدہ کر لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر سے عمامہ اتار دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور انھوں نے کہا ہی کہ یہ صالح عقبہ بن عامر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور میں انکو صحابی نہیں سمجھتا۔

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے عرف انکا شقران ہی اور وہ اسی لقب سے مشہور ہیں نام انکا صالح ہی حبشی تھے پہلے عبد الرحمن بن عوف کے غلام تھے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انکو ہبہ کر دیا تھا اور آپ نے انکو

[1] مطلب یہ ہی کہ خروج منی سے غسل لازم ہوتا ہی اس حدیث سے بعض لوگوں نے یہ مسئلہ نکالا ہی کہ شرمگاہ کے دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا حنفیہ اسکے خلاف ہیں مستند انکا کتب فقہ میں دیکھو ۱۲

آزاد کر دیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مول لیا تھا - ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اترے تھے وہ یہ لوگ تھے علی بن ابی طالب فضل بن عباس اور قثم بن عباس اور شقران غلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اوس بن خولی - اوس نے حضرت علی سے فرمایا تھا کہ تم بھی اتر آؤ چنانچہ یہ بھی سب لوگوں کے ساتھ اترے تھے یہ سب لوگ پانچ تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں رکھے گئے اسوقت شقران نے اس چادر کو لیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھتے تھے اور کبھی بچھا لیتے تھے اس چادر کو انھوں نے قبر میں بچھا کر آپ کے ساتھ اسکو بھی دفن کر دیا ابن عباس سے ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ شقران آپکے غلام تھے نام انکا صالح تھا اور بواسطہ سعید بن مسیب کے حضرت علی سے بھی ایسا ہی مروی ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

قرظی - مصر سے حضرت ماریہ قبطیہ کے ساتھ مدینہ آئے تھے -

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

ابن متوکل - کنیت انکی ابو کثیر ہے یحیی بن ابی کثیر کے والد ہیں - مازن بن غضوبہ کے غلام تھے یہ اور مازن بن غضوبہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے ان دونوں کی قبر وہیں ہے - علی بن حرب نے حسن بن کثیر بن یحیی بن ابی کثیر سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد ابو کثیر ایک حسین وجمیل آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مازن سے پوچھا کہ اے مازن یہ تمھارے ساتھ کون ہے انھوں نے کہا یہ میرے غلام ہیں صالح بن متوکل حضرت نے فرمایا کہ انکے ساتھ بھلائی کرتے رہو انھوں نے (اسی وقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انکو آزاد کر دیا[1] - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) صالح (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں - ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ایک شخص جنکا نام صالح تھا اپنے بھائی کو لے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے اور کہا کہ یا رسول اللہ میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے اس بھائی کو آزاد کر دوں حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہی نے انکو آزاد کر دیا جب وہ تمھاری ملک میں آئے[1] انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

---

[1] شریعت کا قاعدہ مقرر کر دیا ہے کہ اگر کسیکا عزیز غلام ہو اور کسی طرح وہ اپنے عزیز کی ملک میں آجائے تو ملک میں آتے ہی آزاد ہو جائیگا اسپر آزادی تمدن الکی دی ہوئی ہو ۱۲

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ یعنے اشیری مغربی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے اس کتاب میں جو انھوں نے ابو عمر یعنے ابن عبد البر پر استدراک کرنے کے لیے لکھی ہے کہ ابو عیسی نے انکا نام اُن لوگوں میں روایت کیا ہے جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کی حدیث روایت کی ہے اور ابو اسحاق سبیعی نے انکی حدیث کو بھی بیان کر دیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ ہمسے ابراہیم بن محمد نے معن بن ابی قتیبہ سے انھوں نے عبد الرحمن بن ثابت بن صامت سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑا اپنے جسم پر لپیٹ کر نماز پڑھی وہ کہتے تھے کہ ہمارے شیخ صدفی نے بھی اپنی کتاب معجم میں حربی کی ایسی حدیث روایت کی ہے مگر ابو عمر نے اس حدیث کو ثابت بن صامت کے نام سے روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ صحابی ثابت ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (ثابت بھی صحابی نہیں ہیں بلکہ) انکے بیٹے عبد الرحمن صحابی ہیں ثابت کی وفات تو زمانہ جاہلیت میں ہو چکی تھی ابو عمر نے اپنی کتاب استیعاب میں انکا تذکرہ ثابت کے نام میں کیا ہے اور مسلم نے طبقات میں انکا ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) صامت (رضی اللہ عنہ)

حبیب بن خراش عصری کے غلام تھے۔ انکے غلام کا ذکر حبیب کی روایت میں ہو چکا ہے حبیب بدر میں شریک تھے اور انکے ساتھ انکے غلام صامت بھی تھے۔ صامت خاندان انصار سے بنی سلمہ کے غلام تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

باب الصاد و الباء و الحاء

(سیدنا) صُبیح (رضی اللہ عنہ)

ابو اُحیحہ یعنے سعید بن عاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے غلام تھے۔ انھوں نے بدر کی طرف جانیکا ارادہ کیا تھا اور اسکا سامان کر لیا تھا مگر بیمار ہو گئے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (انکے اونٹ پر) ابو سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر دیا انکے ساتھ بدر کے بعد تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے خود ابو سلمہ کو اپنے اونٹ پر سوار کر دیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سوار نہیں کیا تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ صبیح ابو العاص بن امیہ بن ابی احیحہ کے غلام تھے لیکن صحیح ابو عمر کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابن ماکولا نے انکا نام صُبیح بالضم لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صبیح عاص کی اولاد کے غلام تھے یا ابو العاص کے غلام تھے میں نہیں جانتا یہ وہی صبیح ہیں یا اور کوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) صُبَیْح (رضی اللہ عنہ)

خویطب بن عبد العزی کے غلام تھے محمد بن اسحاق کے نانا ہیں جیسا کہ سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھون نے اپنے ماموں عبد اللہ بن صبیح سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ محمد بن اسحاق کے نانا صبیح ہیں خویطب کا غلام تھا جسنے خویطب سے خواہش کی کہ وہ مجھے مکاتب کر دیں اسی پر یہ آیت نازل ہوئی والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوھم ان علمتم فیھم خیرا - انکا تذکرہ ابن مندہ وابو نعیم نے لکھا ہے-

(سیدنا) صُبَیْح (رضی اللہ عنہ)

حضرت ام سلمہ کے غلام تھے - ابراہیم بن عبد الرحمن بن صبیح غلام حضرت ام سلمہ نے اپنے دادا صبیح سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھا کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین آئے اور ایک گوشہ میں بیٹھ گئے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم لوگ بہت بھلائی پر ہو آپ اسوقت ایک خیبری چادر اوڑھے ہوئے تھے وہی چادر آپنے ان لوگون کو اوڑھادی اور فرمایا جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑونگا اور جو کوئی تم سے صلح کرے میں اس سے صلح کرونگا - یہ حدیث صبیح سے اسی سند سے مروی ہے اور سدی نے صبیح سے انھون نے زید بن ارقم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے-

(سیدنا) [illegible] (رضی اللہ عنہ)

بن حارثہ بن جبلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشی تیمی ہیں - مہاجرین میں سے تھے یہ قریش کے ان چند لوگون میں سے تھے جنکو حضرت عمر بن خطاب نے نشانات حرم کی تجدید پر مقرر کیا تھا حضرت عمر نے انکو سفر میں اپنے ساتھ چلنے کے لیے بلایا تھا چنانچہ یہ سفر میں حضرت عمر کے ساتھ رہے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے-

(سیدنا) صُحَار (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عباس اور بعض لوگ کہتے ہیں صحار بن صخر بن شراحیل بن منقذ بن حارثہ بن ظفر ابن دیش بن عمرو بن ودیعہ بن لکیز بن افصی بن عبد القیس سے ہیں عبدی ہیں بصری ہیں - انسے انکے دونوں بیٹوں عبد الرحمن اور جعفر نے اور منصور بن ابی منصور نے روایت کی ہے - ہمیں ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک روایت کر کے خبر دی کہتے تھے ہمسے قواریری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الاعلی بن عبد الاعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن ایاس جریری نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے انھون نے عبد الرحمن

(۱) ترجمہ جو غلام تمہارے ... مکاتب ہونے کی خواہش کریں انکو مکاتب کر دو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانتے ہو ... [illegible]

ابن صحار عبدی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت قائم نہوگی یہانتک کہ چند قبیلے فلان فلان زمین مین نہ دھنس جائینگے مین سمجھ گیا کہ یہ لوگ عرب کے ہین کیونکہ اہل عجم مین قبیلہ نہین ہوتے بلکہ وہ اپنی بستیون کے نام سے مشہور ہوتے ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

باب الصاد مع الخاء والدال

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر انصاری - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا تذکرہ طبرانی نے لکھا ہے مگر انھون نے کوئی حدیث انکی نہین بیان کی - سعید قریشی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور انھون نے اپنی سند سے حسین بن سالم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا صخر بن جبیر کہتے تھے ہم چوتھی ذیحجہ کو حج کا احرام باندھکر پہونچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا تو ہمنے حج کا احرام توڑ کے عمرہ کا احرام باندھ لیا اور کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کے درمیان مین سعی کر کے اس احرام سے باہر ہوگئے اور تمام وہ باتین ہمارے لیے جائز ہوگئین جو غیر محرم کے لیے جائز ہوتی ہین اور ہمنے وہ باتین کین جو غیر محرم کیا کرتے ہین یعنے عورتون کے پاس جانا اور خوشبو لگانا وغیرہ یہانتک کہ جب ترویہ (آٹھوین ذیحجہ) کا دن آیا اور اُسکے دوسرے دن ہم عرفات جانے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا کہ ہم اپنے حج کو پورا کرلین ہم مین سے ایک شخص نے کہا کہ ہم لوگ عرفات کیونکر جا سکتے ہین ہمارے عضو مخصوص سے تو منی ٹپک رہی ہے[1] یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپ کو ناگوار ہوا اور آپنے فرمایا کہ اے لوگو مجھے تمھاری باتون کی خبر پہونچی اگر میرے ساتھ ہدی نہوتی تو مین بھی تمھارے مثل ہوتا مگر مین احرام سے باہر نہونگا جب تک ہدی اپنے مقام تک نہ پہونچ جائیگی -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو حازم - قیس بن ابی حازم احمر کے والد ہین - طبرانی نے اور سعید قریشی وغیرہما نے انکا ذکر صاد کی ردیف مین کیا ہے - بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام عوف بن حارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح ہے یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایک دوسرے باب مین کیا ہے اور ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ نہین کیا ہے -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی کنیت انکی ابو سفیان ہے قریشی ہین

[1] مطلب یہ ہے کہ شہوت کا غلبہ ہے اور اب ترک جماع نہایت مشکل ہے ۱۲

اُموی ہیں ایک دوسری کنیت انکی ابوحنظلہ ہے اسکے ایک بیٹے حنظلہ بھی تھے ابوسفیان کی والدہ صفیہ بنت حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ ابن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہیں وہ حضرت میمونہ بنت حارث بن حزن زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں - ابوسفیان واقعہ فیل سے دس سال پہلے پیدا ہوے تھے اور فتح مکہ کی شب میں اسلام لائے تھے غزوۂ حنین اور طائف میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے - انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت خیبر سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ عنایت فرمائے تھے جیسا کہ آپنے تمام مولفۃ القلوب[۱] کو دیا تھا اور ابوسفیان کے دونوں بیٹوں یزید اور معاویہ کو بھی دیا تھا ابوسفیان نے حضرت سے کہا کہ واللہ آپ بڑے صاحب کرم ہیں میرے ماں اور باپ آپ پر فدا ہو جائیں واللہ جب میں آپ سے لڑتا تھا تو آپ لڑنے والے بھی بہت اچھے تھے اور جب میں نے آپ سے صلح کی تو آپ صلح کرنے والے بھی بہت اچھے ہیں اللہ آپ کو جزائے خیر دے -

ابوسفیان کی ایک آنکھ غزوۂ طائف میں پھوٹ گئی تھی انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کا حاکم بنایا تھا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ وہاں کے حاکم تھے بعد اسکے پھر یہ مکہ لوٹ آئے اور وہاں ایک مدت تک رہے پھر اسکے بعد مدینہ گئے اور وہیں وفات پائی - واقدی نے کہا ہے کہ ہمارے اصحاب بوقت وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان کے حاکم نجران ہونے سے انکار کرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ ابوسفیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مکہ میں تھے اور نجران میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حاکم عمرو بن حزم تھے بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ابوسفیان کی دوسری آنکھ جنگ یرموک میں شہید ہو گئی تھی جنگ یرموک میں مسلمانوں کے لشکر میں واعظ بھی تھے یہی انکو جنگ کا جوش دلاتے تھے - انسے ابن عباس نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو خط لکھا تھا یونس بن عبید نے کہا ہے کہ عتبہ بن ربیعہ اور انکے بھائی شیبہ بن ربیعہ اور ابوجہل بن ہشام اور ابوسفیان یہ لوگ ایسے تھے کہ انکی کوئی رائے زمانہ جاہلیت میں رد نہ کی جاتی تھی پھر جب اسلام کا زمانہ آیا تو ان لوگوں کی کچھ رائے ہی نہ ہوتی تھی جب ابوسفیان نابینا ہو گئے تو انکا ایک غلام انھیں لیکے چلتا تھا - ابوسفیان کی وفات ۳۱ھ میں ہوئی تھی جبکہ انکی عمر اٹھاسی برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۳۲ھ میں انکی وفات ہوئی اور بعض کہتے ہیں ۳۳ھ میں اور بعض لوگ کہتے ہیں انکی عمر نوے برس کی تھی - انکا قد میانہ تھا سر بڑا تھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ پستہ قد تھے - انکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان بن عفان نے پڑھی تھی - ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ لکھینگے اس سے زیادہ ذکر کرینگے کیونکہ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمان - انکے نام میں اختلاف ہے - یہ اُن رونے والوں میں سے ایک شخص تھے انکے اور انکے ساتھیوں کے

[۱] یہ وہ لوگ تھے جو [illegible] مسلمان ہو گئے تھے [illegible] اسلام [illegible] انکو مولفۃ القلوب کہتے ہیں ۱۲

حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی تولوا واعینہم تفیض من الدمع - کلبی نے ابو صالح سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کچھ لوگ سواریاں مانگنے آئے تاکہ آپ کے ہمراہ غزوۂ تبوک میں جائیں حضرت نے فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ [1] ان لوگوں میں سالم بن عمیر تھے جو بنی عوف کے بھائی تھے اور عبد اللہ بن مغفل تھے اور علبہ بن زید حارثی تھے اور ابو لیلی یعنی عبد الرحمن بن کعب مازنی تھے اور صخر بن سلمان تھے اور عمرو بن حضرمی تھے اور ثعلبہ بن عثمان تھے یہ لوگ محتاج تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں نہ تھیں جن پر انکو سوار کر دیتے لہذا یہ جہاد کے شوق میں روتے ہوے واپس گئے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) صحنبر (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ - کنیت انکی ابو صعصعہ زبیدی - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ ہمارے ساتھ (جہاد میں) کوئی کمزور سواری یا شریر جانور لے کے نہ چلے (چنانچہ انھوں نے اعلان کر دیا) مگر ایک منافق نے اپنی ایک کمزور اونٹنی قصداً لے لی اور اُسی پر سوار ہو لیا رات کی تاریکی میں (ہم لوگوں کو تمیز نہوئی اور) ہمنے اُسکی اونٹنی کو کجاوہ کس لیا جب صبح ہوئی تو ہم اُسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے (اور اس منافق کی شرارت بیان کی حضرت نے فرمایا اے صحنبر انھوں نے عرض کیا لبیک وسعدیک آپ نے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہ جائیگا بیشک اللہ نے جنت کو نافرمان پر حرام کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حرملہ مدلجی - سعید قریشی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے - اُنسے مجبّل بن محمد بن یحیی نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نیا کپڑا پہنکر اللہ تعالی کا شکر کرے اللہ اسکے گناہوں کو بخشدیگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ یہ صخر صحابہ میں معلوم ہی نہیں ہوتے چہ جائیکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کریں یہ تابعین سے روایت کرتے ہیں -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن عَیلہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن عمرو بن علی بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی احمسی انکا شمار اہل کوفہ میں ہے انکی حدیث عثمان بن ابی حازم نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا صخر بن عیلہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ کی پھوپھی کو (غنیمت میں) لے لیا اور انکو لیکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوا پھر مغیرہ (مسلمان ہوکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی پھوپھی کے مانگنے کو آئے مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو میں نے انکی پھوپھی کو واپس دیدیا یہ کہتے تھے کہ نبی

[1] ترجمہ دولت کے اس حالت میں پہ آئی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے ۱۲ [2] ترجمہ میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمکو سوار کردوں ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ مال قبیلۂ بنی سلیم کا (جو غنیمت میں آیا تھا) دیا تھا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا مال مانگا حضرت نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اے صخر جب لوگ مسلمان ہو جاتے ہیں تو اپنے مال اور اپنی جانیں محفوظ کر لیتے ہیں لہذا انکے مال انھیں واپس کردو چنانچہ میں نے انکو واپس کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی کنیت ابو حازم ہے اور انکی حدیث یہ ہے جو ہم سے ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابان بن عبداللہ بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچاؤں نے اپنے دادا سے انھوں نے صخر بن عیلہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ قبیلۂ بنی سلیم کے ظہور اسلام کے بعد اپنی زمین چھوڑ کے بھاگ گئے میں نے انکی زمین پر قبضہ کر لیا پھر وہ لوگ اسلام لے آئے اور اس زمین کی بابت انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں دعویٰ کیا حضرت نے اس زمین کو واپس دلا دیا اور فرمایا کہ جب آدمی مسلمان ہو جاتا ہے تو وہ اپنی زمین اور اپنے مال کا زیادہ مستحق ہے۔ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ عیلہ انکی والدہ کا نام تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ عیلہ نام قریش میں بہت ہوتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان صخر کا تذکرہ لکھا ہے اور صخر ابو حازم کا تذکرہ نہیں لکھا اور ابو نعیم نے صخر ابو حازم کا تذکرہ لکھا ہے اور ان صخر کا تذکرہ نہیں لکھا شاید ان لوگوں نے ان دونوں صخر کو ایک سمجھا ہے مگر میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ صخر بن عیلہ اور ہیں جس نے ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے وہ حق پر ہے اور جس نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ صخر ابو حازم جو قیس بن ابی حازم کے والد تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے وہی صخر ہیں اس سے وہم ہو گیا ہے چونکہ اُنھوں نے ان صخر کی کنیت ابو حازم دیکھی اس وجہ سے اُنھوں نے سمجھا کہ یہ صخر والد ہیں قیس کے انکو نسب کا علم اچھی طرح نہیں ہے ورنہ اسکو معلوم ہو جاتا کہ یہ صخر اور ہیں صخر ابو حازم جو قیس کے والد ہیں عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار کی اولاد سے ہیں اور یہ صخر بن عیلہ علی بن اسلم کی اولاد سے ہیں اسلم بن جا کے دونوں کا نسب مل جاتا ہے دونوں کی کنیت ایک ہونے سے اسپر یہ بات مشتبہ ہو گئی نہ اس مقام میں ابو عمر حق پر ہیں انھوں نے صخر والد قیس کا ذکر اس مقام پر نہیں کیا بلکہ عوف کے نام میں انکو ذکر کیا ہے کیونکہ وہی نام انکا زیادہ مشہور ہے اور ابو نعیم نے تو بالکل انکا تذکرہ ترک کر دیا ہے حالانکہ انکا تذکرہ چاہیے تھا اور ابو نعیم نے انکے نام میں اختلاف بھی بیان کیا ہے پھر میں نہیں جانتا کہ ترک کرنے کی کیا وجہ ہے شاید انھوں نے عیلہ انکی والدہ کا نام سمجھا ہے جیسا کہ ابو عمر نے بعض لوگوں کا قول بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے ان دونوں صخر کا ذکر کیا ہے اور پہلے صخر کی نسبت کہا ہے کہ نام انکا عوف تھا اور کنیت انکی ابو حازم ہے اور انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ صخر بن عیلہ احمسی صحابی ہیں کنیت انکی ابو حازم ہے بعد اسکے کہا ہے کہ ابو حازم احمسی کا نام عوف ہے ان عارث ہے انکے نام میں اختلاف ہے جو بیان کیا جائیگا وہ بھی صحابی ہیں پس امیر ابو نصر نے بھی ان دونوں کو علیحدہ علیحدہ سمجھا ہے۔ اور ان دونوں کے علیحدہ علیحدہ ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ان صخر کے نام میں اختلاف نہیں ہے اور صخر

والد قیس کے نام میں اختلاف ہی اور زیادہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ انکا نام عوف تھا - اور حق بات یہ ہی کہ جس شخص نے ان دونون کو ایک سمجھ لیا اسپر بھی کوئی ملامت نہیں ہو سکتی کیونکہ اسنے دیکھا کہ نسب بھی ایک ہی اور کنیت بھی ایک ہی اور شہر بھی ایک ہی یعنے کوفہ پس اسنے زیادہ غور نہ کیا اور شبہہ میں پڑ گیا - باقی رہا ابو عمر کا یہ کہنا کہ عیلہ نام قریش کی عورتون میں بہت ہوتا ہی مجھے نہیں معلوم کہ قریش کی کس عورت کا نام عیلہ ہی ہان عبلہ باے موحدہ کے ساتھ اکثر ہوتا ہی عبلات انھین کی طرف منسوب ہوتی ہین عبلہ یاے تحتانیہ کے ساتھ ہی واللہ اعلم - اور ابو موسی نے ابو حازم والد قیس کا نام صخر بتایا ہی حالانکہ اوپر گذر چکا ہی (کہ انکا صحیح نام عوف ہی) اور اسکو انھون نے طبرانی اور سعید قریشی کی طرف منسوب کیا ہی یہ بھی صحیح نہیں ہی واللہ اعلم -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ عقیلی حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے حسن بصری سے انھون نے صخر بن قدامہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو برس کے بعد کوئی شخص ایسا نہ پیدا ہوگا جس سے اللہ اپنا کام لے ایوب کہتے تھے پھر مین صخر بن قدامہ سے ملا اور انسے یہ حدیث پوچھی انھون نے اس حدیث سے اپنی ناواقفی بیان کی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن قعقاع باہلی - یہ سوید بن جحیر کے ماموں ہین - قزعہ بن سوید نے اپنے والد سوید بن جحیر سے انھون نے اپنے ماموں صخر بن قعقاع سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان مین ملا اور مینے آپ کی اونٹنی کی باگ پکڑ لی اور مینے پوچھا کہ کون کام ایسا ہی جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے مجھے دور کر دے آپنے فرمایا کہ تمنے بہت مختصر بات پوچھی لیکن درحقیقت وہ بہت بڑی اور طویل ہی (اچھا سنو) فرض نماز پڑھا کرو اور فرض زکوۃ دو اور کعبہ کا حج کرو اور جس بات کو تم ناپسند کرتے ہو کہ لوگ تمھارے ساتھ کرین اسکو تم بھی کسی کے ساتھ نکرو (بس یہی) باتین تمھین جنت سے قریب اور دوزخ سے بعید کر دینگی اچھا اب) اونٹنی کا راستہ چھوڑ دو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس - احنف - بعض لوگ کہتے ہین انکا نام ضحاک ہی تمیمی ہین سعدی ہین - انکا ذکر احنف کے نام مین ہو چکا ہی کیونکہ وہی زیادہ مشہور ہی کنیت انکی ابو بحر تھی - حلیم تھے کریم تھے متدین تھے متین تھے بہت ہی عقلمند اور ذہین اور فصیح اور بڑے باعزت تھے بصرہ مین سکونت اختیار کر لی تھی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (بعد شہادت حضرت عثمان) بصرہ گئین تو انھون نے احنف کو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا یہ حضرت عائشہ کے پاس گئے (اور لڑائی سے انکار کیا) حضرت عائشہ نے کہا کہ تم خدا کے سامنے امیر المومنین عثمان کے قاتلون سے جہاد نکرنیکا کیا عذر پیش کروگے (اور یہ بات ظاہر ہی کہ مجھے علی سے لڑنا مقصود

نہیں ہیں بلکہ صرف قاتلان عثمان سے قصاص لینا ہے انھوں نے کہا اے ام المومنین آپ ہی تو حضرت عثمان کی برائی بیان[1] کرتی تھیں حضرت عائشہ نے کہا (ہیں انکے قتل کو تو نہیں کہتی تھی) ان لوگوں نے تو انکو اس طرح چھوڑا[2] جس طرح کپڑا نچوڑا جاتا ہے پھر قتل کر دیا صخر نے کہا اے ام المومنین میں آپکے اس قول پر عمل کرونگا جو آپ نے بحالت سکون کہا تھا اور جو بات آپ غضب میں کہہ رہی ہیں اسپر عمل نکرونگا پھر جب حضرت علی بصرہ پہونچے تو انھوں نے انکو اپنی طرف سے لڑنے کے لیے بلایا انھوں نے کہا آپ چاہیں تو میں اپنی ذات سے آپکی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ چاہیں تو میں اپنے گھر بیٹھ رہوں اور دس[3] ہزار تلواریں آپ سے روک لوں حضرت علی نے فرمایا اچھا تم بیٹھ رہو چنانچہ یہ اور جن لوگوں نے انکا کہنا مانا کوئی جنگ جمل میں شریک نہیں ہوا جنگ صفین میں یہ حضرت علی کے ساتھ تھے - پھر حضرت مصعب (بن زبیر) کی حکومت عراق تک زندہ رہے اور انکے ساتھ کوفہ گئے تھے وہیں وفات پائی - حضرت مصعب انکے جنازے کے پیچھے پیچھے پیادہ پا گئے اور یہ کہتے جاتے تھے کہ یہ اہل عراق کے سردار تھے - کوفہ کے باہر مدفون ہوئے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن لوذان - انکا شمار اہل حجاز میں ہے انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا - انسے انکے بیٹے حبیب نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جنھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمال کے ساتھ یمن بھیجا تھا اور انسے فرمایا تھا کہ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے رہنا اور پے درپے وعظ کرنا اور اللہ سے ڈرتے رہنا جسکی طرف تمھیں لوٹ کر جانا ہے اور اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ نمیری - انکا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انھوں نے اپنی سند سے یحیی بن جابر طائی سے انھوں نے معاویہ سے انھوں نے حکیم سے انھوں نے اپنے چچا صخر بن معاویہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نحوست کسی چیز میں نہیں ہے ہاں کبھی برکت عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں ہوتی ہے - ابن قانع نے اسی طرح اس حدیث کو صخر بن معاویہ سے روایت کیا ہے اور ابو عمر وغیرہ نے انکا ذکر حکیم بن معاویہ کے نام میں کیا ہے ... انکا ذکر اس کتاب میں لکھا ہے جو انھوں نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے تالیف کی ہے -

---

[1] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں جو واقعات اس قسم کے پیش آئے کہ جنسے لوگوں نے حضرت عثمان پر اعتراض کیے حالانکہ تحقیق کے بعد ... ان اعتراض کرنے والوں میں سے تھیں ۱۲ [2] مطلب یہ ہے کہ ہر طرح سے انکو دبایا اور ... ۱۲ [3] یعنی اگر میں بیٹھ رہونگا تو میری وجہ سے دس ہزار آدمی آپکے لڑنے سے باز آجائینگے ۱۲

(سیدنا) صخر (رضی اللہ عنہ)

ابن وداعہ غامدی ۔ غامد ایک شاخ ہو قبیلۂ ازد کی ۔ غامد کا نام عمرو بن عبد اللہ بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک ابن نصر بن ازد تھا ۔ ان کا شمار اہل حجاز مین ہو طائف مین رہتے تھے ۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن عطا نے عمارہ بن حدید سے انھون نے صخر غامدی سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میری امت کیلیے صبح کے اوقات مین برکت عنایت فرمائی ہو وہ کہتے تھے کہ حضرت جب کوئی لشکر بھیجتے تھے تو اُسے صبح کے وقت روانہ کرتے تھے ۔ یہ صخر ایک تاجر شخص تھے (انھون نے معمول کر لیا تھا کہ) جب کسی تجارت کے لیے (کسی کو) بھیجتے تھے تو صبح کیوقت بھیجتے تھے انکی تجارت مین بڑی برکت ہوئی اور انکا مال بڑھ گیا ۔ صخر سے اس حدیث کے سوا اور کوئی حدیث معروف نہین ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) صدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عجلان بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہین ابن عجلان بن وہب کنیت انکی ابو امامہ باہلی ہے سہمی ہین سہم ایک شاخ ہو قبیلۂ باہلہ کی یہ سہم بیٹے تھے عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن کے انکی کنیت انپر غالب تھی مقام حمص مین رہتے تھے جو شام کا ایک مقام ہے انسے سلیمان بن عامر خبائری نے اور قاسم یعنی عبد الرحمن اور ابو غالب حزور اور شرحبیل بن مسلم اور محمد بن زیاد وغیرہم نے روایت کی ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایت کی ہو انکی وفات سنہ ۸۱ھ مین ہوئی یہ اپنی داڑھی کو زرد رکھتے تھے سفیان ابن عیینہ نے کہا ہو کہ انکی وفات شام مین تمام صحابہ کے بعد ہوئی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ شام مین تمام صحابہ کے بعد حضرت عبد اللہ بن بسر کی وفات ہوئی تھی اور یہی صحیح ہو سلیمان بن حبیب محاربی نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مین حمص کی مسجد مین گیا دیکھا کہ مکحول اور ابن ابی زکریا دونون بیٹھے ہوئے ہین مکحول نے کہا کہ (اسوقت دل چاہتا ہو کہ) ہم حضرت ابو امامہ صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین چلتے اور کچھ انکی خدمت کرتے اور کچھ حدیثین انسے سنتے سلیمان کہتے تھے پس ہم لوگ اُٹھے اور اُنکے پاس گئے ہم لوگون نے انھین سلام کیا انھون نے سلام کا جواب دیا بعد اسکے فرمایا کہ تمھارا میرے پاس آنا تمھارے لیے باعث رحمت بھی ہو اور تمھارے اوپر یہی حجت بھی ہوگا (اگر تم حدیث سنکے اسکی خلاف ورزی کروگے) مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امت کے حق مین جھوٹ اور تعصب[1] سے زیادہ اور کسی چیز کا خوف کرتے ہوے نہین دیکھا آگاہ رہو جھوٹ اور تعصب سے بچو آگاہ رہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین حکم دیا تھا کہ ہم یہ باتین تم تک پہونچادین آگاہ رہو ہمنے پہونچادین پس اب تم

[1] تعصب سے مراد بیجا حمایت خواہ اپنے عزیزون کی ہو یا دین کی در نہ مذہب جو سختی کیساتھ اپنے مذہب کی پابندی کے معنی مین ہو تعصب بری چیز نہین ہے ۱۲

ان باتون کو جو ہمنے تحقیق پہونچائی ہین دوسرون کو پہونچا دینا۔ انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالی اس سے زیادہ آئیگا۔

(سیدنا) صُرَد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ ازدی۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا قبیلہ ازد کے وفد کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عبد اللہ ازدی آئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا ہوا انھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانون پر سردار مقرر کیا تھا اور انھین حکم دیا تھا کہ مسلمانون کو ساتھ لیکر اپنے قرب وجوار یعنے قبائل یمن کے مشرکون سے جہاد کرین چنانچہ صرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جہاد کرنے کے لیے نکلے یہانتک کہ مقام جرش مین پہونچے وہ اس زمانے مین ایک شہر تھا شہر پناہ کا پھاٹک بند رہتا تھا یمن کے قبائل اسی شہر مین تھے قبیلہ خشعم نے بھی وہان جاکے پناہ لی تھی جب انھون نے سنا تھا کہ مسلمان بارادہ جہاد نکلے ہین پس صرد قریب ایک مہینے کے انکا محاصرہ کیے رہے وہ لوگ اسی شہر کے اندر محفوظ بیٹھے رہے پس صرد لوٹے یہانتک کہ جب ایک پہاڑ مین پہونچے جسکا نام کشر تھا تو جرش کے لوگون نے سمجھا کہ مسلمان بھاگ گئے لہذا وہ انکے تعاقب مین نکلے یہانتک کہ انکو (پہاڑ مین) پایا پس صرد لوٹ پڑے اور انھون نے مشرکون سے سخت جنگ کی۔ اہل جرش نے دو آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بھیجے تھے تاکہ وہ آپکے حالات پر غور کرین وہ دونون آدمی حضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے عصر کے بعد کا وقت تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ شکر (نامی پہاڑ) کس شہر مین ہو ان دونون جرشیون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے شہر مین ایک پہاڑ کشر نامی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکا نام کشر نہین ہو بلکہ شکر ہو ان دونون نے کہا کہ اس پہاڑ کا ذکر آپ کیون فرماتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اللہ کی بھیڑیان وہان اسوقت قربانی کی جارہی ہین پس وہ دونون آدمی حضرت ابوبکر وعثمان رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور کہا کہ دیکھو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری قوم کی ہلاکت کی خبر تمھین سنا رہے ہین تم دونون آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور انسے درخواست کرو کہ اللہ سے دعا کرین کہ تمھاری قوم سے اس مصیبت کو دور کرے چنانچہ یہ دونون گئے اور انھون نے حضرت سے درخواست کی حضرت نے فرمایا اے اللہ اس مصیبت کو انسے اٹھالے پھر وہ دونون آدمی جب اپنی قوم کی طرف لوٹکر آئے تو انھین معلوم ہوا کہ جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی دن انپر بڑی مصیبت آئی تھی پھر جرش کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ سب لوگ مسلمان ہوگئے صرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس منزلہ مین آئے تھے۔

(سیدنا) صرم (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثد۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعید رکھا تھا عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن صرم نے اپنے دادا سے انھون نے

اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے پوچھا کہ ہم بڑے ہیں یا تم انھون نے عرض کیا کہ آپ مجھسے بڑے ہیں اور عمر میری آپسے زیادہ ہو پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام سعید رکھا اور فرمایا کہ صرم[1] تو جاتی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صرمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انس - اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن قیس - انصاری ہیں اوسی ہیں خطمی ہیں کنیت انکی ابو قیس ہو کلبی نے ابو صالح سے انھون نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ صرمہ بن انس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ایک دن دوپہر کو آئے روزے کی وجہ سے پریشان تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو قیس آج تمھارا چہرہ خشک کیون ہو انھون نے عرض کیا کہ مین کل دن بھر باغ مین پانی بھرتا رہا پھر گھر مین آیا تو کھانا کھانے سے پہلے سو گیا (سونے کے بعد پھر اٹھکر کھانا کھانے کی اجازت نہین ہو لہذا کل شب کو بھی بیتے کچھ نہین کھایا آج روزہ سے ہو رہا ہون) اسی وجہ سے آج مجھے روزہ کی تکلیف زیادہ ہو پس انکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود اس حدیث کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہو کہ صرمہ بن قیس نے الخ حضرت ابن عباس انکے شعر سیکھا کرتے تھے اسکی بحث انشاء اللہ آگے آئیگی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صرمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی انس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی نجاری ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے یعنے ابن مندہ انکا تذکرہ علیحدہ لکھا ہو حالانکہ یہ وہی ہین جنکا ذکر ہو چکا اور ابن مندہ نے بھی لکھا ہو کہ یہ وہی ہین ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس تذکرہ مین یہ حدیث روایت کی ہو جو ہمسے ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک بیان کی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا صرمہ بن قیس کے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور وہان آپکو اور آپکے صحابہ کو امن ملا یہ اشعار کہے تھے اشعار

ثوی[2] فی قریش بضع عشرۃ حجۃ یذکر لو یلقی صدیقا مواتیا ویعرض فی اہل المواسم نفسہ فلم یلق من یؤمن ولم یر داعیا

[1] صرم کے معنی انقطاع و پریشان حالی یعنے اے اسلام نے پریشانی و انقطاع کو دور کر دیا ہو ۱۲ [2] ترجمہ کھاؤ پیو یہانتک کہ سپید تاگہ (یعنی صبح کی سفیدی) سیاہ تاگہ (یعنی رات کی سیاہی) سے علیحدہ معلوم ہونے لگے اس سے پہلے رمضان کی راتون مین سونے کے بعد کھانا پینا جائز نہ تھا ۱۲ [3] ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے وطن یعنی مکہ مین دس برس سے زیادہ رہے اگر کوئی دوست ملجاتا تو اسے خدا کی یاد دلاتے تھے اور زمانہ حج مین آپ اپنی ذات کو باہر کے لوگون کے سامنے پیش کرتے تھے (ف لمتے تھے کہ تم مجھے اپنے وطن لیجلو کیونکہ قریش میری تبلیغ نہین ماننے بلکہ میری تکذیب کرتے ہین مجھے ستاتے ہین) مگر آپکو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپکو ایمان لاتا اور آپکی دعوت قبول کرتا ۱۲

فلما اتانا واطمانت بہ النوی   واصبح مسرورا بطیبۃ راضیا   واصبح لا یخشی عداوۃ واحد   قریبا ولا یخشی من الناس باغیا
بذلنا لہ الاموال من جل مالنا   وانفسنا عند الوغی والتآسیا   اقول اذا صلیت فی کل بیعۃ   حنانیک لا تظہر علی الاعادیا

یہ قصیدہ بہت بڑا ہے - ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ صرمہ وہی ہیں جنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر الخ مگر ابو عمر نے صرف صرمہ بن ابی انس کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو انس کا نام قیس بن صرمہ بن مالک ابن عدی بن نجار ہے انصاری ہیں کنیت انکی ابو قیس ہے پس ابو عمر نے کوئی اشتباہ باقی نہیں رکھا انھوں نے یہ کہہ دیا کہ ابو انس کا نام قیس ہے تاکہ کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ یہ دو شخص ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صرمہ بن مالک کہا ہے انھوں نے انکو دادا کی طرف منسوب کر دیا ہے یہی ہیں کہ انکے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم الی قولہ من الفجر ابو عمر نے کہا ہے کہ صرمہ ایک شخص تھے جو زمانہ جاہلیت میں رہبانیت اختیار کر چکے تھے کمل پہنتے تھے اور بتوں سے علیحدہ رہتے تھے اور جنابت سے غسل کرتے تھے اور حائضہ عورتوں سے علیحدہ رہتے تھے انھوں نے نصرانی ہو جانیکا ارادہ کیا تھا مگر پھر (کچھ سمجھ کے) رک گئے - اپنے گھر میں جسکو انھوں نے مسجد بنا لیا تھا گوشہ نشین ہو گئے تھے وہاں کسی حائضہ عورت یا جنب کو نہ آنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ میں حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں برابر اسی حال میں رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے پس یہ مسلمان ہو گئے اور انکا اسلام اچھا ہوا یہ ایک بہت بوڑھے آدمی تھے ابو عمر نے انکے چند اشعار بھی ذکر کیے ہیں جو انکی کنیت میں ذکر کیے جائینگے - حضرت ابن عباس انکے پاس شعر سیکھنے جایا کرتے تھے - ابن کلبی نے بھی انکا نام صرمہ بن ابی انس لکھا ہے اور نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا عمر نے بیان کیا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا صرمہ (رضی اللہ عنہ)

عذری - بعض لوگ انکو ابو صرمہ کہتے ہیں - عبد الحمید بن سلیمان نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے انھوں نے صرمہ عذری سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق سے جہاد کیا تو ہمیں غنیمت میں عرب کی شریف زادیاں ملیں

---

[1] ترجمہ پھر جب آپ ہمارے پاس (مدینہ میں) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوئے ؛ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوئے ؛ اور آپ کو قریب سے کسی دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی باغی کی وحشت باقی رہی ؛ ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ پر خرچ کیے ؛ اور صلح و جنگ (دونوں موقعوں) میں ہم نے اپنی جانیں آپ پر نثار کیں ؛ میں جب کسی عبادت خانے میں نماز پڑھنے جاتا ہوں تو کہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار اپنی مہربانی سے ہمارے دشمنوں کو غالب نہ کر ؛ ۱۲ [2] ترجمہ تمہارے لیے روزے کی رات میں اپنی عورتوں سے اختلاط کرنا حلال کیا گیا ہے ۱۲ [3] رہبانیت یعنی دنیا کی زندگی کی ان آسائشوں کو بھی ترک کر دینا جنمیں کوئی شرعی قباحت نہو ۱۲

اور ہم پر تجرد کی کیفیت غالب تھی ہمنے چاہا کہ ہم انسے حاجت روائی کرلیں اور عزل کریں پھر ہم میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہمیں سزاوار نہیں ہو کہ ہم اس کام کو بغیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہوئے کریں درحالیکہ آپ ہم میں موجود ہیں چنانچہ ہمنے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عزل کر دیا نکرو جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہو وہ ضرور پیدا ہوگی - ابو سعید خدری سے بھی ایسا ہی مروی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ابو عمر نے انکا نام صرف لکھا ہو واللہ اعلم -

باب الصاد مع العین

(سیدنا) صعب (رضی اللہ عنہ)

ابن جثامہ جثامہ کا نام یزید بن قیس بن ربیعہ بن عبد اللہ بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ لیثی - والدہ انکی زینب بنت حرب بن امیہ ہیں جو ابو سفیان کی بہن تھیں - جثامہ نے قریش سے حلف کی دوستی کی تھی صعب ودان اور ابواء میں جو سرزمین حجاز میں ایک مقام ہو رہتے تھے - انکی وفات حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت میں ہوئی انسے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چراگاہ کا محدود کرنا اللہ اور اسکے رسول کے سوا کسی کو جائز نہیں ہمیں ابراہیم ابن محمد بن مہران نے اور اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ابن شہاب سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہو کہ انسے صعب بن جثامہ نے بیان کیا کہ (اثنائے سفر حجۃ الوداع میں) مقام ودان یا ابواء میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر انکی طرف ہوا تو انھوں نے ایک گورخر (کا شکار) ہدیتاً آپ کی خدمت میں پیش کیا آپنے واپس کر دیا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے چہرہ میں رنجیدگی کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا کہ ہمیں سزاوار نہ تھا کہ تمھارا یہ واپس کرتے مگر (مجبوری یہ ہو کہ) ہم احرام باندھے ہوئے ہیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابن مندہ نے لکھا ہو کہ انکی وفات حضرت ابو بکر کی خلافت میں ہوئے پھر لکھا ہو کہ یہ فتح فارس میں شریک تھے پس اگر وہ اس قول کو علمائے متقدمین سے نقل کرتے تو بیشک معذور ہوتے کیونکہ انمیں باہم اس قسم کے اختلافات ہوتے ہیں مگر انھوں نے تو اس قول کو اپنی طرف سے لکھا ہو کسی کی طرف منسوب نہیں کیا کہاں فتح فارس کہاں حضرت ابو بکر کی خلافت فتح فارس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی ہو -

(سیدنا) صعیب (رضی اللہ عنہ)

ابن منقر - انسے انکی بیٹی ام البنین نے روایت کی ہو کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت طلب کی تھی کہ ایک کنواں اپنے گھر میں کھودیں حضرت نے انھیں اجازت دی اور اس بات کا حکم دیا کہ کسی کو پانی بھرنے سے نہ روکیں

(چنانچہ انھون نے کنوان کھودا) مگر وہ شور نکلا تو حضرت نے انھین ایک تیر دیا انھون نے اُس تیر کو اُسمین گاڑ دیا وہ میٹھا ہو گیا۔

(سیدنا) صعصعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صوحان۔ انکا نسب انکے بھائی زید کے نام مین گذر چکا ہو۔ صعصعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین مسلمان تھے مگر آپکو دیکھا نہین اس زمانے مین بہت کم سن تھے۔ اپنی قوم عبد القیس مین سردار تھے فصیح اور خطیب اور زبان آور دیندار فاضل تھے۔ انکا شمار اصحاب علی رضی اللہ عنہ مین ہو یہ حضرت علی کے ساتھ سب لڑائیون مین شریک رہے۔ صعصعہ وہی شخص ہین کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے اُس مال کو تقسیم کیا جو ابو موسی (اشعری) نے اُنکے پاس بھیجا تھا جو دس لاکھ درہم تھا اور اسمین سے کچھ بچ رہا اور لوگون نے باہم اختلاف کیا کہ ہم اسکو کس کام مین صرف کرین تو حضرت عمر نے لوگون کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو تمھارے مال مین بعد تقسیم کچھ بچ رہا ہو پس یہ صعصعہ کھڑے ہو گئے حالانکہ اس زمانے مین نوجوان تھے اور کہا کہ اے امیر المومنین مشورہ اس کام مین لیا جاتا ہو جسکی بابت قرآن نہ نازل ہوا ہو اور جس امر کی بابت قرآن نازل ہو چکا ہو اسکو آپ اسی مقام مین صرف کیجیے جہان اللہ عزوجل نے حکم دیا ہو آپ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو تم میرے ہو مین تمھارا ہون پس اسکو حضرت عمر نے مسلمانون کے درمیان مین تقسیم کر دیا یہ اُن لوگون مین سے تھے جنکو حضرت عثمان نے شام کی طرف بھیجا تھا۔ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانے مین ہوئی تھی بہت ثقہ تھے حدیث کی روایت کم کرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صعصعہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن حصن یا ابن حصین بن عبادہ نزال بن مرہ بن عبید بن مقاعس۔ نام انکا حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ ابن تمیم بن مرہ ہو احنف بن قیس کے چچا ہین۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو انکی روایت صرف حضرت عائشہ اور ابو ذر رضی اللہ عنہما سے ہو۔ انسے احنف بن قیس نے اور حسن بصری نے اور انکے بیٹے عبد ربہ بن صعصعہ نے روایت کی ہو۔ یہ صعصعہ بھائی ہین جزء بن معاویہ کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہواز کے حاکم تھے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بصری نے صعصعہ بن معاویہ سے جو فرزدق کے چچا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے حضرت نے انکے سامنے یہ آیت پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ[1] صعصعہ کہتے تھے مجھے یہی کافی ہو اور کچھ پروا نہین اگر میں حضرت سے سوا اسکے کوئی حدیث نہین سنی اس حدیث کو سلیمان بن حرب نے اور ابن مبارک نے جریر سے روایت کیا ہو اور ان دونون نے بھی یزید بن ہارون کی طرح کہا ہو کہ صعصعہ فرزدق کے چچا تھے

[1] ترجمہ پس جو کوئی ذرہ برابر نیکی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کریگا وہ اسکو دیکھ لیگا ۱۲

حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہیں غالب بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک ابن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم کے۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو اسی تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے صعصعہ بن ناجیہ کے تذکرہ میں روایت کیا ہے اور ابو عمر نے صعصعہ بن ناجیہ ہی کے تذکرہ میں لکھا ہے انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا ہیں اس سے بھی ابن مندہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا کہنا غلط ہے اسکی بحث انشاء اللہ صعصعہ بن ناجیہ کے نام میں آئیگی۔ اور ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے صعصعہ بن معاویہ کے تذکرہ میں جو احنف کے چچا تھے غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ یہ فرزدق کے چچا تھے اس سے بھی ابو نعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(صعصعہ) بن ناجیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم۔ یہ صعصعہ فرزدق شاعر کے دادا تھے فرزدق کا نام ہمام ہے وہ بیٹے ہیں غالب بن صعصعہ کے۔ یہ صعصعہ اقرع بن حابس بن عقال کے چچازاد بھائی ہیں ان سے انکے بیٹے عقال بن صعصعہ نے اور طفیل بن عمرو نے روایت کی ہے اور حسن بصری نے بھی انسے روایت کی ہے اور انھوں نے انکو فرزدق کا چچا کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ فرزدق کے دادا ہیں بنی تمیم کے اشراف اور بنی مجاشع کے سرداروں میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ زندہ درگور[1] کی جانے والی لڑکیوں کو فدیہ دے کے بچا لیتے تھے فرزدق نے انکی اسی بات کی اپنے اس شعر میں تعریف کی ہے ؎

وجدی الذی منع الوائدات[2] ۔ واحیی الوئید فلم توئد

ہمیں یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علاء بن فضل بن عبد الملک بن ابی سویۃ منقری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عباد بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے طفیل بن عمرو نے صعصعہ بن ناجیہ سے جو فرزدق کے دادا تھے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا حضرت نے مجھپر اسلام پیش کیا میں مسلمان ہو گیا اور حضرت نے مجھے چند آیتیں قرآن کی تعلیم فرمائیں میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے زمانہ جاہلیت میں کچھ نیک کام کیے ہیں کیا مجھے انکا ثواب ملیگا حضرت نے پوچھا تم نے کیا نیک کام کیے ہیں میں نے عرض کیا کہ میری دو عشراء[3] اونٹنیاں کھو گئی تھیں میں انکے ڈھونڈنے کے لیے اپنے ایک اونٹ پر سوار ہو کے نکلا چنانچہ وہ

---

[1] زمانہ جاہلیت میں قوم تمیم کا دستور تھا کہ جب لڑکی پیدا ہوتی تو اسکو زندہ دفن کرا دیتے تھے لڑکی کی ولادت انکو بہت ناگوار تھی ۱۲ [2] ترجمہ میرے دادا وہ شخص ہیں جو زندہ درگور کرنے والیوں کی روک لیتے تھے اور زندہ درگور کیے جانے والی لڑکی کو بچا لیتے تھے ۱۲ [3] عشراء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو دس مہینے کی حاملہ ہو یعنی اسکے وضع حمل کا زمانہ قریب ہو ایسی اونٹنیوں کی قدر زیادہ ہوتی ہے ۱۲

اونٹنیان مجھے مل گئین) اثنا سے راہ مین ایک میدان کے اندر مجھے دو مکان دکھائی دیے مین اُن دونون مین جانیکا ارادہ کیا ایک مکان مین مین نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا اتفاقاً اس حال مین کہ وہ مجھسے باتین کر رہا تھا اور مین اس سے باتین کر رہا تھا ایک عورت نے آواز دی کہ میرے بچہ پیدا ہو گیا اُس بوڑھے نے کہا کیا پیدا ہوا عورت نے کہا لڑکی بوڑھے نے کہا تو اسکو دفن کر دے مین نے کہا مین اسکی روح کو تجھسے مول لیتا ہون تو اسکو قتل نکر چنانچہ مین نے اسکو اپنی دونون اونٹنیون اور اُس اونٹ کے عوض مین جسپر مین سوار تھا مول لے لیا اور اسلام کے ظاہر ہو جانے کے بعد مین تین سو ساٹھ زندہ درگور کی جانے والی لڑکیون کو بچایا ہر ایک کو دو عشرا اونٹنیون اور ایک اونٹ کے عوض مین مول لیتا تھا پس کیا مجھے کچھ ثواب ملیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بہت بڑی نیکی تمھاری ہو اسکا ثواب تو تمھین مل گیا کہ اللہ نے تمھین اسلام کی ہدایت فرمائی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) صعق (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبد اللہ - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ سعید قرشی نے انکا ذکر لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا یہ صحابی ہین یا نہین اور انھون نے اپنی سند سے عبد اللہ بن صعق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن کے ٹوٹ جانے مین غصہ اور ناخوشی نہ کیا کرو کیونکہ برتنون کی بھی عمر ہوتی ہو آدمیون کی عمر کی طرح -

باب الصاد والفاء

(سیدنا) صفرہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو صفوان - ابو موسی نے کہا ہو کہ حافظ ابو زکریا نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن یاسین نے انکا ذکر اُن صحابہ مین کیا ہو جو ہرات مین آئے تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی - انکی والدہ صفیہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح تھین - انکی کنیت ابو وہب تھی اور بعض لوگ ابو امیہ کہتے ہین - انکے والد امیہ بن خلف غزوہ بدر مین بحالت کفر قتل کیے گئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا تو صفوان بن امیہ بھاگے اور جدہ کے پاس بھاگ گئے پھر عمیر بن وہب بن خلف جو صفوان کے چچازاد بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انکے ساتھ انکے بیٹے وہب بن عمیر بھی تھے ان دونون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے صفوان کیلیے امان مانگی آپنے انکو امان دی اور علامت کیلیے اپنی وہ چادر یا عمامہ انکے پاس بھیجا جس کو پہنکر حضرت مکہ مین داخل ہوئے تھے پس وہب بن عمیر

صفوان سے ملے پس صفوان وہب کے ساتھ آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کھڑے ہو گئے اور اسوقت لوگ بہت جمع تھے اسلیئے انھون نے بلند آواز سے کہا کہ ای محمدؐ یہ وہب بن عمیر کہتے ہین کہ آپ نے مجھے بقدر مسافت دو ماہ کی امان دی ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ لے ابو وہب (سواری سے) اترو انھون نے کہا نہین جب تک آپ مجھسے صاف صاف بیان نکردین مین نہ اترونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اترو تمھین چار ماہ کی مسافت کے بقدر امان دیا جاتا ہی پس یہ اترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حنین تک گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کچھ ہتیار عاریتاً مانگے تھے انھون نے عرض کیا کہ خوشی سے آپ مانگتے ہین یا جبراً حضرت نے فرمایا نہین بلکہ خوشی سے بطور عاریت کے کہ اگر وہ تلف ہو جائین تو انکا تاوان دیا جائیگا پس انھون نے حضرت کو عاریتاً دیدیئے غزوۂ حنین مین یہ کافرون کیطرف سے تھے جب مسلمانون کو ہزیمت ہوئی تو کلاہ بن حنبل نے جو صفوان کا اخیافی بھائی تھا کہا کہ دیکھو جادو ٹوٹ گیا صفوان نے کہا چپ رہ خدا تیرے منہ کو چاک کردے واللہ مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہی کہ قریش کا کوئی شخص تربیت کرے مراد انکی عوف بن مالک نضری سے تھی پھر جب مسلمانون کو حنین کے دن فتح ملی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بھی (مال غنیمت سے حصہ) دیا۔ ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے ابن مبارک سے انھون نے یونس سے انھون نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے صفوان سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن دیا حضرت سے مجھکو نہایت ہی بغض تھا مگر آپ نے مجھے برابر دیتے رہے یہانتک کہ تمام لوگون سے زیادہ آپ مجھے محبوب ہو گئے جب صفوان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بخشش کی کیفیت دیکھی تو کہا کہ خدا کی قسم اس قدر بخشش نبی کے سوا اور کوئی نہین کر سکتا پس یہ اسلام لے آئے پہلے مؤلفۃ القلوب سے تھے پھر انکا اسلام بہت اچھا ہو گیا مکہ مین مقیم رہتے تھے انسے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہین کی وہ ہلاک ہو جائیگا اور جو ہجرت نہ کرے اسکا اسلام قبول ہی نہ ہوگا پس یہ مدینہ مین ہجرت کرکے آئے اور حضرت عباس بن عبد المطلب کے یہان اترے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی کیفیت بیان کی تو آپ نے فرمایا بر فتح مکہ کے بعد ہجرت ضروری نہین ہی حضرت نے انسے پوچھا کہ تم کس کے یہان اترے ہو انھون نے کہا عباس ابن عبد المطلب کے یہان حضرت نے فرمایا تم ایسے شخص کے یہان اترے ہو جو تمام قریش مین سب سے زیادہ قریش سے محبت کرنے والا ہی یہ زمانہ جاہلیت مین بھی اشراف قریش سے تھے اور کھلانے والون[۱] مین سے تھے ان کو لوگ سداد البطحا کہتے تھے قریش مین سب سے زیادہ فصیح تھے لوگون نے کہا ہی کہ کسی خاندان مین پانچ کھلانے والے نہین سوا عمرو بن عبد اللہ بن صفوان بن امیہ بن خلف کے خلف نے بھی کھلایا اور امیہ اور صفوان اور عبد اللہ اور عمرو نے کھلایا حضرت معاویہ نے ایکروز

[۱] یعنی اُن لوگون مین تھے جو غربا اور مساکین کو کھانا کھلایا کرتے تھے مسافرون کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے ۱۲

پوچھا کہ مکہ میں آجکل کون کھلاتا ہے لوگوں نے کہا عبداللہ بن صفوان حضرت معاویہ نے کہا مبارک ہو مبارک ہو یہ وہ روشنی ہے جو کبھی گل نہ ہوگی عبداللہ بن صفوان مکہ میں عبداللہ بن زبیر کے ہمراہ شہید ہوئے اور صفوان بن امیہ نے مکہ میں سنہ ۴۲ھ میں حضرت معاویہ کی شروع خلافت میں وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہنگامہ شہادت میں شہید ہوئے۔ انسے انکے بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن حارث نے اور عامر بن مالک نے اور طاوس نے روایت کی ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

بن امیہ بن عمرو سلمی۔ بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف ہیں۔ غزوہ بدر میں انکی شریک ہونے کی بابت اختلاف ہے لیکن انکے بھائی مالک بن امیہ بدر میں شریک تھے اور یہ دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قبیلہ بنی عمرو کے حاکم تھے سیف نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عثمان بن عمرو بنی اسد کے حاکم تھے اور صفوان بن صفوان بنی عمرو کے حاکم تھے انکا تذکرہ اشبیری نے ابوعمر پر استدراک کرنے کیلیے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ خزاعی بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ انکی حدیث موقوف ہے انسے عبداللہ بن اوس نے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جب میں مرجاؤں تو میرے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا اس کو چاک کردینا اسکے بعد میرے اوپر مٹی ڈالنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ۔ یا عبداللہ بن صفوان۔ داؤد بن ابی ہند نے عامر سے انھوں نے صفوان بن عبداللہ یا عبداللہ بن صفوان سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میرا گذر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہوا میں دو خرگوش (شکار کیے ہوئے) لٹکائے ہوئے تھا میں نے کہا کہ مجھے چھری نہیں ملی تو میں نے انکو پتھر سے ذبح کردیا ہے حضرت نے فرمایا کھاؤ (حلال ہے) اس حدیث کو علی بن سلیمان واسطی نے داؤد بن ابی ہند سے اسی طرح روایت کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے اور یزید بن ہارون نے داؤد سے اس کو روایت کیا ہے اور ان دونوں نے انکا نام صفوان بن محمد یا محمد بن صفوان بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن بن صفوان قرشی جمحی ابن کے والد کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں فتح مکہ کے دن لائے تھے تاکہ یہ آپ سے ہجرت پر بیعت کریں حضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت کی ضرورت نہیں حضرت عباس نے انکی سفارش کی تو آپ نے انسے بیعت لی انکا تذکرہ انکے والد عبدالرحمن کے تذکرہ میں

انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو اور نیز انھون نے عبد الرحمن بن صفوان کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ یا انکا نام صفوان بن عبد الرحمن ہو انکی حدیث اسی طرح شک کے ساتھ روایت کی ہو اور اکثر راوی انکے متعلق یہ کہتے ہین کہ اسکا نام عبد الرحمن بن صفوان ہو انھون نے کہا ہو میرا خیال بھی یہی ہو کہ انکا نام عبد الرحمن بن قدامہ ہو مگر یہ صحیح نہین کیونکہ انھون نے اس تذکرہ مین لکھا ہو کہ یہ جمحی ہین اور ابن قدامہ کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ یہ تمیمی ہین پس یہ دونون ایک کیونکر ہو سکتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انھون نے اپنی سند سے مجاہد سے انھون نے صفوان بن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ مین) تشریف لائے اور کعبہ مین داخل ہوئے تھے تو مینے اپنا لباس پہنا بعد اسکے مین گیا آپ اور آپکے اصحاب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان مین تھے استلام کر رہے تھے اور اپنے رخسارون کو کعبہ پر رکھے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت سب لوگون کے دروازہ سے قریب تھے مین انہین سے دو آدمیون کے پاس گیا اور مینے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ کے اندر) کیا کیا کام کئے اُن دونون نے کہا کہ آپنے اُس ستون کے پاس جو دروازہ کے پاس ہو دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ میرا خیال یہ ہو کہ یہ صفوان اور وہ جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا ایک ہین کیونکہ ابوعمر نے عبد الرحمن بن صفوان کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ انسے مجاہد نے روایت کی ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ انکا نام صفوان بن عبد الرحمن یا عبد الرحمن بن صفوان ہو پس قریب (قیاس) یہی ہو کہ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن عسال۔ بنی جمل بن کنانہ بن ناجیہ بن مراد سے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ انھون نے بارہ جہاد کئے تھے۔ انسے عبد اللہ بن مسعود نے اور زر بن حبیش نے اور عبد اللہ بن سلمہ اور ابوالغریف نے روایت کی ہو۔ ابوعمر نے کہا ہو کہ لوگ کہتے ہین یہ بنی جمل بن کنانہ بن ناجیہ ابن مراد سے ہین۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ یہ بنی زاہر بن مراد سے ہین اور ابن کلبی نے بھی ایسا ہی لکھا ہو جیسا ہم نے شروع تذکرہ مین کہا کہ یہ بنی زاہر سے ہین۔ ہمین ابومنصور بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صعق بن حزن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حکم بنانی نے منہال بن عمرو سے انھون نے زر سے انھون نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے صفوان بن عسال مرادی کہتے تھے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ اپنی ایک چادر سے تکیہ لگائے ہوئے مسجد مین بیٹھے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین طلب علم کیلئے آیا ہون آپنے مرحبا طالب العلم کو مرحبا ہو

طالب علم کو فرشتے اپنے بازوون سے گھیر لیتے ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو اسدی۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے کہ مہاجرین مدینہ مین آ آ کے بستے تھے بعد اسکے آگئے اور بنی غنم دوادان بھی مسلمان تھے یہ بھی اپنے مردون عورتون سمیت ہجرت کرکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ مین رہتے تھے انھین مین سے صفوان بن عمرو تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو سلمی بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین۔ احد مین شریک تھے مگر بدر مین شریک نہین ہوئے انکے بھائی مدلج اور ثقف اور مالک البتہ اسمین شریک تھے یہ سب بنی عبد شمس کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ یہ صفوان وہی ہین جنکا تذکرہ اس سے پہلے ہوچکا ہی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو اسدی لکھا ہی اور ابو عمر نے انکو سلمی یا اسلمی لکھا ہی ثقف بن عمرو کے تذکرہ مین وہ مضامین آچکے ہین جو دونون کے ایک ہونے پر دلالت کرتے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ تمیمی مرائی۔ بنی امرؤ القیس بن زید مناۃ بن تمیم سے ہین۔ انسے عبدالرحمن بن صفوان ابن قدامہ نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ یہ مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہجرت کرکے گئے تھے اور آپسے اسلام پر بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اسپر صفوان نے مسح کیا پھر صفوان نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپسے محبت رکھتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) آدمی اسیکے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہی صفوان بن قدامہ نے جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا اس وقت اپنی قوم کو اور اپنے بھائی کے بیٹون کو بلایا تاکہ وہ بھی انکے ساتھ ہوجائین مگر انھون نے نہ مانا لہذا یہ انکو چھوڑ کے چل دیئے اور اپنے ہمراہ اپنے دونون بیٹون عبد العزیٰ اور عبد نہم کو لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونونکا نام بدلکے عبدالرحمن اور عبداللہ رکھدیا اسیکے متعلق انکے نصر بن قدامہ کے بیٹے نے یہ اشعار کہے تھے ؎

تخلی صفوان فابقی تلادیا ۔ بابنائہ عمدا لیخلی المرالیا ۔ ولاطلب الذی یبقی واثر غیرہ ۔ فشان ما یفنی وما کان باقیا

فاصبحت مجتازا الامر شدہ ۔ واصبح صفوان بیثرب ثاویا ۔ بابنائہ جار الرسول محمد ۔ مجیبا لہ اذ جاء بالحق داعیا

لے ترجمہ۔ صفوان اپنے بیٹون کو لیکے سفر کر گئے اور انھون نے (اپنے) اعزہ کو چھوڑ دیا۔ وہ اس چیز کے طالب تھے جو باقی رہیگی (یعنی آخرت) اور فانی کے علاوہ دوسری چیز اختیار کی۔ پس باقی رہنے والی اور فنا ہو جانیوالی مین بڑا فرق ہی بیشک ایکنے اب چیز کو حاصل کیا۔ اور صفوان اپنے بیٹون کو لیکے مدینہ مین آ رہے اور رسول اللہ کے پڑوسی ہوگئے۔ اور جب کہ رسول حق کی طرف بلاتے تھے صفوان نے انکی اطاعت مان لی ۱۲

اس مین اور اشعار بھی ہین۔ صفوان مرتے وقت تک مدینہ مین رہے اور اپنے بیٹے عبد الرحمن کو مدینہ مین مقیم چھوڑ گئے تھے عبد الرحمن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تک رہے پھر حضرت عمر نے عراق مین مثنی بن حارثہ کی مدد کیلیے جب کہ انھون نے حضرت عمر سے مدد مانگی تھی جریر اور عبد الرحمن بن صفوان مرائی کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجدیا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان بن بن بن حلاحل بن اقیش بن مجاشع بن معاویہ بن شریق بن حروہ بن اسید ابن عمرو بن تمیم تمیمی اسیدی صحابی ہین نیکوکار مہاجرین سے تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن محمد یا محمد بن صفوان۔ علی بن عبد العزیز نے حجاج بن منہال سے انھون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے محمد بن صفوان سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی بکریون کے گلہ مین آئے اور دو خرگوش انھون نے شکار کئے اور انھین ایک پتھر سے ذبح کیا پھر انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور کہا کہ یا رسول اللہ مینے انکو ایک پتھر سے ذبح کیا ہے آپ نے فرمایا انکو کھاؤ (حلال ہین) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور بواسطہ ابن قانع کے ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہے وہ حجاج سے اپنی سند سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام صفوان بن عبد اللہ ہے انکو اسمین شک نہ تھا اور ابو الاحوص یعنی سلام بن سلیم سے مروی ہے وہ عاصم بن احول سے وہ شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انکا نام محمد صیفی ہے۔ اور شعبہ وغیرہ نے عاصم سے انھون نے شعبی سے انکا نام محمد بن صفوان روایت کیا ہے اور بعض راویون نے انکا نام ابو صفوان بن محمد کہا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ قریشی زہری۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ مسور بن مخرمہ بن نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ کے بھائی ہین۔ انسے انکے بیٹے قاسم نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو الفرج یحیی بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشیر بن سلمان قاسم بن صفوان زہری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ظہر کی نماز (گرمیون مین) ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی سانس سے پیدا ہوتی ہے۔ اس حدیث کو مروان فزاری نے اور ابو احمد زبیری نے اور عثمان بن عمر نے اور محمد بن سابق نے اور نضر بن احمر اور فضل بن دکین نے بشیر بن سلمان سے انھون نے قاسم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے ابو حاتم نے کہا ہے کہ قاسم بن صفوان زہری غیر معروف شخص ہین صرف بشیر بن سلمان کی حدیث مین انکا ذکر ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا صفوان رضی اللہ عنہ)

ابن معطل بن ربیضہ بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی ذکوانی - ابو عمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو اور کلبی نے کہا ہو صفوان بن معطل بن ربیضہ بن مومل بن خزاعی بن محارب بن مرہ بن ہلال بن فالج اور کہا ہو کہ کنیت انکی ابو عمر ہو غزوہ مریسیع سے پہلے اسلام لائے اور غزوہ مریسیع میں شریک ہوئے واقدی نے کہا ہو کہ یہ صفوان غزوہ خندق میں اور تمام مشاہد میں جو اسکے بعد ہوئے شریک تھے غزوہ خندق ۵ھ میں ہوا ہو - یہ کرز بن جابر فہری کے ہمراہ قبیلۂ عرنیہ کے اُن لوگوں کی تلاش میں گئے تھے جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیون کو لوٹا تھا ہمیشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر کی ساق میں رہتے تھے - انسے حضرت ابو ہریرہ اور عبد الرحمن بن حارث نے روایت کی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی تعریف کی ہو آپ فرماتے تھے کہ میں سوا اچھائی کے انمین کچھ نہیں جانتا یہی ہین جنکے بارہ میں اہل افک[1] نے کہا جو کچھ کہا پھر اللہ عزوجل نے اور اسکے رسول نے انکو بری کر دیا انکا واقعہ مشہور ہو جب صفوان کو یہ خبر ملی کہ حسان بن ثابت بھی اُن لوگون میں ہین جنھون نے انکی نسبت وہ باتین کہین تو انھون نے انکو تلوار ماری وہ زخمی ہوگئے اور صفوان نے یہ اشعار (انسے مخاطب ہوکر) کہے -

تلق ذباب السیف منی فانی ۞ غلام اذا ہو جیت لست بشاعر ۞ ولکننی احمی حمای واشتقی ۞ من الباہت الرامی البواء الطواہر[2]

پس حسان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی شکایت کی آپنے اسکے معاوضہ میں انکو ایک باغ جو ہا سے کا اور ایک لونڈی شیرین نامی عنایت فرمائی اسی لونڈی سے عبد الرحمن بن حسان پیدا ہوئے صفوان بڑے شجاع اور نیک برگزیدہ تھے - بصرہ میں انکا ایک گھر بھی تھا - غزوہ ارمینیہ میں بعہد خلافت حضرت عمر ۱۹ھ ہجری میں شہید ہوئے اس دن سردار لشکر عثمان بن ابی العاص ثقفی تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ ایک جزیرہ میں انکی وفات ہوئی جو شمشاط کے قریب ہو اور وہیں مدفون ہوئے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ حضرت معاویہ کی خلافت میں روم میں جہاد کرنیکے لیے گئے تھے وہین انکی پنڈلی ٹوٹ گئی مگر برابر نیزہ چلاتے رہے یہانتک کہ وفات پائی یہ واقعہ ۵۸ھ کا ہو واللہ اعلم - مقبری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا صفوان بن معطل سلمی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ میں ایک بات آپسے پوچھنا چاہتا ہون کہ آپ اُسے جانتے ہین اور مین اُسے نہین جانتا آپنے فرمایا وہ کیا بات ہو انھون نے کہا کیا دن رات میں کوئی وقت ایسا بھی ہو جسمین

---

[1] اہل افک ان لوگون کو کہتے ہین جنھون نے ام المومنین عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی تھی وہ تہمت انھین صفوان کے ساتھ لگائی تھی ۱۲ منہ

[2] ترجمہ تلوار کی باڑ کا مزہ چکھو یاد رکھو جب مجھے ہجا میں لاؤ گے کیونکہ میں ایک نوجوان ہون شاعر نہیں ہون - ہان مین اپنی عزت بچاتا ہون - اور بہتان باندھنے والے اور پاک صاف لوگون پر عیب لگانیوالے سے انتقام حاصل کر لیتا ہون ۱۲

نماز مکروہ ہو حضرت نے فرمایا ہان جب تم نماز صبح پڑھ چکو تو نماز ترک کر دو یہانتک کہ آفتاب نکل آئے کیونکہ آفتاب شیطان کی دو سینگون کے درمیان مین طلوع کرتا ہی پھر طلوع آفتاب کے بعد نماز ترک کر دو یہ وہ وقت ہو کہ اسمین جہنم بھڑکائی جاتی ہی یہانتک کہ جب آفتاب سمت الراس سے ہٹ جائے تو نماز پڑھو نماز قبول ہوگی یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھ لو اسکے بعد پھر غروب آفتاب تک نماز نہ پڑھو۔ انکا تذکرہ تینون نے کہا ہی

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن ربیعہ بن ہلال بن وہب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ ابونعیم اور ابوعمر نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ہشام بن محمد نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو صفوان بن وہب بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث۔ یہ ابن بیضا کی کنیت سے مشہور ہین بیضا انکا نام دعد تھا ہمنے انکا ذکر انکے بھائی سہل کے نام مین کیا ہی۔ یہ بدر مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر مین شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہی اور ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شہید ہوئے انکو طعیمہ بن عدی نے قتل کیا تھا اور انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگونکا قول ہی کہ یہ بدر مین شہید نہین ہوئے بلکہ رمضان سنہ ۳۸ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ طاعون عمواس مین جو ملک شام مین ہوا تھا انھون نے وفات پائی یہ واقعہ سنہ ۱۸ھ ہجری کا ہی بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور رافع بن عجلان کے درمیان مواخات کرا دی تھی یہ دونون بدر مین شہید ہوئے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عبداللہ بن جحش کے سریہ کیساتھ ابو اکید طرف بھیجا تھا وہان انھین غنیمت کا مال ملا انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ[1] اسکو عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان عبسی۔ حذیفہ بن یمان کے بھائی ہین۔ خود قبیلۂ عبس سے ہین مگر حلیف ہین بنی عبدالاشہل کے۔ اپنے والد حسیل کیساتھ احد مین تھے اور انکے بھائی حذیفہ بھی انکے ساتھ تھے۔ انکا تذکرہ انکے والد کے نام مین لکھا گیا ہی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صفوان (رضی اللہ عنہ)

یا ابن صفوان اسی طرح انکے نام مین شک کیا گیا ہی سلیمان بن حرب نے شعبہ سے انھون نے سماک بن حرب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا میں نے صفوان یا ابن صفوان سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک پائجامہ بیچا آپنے مجھے حساب سے زیادہ چاندی تولکر دی۔ اس حدیث کو ابن مہدی نے شعبہ سے انھون نے سماک سے روایت کیا ہی وہ کہتے تھے کہ مینے مالک بن عمیر ابو صفوان سے سنا اور زہیر بن معاویہ نے ابوالزبیر سے انھون نے صفوان یا ابن صفوان سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ حم سجدہ اور تبارک الذی پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

[1] ترجمہ۔ تم سے پوچھتے ہین کہ کیا ماہ حرام مین جنگ (جائز) ہی

باب الصاد واللام

(سیدنا صلت (رضی اللہ عنہ)

زبید بن صلت کے والد ہیں۔ انکا شمار اہل حجاز میں ہے انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ صلت بن زبید بن صلت نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو چھوہاروں کے اندازہ پر مامور فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ نصف ہمارے لیے رکھنا اور نصف انکے لیے چھوڑ دینا کیونکہ وہ چرا لیتے ہیں اور ہم ان تک پہونچ نہیں سکتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ زبید کے نام میں زے کے بعد دو یائے تحتانیہ ہیں۔

(سیدنا صلت (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوکلیب لیثی انکے بیٹے کلیب نے روایت کی ہے سلیمان بن مروان عبدی نے ابراہیم بن ابی یحییٰ سے انھوں نے عثیم سے انھوں نے ابن کلیب بن صلت سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور انھوں نے کہا کہ آپ کفر کی علامت اپنے بیان سے دور کر دیجیے یہ وہم ہے صحیح وہی ہے جو بہت سے لوگوں نے عثیم بن کثیر ابن کلیب سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے یہی اولی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا صلت (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ قریشی مطلبی۔ قیس اور قاسم فرزندان مخرمہ کے بھائی ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اور انکے بھائی قاسم کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے اور قیس کو پچاس وسق دیئے تھے اس کو ابو عمر نے انکے بھائی قاسم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور زبیر بن بکار اور ابن اسحاق نے بھی اسکو بیان کیا ہے انھوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صلت بن مخرمہ کو اور انکے بھائی کو غنیمت خیبر سے سو وسق دیئے تھے جنمیں چالیس وسق صلت کے تھے اس سے ابو عمر کے قول کی تائید ہوتی ہے

(سیدنا صلصال (رضی اللہ عنہ)

ابن دلہمس کنیت انکی ابوالغضنفر۔ علی بن سعید نے محمد بن ضو بن صلصال بن دلہمس بن جندلہ بن محجبہ بن اعز بن غضنفر بن تمیم بن ربیعہ بن نزار بن سعد سے انھوں نے اپنے والد ضو سے انھوں نے اپنے والد صلصال بن دلہمس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ اپنے صحابہ کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے آپنے ہمسے فرمایا کہ عباد صامت بیمار ہیں چلو تاکہ انکی عیادت کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آگے آگے چلے ہم آپکے پیچھے ہو لئے راستے میں آپکا گذر

ملخ غالباً یہ واقعہ خیبر کا ہے وہاں کے لوگ اپنے نصف پیداوار پر صلح ہوئی تھی لہذا آپنے درختوں کے اندازہ کیلئے انکو مقرر کیا تاکہ اسی اندازہ کے موافق انسے نصف چھوہارے لئے جائیں

ایک یہودی پر ہوا جسکا لڑکا مر رہا تھا حضرت اسکی طرف تشریف لیگئے اور آپ نے فرمایا اے قوم یہود کیا تم مجھے توراۃ میں لکھا ہوا پاتے ہو (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندہم فی التوراۃ) یہودی نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں اس لڑکے نے (بحالت نزع میں تھا) کہا ہاں واللہ اے رسول خدا یہ لوگ توراۃ میں آپکا ذکر دیکھتے ہیں اس کے ہاتھ میں ایک ٹکڑا توراۃ کا تھا اور بے شک اسمیں آپ کی صفت اور آپکے اصحاب کی صفت چمک رہی ہو مگر آپ کو دیکھکر وہ ٹکڑا اس یہودی نے چھپا لیا ہو اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں اسکے سوا پھر کوئی بات اس لڑکے نے نہیں کی یہانتک کہ اسکا انتقال ہوگیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے اس بھائی کے پاس ٹھیرو اور اسکا حق ادا کرو صفوان کہتے ہیں پس ہم لوگ اس یہودی اور اس کے لڑکے کے درمیان میں حائل ہوگئے اور اسکی تجہیز و تکفین کر کے اس کو دفن کیا اور لوٹ آئے یہ حدیث غریب الاسناد والنسب ہی جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا صلصل رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ میں انکے نسب سے واقف نہیں ہوں صحابی ہیں انکی کوئی روایت نہیں انکا واقعہ مشہور ہی کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ اور سبرۃ عنبری اور وکیع دارمی اور عمرو بن محجوب عامری کی طرف بھیجا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں میں سے ایک یہ بھی تھے۔

(سیدنا صلہ رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم عدوی۔ عدی بن رباب کے خاندان سے ہیں۔ یہ عدی بیٹے ہیں عبد مناۃ بن اد بن طابخہ کے۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔ حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی نے صلہ بن اشیم سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اسمیں دنیا کا کچھ خیال نہ کرے تو وہ جو چیز اللہ تعالیٰ سے طلب کریگا اللہ اسکو دیگا۔ یہ صلہ سجستان میں ۳۵ھ میں شہید ہوئے اس وقت انکی عمر اکیس تئیس برس کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلہ کا ذکر کیا کرتے چنانچہ یزید بن جابر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک شخص ہوگا صلہ اسکی شفاعت سے جنت میں اس قدر لوگ داخل ہونگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا صلہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارث غفاری۔ انکا شمار اہل مصر میں ہو صحابی ہیں انسے ابو صالح غفاری نے یعنی سعید بن عبد الرحمن نے اور ابو قبیل نے روایت کی ہو۔ سعید بن یونس کہتے تھے کہ جو لوگ فتح مصر میں شریک تھے انہیں صلہ بن حارث بھی تھے۔ ابو صالح یعنی عبد الرحمن غفاری نے بیان کیا کہ سلیم ابن عنبر تجیبی کھڑے ہوئے لوگوں کے سامنے وعظ بیان کر رہے تھے

انسے صلہ بن حارث غفاری نے کہا جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے کہ خدا کی قسم ہم نے اپنے نبی کا عہد اس وقت تک ترک نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

باب الصاد والنون

(سیدنا) صنابح (رضی اللہ عنہ)

ابن اعسر احمسی کوفی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ انسے حضرت قیس بن ابی حازم نے روایت کی ہی۔ یہ وہ صنابحی نہین ہین جو ابو بکر صدیق سے روایت کرتے ہین اور انسے عطاء بن یسار نے وضو کی فضیلت مین اور اوقات ثلاثہ (یعنی طلوع غروب اور استواء کے وقت) مین نماز کی ممانعت کی حدیث روایت کی ہی انکا صحابی ہونا ثابت نہین۔ صنابحی منسوب ہی یمن کے ایک قبیلہ کی طرف صنابح انکا نام ہی نسبت نہین ہی صنابحی تابعی ہین اور صنابح صحابی ہین انکا شمار اہل شام مین ہی اور یہ کوفی ہین انکی روایت موجود ہی آور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا نام صنابح اعسر احمسی ہی اور بعض لوگ انکو صنابحی کہتے ہین۔ کوفہ مین رہتے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنی سند سے وہ حدیث روایت کی ہی جو ہمسے ابوالفرج بن ابی الرجا نے بیان کی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حسن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن جعفر بن اسحاق بن علی بن جابر جابری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے اسمعیل بن ابی خالد سے انھون نے قیس بن ابی حازم سے انھون نے صنابح سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو مین حوض کوثر پر پہونچکے تمھارے لئے انتظام کر رکھونگا اور مین تم لوگون کی کثرت امت کا فخر کرونگا پس تم میرے بعد باہم جنگ نکرنا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صنابح (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ صنابح احمسی کے علاوہ ہین یہ ابونعیم کا قول ہی اور انھون نے کہا ہی مگر میرے نزدیک یہ وہی ہین اور کہا کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ علیحدہ لکھا ہی اور انھون نے وکیع سے انھون نے صلت بن بہرام سے انھون نے صنابح سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امت ہمیشہ اپنے دین پر قایم رہیگی جب تک کہ جنازون کو انکے اعزہ پر نہ چھوڑ دیگی[1]۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی اور ابوموسی نے اس حدیث کے بعد کہا ہی کہ اس کو ابو الشیخ صنابحی سے

[1] مطلب یہ ہی کہ جب تک باہم ہمدردی رہیگی اور ایک دوسرے کے درد وغم مین شریک رہینگے اسوقت تک دین ہاتھ مین رہیگا اور جب باہم ہمدردی نہ رہیگی یہانتک کہ جنازون مین سوا میت کے اعزہ کے اور کوئی نہ ہوگا اس وقت دین ہاتھ سے نکل جائیگی ۱۲

روایت کیا ہو اور انھون نے انکے ارسلت کے درمیان بین حارث بن وہب کو ذکر کیا ہو۔ مین کہتا ہون کہ ابونعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہو مگر ابن مندہ نے انکا ذکر نہین لکھا جو ابونعیم ان پر رد کرین مجھے نہین معلوم کہ بعض متاخرین سے اس مقام مین ابونعیم کی کیا مراد ہی انکی عادت تو یہ ہو کہ اس لفظ سے ابن مندہ کو مراد لیا کرتے ہین۔

باب الصاد والہاء

(سیدنا) صہبان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان کنیت انکی ابوطلاسہ ہدبی۔ انکا شمار اہل شام مین ہو فلسطین کے رہنے والے ہین۔ عبداللہ بن عبدالکبیر نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا اپنے صہبان ابوطلاسہ سے سنا وہ کہتے تھے عبدالجبار بن عبدالجبار شامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرکے ہمارے پاس آئے پھر وہ لوٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور آپ کے ساتھ ایک جہاد مین شریک ہوئے اور اسی مین شہید ہوئے اور مین (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھا۔ یہ حدیث اس سند سے غریب ہی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) صہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناۃ بن نمر بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار۔ یہی نمری کلبی اور ابونعیم نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہو اور واقدی نے کہا ہو کہ یہ صہیب بیٹے ہین سنان بن خالد بن عبد عمرو بن عقیل بن کعب بن سعد کے۔ اور ابن اسحاق نے کہا ہو کہ صہیب بیٹے ہین سنان بن خالد بن عبد عمرو بن طفیل بن عامر بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن سعد کے پس انھون نے عقیل کے بدلے طفیل کا نام لکھا ہو اور جذیمہ کے بدلے خزیمہ لکھا ہو۔ یہ نمر بن قاسط کے خاندان سے ہین اور انکی والدہ سلمی بنت قعید بن مہیص بن خزاعی بن مازن بن مالک بن عمرو بن تمیم ہین انکی کنیت ابویحیی ہو یہ کنیت انکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ انکو رومی اس وجہ سے کہتے ہین کہ اہل روم انکو بچپنے کی حالت مین قید کر لے گئے تھے انکے والد اور انکے چچا کسری (شاہ فارس) کی طرف سے مقام ابلہ مین حاکم تھے ان لوگون کے مکانات لب دجلہ شہر موصل کے پاس تھے اور بعض لوگ کہتے ہین لب فرات تھے سرزمین جزیرہ مین پس اہل روم نے انپر حملہ کیا اور صہیب کو جو اسوقت چھوٹے تھے پکڑ لیگئے انھون نے روم ہی مین نشو و نما پائی اسی وجہ سے انکی زبان مین لکنت تھی پھر انکو اہل روم سے قبیلہ کلب کے لوگون نے خرید لیا اور مکہ لے آئے پھر عبداللہ بن جدعان تیمی نے جو قبیلہ کلب کے لوگون سے انکو مول لیکر آزاد کر دیا یہ انھین کے ساتھ رہے

یہاں تک کہ انکا انتقال ہوگیا۔ اور صہیب کی بی بی اور انکے لڑکے اور مصعب زبیری یہ کہتے تھے کہ یہ جب بڑے ہوگئے اور انکو عقل آئی تو یہ خود روم سے بھاگ کر مکہ چلے آئے تھے اور ابن جدعان سے انھوں نے حلف کی دوستی کی تھی اور انھیں کے ساتھ رہے یہانتک کہ انکا انتقال ہوگیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو یہ اسلام لے آئے اور اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں ہوئے۔ واقدی نے کہا ہے کہ صہیب اور عمار ایک ہی دن اسلام لائے تھے اور ان دونوں کا اسلام کچھ اوپر تیس آدمیوں کے بعد ہوا یہ مکہ میں ان کمزور لوگوں میں سے تھے جنھیں (راہ خدا میں) تکلیف دیجاتی تھی۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد نے اپنی سند سے ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے عبد اللہ بن جدعان نے صہیب کو قبیلۂ کلب سے مکہ میں مول لیا اور قبیلۂ کلب کے لوگ روم سے انکو مول لائے تھے پھر عبد اللہ ابن جدعان نے انکو آزاد کردیا جب صہیب اسلام لائے اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں تھے کچھ اوپر تیس آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے یہ مکہ میں ان کمزور لوگوں میں تھے جن کو راہ خدا میں تکلیف دیجاتی تھی اور آخر ہی لوگوں کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ میں علی بن ابی طالب اور صہیب آئے تھے ۱۵ ربیع الاول کو اس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبا میں تھے وہاں سے آگے نہ بڑھے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور حارث بن صمہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ جب یہ ہجرت کرکے مدینہ کی طرف چلے تو چند مشرکوں نے انکا تعاقب کیا انھوں نے اپنا ترکش نکال لیا اور کہنے لگے اے گروہ قریش تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ تیر انداز ہوں خدا کی قسم تم مجھ تک نہیں پہونچ سکتے یہانتک کہ جتنے تیر میرے پاس ہیں وہ سب میں تمھیں مار دونگا بعد اسکے پھر اپنی تلوار سے تمھیں قتل کرونگا جب تک وہ میرے ہاتھ میں رہیگی ہاں اگر تم میرا مال چاہتے ہو تو میں تمھیں بتا دوں ان لوگوں نے کہا اچھا تم اپنا مال ہمیں بتا دو تو ہم تمھیں چھوڑ دیں آخر ان لوگوں نے عہد کیا تو صہیب نے اپنے مال کا پتہ ان لوگوں کو بتا دیا اور خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرت نے فرمایا کہ اے ابو یحیٰی تمھاری تجارت بہت اچھی رہی پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ واللہ رؤف بالعباد[1] حضرت صہیب بدر اور احد اور خندق میں اور تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند سے ابو بکر یاسر سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق بن حسن حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حذیفہ یعنی موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمارہ بن زاذان نے ثابت سے انھوں نے حضرت انس سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے سبقت کرنیوالے چار ہیں میں اہل عرب میں سبقت کرنے والا ہوں اور صہیب اہل روم میں سبقت کرنے والے ہیں اور سلمان اہل فارس میں سبقت کرنے والے ہیں اور بلال اہل حبش میں سبقت کرنے والے ہیں۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یاسر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد الصمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین نے

(1) ترجمہ بعضے لوگ وہ ہیں جو اپنی جان اللہ کی رضامندی کیلئے بیچ ڈالتے ہیں اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ۱۲

وہ کہتے تھے ہم سے عفیف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے انھون نے مجاہد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جن لوگون نے اسلام ظاہر کیا وہ سات آدمی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر بلال صہیب خباب عمار بن یاسر سمیہ والدہ عمار رضی اللہ عنہم اجمعین لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ نے محفوظ رکھا اور ابوبکر کو انکی قومی وجاہت نے انکے علاوہ اور لوگ (بہت ستائے گئے) پکڑکے انھین لوہے کی زرہین پہنائی جاتی تھین پھر وہ دھوپ مین لٹائے جاتے تھے۔ ہمین ابوجعفر بن مبارک ابن احمد زریق واسطی امام جامع مسجد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالسعادات یعنی مبارک بن حسین بن عبدالوہاب نے خبر دی سنہ۔۔ مین اپنے پوچھا کہ کیا تم سے ابوالفتح بن منصور نے بیان کیا ہی انھون نے اقرار کیا کہ ہان مینے انسے کہا کہ تم سے ابوبکر بن منصور خلف مصری نے یہ بیان کیا تھا کہ ہمین ابوالحسین عبداللہ بن احمد بن علی حنبلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم عبداللہ بن ابراہیم بن بالویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے صہیب سے نقل کرکے بیان کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اہل جنت جنت مین داخل ہوجاینگے تو ایک منادی ندا کریگا کہ اللہ عزوجل کا تم سے ایک وعدہ ہی وہ چاہتا ہی کہ اسکو پورا کرے وہ لوگ کہینگے کہ وہ کون وعدہ ہی کیا اُسنے ہماری نیکیون کا پلہ بھاری نہین کردیا اور ہمارے چہرون کو روشن نہین کیا اور ہمین جنت مین نہین داخل کیا اور ہمین دوزخ سے نہین نکالا (پھر اب کون سا وعدہ باقی ہی) پس انسے حجاب اٹھالیا جائیگا اور وہ اللہ تبارک و تعالی کو دیکھینگے پھر کوئی چیز جو انکو دیگئی ہوگی اس دیدار سے زیادہ انھین محبوب نہ رہیگی اسی کو اللہ نے زیادہ کی لفظ سے تعبیر فرمایا ہی انسے حضرت ابن عمر نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نکلا آپ نماز پڑھ رہے تھے مینے سلام کیا آپنے انگلی کے اشارہ سے جواب دیا۔ ہمین ابواسحاق یعنی ابراہیم محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی ترمذی تک روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمعیل واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوفروہ یعنی یزید بن سنان نے ابومبارک سے انھون نے صہیب سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ فرماتے تھے وہ شخص قرآن پر ایمان نہین رکھتا جو اسکی حرام کی ہوئی چیزون کو حلال سمجھے۔ حضرت صہیب کی طبیعت مین باوجود اس فضل اور علو مرتبہ کے مذاق اور حسن خلق بہت تھا انسے مروی ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا آپ مقام قبا مین تھے آپکے سامنے رُطب اور تمر رکھے ہوئے تھے اور مجھے آشوب چشم تھا مگر مینے کھانا شروع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم آشوب چشم کی حالت مین تمر کھاتے ہو مینے کہا یا رسول اللہ مین اُس آنکھ کی طرف سے کھاتا ہون جو اچھی ہی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے یہانتک کہ آپکے دندان مبارک کھل گئے حضرت صہیب کی زبان مین سخت عجمیت تھی زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین حضرت عمر کے ساتھ چلا وہ بلندی مدینہ مین حضرت صہیب کے ایک باغ مین گئے جب حضرت صہیب نے انکو دیکھا تو یہ

کہنے لگے یا یحنس حضرت عمر (نہ سمجھے اور) کہنے لگے کہ یہ لوگون کو کیون پکارتے ہین مینے کہا وہ اپنے ایک غلام کو پکارتے ہین جس کا نام یحنس ہی زبان کی لکنت کے باعث صاف لفظ نہین نکلتا حضرت عمر نے کہا اے صہیب صرف تین باتین تم مین ایسی ہین جنکو مین برا سمجھتا ہون اگر وہ نہ ہوتین تو مین کسی کو تم پر فضیلت نہ دیتا مین دیکھتا ہون کہ تم اپنے کو عرب کیطرف منسوب کرتے ہو حالانکہ تمھاری زبان عجمی ہی اور تم اپنی کنیت ابو یحیی بتاتے ہو جو ایک نبی کا نام تھا اور اپنا مال فضول خرچ کرتے ہو حضرت صہیب نے کہا مال فضول خرچ کرنیکو جو آپنے کہا تو مین بیجا صرف نہین کرتا اور میری کنیت ابو یحیی خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہی لہذا مین اسکو ترک نکرونگا اور مین جو اپنے کو عرب کیطرف منسوب کرتا ہون تو درحقیقت مین عربی ہون مگر کمسنی مین اہل روم مجھے پکڑ لیگئے تھے لہذا مین نے انکی زبان حاصل کرلی اور مین قبیلۂ نمر بن قاسط سے ہون پس مین اپنے کو ضرور انکی طرف نسبت کرونگا۔ حضرت عمر بن خطاب صہیب سے بہت محبت رکھتے تھے اور انکو بہت اچھا سمجھتے تھے یہانتک کہ جب وہ زخمی کئے گئے تو انھون نے وصیت کی کہ صہیب نماز جنازہ پڑھائین اور تین مرتبہ مسلمانون کی جماعت کیساتھ نماز پڑھین یہانتک کہ اہل شوری کسی کو خلیفہ کو منتخب کرلین۔ حضرت صہیب کی وفات مدینہ مین شوال سنہ ۳۸ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین انکی عمر ستر برس کی تھی مدینہ مین مدفون ہین۔ رنگ انکا بہت سرخ تھا نہ لمبے تھے نہ پستہ قد مگر ہان قد چھوٹا تھا سر مین بال بہت تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صہیب (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ طبرانی نے اور ابن شاہین نے اور بہت سے لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین کوشیدی ابو غالب اور ابو علی اور ابو شروان نے خبر دی یہ لوگ کہتے تھے ہمین ابن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسی کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن علی معمری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو سہل بن محمد زنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین محمد بن مصعب قرقسانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قیس بن ربیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے منصور نے ہلال بن یساف سے انھون نے صہیب بن نعمان سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہمسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھر مین نماز پڑھنے کی فضیلت بہ نسبت اُس جگہ نماز پڑھنے کے جہان لوگ دیکھین ایسی ہی جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔ اس حدیث کو عمر بن شبیب ابن منصور سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

باب الصاد والواو والیاء

(سیدنا) صواب (رضی اللہ عنہ)

صحابہ مین سے ایک شخص ہین انکا ذکر کیا جاتا ہی۔ بصرہ مین رہتے تھے محمد بن ابی یعقوب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ یہان ایک شخص رہتے تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا نام صواب تھا جب انکے لیئے کھانا آتا تو ایک یتیم یا دو یتیم کو ضرور بلاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن اصلت کنیت انکی ابو قیس۔ انصاری ہین بنی وائل بن زید مین سے ایک شخص ہین یہ اور ان کے بھائی وحوح قریش کیساتھ مکہ چلے گئے تھے اور وہین رہتے تھے فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ ابن اسحاق کا قول ہی اور زبیر نے کہا ہی کہ ابو قیس بن صلت شاعر وحوح کے بھائی تھے اسلام لائے ہی نہین۔ انکا نام حارث بن اصلت تھا انھون نے کہا ہی کہ بعض لوگ انکو عبد اللہ کہتے ہین ابن اسحاق اور زبیر نے جو انکی بابت لکھا ہی اسمین اعتراض ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو الحارث بیٹے ہین ساعدہ بن عبد الاشہل بن مالک بن لوذان کے۔ کسی جہاد مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے تھے اثنای راہ مین مقام کدید مین وفات پائی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کرتہ مین کفن دلوایا۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربعی بن اوس انکے صحابی ہونے مین کلام ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن سواد بن عباد بن عمرو بن غنم بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ بیعت عقبہ ثانیہ مین شریک تھے بدر مین شریک نہین ہوئے ابن اسحاق نے انکا نام صیفی بن سواد لکھا ہی اور ابن ہشام نے صیفی بن اسود بن عباد لکھا ہی اور نسب ویسا ہی بیان کیا ہی جیسا ہم نے لکھا۔ عروہ بن زبیر نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر قبیلہ بنی ثعلبہ کے سردار تھے انکے لیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی اسمین انکو انکی قوم پر سردار مقرر کیا تھا انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی ابن عمرو بن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبد الاشہل۔ بھائی ہین حباب کے بھانجے ہین ابو الہیثم بن تیہان کے والدہ انکی صعبہ بنت تیہان ہین۔ احد کے دن شہید ہوئے انکو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

مرقع بن صیفی کے والد ہین۔ انکی حدیث عمرو بن مرقع بن صیفی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹی کے مارنے سے منع فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) صیفی (رضی اللہ عنہ)

ابوموسی نے کہا ہی کہ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ یحیی بن عبید بن صیفی کے دادا ہین اور انھون نے اپنی سند سے عبید بن صیفی سے انھون نے اپنی والدہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ اپنے پیشاب کرنے کی جگہ بھی تجویز کر لیتے تھے جس طرح بیٹھنے کی جگہ تجویز کرتے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

حرف الضاد * باب الضاد والحاء

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

انصاری۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی اور انھون نے اپنی سند سے محمد بن عبادہ بن صبیح سے انھون نے نصر بن مزاحم سے انھون نے مندل بن علی سے انھون نے اسمٰعیل بن زیاد سے انھون نے ابراہیم بن بشیر انصاری سے روایت کی ہی کہ ضحاک انصاری کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کیطرف چلے تو آپنے علی کو مقدمہ لشکر کا سردار مقرر کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص باغون مین داخل ہو جائے اسکو امن دیدینا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکو فرما چکے تو حضرت علی نے اسکا اعلان کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو دیکھا کہ وہ ہنس رہے ہین آپنے پوچھا کہ تم کیون ہنستے ہو جبریل نے کہا مین (علی کو دیکھکے خوش ہو رہا ہون) مین انکو دوست رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہا کہ جبریل کہتے ہین کہ مین تمکو دوست رکھتا ہون حضرت علی نے کہا مین اس رتبہ پر پہونچگیا کہ جبریل مجھے دوست کہتے ہین آپنے فرمایا ہان اور جبریل سے بھی جو افضل ہو یعنی اللہ عز و جل وہ بھی تمھین دوست رکھتا ہی اس حدیث کو عبد اللہ بن اسلم رازی نے نصر سے روایت کیا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ حدیث بواسطہ ابراہیم کے ضحاک سے مروی ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبیرہ بعض لوگ انکو ابوجبیرہ بن ضحاک کہتے ہین۔ حماد بن سلمہ نے داود بن ابی ہند سے انھون نے شعبی سے انھون نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے زمانہ جاہلیت مین لقب کہنے کا دستور تھا پس اللہ عز و جل نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تنابزوا[1]

[1] ترجمہ کسی کے برے لقب نہ رکھو ۱۲

بالالقاب اس حدیث کو بشر بن مفضل نے اور اسمٰعیل بن علیہ اور شعبہ اور حفص بن غیاث نے داؤد سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے ابوجبیرہ بن ضحاک سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں لوگوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ولاتنابزوا بالالقاب ترمذی نے کہا ہے کہ ابوجبیرہ بن ضحاک بھائی ہیں ثابت بن ضحاک کے مگر ابویعلی موصلی نے انکا نام ضحاک بن ابی جبیرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہم سے بدبہ نے اور ابراہیم بن حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے ضحاک بن ابی جبیرہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا زمانہ جاہلیت میں لقب کا دستور تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اسکے لقب کے ساتھ پکارا تو کہا گیا کہ یارسول اللہ وہ اس لقب کو برا سمجھتا ہے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ولاتنابزوا بالالقاب اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ضحاک بن ابی جبیرہ وہی ضحاک بن خلیفہ ہیں ہم انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کرینگے مگر صحیح یہ ہے کہ ابوجبیرہ بیٹے ہیں ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ثم السلمی۔ عروہ بن زبیر نے انکا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو بیعت عقبہ میں شریک تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنیکے لیے حاضر تھے اور ابن شہاب نے اور ابن اسحاق نے انکو شرکای بدر میں ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن خلیفہ بن ثعلبہ بن عدی بن کعب بن عبد الاشہل انصاری الاشہلی۔ احد میں شریک تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی آخر خلافت میں وفات پائی۔ یہ ضحاک والد ہیں ثابت بن ضحاک کے اور ابوجبیرہ کے والد ہیں یہی ہیں جنھوں نے محمد بن مسلمہ سے پانی کی بابت جھگڑا کیا تھا یہ جھگڑا حضرت عمر کے سامنے پیش ہوا تو انھوں نے محمد بن مسلمہ سے کہا واللہ اسکے یہاں پانی ضرور جائیگا گو تمہارے پیٹ پر ہوکر بہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ پہلا غزوہ انکا بنی نضیر تھا۔ انکی کوئی روایت معلوم نہیں انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے ان سے انکے اس قول کی جو ضحاک بن جبیرہ کے تذکرہ میں گذر چکا ہے یہ ضحاک بن خلیفہ ہیں تردید ہوتی ہے انھوں نے انکو وہاں ابوجبیرہ کہا تھا اور ابوجبیرہ ضحاک کے بیٹے ہیں اور یہاں خود ابوجبیرہ کو ضحاک بنایا پس انھوں نے اپنے قول کے خلاف کہدیا صحیح یہ ہے کہ ابوجبیرہ بیٹے ہیں ضحاک بن خلیفہ کے واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ حمیری۔ انکا ذکر کتاب العلاء میں ہے اس سے پہلے انکا تذکرہ ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن زمل جہنی۔ یہ طبرانی کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبد الصمد بن زمل ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے ان لوگوں میں

لکھا ہی جنکا نام معلوم نہیں مسلم بن عبد اللہ جہنی نے اپنے چچا ابو مشجعہ بن ربعی سے انہوں نے ضحاک بن زمل سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز صبح کے اپنا پیر اسی طرح دھرلے ہوئے ستر مرتبہ فرماتے تھے سبحان اللہ وبحمدہ واستغفر اللہ ان اللہ کان توابا پھر فرماتے ہیں کہ ستر مرتبہ اسکا پڑھنا سات سو گناہوں کا معاوضہ ہو سکتا ہی اور جس کے گناہ ایک دن میں سات سو سے بھی زیادہ ہوں اسمیں کچھ بھلائی نہیں پھر اسکو دو مرتبہ کہکر لوگوں کیطرف منہ کرکے بیٹھ جاتے تھے اور آپ (اس وقت) خواب کا سننا پسند کرتے تھے اسکے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے کہا ہی کہ ابن زمل کا نام میں کسی روایت میں نہیں دیکھتا ہوں طبرانی نے انکا ذکر کیا ہی اور ابو نعیم نے انکی پیروی کی ہی میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں سے غلطی ہو گئی ہی شاید انکو ضحاک بن زمل کا نام یاد ہو گا وہ سمجھے کہ یہ وہی ابن زمل ہیں حالانکہ ضحاک بن زمل تبع تابعین میں ایک شخص ہیں انکو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہی۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن حارث بن زائدہ بن عبد اللہ بن حبیب بن مالک بن خفاف بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت انہوں نے اٹھائی ہی اور آپ نے انکے لئے ایک جھنڈا بھی بندھوا دیا تھا انکا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہی

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عوف بن کعب بن ابی بکر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی کنیت انکی ابو سعید ہی۔ اسلام لائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اٹھائی ہی۔ بادیہ مدینہ میں اتر گئے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی قوم کے مسلمانوں پر حاکم مقرر کیا تھا اور انکو ایک خط بھی لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت سے میراث دیں وہ دھوکہ سے مقتول ہو گئے تھے یہ ضحاک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تلوار لئے ہوئے (پہرہ دیتے) کھڑے رہا کرتے تھے بہادر اور جری تھے تنہا سو آدمیوں کی برابر سمجھے جاتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کیلئے چلے تو انکو قبیلہ بنی سلیم پر سردار بنایا وہ نو سو آدمی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا ہی جو سو کی برابر ہو تاکہ تم پورے ہزار ہو جاؤ پھر آپ نے ضحاک سے اس کمی کو پورا کر دیا یہ ان کے سردار تھے ان کو اپنا حاکم اسلئے مقرر کیا کہ وہ سب قبیلہ قیس عیلان سے تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کا امیر بھی مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر عباس بن مرداس سلمی نے اپنے شعر میں کیا ہی۔

ان الذین وفوا بما عاہدتہم ... جیش بعثت علیہم الضحاک ... امرتہ ذرب اللسان کانہ ... لما تکنفہ العدو یراک ... طورا یعانق بالیدین وتارة ... یفری الجماجم صارما بتاکا

[1] ترجمہ۔ بیشک وہ لوگ جنھوں نے (اے رسول اللہ) آپکے عہد کو پورا کیا اور لشکر کہ آپ نے جسپر ضحاک کو سردار بنایا اے آپ نے انکو تیز زبان کا سردار بنایا تھا جب دشمن کو دیکھتا تھا تو گویا آپکو دیکھتا تھا اور وہ کبھی ہاتھوں سے معانقہ کرتا تھا اور کبھی ... چیر دیتا تھا ۱۲

انسے سعید بن مسیب اور حسن زہری نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن صالح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے زہری سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کہتے تھے کہ دیت عاقلہ کو ملیگی اور عورات اپنے شوہر کی دیت سے میراث نہ پائیگی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے انسے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھ کے بھیجا تھا کہ اشیم ضبابی کی بی بی کو انکے شوہر کی دیت سے میراث دو اس حدیث کو ایک جماعت ائمہ نے زہری سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی۔ بنی دینار بن نجار سے ہین بھائی ہین نعمان بن عبد عمرو کے یہ دونون بھائی غزوہ بدر مین شریک تھے یہ ابن شہاب کا قول ہے اور یہ دونون احد مین بھی شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ سعدی۔ سعد تمیم کے خاندان سے ہین۔ عبد اللہ بن عرادہ نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھون نے ضحاک بن عرفجہ سے روایت کی ہے کہ انکی ناک واقعہ کلاب مین زخمی ہوگئی تھی اور ابو الاشہب نے عبد الرحمن بن طرفہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی اور ابن مبارک نے جعفر بن حیان سے انھون نے ابن طرفہ سے انھون نے عرفجہ سے انھون نے اپنے دادا یعنی عرفجہ سے نقل کیا ہے کہ انکی ناک واقعہ کلاب کے دن زخمی ہوگئی تھی پس کچھ لوگون نے انکا نام عرفجہ بتایا ہے اور کچھ لوگون نے طرفہ اور کچھ لوگون نے ضحاک۔ یہ ابو عمر کا کلام تھا اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن عرادہ کا قول نقل کرکے لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ انکا نام عرفجہ بن اسعد ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے کہا ہے کہ انکی ناک زخمی ہوگئی تھی یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ انکا نام عرفجہ ابن اسعد ہے یہ قول صرف ابن مندہ کا نہین ہے بلکہ اور لوگون نے بھی انکی موافقت کی ہے اور انھون نے اسکی غلطی بھی بیان کی ہے پس ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہ رہا واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ قریشی فہری۔ کنیت انکی ابو انیس اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عبد الرحمن۔ والدہ انکی امیمہ بنت ربیعہ کنانی ہین۔ یہ ضحاک چھوٹے بھائی ہین فاطمہ بنت قیس کے بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تقریباً سات برس پہلے پیدا ہوچکے تھے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ صحابی نہین ہین اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

کچھ نہیں سنا یہ حضرت معاویہ کیطرف سے حاکم تھے حضرت معاویہ کیطرف سے لڑائیون مین انھون نے بڑے بڑے کام کئے ہین حضرت معاویہ نے انکو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تھا پس یہ پیج کا پل عبور کرکے مقام رقہ مین گئے اور وہان اہل عراق پر حملہ کیا اور مقام ہیت مین مقیم رہے پھر حضرت معاویہ نے انکو زیاد کے بعد ۵۳ھ مین کوفہ کا حاکم مقرر کیا اور ۵۷ھ مین انکو معزول کیا جب حضرت معاویہ کی وفات ہوئی تو انہین نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور شہر کو حراست مین لے لیا یہانتک کہ یزید بن معاویہ آگیا پھر یہ یزید کے اور اسکے بیٹے معاویہ کے ہمراہ رہے جب یہ دونون مرگئے تو ضحاک نے دمشق مین حضرت عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرلی مروان بن حکم نے جب شام کے بعض حصص پر قبضہ کیا تو ضحاک اس سے مقام مرج راہط مین دمشق کے پاس لڑے ضحاک وہین شہید ہوئے اور انکے ساتھ بہت سے لوگ قبیلۂ قیس غیلان کے شہید ہوئے انکی شہادت ۱۵ ذیحجہ ۶۴ھ مین ہوئی۔ ان سے حسن بصری اور تمیم بن طرفہ اور محمد بن سوید فہری اور سماک اور میمون بن مہران نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عفان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن زید نے حسن بصری سے انھون نے ضحاک بن قیس سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ضحاک بن قیس نے ابن ہیثم کو جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا یہ لکھ کے بھیجا۔ السلام علیکم امابعد مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ قیامت کے قریب کچھ فتنے ہون گے تاریک مثل دھوئین کے ان فتنون مین آدمی کا قلب مر جائیگا جس طرح بدن مرجاتا ہے صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوجائیگا کچھ لوگ اپنے دین کو تھوڑے سے مال دنیا پر بیچ ڈالینگے۔ یزید بن معاویہ مرگیا اور تم لوگ ہمارے بھائی ہو لہذا تم ہمسے پیشقدمی نکرنا یہانتک کہ ہم کسی کو اپنے لئے منتخب کرین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن معاویہ تمیمی۔ انھین کو احنف ابن قیس کہتے ہین انکا تذکرہ احنف اور صخر کے نام مین ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) ضحاک (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن سعد۔ انکا تذکرہ ابوبکر بن ابی عاصم نے وحدان مین کیا ہے۔ ہمین ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی یعنی حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم اور عبدالرحمن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی عبداللہ بن محمد بن فورک قباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین کثیر بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین بقیہ بن ولید نے عتبہ بن ابی حکیم سے انھون نے سلیمان بن عمر سے انھون نے ضحاک بن نعمان بن سعد سے روایت کرکے خبر دی کہ مسروق بن وائل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور انکا اسلام اچھا ہوگیا پھر انھون نے عرض کیا کہ مین چاہتا ہون کہ آپ میری قوم کی طرف کچھ لوگون کو بھیجین جو انھین اسلام کی ترغیب دین اور آپ

پیری قوم کو ایک خط بھی لکھدین انیہ ہی کہ اللہ انھین ہدایت کریے پس آپ نے حضرت معاویہ کو حکم دیا انھون نے خط لکھا (جسکا مضمون یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الاقبال من حضرموت باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والصدقۃ علی التیعۃ ولصاحبہا التیمۃ وفی السیوب الخمس فی البعل العشر لا خلاط ولا وراط ولا شغار ولا جلب ولا جنب ولا شناق والعون للسرایا المسلمین لکل عشرۃ ما یحمل القراب من اجبی فقد اربی وکل مسکر حرام یہ خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زیاد بن لبید کے ہاتھ بھیجا۔ یہ خط غریب ہی اور مشہور یہ ہی کہ یہ خط آپ نے وائل بن حجر کو لکھدیا تھا۔

باب الضاد والراء

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن ازور۔ ازور کا نام مالک بن اوس بن جذیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ تینون نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہی اور ابو عمر نے انکا نسب دوسری طرح بیان کیا ہی انھون نے کہا ہی ضرار بن ازور بن مرداس بن حبیب ابن عمرو بن کثیر بن عمرو بن شیبان اسدی۔ مگر پہلا ہی نسب زیادہ مشہور ہی کنیت انکی ابو الازور ہی اور بعض لوگ کہتے ہین ابو بلال مگر پہلی زیادہ مستعمل ہی بڑے شہسوار اور بہادر اور شاعر تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تو انکی ملک مین ایک ہزار اونٹ مع انکے چرواہون کے تھے انھون نے حضرت سے بیان کیا کہ مین اسقدر مال چھوڑکے آیا ہون انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے کچھ شعر کہا ہین آپ نے فرمایا سناؤ تو انھون نے کہا ؎

خلعت القداح وعزف القیان　　والخمر اشربہا والثمالا
وکری المجبر فی غمرہ　　وجہدی علی المسلمین القتالا
فیا رب لا اغبنن صفقتی　　فقد بعت اہلی ومالی بدالا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اسکے جواب مین) فرمایا کہ اے ضرار تمہاری تجارت خسارہ مین نہ رہیگی۔ یہی ہین جنہون نے مالک بن نویرہ تیمی کو حضرت خالد بن ولید کے حکم سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین قتل کیا تھا اور یہی ہین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی صیدا کیطرف جو قبیلہ بنی اسد کی ایک شاخ ہی اور بنی دیل کیطرف قاصد بنا کے بھیجا تھا۔ ہمین ابو منصور بن مکارم

ف ؎ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہی محمد رسول اللہ کیطرف سے اقبال حضرموت کے نام نماز پڑھنے اور زکوۃ لینے کیلئے ہر چالیس بکریون پر زکوۃ فرض ہی اور نصاب سے زیادہ بکریون پر کچھ نہین ہی اور گری پڑی ملی ہوئی مال مین پانچوان حصہ ہی اور ان درختون مین جنکے پینے کی ضرورت نہین دسوان حصہ ہی دو آدمی اپنا مال باہم مخلوط نکرین چھپا کین نہین کوئی شخص نکاح شغار نکرے اور اپنے مال کو اپنے سے جدا نکرے ... زکوۃ نہ لیجائیگی مسلمانون کے لشکر کو رسد پہونچانا چاہیئے فی دس آدمی اتنا دینا چاہیئے جو ایک اونٹ اٹھا سکے ... حرام ہی ... ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہی ۱۲ ؎ ترجمہ مین نے رزم و بزم کے سب سامان چھوڑدیئے + مین شراب آورد ... کرتا تھا + اور میری تمام کوشش اور ہمارا ... مسلمانون سے جنگ کرنے مین صرف ہوتی تھی + پس اے میرے پروردگار میری تجارت کو خسارہ مین نکر + مین نے (ان افعال کے) بدلہ مین اپنے عزیزون کو اور مال کو چھوڑ دیا ۱۲

ابن احمد بن مودود نے اپنی سند سے ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ حسن بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمیں حجاج بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعلی بن عبید نے اعمش سے انھوں نے یعقوب بن بحیر سے انھوں نے ضرار بن
ازور سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا آپ کے لئے ایک بکری کا دودھ
دوہا گیا تھا آپ نے فرمایا کہ دودھ کے خواہشمند کو بلاؤ۔ یہ ضرار جنگ مسیلمہ (کذاب) میں یمامہ میں موجود تھے اور اسمیں انکی بڑی آزمایش ہوئی
انکے دونوں پیر کٹ گئے تو یہ گھٹنوں کے بل چلتے تھے اور لڑتے تھے اور گھوڑے انکے اوپر سے نکل جاتے تھے یہانتک کہ موت کی کیفیت انپر
طاری ہوئی یہ واقدی کا قول ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ جنگ یمامہ میں زخمی ہوگئے تھے بعد اسکے انکا انتقال ہوا اور بعض لوگوں نے
کہا ہے کہ یہ جنگ اجنادین واقع ملک شام میں شہید ہوئے یہ موسی بن عقبہ کا قول ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھوں نے کوفہ میں عہد
خلافت حضرت عمر بن خطاب وفات پائی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جو سرزمین جزیرہ کے مقام حران میں فروکش
ہوئے تھے اور جنگ یرموک اور فتح دمشق میں شریک تھے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ ابو جندل اور انکے اصحاب کے ساتھ تھے جب کہ
انھوں نے شراب پی تھی اور انسے ابو عبیدہ نے پوچھا تھا (کہ تم نے شراب کیوں پی) تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ فھل انتم منتھون یعنی کیا تم
شراب پینے سے باز آؤگے کوئی تاکیدی حکم نہیں دیا حضرت ابو عبیدہ نے یہ واقعہ حضرت عمر بن خطاب کو لکھ بھیجا حضرت عمر نے لکھا کہ ان کو
بلاکے پوچھو اگر وہ کہیں کہ شراب حلال ہے تو انکو قتل کردو اگر وہ کہیں کہ حرام ہے تو انپر درے لگاؤ حضرت ابو عبیدہ نے ان لوگوں سے پوچھا ان
لوگوں نے کہا حرام ہے پس انھوں نے ان لوگوں کے دُرّہ مارے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مرداس بن کثیر بن عمرو بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قرشی فہری انکے والد اپنے زمانے میں
بنی فہر کے رئیس تھے اپنی قوم کیلئے ایک مسافرخانہ بنایا تھا ضرار جنگ فجار کے دن بنی محارب بن فہر کے سردار تھے قریش کے شہسوروں اور
بہادروں اور شیریں کلام شاعروں میں سے تھے یہ اُن چار آدمیوں میں سے تھے جنھوں نے خندق کو پھاند ڈالا تھا زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ
قریش میں انسے اور ابن زبعری سے بہتر کوئی شاعر نہ تھا فتح مکہ کے مسلمانوں میں سے تھے جو اشعار انھوں نے فتح مکہ کے دن کہے تھے
انھیں میں سے یہ اشعار ہیں۔

یا نبی الہدی الیک لجا حی قریش وانت خیر لجا
واتقت حلقتا البطان علی القوم ونودوا بالصیلم الصلعاء
ان سعدا یرید قاصمۃ الظہر باہل الحجون والبطحاء

ترجمہ اے نبی ہدایت آپکے یہاں قریش کا قبیلہ پناہ گزین ہوا ہے اور آپ بہتر جائے پناہ ہیں * قریش پر دونوں حلقہ کمند کے پڑگئے تھے اور
انھیں مصیبت کی خبر سنا دیگئی تھی * سعد چاہتے ہیں کہ اہل حجون و بطحا کی پیٹھ توڑدیں ۱۲

اس شعر میں سعد بن عبادہ کیطرف اشارہ ہی انھوں نے فتح مکہ کے دن کہا تھا کہ آج حرمت حلال کیجائیگی۔ ضرار نے ایک دن حضرت ابوبکر صدیق سے (بطور مذاق کے) کہا کہ قریش کے حق میں ہم آپسے زیادہ فائدہ رسان تھے ہمنے انکو جنت میں داخل کیا اور تم نے انکو دوزخ میں داخل کیا یعنی ہم نے مسلمانوں کو قتل کیا وہ جنت میں گئے اور آپ لوگوں نے کافروں کو قتل کیا وہ دوزخ میں گئے۔ اوس و خزرج نے باہم اس بات میں اختلاف کیا کہ سب سے زیادہ احد کے دن کسنے شجاعت دکھلائی تھی ادہر سے ضرار بن خطاب کا گذر ہوا لوگوں نے کہا یہ بھی احد میں (کافروں کیطرف سے) شریک تھے یہ بھی انکے حالات سے واقف ہیں انسے پوچھو ضرار نے کہا میں اوس و خزرج کو نہیں جانتا مگر یہ جانتا ہوں کہ احد کے دن تم میں سے گیارہ آدمیوں کا نکاح حوروں سے کرادیا تھا یہ کلام ابوعمر کا تھا مگر ابن مندہ نے کہا ہی کہ ضرار بن خطاب کا ذکر کیا جاتا ہی مگر انکی کوئی حدیث نہیں ہی انسے حضرت عمر بن خطاب نے روایت کی ہی۔ ابونعیم نے ابن مندہ کا کلام نقل کرکے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکو ذکر کیا ہی اور کسی نے انکا تذکرہ صحابہ میں نہیں کیا اور نہ ان لوگوں میں کیا ہی جو اسلام لائے مگر ابوعمر کا کلام بھی ابن مندہ کے قول کی تائید کرتا ہی اور ابوموسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لئے لکھا ہی حالانکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ مستقل طور پر لکھا ہی [illegible] انکے استدراک کرنیکی ضرورت نہ تھی ابوالقاسم یعنی علی بن حسن بن عساکر دمشقی نے تاریخ دمشق میں انکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ صحابی ہیں حضرت ابوعبیدہ کے ہمراہ فتوح شام میں شریک تھے اور فتح مکہ کے دن اسلام لائے ان کا اسلام مشہور رہی اور ان کی نظم و نثر انکے اسلام پر دلالت کرتی ہی۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن قحذم۔ صحابی ہیں عوف بن قحذم کے ۔ انکی حدیث زید بن بسطام بن منذر بن قحذم نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے میں انکے ساتھ تھا ہمارے ساتھ بہت سے لوگ تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ہر شخص کو دو دو چادر دئیے جانیکا حکم دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضرار (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن مزنی۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ تھے جب انھوں نے ربیع الاول ۱۲ھ میں مقام حیرہ کو فتح کیا یہ طبری کا قول ہی اور انھوں نے کہا ہی کہ یہ دس بھائی تھے۔

(سیدنا) ضمرس (رضی اللہ عنہ)

ابن قطبیہ۔ بعض لوگوں نے کہا ہی کہ انکا ذکر حنظلہ بن حذیم کے نام میں ہوچکا ہی یہ وہی یتیم ہیں جو حنیفہ کے پاس تھے اور وہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لائے تھے قریب بلوغ تھے پس حنیفہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر شاہد بنایا تھا کہ انھوں نے انکو چالیس اونٹ دئیے تھے انکا ذکر حنیفہ کے نام میں ہوچکا ہی۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) ضریح (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ بعض لوگ انکو عرفجہ بن ضریح کہتے ہیں لیث نے زیاد بن علاقہ سے انھوں نے ضریح بن عرفجہ یا عرفجہ بن ضریح سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ عنقریب کچھ فتنے ہونگے پس جس شخص کو تم دیکھو کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان میں تفریق اور انکے اتحاد میں خلل ڈالتا ہے تو اسکو قتل کردو چاہے کچھ ہو جائے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ ان کے نام میں بہت اختلاف ہے بعض لوگ عرفجہ بن شریح اور یہی زیادہ مشہور ہے۔

باب الضاد والغین والمیم

(سیدنا) ضغاطر (رضی اللہ عنہ)

روم کے پادری تھے۔ محمد بن اسحاق نے بعض اہل علم سے روایت کی ہے کہ ہرقل (شاہ روم) نے دحیہ بن خلیفہ کلبی سے کہا جب وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکے اس کے پاس گئے تھے کہا کہ خدا کی قسم تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں اور وہ ہی ہیں جنکے ہم منتظر ہیں اور جنکا ذکر ہماری کتابوں میں ہے مگر میں اہل روم سے اپنی جان کا خوف رکھتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتا تو یقیناً میں انکی پیروی کرلیتا پس تم پادری ضغاطر کے پاس جاؤ اور انسے اپنے صاحب کا حال بیان کرو وہ مجھسے زیادہ اہل روم کے نزدیک صاحب عظمت ہیں دیکھو وہ کیا کہتے ہیں پس دحیہ گئے اور انھوں نے ضغاطر سے بیان کیا ان باتوں کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ضغاطر نے انسے کہا کہ خدا کی قسم تمہارے صاحب نبی مرسل ہیں ہم انکا حال جانتے ہیں اور انکا نام ہماری کتاب میں ہے اسکے بعد ضغاطر نے سیاہ لباس جو ان کے جسم پر تھا اتار دیا اور سفید لباس پہن لیا اور عصا ہاتھ میں لیکے اہل روم کے پاس گئے وہ لوگ اسوقت گرجا میں تھے پھر انھوں نے کہا کہ اے گروہ روم ہمارے پاس احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خط آیا ہے وہ اس خط میں ہمیں اللہ کی طرف بلاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ سوا خدا کے کوئی معبود نہیں اور احمد خدا کے رسول ہیں پس سب لوگوں نے یکبارگی انپر حملہ کیا اور انکو قتل کردیا پس دحیہ ہرقل کے پاس لوٹ کر گئے اور اس سے سارا حال بیان کیا ہرقل نے کہا میں تو تم سے کہہ چکا کہ میں اپنی جان کا خوف رکھتا ہوں ضغاطر ان کے نزدیک خدا کی قسم مجھسے زیادہ باعظمت تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضماد (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ ازدی۔ قبیلۂ ازد شنوءہ سے ہیں جاہلیت کے زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے۔ وہ علاج اور جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے اور علم کی تلاش میں رہتے تھے شروع زمانے میں اسلام لائے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ضماد بن ثعلبہ ازدی قبیلۂ ازد شنوءہ سے ہیں ابن مندہ نے اتنی بات زیادہ لکھی ہے کہ بعض لوگ انکو ضمام کہتے ہیں۔ ان سب لوگوں نے

حضرت ابن عباس کی یہ حدیث روایت کی ہے ہم سے ابو الفرج یحیی بن محمود ثقفی اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے مسلم بن حجاج تک بیان کر کی وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن ابراہیم نے عبد الاعلی یعنی ابو ہمام سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے داود نے عمرو بن سعید سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ ضماد مکہ میں آئے قبیلۂ ازد شنوءہ سے تھے آسیب کی جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے جب انہوں نے مکہ کے بیوقوف لوگوں سے سنا کہ محمد کو جنون ہو گیا ہے تو کہنے لگے اگر میں انہیں دیکھتا تو شاید اللہ انکو میرے ہاتھ سے شفا دیتا چنانچہ وہ حضرت سے ملے اور کہا کہ ای محمد میں آسیب کی جھاڑ پھونک کرتا ہون اور اللہ میرے ہاتھ سے جسکو چاہتا ہے شفا دیتا ہے کیا آپ کو کچھ ضرورت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل فلا ہادی لہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ[1] ضماد نے کہا حضرت ان کلمات کو پھر پڑھیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پڑھا ایسا ہی تین مرتبہ ہوا انہوں نے کہا واللہ میں کاہنوں کا قول سنا ہے اور مسافروں کی گفتگو سنی ہے اور شاعروں کا کلام سنا ہے مگر میں نے ایسے کلمات کسی سے نہیں سنے واللہ یہ کلمات دریا کی مثل ہیں آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپ سے اسلام پر بیعت کروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا انہوں نے بیعت کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی انہوں نے عرض کیا کہ اپنی قوم کی طرف سے بھی اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی طرف لشکر بھیجا اس لشکر کا گذر انکی قوم کی طرف ہوا تو سردار لشکر نے لشکر والوں سے پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے کوئی چیز ان لوگوں کی پائی ہے جسنے کوئی چیز پائی ہو وہ واپس کر دے ایک شخص نے کہا میں نے ایک طہارت کرنے کا برتن پایا ہے سردار نے کہا اسکو واپس کر دو کیونکہ یہ لوگ ضماد کی قوم کے ہیں (کافر نہیں ہیں کہ ان کا مال لے لینا جائز ہو)

(اسکو [illegible] تینوں نے [illegible] (رضی اللہ عنہ))

ابن ثعلبہ [illegible] بنی سعد بن بکر سے ہیں اور بعض لوگ انکو [illegible] کہتے ہیں مگر [illegible] ہیں بنی سعد بن بکر نے بھیجے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئے تھے [illegible] کہتے ہیں [illegible] کا ذکر ہو محمد بن [illegible] کا یہی قول ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں [illegible] کا ذکر ہو اور بعض کہتے ہیں [illegible] کا اسکو ابن ہشام نے ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے انکی حدیث ابن عباس اور انس اور ابو ہریرہ اور طلحہ بن عبید اللہ نے روایت کی ہے طلحہ نے انکا نام نہیں لیا انکی حدیث [illegible] ہے ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ولید نے کریب مولی ابن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بنی سعد بن بکر نے ضمام بن ثعلبہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا وہ آئے اور انہوں نے اپنا اونٹ مسجد کے دروازے پر باندھ دیا وہ ایک مضبوط آدمی تھے گیسو انکے بندھے ہوئے تھے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ

[1] ترجمہ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں ہم اسکی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے ہیں جسکو اللہ ہدایت کرے اسکا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسکو وہ گمراہ کرے اسکا کوئی ہدایت کرنے والا نہیں میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندہ اور اسکے رسول ہیں ۱۲-

وسلم کے سامنے آکے کھڑے ہوگئے آپ اپنی مسجد میں اپنے صحابہ کیساتھ بیٹھے ہوئے تھے ضمام نے پوچھا کہ تم میں ابن عبدالمطلب کون ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں پھر ضمام نے کہا اے ابن عبدالمطلب میں آپسے ایسا بات پوچھونگا اور پوچھنے میں سختی کرونگا آپ مجھپر ناخوش ہوں حضرت نے فرمایا نہیں ناخوش ہونگا جو تمہارا جی چاہے پوچھو ضمام نے کہا میں آپ کو آپکے خدا اور اگلوں پچھلوں کی خدا کی قسم دلاکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو ہماری طرف سے رسول بناکر بھیجا ہے آپنے فرمایا بار خدایا ہاں پھر ضمام نے کہا میں آپ کو آپکے خدا اور اگلوں پچھلوں کے خدا کی قسم دلاکر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم صرف اسی کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جن بتوں کو ہمارے باپ دادا پرستش کرتے تھے چھوڑ دیں آپنے فرمایا بار خدایا ہاں اسکے بعد ضمام نے تمام فرائض اسلام کو یکے بعد دیگرے پوچھا نماز کو زکوۃ کو روزے کو حج کو اور تمام شرائع اسلامیہ کو اور ہر مرتبہ قسم دلاکر پوچھتے تھے جس طرح پہلی مرتبہ پوچھا تھا جب اس سے فراغت پائی تو کہنے لگے اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ میں ان فرائض کو ادا کرتا رہونگا اور جن باتوں سے آپنے منع فرمایا ہے ان سے پرہیز رکھونگا نہ اس پر زیادتی کرونگا اور نہ اس سے کمی کرونگا اسکے بعد وہ لوٹ گئے جب وہ چلدیئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ گیسو والا سچ کہتا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا ضمام اپنی قوم کے پاس گئے وہ سب لوگ ان کے پاس جمع ہوئے سب سے پہلی بات جو انھوں نے کی وہ یہی کہ لات وعزی بہت ہی برے ہیں لوگوں نے کہا اے ضمام چپ رہو کیونکہ ہمیں برص نہ ہوجائے کہیں جذام نہ ہوجائے کہیں جنون نہ ہوجائے ضمام نے کہا تمہاری خرابی ہو واللہ لات وعزی نہ نقصان پہونچاسکتے ہیں نہ نفع دیسکتے ہیں اور بیشک اللہ نے ایک رسول بھیجا ہے اور انپر کتاب نازل کی ہے اس کتاب کے ذریعہ سے تمہیں اس (جہالت) سے نکالا ہے جسمیں تم تھے اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور محمد اسکے بندہ اور اسکے رسول ہیں جن باتوں کا انھوں نے حکم دیا ہوں اور جنسے منع کرتا ہوں وہ سب باتیں اسی رسول کے پاس سے لایا ہوں راوی کہتا تھا کہ شام تک انکی مجلس میں جسقدر مرد اور عورت تھے سب مسلمان ہوگئے ابن عباس کہتے تھے ہم نے کوئی وفد ضمام سے افضل نہیں سنا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمام (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ثوابہ بن حکم ہمدانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بنکے آئے تھے اور اسلام لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک تحریر بھی لکھدی تھی یہ اسوقت کا واقعہ ہے جب آپ تبوک سے لوٹے انکا ذکر ابو عمر نے غلطی سے نام میں کیا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن البشر انصاری۔ ہمیں ابوالبرکات حسین بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہمین ابو القاسم علی بن محمد بن علی سے بن ابی یعلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان ابی نصر سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران بن بکار براد حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن عیاش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے سعید بن ابی عروبہ سے انھون نے قیس بن سعد سے انھون نے عطا سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ ابتدای اسلام مین یہ حکم تھا کہ نماز عشا پڑھنے کے بعد (رمضان مین) کھانا پینا عورتون سے اختلاط کرنا حرام ہو جاتا تھا ایک روز (بعد نماز مغرب کے) ضمرہ بن انس کو نیند کا غلبہ ہوا اور وہ بغیر کھانا کھائے سو گئے پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا پڑھ چکے تو وہ اٹھے اور انھون نے کھایا پیا صبح کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے کیفیت بیان کی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم الایہ[1] پس یہ حکم اللہ عزوجل کی رحمت سے منسوخ ہو گیا انکے نام مین بہت اختلاف ہی جنکی وجہ سے یہ آیت نازل ہوئی - انکا ذکر کئی مقام پر ہو چکا ہے۔

(سید نا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بہزی - بہز ایک قبیلہ ہے بنی سلیم بن منصور کا۔ یہ ضمرہ مقام حمص مین رہتے تھے۔ ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ یعنی ابن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن جابر سے انھون نے ضمرہ بن ثعلبہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین دو حلہ یمنی پہنے ہوئے آئے حضرت نے فرمایا اے ضمرہ کیا تم اپنے اس لباس کو سمجھتے ہو کہ تمہین جنت مین داخل ہونے دیگا انھون نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے استغفار کیجئے مین بیٹھنے نہ پاؤنگا کہ انکو اتار ڈالونگا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ضمرہ کی مغفرت کر پس یہ بہت جلد گئے اور انھون نے ان دونون حلون کو اتار ڈالا انسے ابو یحیی نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ ہمیشہ بھلائی پر رہوگے تاوقتیکہ باہم حسد نکروگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی - یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین - یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے انھون نے محمد بن جعفر ابن زبیر سے روایت کی ہے کہ انھون نے زیاد بن ضمرہ کو عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ انکے والد سعد بن ضمرہ نے انسے بیان کیا سعد بن ضمرہ اور انکے والد ضمرہ دونون حنین مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ظہر کی نماز پڑھکے ایک درخت کے سایہ مین بیٹھ گئے اور آپکے پاس اقرع اور لوگ بھی بیٹھے وہ کہتے تھے کہ دو آدمی کھڑے ہوئے عیینہ بن حصن فزاری جو قبیلہ قیس

[1] ترجمہ حلال کر دیا گیا تمہارے واسطے رمضان کی راتون مین اپنی عورتون سے اختلاط کرنا ۱۲

غیلان سے تھے اور اقرع بن حابس تمیمی جو قبیلۂ خندف سے تھے یہ دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھے اور اپنے ایک مقتول کی بابت جھگڑنا شروع کیا پس عیینہ نے کہا کہ خدا کی قسم یا رسول اللہ میں اسکو نہ چھوڑونگا یہانتک کہ اسکی عورتوں کو وہی مزہ چکھا دوں جو اسنے میری عورتوں کو چکھایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دیت لینے کو کہا اور برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام لوگ دیت پر اصرار کرتے رہے یہانتک کہ وہ دیت پر راضی ہوگئے بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہاں ہی قاتل کو لے آؤ میں اسکے لئے استغفار کردوں چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہی اسنے کہا میں محلم بن جثامہ لیثی ہوں مقتول عمرو بن اضبط تھے ان لوگوں نے جنمیں ابو قتادہ اور ابو حدرد اسلمی بھی تھے عمرو بن اضبط سے ملاقات کی عمرو بن اضبط ایک اونٹ پر سوار تھے اور ایک ظرف دودھ کا ان کے سامنے رکھا تھا عمرو بن اضبط نے ان لوگوں کو سلام کیا پس محلم بن جثامہ نے انکو قتل کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی مگر ابو نعیم نے انکا نام ضمرہ بن سعد سلمی بتایا ہی اور بعض لوگ انکو ضمیرہ کہتے ہیں۔

(سیدنا ضمرہ رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عبید اللہ انسے انکے بیٹے عبید اللہ نے روایت کی ہی کہ ایکبار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حروری (مذہب کے لوگ) یمامہ کی نہروں سے نکلیں گے میں نے عرض کیا کہ یمامہ میں تو کوئی نہر نہیں ہی آپنے فرمایا عنقریب ہونگی۔ ابو زرعہ نے انکا تذکرہ افراد میں لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی انکو ذکر کیا ہی۔

(سیدنا ضمرہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ بعض لوگ انکو ضمرہ بن بشر کہتے ہیں مگر اکثر لوگ کہتے ہیں کہ یہ بیٹے ہیں عمرو بن عدی جہنی کے۔ بنی طریف کے حلیف تھے قبیلۂ خزرج کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انصار کے خاندان بنی ساعدہ کے حلیف تھے یہ لوگ بھی خزرج کے ہیں موسی بن عقبہ نے کہا ہی کہ یہ بدر میں شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی میں کہتا ہوں کہ بنی طریف کا حلیف ہونا اور بنی ساعدہ کا حلیف ہونا باہم مخالف نہیں ہی کیونکہ بنی طریف ایک شاخ بنی ساعدہ کی ہی طریف بیٹے تھے خزرج ابن ساعدہ کے یہ لوگ سعد بن عبادہ کے گروہ سے تھے۔

(سیدنا ضمرہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خزاعی۔ بعض لوگ انکو ضمرہ جندب کہتے ہیں اور بعض لوگ ضمضم کہتے ہیں جبیر ضحاک نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ عبد الرحمن بن عوف نے اپنے ایک خط میں اہل مکہ کو یہ آیت لکھ بھیجی ان الذین توفاہم الملائکۃ ظالمی انفسہم[1] جب

[1] اس آیت میں ان لوگوں پر وعید ہی جو باوجود قدرت کے دار الحرب سے ہجرت نکریں عبد الرحمن بن عوف کا مقصود اس آیت کے لکھنے سے یہ تھا کہ جو مسلمان مکہ میں باقی ہیں وہ ان آیت سے ہجرت کریں

(مکہ سے) مسلمانون نے اس آیت کو پڑھا تو ضمضم بن عمرو نے اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ضمرہ بن عمرو خزاعی نے کہا کہ واللہ مین ضرور (مکہ سے) چلا جاؤنگا اسوقت یہ بیمار تھے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ (در اصل بیمار نہ تھے بلکہ) بیمار بنگئے تھے تاکہ مکہ سے (تبدیل آب و ہوا کا بہانہ کرکے) چلے جائین پھر انھون نے کہا کہ مجھے پچلو بیان کی گرمی سے اذیت دیتی ہی چنانچہ یہ چلدیئے مقام تنعیم تک پہونچے تھے کہ وفات ہوگئی پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت الایۃ۔ ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن عمر بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن بن اشعث نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اپنے گھر سے چلے انھون نے اپنے گھر والون سے کہا کہ مجھے سوار کردو پھر یہ راستہ ہی مین انتقال کرگئے قبل اسکے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچین پس یہ وحی نازل ہوئی ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض جہنی۔ انصار کے خاندان بنی سواد کے حلیف تھے۔ احد مین شریک تھے اور یمامہ مین شہید ہوئے عبداللہ بن انیس کے چچازاد بھائی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی العیص بن ضمرہ بن زنباع اور بعض لوگ کہتے ہین ابو العیص خزاعی ہین بارادہ ہجرت اپنے گھر سے چلے تھے راستہ مین وفات پائی۔ سعید بن جبیر نے اللہ تعالی کے قول ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص تھے ضمرہ بن عیص بن ضمرہ بن زنباع جب لوگون کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو وہ بیمار تھے انھون نے اپنے گھر والون سے کہا کہ ایک تخت پر انکو لٹا کر اس تخت کو اونٹ پر رکھدین اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچادین اُن لوگون نے ایسا ہی کیا پھر مقام تنعیم مین جو مکہ کے قریب ہی انھون نے وفات پائی انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی اور عکرمہ نے کہا ہی کہ جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی انکا نام ضمرہ بن ابی العیص تھا اسکو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ضمرہ بن جندب اور حکم بن ابان نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا ضمرہ بن ابی العیص اور عمرو بن دینار نے عکرمہ سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ضمرہ یا ابو ضمرہ ابو عمر نے کہا ہی صحیح یہ ہی کہ انکا نام ضمرہ تھا نہ ابو ضمرہ۔ عکرمہ نے کہا ہی کہ مین چودہ برس تک اس شخص کے نام کی

لہ ترجمہ جو شخص اللہ ورسول کیطرف ہجرت کرنے کے ارادہ سے چلے پھر راستہ مین اسکو موت آجائے تو اللہ کے ذمہ اس کا ثواب ثابت ہوچکا ۱۲

تلاش میں رہا جسکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی ومن یخرج من بیتہ مہاجراً یہانتک کہ میں واقف ہوگیا اسی قسم کا حال ضمرہ بن عمرو خزاعی کے تذکرہ میں لکھا ہے اگر سب لوگوں نے اس تذکرہ کو علیحدہ نہ لکھا ہوتا تو ہم یہ حالات پہلے ہی تذکرہ میں بڑھا دیتے مگر ہم تو انہیں لوگوں کی پیروی کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عزیہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسا بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری۔ احد میں اپنے والد کے ہمراہ شریک تھے (اور جسر ابو عبید) کے دن قتال فارس میں بعہد خلافت حضرت عمر شہید ہوئے یہ بھتیجے ہیں منقذ بن عمرو والد حبان بن منقذ کے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عدی انصاری خزرجی ساعدی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان انصار کی شاخ خزرج کے قبیلہ بنی ساعدہ بن کعب سے جنگ بدر میں شریک ضمرہ بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن جہینہ کا نام بھی روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور دونوں نے انکے نسب میں جہینہ کا ذکر کیا ہے حالانکہ قبیلہ ساعدہ جہینہ کے علاوہ ہے مگر یہ کہیں کہ ایک کو بوجہ حلف کے جہنی کہا اور دوسرے کو بوجہ نسب کے مگر میرا گمان غالب یہ ہے کہ یہ ضمرہ اور ضمرہ بن عمرو دونوں ایک ہیں اور کعب کا ذکر انکے نسب میں بوجہ اختلاف کے ہے ابو نعیم نے انکو دو سمجھ لیا اور ابو موسیٰ نے بھی انکا اتباع کیا حالانکہ نسب بھی ایک ہی اور حلف بھی ایک ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ انسے سعید بن مسیب نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے مال کیلئے قتل کیا جائے وہ بھی شہید ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن جشم بن عبید سلمی انہوں نے حنین کے دن چند اشعار کہے تھے جنمیں سے دو شعر یہ ہیں۔

اذلا ازال علی رحالۃ نہدۃ جرداء تلحق بالنجاد ازاری یوما علی اثر النہاب وتارۃ کانت مجاہدۃ مع الانصار

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو خزاعی بعض لوگ انکو ضمرہ کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

ا؎ ترجمہ کیونکہ میں ہمیشہ قبیلہ نہد کے ایک قافلہ پر سوار رہتا تھا جو تلوار کی نیام سے میری ازار ملی رہتی تھی لوٹ کے تاراج کرتا تھا اور قافلہ بھی مجاہدین میں دوڑتا تھا اور کبھی انصار کے ہمراہ جہاد کرتا تھا

(سیدنا) ضمضم (رضی اللہ عنہ)

ابن قتادہ قطبہ بن عمرو بن ہرم بن قطبہ نے روایت کی ہی کہ لوگ نے انسے بیان کیا کہ ضمضم بن قتادہ کے ایک لڑکا سیاہ رنگ کا پیدا ہوا قبیلۂ بنی عجل کی ایک عورت سے انکو تشویش ہوئی (کہ میری اولاد سیاہ رنگ کی کیسے پیدا ہوئی) انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ کیا تمھارے یہان کچھ اونٹ ہین انھون نے عرض کیا کہ ہان آپنے فرمایا کس رنگ کے ہین انھون نے عرض کیا کہ سرخ بھی ہین سیاہ بھی ہین آپنے فرمایا سیاہ کہان سے آئے انھون نے کہا کوئی رگ اچھل آئی آپ نے فرمایا تو یہان بھی رگ اچھل گئی پھر کچھ بڑھیان قبیلۂ بنی عجل کی آئین اور انھون نے بیان کیا کہ اس عورت کی کوئی دادی سیاہ رنگ کی تھی - ان کا تذکرہ ابو موسی نے بسند غریب کہا ہی اور کہا ہی کہ یہ اسناد عجیب ہی یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے صحیح ہی اور حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا ہی کہ یہ عورت قبیلۂ بنی فزارہ کی تھی -

(سیدنا) ضمرہ (رضی اللہ عنہ)

تصغیر ہی ضمرہ کی - یہ ضمرہ بیٹے ہین حبیب کے اور بعض لوگ کہتے ہین بیٹے ہین جندب کے اور بعض لوگ کہتے ہین بیٹے ہین انس کے - یہی ہین جو اپنے گھر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی نیت سے چلے تھے اور راستہ مین انتقال کر گئے اور اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی تھی ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ الایہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ اس حدیث کو اشعث بن سوار نے عکرمہ سے انھون نے ابن عباس سے روایت کیا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اشعث سے انھون نے عکرمہ سے انھون نے ضمرہ سے روایت کیا ہی نام انکا بغیر تصغیر کے بیان کیا ہی واللہ اعلم ضمرہ بن ابی العیص کے نام مین انکی بابت بہت اختلاف بیان ہو چکا ہی -

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد سلمی - بعض لوگ انکو ضمری کہتے ہین یہ دادا ہین زیاد بن سعد بن ضمیرہ کے انکی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہی ان کا شمار اہل مدینہ مین ہی انسے انکے بیٹے سعد بن ضمیرہ نے روایت کی ہی محمد بن جعفر بن زبیر نے زیاد بن سعد بن ضمیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے محلم بن جثامہ کا قصہ روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی ضمرہ کے نام مین ان کا حال اس سے زیادہ بیان ہو چکا ہی -

(سیدنا) ضمیرہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ضمیرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - یہ اور ان کے والد ابو ضمیرہ دونون صحابی ہین دادا ہین حسین بن عبد اللہ بن ابی ضمیرہ کے انکا شمار اہل مدینہ مین ہی ابن ابی ذئب نے حسین بن عبد اللہ بن ابی ضمیرہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ضمیرہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ضمیرہ کی والدہ کی طرف گذرے وہ رو رہی تھین حضرت نے پوچھا کیون روتی ہو کیا بھوکی ہو کیا تمھارے پاس کپڑے نہین ہین انھون نے کہا یا رسول اللہ میرے اور میرے لڑکے کے درمیان مین جدائی پڑگئی

(مالک نے مجھے توڑ کر لیا اور میرے لئے کو بیچ ڈالا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان اور اسکے بچہ کے درمیان میں تفریق کیجاتی ہے پھر آپنے اس شخص کو بلوایا جس کے یہاں ضمیرہ تھے اور ایک اونٹ کے عوض میں ضمیرہ کو خرید لیا ابن ابی ذیب کہتے تھے کہ حسین بن عبداللہ نے مجھے ایک خط بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھوایا جو ان لوگوں کے پاس تھا (مضمون اسکا یہ تھا) بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا کتاب لبنی ضمیرۃ من محمد رسول اللہ لبنی ضمیرۃ واہل بیتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقہم وانہم اہل بیت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان احبوا رجعوا الی اہلیہم لا تعرض لہم الا بحق من لقیہم من المسلمین فلیستوص بہم خیرا وکتب ابی بن کعب۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

حرف الطاء و باب الطاء والالف

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن احمر۔ عثمان بن عبداللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تحریر دیکھی (جسکی عبارت یہ تھی) من محمد رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا الثمرۃ حتی تبلغ ولا السمن حتی نفیص ولا الطاوا لجال حتی لیصعن۔ ابن قانع نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور دارقطنی نے کہا ہے کہ طارق بن احمر حضرت ابن عمر سے روایت کرتے ہیں انسے عبدالکریم جوزی نے روایت کی ہے یہی زیادہ صحیح ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیم بن مسعود اشجعی والد ہیں ابو مالک کے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مالک اشجعی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ کو ایک کہتا ہو اور خدا کے سوا اور معبودوں کا انکار کرتا ہو اس کا مال اور اسکا خون (ضائع کرنا) حرام ہو اور اسکا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن زیاد۔ حدیث انکی ابو اسامہ۔ مالک بن مغول نے ابان بن مسلم سے روایت کی ہے وہ طارق بن زیاد سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے

ف ترجمہ یہ تحریر ہے بنی ضمیرہ کیلئے محمد رسول اللہ کی طرف سے بنی ضمیرہ اور انکے گھر والوں کیلئے لکھا جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں آزاد کر دیا ہے وہ عرب کے خاندان سے ہیں اگر چاہیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں اور اگر چاہیں اپنے گھر لوٹ جائیں انکو ناحق کوئی نہ ستائے جو مسلمان انکو ملے وہ انکے ساتھ نیک سلوک کرے۔ اس تحریر کو ابی بن کعب (اپنے قلم سے) لکھا۔ اسکے ف ترجمہ محمد رسول اللہ کی طرف سے یہ تحریر ہے نہ بیچو پھل کو یہاں تک کہ پک جائے اور نہ مال غنیمت کو یہاں تک کہ تقسیم ہو جائے اور حاملہ عورتوں سے جماع نہ کرو یہاں تک کہ انکو وضع حمل ہو جائے ۱۲

کہا میںنے (ایکمرتبہ) عرض کیا کہ ہمارے یہان کچھ انگورستان اور کچھ چھوہارون کے درخت ہین الخ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید حضرمی۔ اور بعض لوگ کہتے ہین سوید بن طارق انسے وائل بن حجر حضرمی نے اور انکے بیٹے علقمہ بن وائل نے روایت کی ہی۔ ہمین یحیی بن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے سماک بن حرب سے انھون نے علقمہ بن وائل بن حجر سے انھون نے طارق بن سوید حضرمی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میںنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے ملک مین انگور پیدا ہوتے ہین ہم انکو نچوڑکر رکھ لیتے ہین کیا اسکو پئین آپنے فرمایا نہین میںنے پھر دوبارہ پوچھا اور کہا کہ ہم اسکو بغرض شفا پیتے ہین حضرت نے فرمایا وہ شفا نہین بلکہ مرض ہی۔ اس حدیث کو اسرائیل نے سماک سے روایت کیا ہی کہ انھون نے کہا انکا نام سوید طارق ہی اور شریک نے سماک سے انھون نے علقمہ سے انکا نام طارق بن زیاد یا زیاد بن طارق روایت کیا ہی اور ولید بن ابی ثور نے سماک سے انھون نے علقمہ سے طارق بن بشیر یا بشر بن طارق روایت کیا ہی اور شعبہ نے علقمہ بن وائل سے انھون نے اپنے والد سے طارق بن سوید یا سوید بن طارق سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ مجھے خیال ہوتا ہی کہ انکی حدیث مرسل ہی کیونکہ وہ حدیث فروہ بن نوفل سے مروی ہی ان سے زیاد بن علاقہ نے اور عبد الملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بجلی احمسی کنیت انکی ابو عبد اللہ انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ یہ ابو عمر کا قول ہی اور ابو نعیم نے ابن مندہ سے روایت کیا ہی کہ یہ طارق بیٹے ہین شہاب بن عبد شمس بن سلمہ بن ہلال بن عوف بن جشم بن عمرو بن لوی بن رہم بن معاویہ بن اسلم بن احمس کے جو ایک شاخ ہی قبیلہ بجیلہ کی۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن عبد القاہر یعنی ابو الفضل نے اپنی سند سے ابو داود طیالسی تک خبر دی وہ شعبہ سے وہ قیس بن مسلم سے وہ طارق بن شہاب سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اور حضرت ابو بکر کی خلافت مین تینتالیس چھوٹے لشکرون کے ساتھ رہکر جہاد بھی کیا ہی انسے قیس نے یہی روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ملاء اعلی کس بات مین جھگڑتے ہین آپنے فرمایا کفارات اور درجات[1] مین درجات یہ ہین کھانا کھلانا ہر ایک کو سلام کرنا رات کو جب

[1] درجات سے مراد وہ عبادات ہین جو باعث ترقی درجات ہون ۱۲

لوگ سوتے ہوں اٹھکر نماز پڑھنا اور کفارات[1] یہ ہیں سخت سردی کے زمانے میں اچھی طرح وضو کرنا جماعت کیلئے جانا ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ محاربی۔ قبیلۂ محارب بن خصفہ سے ہیں صحابی ہیں انسے جامع بن شداد اور ربعی خراش نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا ہمسے بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید نے سفیان سے انھوں نے منصور سے انھوں نے ربعی سے انھوں نے طارق بن عبد اللہ محاربی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے نہ تھوکو اور نہ اپنی داہنی طرف بلکہ اپنے بائیں جانب یا پیچھے یا پیر کے نیچے۔ اور جامع بن شداد نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم میں ایک شخص تھے جنکا نام طارق بن عبد اللہ تھا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہم لوگوں کیطرف ذو المجاز نامی بازار میں ہوا میں اپنی دوکان میں بیٹھا ہوا تھا آپ ایک سرخ حلہ[2] پہنے ہوئے تھے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اے لوگو لا الہ الا اللہ کہو نجات پا جاؤ گے اور ایک شخص آپکے پیچھے دوڑتا ہوا آپ کو پتھر مارتا جاتا تھا آپ کے دونوں ٹخنوں سے اُسنے پتھر مار مار کے خون بہا دیا تھا اور وہ کہتا جاتا تھا کہ اسکی بات نہ ماننا یہ بڑا جھوٹا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کون ہے تو لوگوں نے کہا یہ عبد المطلب کی اولاد سے ہیں میں نے پوچھا وہ کون ہے جو انکو پتھر مار رہا ہے لوگوں نے کہا وہ انکا چچا ابو لہب ہے پھر پورا واقعہ ذکر کیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن مسعود۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے بدر کے دن قیدی گرفتار کئے تھے ابو صالح نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابو الیسر نے اور مالک بن دخشم عوفی اور طارق بن عبید بن مسعود انصاری نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنے فرمایا تھا کہ جو شخص کسی قیدی کو گرفتار کرکے لے آئیگا اسکو اتنا ملیگا اور جو کسی کافر کو قتل کریگا اسکو اتنا ملیگا اور ہم نے ستر آدمی گرفتار کئے تو سعد بن معاذ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم بھی ایسا کر سکتے تھے مگر صرف اس وجہ سے نہیں کیا کہ ہم مسلمانوں کی محافظت کر رہے تھے کہ پیچھے سے کوئی کافر نہ آجائے غنیمتیں کم ہیں اور آدمی بہت ہیں لہذا اگر آپ ان لوگوں کو جسقدر آپنے وعدہ کیا ہے دیدینگے تو اور لوگوں کو کچھ نہ ملیگا پھر آپسمیں اُن لوگوں نے ردوکد شروع کی اسپر یہ آیت نازل ہوئی یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] کفارات سے مراد وہ عبادتیں ہیں جو باعث عفو گناہ ہوں ۱۲

[2] حلہ کہتے ہیں چادر اور تہبند کو سرخ سے خالص سرخ مراد نہیں ہے [illegible] لباس [illegible] استعمال نہیں فرمایا ۱۲

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن ابی رافع ۔ ان سے انکے بیٹے عبدالرحمن نے روایت کی ہے ۔ ابن جریج نے عبیداللہ ابی یزید سے انھون نے عبدالرحمن بن ابی زید سے انھون نے عبدالرحمن بن طارق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر مین ایک مقام پر تشریف لیجاکر نماز پڑھتے تھے اور قبلہ رو ہوکر دعا مانگتے تھے مسلمان عورتین بھی آپ کے ساتھ دعا مانگنے کو آتی تھین ۔ ابوعاصم نے اور روح نے ابن جریج سے اس طرح روایت کیا ہے اور انھون نے کہا ہے کہ عبدالرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہین مگر محمد بن بکر برسانی نے ابن جریج سے روایت کیا ہے کہ انھون نے کہا عبدالرحمن نے اپنے چچا سے روایت کی اور عبدالرزاق نے جو ابن جریج سے روایت کی تو انھون نے باپ کے عوض مان سے روایت کرنا نقل کیا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) طارق (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقع ۔ اہل حجاز سے ہین ۔ ان سے عطاء بن ابی رباح نے روایت کی ہے ۔ عبداللہ بن یزید بن مقسم نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انھون نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے مین اس دن اپنے والد کے ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درہ تھا جیساکہ معلمون کے پاس رہتا ہے مین نے اعراب کو اور نیز اور لوگون کو دیکھا طبطبیہ طبطبیہ[1] کہتے ہین پس میرے والد حضرت کے قریب گئے اور کہا کہ مین جیش عثرات مین شریک ہوچکا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس جیش کو پہچان گئے پھر طارق بن مرقع نے کہا کہ کون شخص اپنا نیزہ اسکے ثواب کے عوض مین دیتا ہے (راوی کہتا ہے) کہ اس کا ثواب کیا ہے طارق نے کہا مین اسکے ساتھ اپنی سب سے پہلی بیٹی جو ہوگی بیاہ دونگا پس مین نے اپنا نیزہ اُن کو دیدیا بعد اسکے مین انتظار کرتا رہا یہانتک کہ انکے لڑکی پیدا ہوئی اور وہ بالغ ہوئی اس وقت مین انکے پاس گیا اور مین نے کہا کہ میری بی بی کو میرے ساتھ رخصت کر دیجئے طارق نے کہا مین اسے رخصت نکرونگا جب تک تم اور مہر نہ دوگے مین نے قسم کھائی کہ مین ایسا نکرونگا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا ۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث مشہور ہے طارق بن مرقع کی ایک حدیث بسند صفوان بن امیہ سے مروی ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حجازی ہین اور صحابہ مین انکو شمار کیا ہے مگر مین انکا صحابی ہونا بلکہ مسلمان ہونا بھی نہین جانتا ہون اگرچہ مسلمان ہوسکتے تو تابعی ہونگے عطاء بن ابی رباح سے روایت کرتے ہین صفوان بن امیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ایک چادر چرالی تو اسکو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا حضرت نے اسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا انھون نے کہا یا رسول اللہ مین نے اسے معاف کر دیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابووہب کاش یہ معافی قبل اسکے ہوتی کہ تم اسکو میرے پاس لائے ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ طارق بن مرقع سے عطاء اور اُن کے بیٹے عبداللہ بن طارق نے روایت کی ہے انکے صحابی ہونے مین کلام ہے مین خیال کرتا ہون

[1] مطلب یہ ہے کہ دو شتر ... مین عرب ... آواز کو طبطبہ کہتے ہین جیسے ہمارے یہان اردو مین کہتے ہین کھٹ پٹ کرتے ہوئے آرہے ہین ۱۲

کہ انکی حدیث زمین افتادہ کی بابت مرسل ہوگی۔

(سیدنا) طاہر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ہالہ۔ بھائی ہیں ہند بن ابی ہالہ کے اسدی ہیں تمیمی ہیں۔ ابو ہالہ کا نام بناش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن غوی بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا۔ حلیف ہیں بنی عبد الدار بن قصی بن کلاب کے۔ والدہ[1] انکی ام المومنین خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے بعض اضلاع کا حاکم بنا کے بھیجا تھا سیف بن عمرو نے اپنی سند سے ابو موسی اشعری سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار آدمیوں کے ساتھ یمن کیطرف بھیجا تھا اور معاذ بن جبل تھے اور خالد بن سعید بن عاص تھے اور طاہر بن ابی ہالہ تھے اور عکاشہ بن ثور تھے ہم لوگوں کو وہاں حاکم بنا کر مختلف کاموں کیلئے بھیجا تھا اور ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم باہم متفق ہوکے رہیں اور لوگوں پر نرمی کریں سختی نکریں اور انکو خوش رکھیں نفرت نہ دلائیں اور جب معاذ آئیں تو ہم بھی آئیں ہم انکی مخالفت نکریں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اور بعض لوگ انکو طلحہ بن قیس کہتے ہیں۔ انکا تذکرہ پوری طرح طلحہ کے نام میں انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

باب الطاء والراء

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

والد ہیں تمیم کے۔ سعید قریشی نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں نہیں جانتا یہ صحابی ہیں یا نہیں۔ احمد بن عاصم انصاری نے ابوبکر حنفی سے انھوں نے سفیان سے انھوں نے سماک سے انھوں نے تمیم بن طرفہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اور بعد سلام کے اکثر اپنے داہنی جانب پھر کر بیٹھ جاتے تھے ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ سماک قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ انکا تذکرہ سعید نے ابن عاصم سے بھی روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طرفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ۔ انکی ناک واقعہ کلاب میں کٹ گئی تھی انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنوائی تھی اسمیں بو آنے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سونے کی ناک بنوانے کی اجازت دیدی تھی۔ ان کو ثابت بن یزید نے ابو الاشہب سے روایت کیا ہے۔ ان کی بابت اختلاف ہے بیان

[1] ام المومنین خدیجہ کے پہلے شوہر یہ تھے ان کے بعد [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نکاح میں آئی تھیں ۱۲

بیان ہوچکا ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طریح (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عقبہ کنیت انکی ابو اسماعیل ثقفی قبیلہ جاہلہ سے ہین۔ محمد بن عوف نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اسمٰعیل بن طریح نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ ابو سفیان نے انکے دادا سعید بن عقبہ کو غزوۂ طائف مین تیر مارا انکی آنکھ اس سے شہید ہوگئی پس یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھ خدا کی راہ مین شہید ہوگئی حضرت نے فرمایا اگر تم چاہو تو مین اللہ سے دعا کرون تمھاری آنکھ پھر تم کو ملجائے گی اور اگر چاہو تو جنت مین آنکھ لینا انھون نے کہا مین جنت ہی مین لونگا انکے بیٹے اسمٰعیل نے اپنے والد طریح سے انھون نے انکے دادا سعید سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین امیہ بن ابی صلت ثقفی کے پاس گیا جب انکا انتقال ہو رہا تھا وہ بیہوش تھے پھر انکو ہوش آیا تو گھر کی طرف دیکھکر کہا مین تم دونون کے پاس حاضر ہون مین ابھی تمھارے پاس آیا اسکے بعد پورا واقعہ بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طریف (رضی اللہ عنہ)

ابن ابان بن حارثہ بن فہم بن عبلہ بن انمار بن مبشر بن عمیر بن اسد بن ربیعہ بن نزار عمیرہ بھائی ہین خویلد بن اسد کے۔ یہ طریف وفد بنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ یہ قول ہشام بن کلبی کا ہی۔

(سیدنا) طریفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حاجر۔ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا جاتا ہی سیف بن عمر نے کہا ہی کہ یہ وہی ہین جنکو حضرت ابو بکر صدیق نے فجاۃ سلمی کے بابت لکھا تھا جس کو حضرت ابو بکر صدیق نے آگ مین جلایا طریفہ فجاۃ کی تلاش مین گئے طریفہ اور انکے بھائی معن اور خالد بن ولید یہ سب ساتھ مین تھے فجاۃ کے ساتھ نجبہ بن ابی المیثا بھی تھا پس نجبہ اور طریفہ سے ملاقات ہوگئی دونون باہم لڑے نجبہ بحالت ارتداد مقتول ہوا پھر طریفہ آگے بڑھے یہانتک کہ فجاۃ سلمی کو پایا اس کا نام ایاس بن عبد اللہ بن عبد یالیل تھا طریفہ نے اسکو گرفتار کیا اور حضرت ابو بکر کے پاس بھیجدیا جب فجاۃ حضرت ابو بکر کے پاس پہونچا تو انھون نے اسکو آگ مین جلوادیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طعمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابیرق بن عمرو بن حارثہ بن ظفر بن ... سوا بدر کے تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔ ابو اسحاق مستملی نے انکا تذکرہ ... مین لکھا ہی ... انکو ابو طعمہ بشیر بن ابیرق انصاری کہتے ہین۔ خالد بن معدان نے طعمہ بن ابیرق انصاری کہتے ہین۔ خالد بن معدان نے طعمہ بن ابیرق انصاری سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین آپ کے آگے آگے چلا جارہا تھا ایک شخص نے آپسے پوچھا کہ جو شخص اپنی بی بی سے بہ نیت طلب ثواب

ہمبستری کرے اسکی کیا فضیلت ہی حضرت نے فرمایا وہ دونوں بخشدیے جائینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابو زکریا نے ایسا ہی لکھا ہی مگر طعمہ کے مسلمان ہونے میں کلام ہی۔

باب الطاء والفاء

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن کعب انصاری۔ انکا نسب انکے والد کے نام میں گذر چکا ہی۔ انکی ماں طفیل بن عمرو دوسی کی بیٹی تھین یہ حضرت ابن عمر کے دوست تھے انکا پیٹ بڑا تھا حضرت ابن عمر (مذاقا) انکو ابو البطن کہتے تھے یہی انکا لقب ہو گیا۔ واقدی اور جعابی نے کہا ہی کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے۔ انھون نے اپنے والد وغیرہ سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ انکی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ثقفیہ ہیں۔ یہ اور انکے بھائی عبیدہ اور حصین فرزندان حارث بدر اور احد اور خندق اور تمام غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے عبیدہ بدر میں شہید ہوئے انکا حال انکے نام میں انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا۔ ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے شرکاء بدر کے نام میں طفیل بن حارث بن مطلب کا نام بیان کیا ہی۔ وفات انکی ۳۱ھ میں ہوئی اور بعض کہتے ہیں ۳۲ھ میں۔ انکی اور انکے بھائی حصین کی وفات ایک سال میں ہوئی پہلے طفیل کی وفات ہوئی انکے چار مہینے بعد حصین کی وفات ہوئی انسے روایت ہی کہ انھون نے کہا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

جویریہ کے بھتیجے ہیں۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ریشمی کپڑا پہننے کی بابت روایت کی ہی۔ انکی حدیث شریک بن جابر نے اپنی خالہ ام عثمان سے انھون نے طفیل سے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن زید حارثی۔ ہمین ابو موسی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الرجاء احمد بن عبد العزیز فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد اللہ بن حامد وزان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین اسمعیل بن سعدان فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو القاسم طیب بن علی تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسن بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سکن بن سعید نے اپنے والد سے

انھون نے کلبی سے انھون نے ابو انہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر خطاب نے ایک دن اپنے پاس بیٹھنے والوں سے پوچھا کہ کیا تم مین کوئی شخص ایسا ہی جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت زمانہ جاہلیت کی معلوم ہو جب آپ نبی نہین ہوئے تھے طفیل بن یزید حارثی نے جنکی عمر ایک سو ستر برس کی تھی کہا کہ ہان یا امیر المومنین (مجھے معلوم ہی) ماموں بن معاویہ کی کہانت وعلم کا حال تو آپکو معلوم ہی ہی اسکے پاس لوگون کے سامنے عقاب آتے تھے اور اسکے آگے بیٹھ جاتے تھے اور اپنی زبان مین گفتگو کرتے تھے تو وہ کہتا تھا کہ یہ عقاب فلان فلان بات بیان کرتے ہین پس جیسا وہ بیان کرتا تھا ویسا ہی واقع ہوتا تھا وہ نصرانی تھا ہر اتوار کے دن وہ باہر نکلتا تھا ایک دن عقاب اسکے پاس آئے اور بول کر چلے گئے دن چڑھے وہ باہر نکلا اور اُسنے ایک حدیث دلائل نبوت کی ذکر کی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقف۔ ثقف کا نام کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار انصار۔ خاندان بنی نجار سے ہین موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا انصار کے خاندان بنی نجار سے ہین بیر معونہ کے دن طفیل بن سعد شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ احد مین شریک تھے۔ اور بیر معونہ کے دن شہید ہوگئے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن حارث بن سخبرہ بن جرثومہ بن عادیہ بن مرہ بن اوس بن نمر بن عثمان بن نصر ابن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن ازد۔ ازدی۔ کبھی انکو انکے دادا کی طرف منسوب کرکے طفیل بن سخبرہ بھی کہدیتے ہین وہ ہی کہ یہ اخیافی بھائی ہین حضرت عائشہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے ان سب کی والدہ ام رومان ہین انکے والد عبد اللہ کے بعد ام رومان سے حضرت ابو بکر صدیق نے نکاح کیا تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہی کہ یہ قریشی ہین مگر یہ نہین جانتا کہ قریش کے کس خاندان سے ہین مگر صحیح یہ ہی کہ یہ ازدی ہین قریشی نہین ہین۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے بہز اور عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے حماد بن سلمہ نے عبد الملک بن عمیر سے انھون نے طفیل بن سخبرہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے خواب مین دیکھا کہ گویا انکا گذر یہودیون پر ہوا انھون نے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اُن لوگون نے کہا ہم یہودی ہین انھون نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ عزیر خدا کے بیٹے ہین یہودیون نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر یہ نہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہین پھر انکا گذر نصاری پر ہوا انھون نے پوچھا تم لوگ کون ہو ان لوگون نے کہا ہم نصاری ہین انھون نے کہا تم لوگ بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ نہ کہتے کہ مسیح

سلہ حضرت کو یہ معلوم تھا کہ صحابہ کی نیت شرک کی نہین ہی ورنہ صرف حیا کے سبب سے کسی بات کی تعلیم کا ترک ہو جانا آپ سے ممکن نہ تھا ۱۲

خدا کے بیٹے ہیں ان لوگوں نے کہا تم بھی بہت اچھے ہوتے اگر تم یہ کہتے کہ اگر خدا چاہے اور محمد چاہیں پس صبح کو انھوں نے اپنا خواب کچھ لوگوں سے بیان کیا بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا پس نماز کے بعد حضرت نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ طفیل نے ایک خواب دیکھا ہے جسکو تم میں سے بعض لوگوں سے بیان بھی کیا ہے تم لوگ ایک لفظ ایسی کہا کرتے ہو کہ مجھے حیا مانع ہوتی تھی کہ تمکو اس سے منع کروں تم اگر اللہ چاہے اور محمد چاہیں نہ کہا کرو بلکہ صرف یہ کہا کرو اگر اللہ چاہے۔ اس حدیث کو سفیان اور شعبہ نے عبد الملک سے روایت کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ طفیل سے مروی ہے کہ ایک شخص نے خواب دیکھا الخ اور حماد نے عبد الملک سے انھوں نے جابر بن سمرہ سے اسکو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عائشہ اور عبد اللہ کے بھائی حالانکہ حضرت عائشہ کی ماں کا کوئی لڑکا عبد اللہ نہ تھا جیسا کہ ہم عبد اللہ کے نام میں انشاء اللہ تعالی ذکر کرینگے صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت عائشہ اور عبد الرحمن کے بھائی تھے جیسا کہ ہمنے ان دونوں کے نام میں ذکر کیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طریف بن عاص بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس بن عدنان بن عبد اللہ بن زہران بن کعب بن حارثہ بن کعب بن عبد اللہ بن نصر بن ازد ازدی دوسی۔ لقب انکا ذو النور تھا۔ ہمیں ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حبیب بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن ایوب نے ابراہیم بن سعد سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا کہ طفیل بن عمرو دوسی بیان کرتے تھے کہ وہ مکہ گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وہیں تھے پس انکے پاس قریش کے کچھ لوگ گئے طفیل شریف اور شاعر اور ذی ہوش شخص تھے انسے لوگوں نے کہا اے طفیل تم ہمارے شہر میں آئے ہو اور یہ شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو ہمارے یہاں ہے اسنے ہمیں سخت مشکل میں ڈال دیا ہے اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اسکی باتیں (بالکل) جادو کی طرح (سریع التاثیر) ہوتی ہیں وہ باتیں باپ بیٹے کے درمیان میں بھائی بھائی کے درمیان میں میاں بیوی کے درمیان میں تفرقہ ڈالدیتی ہیں ہم تمھارے حق میں اور تمھاری قوم کے حق میں خوف رکھتے ہیں (کہ کہیں تم اسکے پاس جاؤ اور وہ تمکو بہکا نہ لے) لہذا تم اس سے بات نہ کرنا اور نہ اسکی بات سننا طفیل کہتے تھے کہ واللہ ان لوگوں نے اسقدر کہا کہ میں نے قطعی ارادہ کر لیا کہ اسکے پاس نہ جاؤں گا نہ انکی کوئی بات سنونگا اور نہ انسے بات کروں گا اور میں نے کان میں روئی رکھ لی کہ کہیں ایسا نہو کہ بغیر ارادہ انکی کوئی بات میرے کان میں پہنچ جائے پس صبح کو میں کعبہ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں بھی انکے قریب جا کے کھڑا ہو گیا پس اللہ نے بے اختیار مجھے انکی بات سنا دی میں نے ایک نہایت عمدہ کلام انسے سنا میں نے اپنے دل میں کہا کہ

۱؎ عقاب ایک جانور کا نام ہے جسکے پاس جن اس شکل میں آتے تھے ۱۲

عجب کی بات ہے واللہ میں شاعر ہوں عقلمند ہوں اچھی بُری بات کو پہچانتا ہوں پھر میں کیوں نہ اس شخص کی تقریر سنوں جو باتیں اسکی اچھی ہونگی انکو قبول کرلونگا جو بُری ہونگی انکو ترک کردونگا پس میں (وہیں) ٹھیرا رہا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرکے اپنے گھر لوٹے میں بھی آپکے پیچھے پیچھے چلا جب آپ اپنے گھر کے اندر چلے گئے تو میں آپکے سامنے گیا اور میں نے کہا اے محمد آپکی قوم نے مجھسے ایسا ایسا کہا تھا (لہذا میں آپکی باتوں کے سننے سے بہت پرہیز کرتا رہا) مگر خدا نے مجھے آپکی باتیں سنا ہی دیں میں نے سنا تو بہت ہی اچھی باتیں ہیں آپ مجھے اپنا دین بیان کیجئے حضرت نے میرے اوپر اسلام کو پیش کیا اور قرآن کو پڑھکر مجھے سنایا واللہ میں نے اس سے بہتر کلام کبھی نہ سنا تھا نہ اس سے زیادہ معتدل مذہب کوئی دیکھا تھا پس میں اسلام لے آیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنی قوم میں بہت مانا جاتا ہوں اب میں لوٹ کے اپنی قوم کی طرف جاؤنگا تو انہیں اسلام کی ترغیب دونگا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ میرے لئے (سچائی کی) کوئی نشانی مقرر کردے جس سے مجھے دین کیطرف انکو دعوت دینے میں مدد ملے آپ نے فرمایا یا اللہ طفیل کیلئے کوئی نشانی بنا دے یہ کہتے تھے پھر میں اپنی قوم کیطرف چلا یہانتک کہ جب میں اس مقام پر پہونچا جہاں سے سب لوگ مجھے دیکھ سکتے تھے تو ایک روشنی میری آنکھوں کے درمیان مثل چراغ کے پیدا ہو گئی یہ کہتے تھے (اسوقت) میں نے دعا کی کہ یا اللہ (اس نور کو) کسی اور مقام میں پیدا کردے کیونکہ مجھے خیال ہے کہ (حالت موجودہ میں) کفار اس نور کو ایک قسم کا مسخ سمجھیں گے جو اسلئے کہ میں انکے دین کو ترک کردیا ہے پس (دعا کرتے ہی فوراً) وہ نور میرے کوڑے کے نوک میں اُتر آیا تمام حاضرین کو وہ میرے کوڑے میں اسطرح معلوم ہوتا تھا کہ گویا ایک قندیل لٹکی ہوئی ہے اور میں (اس قندیل کو لئے ہوئے) انکی طرف پہاڑی کے اوپر سے اُتر رہا ہوں جب میں اُتر کے نیچے آگیا تو میرے والد میرے پاس آئے وہ بہت ہی بوڑھے تھے میں نے کہا مجھسے الگ رہنا نہ میں تمھارا ہوں اور نہ تم میرے ہو میرے والد نے پوچھا اے بیٹے یہ کیوں میں نے کہا میں مسلمان ہو گیا ہوں میرے والد نے کہا اے میرے بیٹے جو تمھارا دین ہے وہی میرا بھی دین ہے (یہ کہکے) وہ بھی مسلمان ہو گئے اسکے بعد میری بی بی میرے پاس آئیں انسے بھی میں نے اسیطرح (ڈانٹ کے) کہا وہ بھی مسلمان ہو گئیں اور مجھسے کہا کہ (میں تمھارے خیال سے مسلمان تو ہو گئی مگر کیا ذی الشری نامی بت کے ناراض ہوجانے کا (میرے لڑکوں پر) خوف نہیں میں نے کہا نہیں میں اسکا ذمہ دار ہوں۔ اسکے بعد میں نے قبیلہ دوس کو اسلام کی دعوت کی مگر انھوں نے اسلام لانے میں تاخیر کی تو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر لوٹ کے مکہ گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ دوس کے لوگوں پر میرا کہنا اثر نہیں کرتا (وہ ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے) آپ اللہ سے انکے لئے بددعا کیجئے [illegible] آپ نے بددعا نہ فرمائی بلکہ آپ نے دعا دی کہ یا اللہ دوس کو میری (پیروی) کی طرف ہدایت کر دے پھر مجھسے مخاطب ہوکر فرمایا تم اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤ اور انکے ساتھ نرمی کرو یہ کہتے تھے میں لوٹ کے

پھر اپنی قوم کے پاس گیا اور وہین مقیم رہا انکو اسلام کی دعوت دیتا رہا یہانتک کہ وہ (مسلمان ہو گئے اور میں) ہجرت کرکے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس مدینہ پہونچ گئے اس درمیان مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر اور احد اور خندق کی لڑائیان ختم کر چکے تھے عرض اپنے
مین باقی مسلمانون کو اپنے ساتھ لیکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ اسوقت خیبر مین تھے خیبر کے مال
غنیمت مین آپنے اور مسلمانون کے ساتھ ہمارا حصہ بھی لگایا پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی رہا یہانتک کہ اللہ نے
مکہ آپ (کے ہاتھ) پر فتح کر دیا اسکے بعد مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے ذی الکفین کیطرف بھیجئے جو قبیلہ عمرو بن حممہ کا بت ہے
تاکہ مین اسکو جلادون چنانچہ (حضرت نے انکو اجازت دیدی اور) یہ وہان گئے اسکو جلاتے جاتے تھے وہ لکڑی کا بنا ہوا تھا اور یہ
مصرعے پڑھتے جاتے تھے یا ذا الکفین لست من عبادکا ۔ میلادنا اقدم من میلادکا ۔ انا حشوت النار فی فوادکا ۔
اسکے بعد طفیل پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مدینہ مین آپکے ساتھ رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہو گئی پھر جب اہل عرب مرتد ہوئے تو یہ مسلمانون کے ہمراہ ان مرتدون سے جہاد کرنے کو چلے یہانتک کہ قبیلہ
نجد (کے مرتدون) سے فراغت کی بعد اسکے یمامہ گئے (وہان پہونچکر) انھون نے اپنے ساتھ والون سے کہا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہی اسکی تعبیر بتاؤ مین نے دیکھا کہ میرا سر مونڈا گیا ہی اور میرے منہ سے ایک پرند نکل کے اڑ گیا اور ایک عورت نے مجھ کو اپنی شرمگاہ
مین داخل کر لیا ہی اور مین نے اپنے بیٹے عمرو کو دیکھا کہ وہ مجھے بہت کوشش کے ساتھ تلاش کر رہا ہی مگر تھوڑی دیر کے بعد مین نے
دیکھا کہ وہ رک گیا انکے ساتھ والون نے کہا بہت اچھا (خواب) ہی طفیل نے کہا مین نے اسکی تعبیر یہ لی ہی کہ سر کے مونڈے جانے کا
یہ مطلب ہی کہ سر کاٹا جائیگا اور وہ پرند جو میرے منہ سے نکل گیا وہ میری روح ہی اور وہ عورت جسنے مجھے اپنی شرمگاہ مین داخل کر لیا
زمین ہی کہ وہ میرے لئے کھودی جائیگی اور مین اسمین چھپ جاؤنگا اور میرے بیٹے کا مجھے ڈھونڈنا پھر رک جانا اسکا مطلب مین یہ
سمجھتا ہون کہ وہ اس امر کی کوشش کریگا کہ جو مصیبت مجھے پہونچی اسکو بھی پہونچے چنانچہ (ایسا ہی واقع ہوا) طفیل جنگ یمامہ
مین شہید ہوے اور انکے بیٹے عمرو بن طفیل زخمی ہو گئے مگر بچگئے پھر جنگ یرموک مین بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ
عنہ شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن خنسا ۔ بدر مین شریک تھے ۔ انکا ذکر لوگ کرتے ہین مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین ۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے
موسی بن عقبہ سے ازروے اجازت کی ہے کہ انھون نے ابن شہاب سے انلوگون کے نام بیان جو انصار کے خاندان خزرج
غزوہ بدر مین شریک تھے طفیل بن مالک بن خنساء کا نام بھی لکھا ہی ۔ اور ابو جعفر عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے

لہ اے ذو الکفین مین تیرے پوجنے والون مین نہین ہون میری پیدائش تیری پیدائش سے بھی پہلے کی ہو ۔ مین نے آگ تیرے دل مین بھر دی ۱۲

یونس بن بکیر نے خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے اُنلوگون کے نام ہین جو انصار کے خاندان بنی عدی بن عدی بن غنم بن کعب کی شاخ بنی خنساء ابن سنان بن عبید سے شریک غزوہ بدر تھے طفیل بن مالک بن خنسا کا نام بھی روایت کیا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا نام طفیل بن مالک بن نعمان بن خنسا ہے اور بعض لوگ طفیل بن نعمان بن خنساء کہتے ہین۔ انصاری سلمی ہین یعنی قبیلۂ بنی سلمہ سے ہین بیعت عقبہ مین اور غزوۂ بدر و احد مین شریک تھے احد مین انکے تیرہ زخم لگے مگر زندہ رہے خندق کی لڑائی مین شہید ہوے انکو وحشی بن حرب نے قتل کیا تھا۔ اور موسی بن عقبہ نے اہل بدر مین طفیل بن نعمان بن خنسا اور طفیل ابن مالک (غرض) دو آدمیون کا نام لکھا ہے۔ ابو عمر کا کلام اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انھون نے ان دونون کو ایک سمجھا عنقریب انکا تذکرہ طفیل بن نعمان کے نام مین بھی انشاء اللہ تعالی آئیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک مدنی۔ انھون نے بیان کیا ہے کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اونٹ پر سوار تھے اور آپکے آگے آگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابو احمد بن جحش کے یہ اشعار بلند آواز سے پڑھتے جاتے تھے[1] حبذا مکۃ من وادی + بہا اہلی واولادی + بہا امشی بلا ہادی + اسکے آگے کے اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے اس حدیث کو انکے بیٹے عامر بن عبد اللہ بن زبیر نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طفیل (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی عقبی بدری۔ غزوۂ خندق مین شہید ہوے۔ عروہ نے ان لوگون کے نام ہین جو خاندان بنی سلمہ سے بیعت عقبہ مین شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنسا کا نام بھی ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ بدر مین شریک تھے۔ اور موسی بن عقبہ نے اور ابن اسحاق نے ان لوگون کے نام مین جو انصار کے خاندان خزرج کے قبیلۂ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کی شاخ بنی خنساء بن سنان بن عبید سے غزوۂ بدر مین شریک تھے طفیل بن نعمان بن خنساء کا نام ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مین کہتا ہون ابو عمر نے انکا تذکرہ نہین لکھا کیونکہ انھون نے طفیل بن مالک بن خنساء کے تذکرہ مین انکے نسب ہی مین غلطی ہو گئی اور انھون نے انکو طفیل بن مالک بن نعمان لکھدیا اور کہا کہ بعض لوگ انکو طفیل بن نعمان کہتے ہین ابو عمر نے اس نسب کو جو دونون تذکرون مین دیکھا تو وہ سمجھے کہ یہ دونون ایک شخص ہین اور انھون نے یہ سمجھا کہ (یہ اختلاف نسب مین صرف اس وجہ سے ہے کہ) بعض لوگون نے انکو انکے والد مالک کی طرف منسوب کر دیا ہے اور بعض نے انکے دادا نعمان کیطرف انکو منسوب کر دیا ہے ۔۔۔

[1] ترجمہ مکہ کیا اچھی وادی ہے اسمین میری بی بی اور میری اولاد ہین وہان مین بغیر کسی راہبر کے چلا پھرا کرتا ہون ۱۲

نعمان کا ذکر نسب میں بالکل غلط ہے یہ دونوں چچازاد بھائی ہیں ان دونوں کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ان دونوں کا ایک کے بعد دیگرے شرکا ہی بدر میں ان دونوں آدمیوں کو اسی نسب کے ساتھ ذکر کیا جو انتے بیان کیا کافی ہے ہشام بن کلبی نے بھی ان دونوں کو ابن اسحاق اور موسیٰ بن عقبہ کی طرح علیحدہ علیحدہ بیان کیا ہے واللہ اعلم۔

باب الطاء واللام

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ۔ ابو المنذر یعنی اسماعیل بن محمد بن طلحہ انصاری نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل عجم میں اسلام سے زیادہ فیض حاصل کرنے والے اہل فارس ہیں اور عرب میں سب سے زیادہ بدنصیب یہ قبیلہ ہے (یعنی قبیلہ ...) انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے ۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن البراء بن عمیر بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصاری بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے جو انصار کے خاندان سے تھے ۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو یہ طلحہ آپ سے ملنے گئے اسوقت یہ کمسن تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چمٹے جاتے تھے اور آپکے ہاتھوں کو چومتے تھے اور کہتے تھے یا رسول اللہ مجھے آپ جو چاہئے حکم دیجئے میں کبھی آپکی نافرمانی نہ کرونگا یہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور آپنے فرمایا جاؤ اپنے (والد) باپ کو قتل کر دو یہ سنکر یہ چلے تاکہ تعمیل کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکو بلا لیا اور) فرمایا میں قطع قرابت کیلئے نہیں بھیجا گیا (باپ کے قتل کرنے کا حکم میں نے صرف امتحانا دیا تھا اسکی تعمیل مقصود نہیں ہے) ہمیں ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحیم بن مطرف رواسی یعنی ابو سفیان اور احمد بن جناب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسیٰ بن یونس نے سعید بن عثمان بلوی سے انھوں نے عروہ سے روایت کی ہے ۔ بیان کیا عبد الرحیم کہتے تھے کہ یہ عروہ سعید انصاری کے بیٹے تھے اپنے والد سے وہ حصین بن وحوح سے 11

(۱) مطلب یہ ہے کہ اہل عجم میں سے جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسلام لاچکے تھے ان میں اہل فارس نے اسلام کے برکات زیادہ حاصل کئے اہل فارس سے غالباً حضرت سلمان فارسی یا اور جو لوگ اسوقت اسلام لائے تھے مراد ہوں اور اگر اس حدیث کو اس وقت کے مسلمین کے ساتھ خاص نکریں تو بھی ممکن ہے فارس میں بڑے بڑے ائمہ فقہا و محدثین گذرے جنسے دین کی بڑی خدمت ہوئی امام ابو حنیفہ امام بخاری امام مسلم سب فارس ہی کے تھے ۔

روایت کرتے تھے کہ طلحہ بن براء جب مرض (موت) مین مبتلا ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی عیادت کو تشریف لیگئے وہان سے لوٹ کر آپنے فرمایا کہ مین طلحہ مین موت کے آثار دیکھتا ہون جب انکا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا تاکہ مین انکے جنازے کی نماز پڑھون اور آدھی رات کو انتقال ہو تو اسیوقت مجھے بلا لینا (دفن مین) جلدی کرنا کیونکہ مسلمان کی لاش کو اسکے گھر مین رہنا نہ چاہیے روایت ہے کہ رات ہی کیوقت انکی وفات ہوئی (نزع کیوقت) انھون نے کہا کہ مجھے (جلد) دفن کر دینا اور اپنے پروردگار سے مجھے ملا دینا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ بلانا کیونکہ مین انکے لئے یہود یون کا خوف رکھتا ہون کہین ایسا نہو کہ میری وجہ سے (رات کیوقت آنے مین ان دشمنون سے) انکو کچھ گزند نہ پہونچ جائے (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا) صبحکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کیگئی آپ تشریف لائے اور انکی قبر پر کھڑے ہوئے اور صحابہ نے آپکے پیچھے صف باندھی (غرض نماز جنازہ پڑھی گئی بعد نماز کے) آپنے ہاتھ اوٹھا کر یہ دعا مانگی اے اللہ طلحہ سے اس حال مین ملاقات کر کہ تو انکو دیکھکر مسکرائے اور وہ تجھکو دیکھکر مسکرائین (مطلب یہ کہ تو انسے خوش ہو وہ تجھسے) انہین طلحہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (زندگی مین بھی) انکے لئے (بہت اچھی دعا مانگی تھی — انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی — انکا نسب انکے والد سلامہ کے نام مین بیان ہو چکا ہے معتمر بن سلیمان اور شبیب نے لیث بن ابی سلیم سے انھون نے عبد الملک بن ابی حدرد سے انھون نے اُنکے بھائی طلحہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مین نے عرض کیا کہ میرا گذر یہود یون پر ہوا تو انھون نے یہ باتین کہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا قیامت کی علامات مین سے ایک یہ ہے کہ لوگ نئے چاند کو دیکھکر (بیوقوفی سے) کہینگے کہ وہ دو دن کا ہے حالانکہ وہ ایک ہی دن کا ہوگا ابو عمر نے پہلی حدیث کو نہین ذکر کیا اسکے ہم معنی حدیث طفیل بن عبد اللہ بن سنجرہ کے نام مین گذر چکی ہے —

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش بن صمہ — یحیی بن معین نے کہا ہے کہ طلحہ بن خراش بن صمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے اور ابن ابی حاتم رازی نے کہا ہے کہ طلحہ بن خراش بن عبد الرحمن بن خراش بن صمہ نے جابر بن عبد اللہ اور عبد الملک بن جابر بن عتیک سے روایت کی ہے — انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مین نہین جانتا یہ دونون ایک ہی ہین یا دو —

لہ صحابہ کے عشق کامل کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انکو تھا یہین سے پتہ ملتا ہے کون مسلمان ایسا ہوگا جو ہزار جان سے آپکی نماز جنازہ پڑھانے کی خواہش نہ کریگا آپکی نماز جنازہ کی بابت [illegible] کی آپ نماز پڑھین تو کہ تعالی ان صلوتک سکن لھم مگر حضرت طلحہ پر آپکی محبت ایسی غالب تھی کہ اپنے نفع کی مطلق پروا نہ کی اور آپ ہی کے آرام کا خیال کیا —

(سیدنا) **طلحہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن داؤد ہمین ابوموسی نے اجازۃ خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے ابن جریج سے انھون نے نعمان کے غلام طلحہ بن داؤد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے طلحہ بن داؤد سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل نعمان کیا اچھے دودھ[سلہ] پلانے والے ہین۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی۔ ابوموسی نے لکھا ہی کہ طبرانی اور سعید قریشی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہی اور سعید نے کہا ہی کہ یہ صحابی نہین ہین سعید قریشی نے اسکو عبدالصمد بن احمد سے انھون نے عباس بن یزید سے انھون نے عبدالرزاق سے روایت کیا ہی اور اسمین بہت اختلاف ہی اور کہا ہی کہ حدیث یہان یون ہی کہ اہل نعمان بہت اچھے دودھ پلانے والے ہین نعمان ایک وادی ہی مقام عرفات مین۔

(سیدنا) **طلحہ** (رضی اللہ عنہ)

زرقی کنیت انکی ابوعلیہ۔ اصحاب شجرہ[سلہ] سے ہین۔ عمرو بن دینار نے عبید بن طلحہ زرقی سے انھون نے اپنے والد سے جو اصحاب شجرہ سے تھے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے ای اللہ اس چاند کو ہمارے اوپر امن وایمان اور سلامت اور اسلام کیساتھ طلوع کر (ای چاند) میرا اور تیرا (دونون کا) پروردگار اللہ ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی اور ابونعیم نے کہا ہی کہ یہ بیٹے ہین ابو حدرد کے مگر اس قول مین اعتراض ہی اسلیے کہ ابو حدرد اسلمی ہین اور یہ طلحہ زرقی ہین انصار سے ہین پس یہ دونون ایک نہین ہوسکتے واللہ اعلم۔

(سیدنا) **طلحہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن زید انصاری۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ارقم بن ابی ارقم کے درمیان مین مواخات کرادی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔ اور کہا ہی کہ مین انکو خارجہ بن زید بن ابی زہیر کا بھائی سمجھتا ہون۔

(سیدنا) **طلحہ** (رضی اللہ عنہ)

سحیمی۔ ابوبکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور کہا ہی کہ علی بن سعید عسکری نے انکو ذکر کیا ہی یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انھون نے طلحہ سحیمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا اللہ بزرگ برتر اس بندہ کی نماز کو (بنظر قبولیت) نہین دیکھتا جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدہ مین برابر نہ رکھتا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **طلحہ** (رضی اللہ عنہ)

سلہ عرب مین دستور تھا کہ دودھ پلانے والیان بچوں کو ان کے ماں باپ کے پاس سے جاکے لے آتی تھین اور ایام رضاعت بھر اپنے پاس رکھتی تھین اسی دستور کے موافق اہل نعمان بھی بچونکو دودھ پلانے کیلئے لاتی ہونگی اور انکی پرورش اچھی طرح کرتی ہونگی ۱۲ سلہ یعنی ان لوگون مین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ۱۲

ابن عبد بن عمرو بن مرہ جہنی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین یہ ابن کلبی کا قول ہی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

عبد الملک کے بھائی ہین۔ انکا تذکرہ سعید قرشی نے لکھا ہی اور انھون نے معتمر بن سلیمان سے انھون نے لیث سے انھون نے عبد الملک سے انھون نے اپنے ایک بھائی سے جنکا نام طلحہ تھا روایت کی ہی کہ انھون نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا اور مینے عرض کیا کہ میرا گزر یہود کے ایک گروہ پر ہوا تو مینے کہا کہ اے گروہ یہود تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ عزیز خدا کے بیٹے ہین تو انھون نے کہا اے گروہ عرب تم کیسے لوگ ہو کاش تم یہ نہ کہتے کہ اگر اللہ چاہے اور محمد چاہین تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھون نے سچ کہا مینے تم سے منع کیا تھا اب تم ایسا نہ کرنا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور انھون نے کہا ہی کہ یہ غلط ہی اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر بھی سے وہ طفیل بن عبد اللہ بن سخبرہ سے روایت کرتے ہین یہ حدیث اوپر آچکی ہی مین کہتا ہون کہ ابن مندہ پر اسمین اشتباہ نہین ہوسکتا کیونکہ وہ اس حدیث کو طلحہ بن ابی حدرد کے تذکرہ مین لکھ چکے ہین جیساکہ اوپر بیان ہوا۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)
ملقب بہ طلحۃ الخیر و طلحۃ الفیاض

ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ کنیت انکی ابو محمد قریشی تیمی ہین۔ انکی والدہ صعبہ بنت عبد اللہ بن مالک حضرمیہ ہین۔ یہ طلحۃ الخیر اور طلحۃ الفیاض کے لقب سے مشہور ہین سابقین الی الاسلام مین سے ہین۔ انکو حضرت ابوبکر صدیق نے اسلام کی ترغیب دی تھی اور حضرت ابوبکر ہی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لیگئے تھے جب حضرت ابوبکر اور یہ اسلام لائے تو نوفل بن خویلد بن عدویہ نے ان دونون کو پکڑ کے ایک رسی مین باندھ دیا اسی وجہ سے حضرت ابوبکر اور طلحہ کو قرینین کہتے ہین قبیلہ بنی تیم نے ان دونون کی بالکل حمایت نہ کی۔ نوفل تمام قریش مین سب سے زیادہ سنگدل تھا۔ اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ جس شخص نے ان دونون کو باندھا تھا وہ عثمان بن عبید اللہ تھا طلحہ کا بھائی اُسنے ان کو اسواسطے باندھا تھا کہ یہ نماز چھوڑ دین اور اپنا دین ترک کر دین مگر ان دونون نے اسکو قبول نہ کیا پس یکایک اُسنے کیا دیکھا کہ یہ دونون کھلے ہوئے ہین اور نماز پڑھ رہے ہین جب طلحہ اور زبیر دونون مسلمان ہوچکے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے مکہ مین ان دونون کے درمیان مین مواخات کرادی تھی پھر جب مسلمان ہجرت کرکے مدینہ مین آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ کے اور ابو ایوب انصاری کے درمیان مین مواخات کرادی۔

یہ طلحہ اُن دس آدمیون مین ہین جنکے جنتی ہونے کی بشارت آئی ہی اور اصحاب[1] شوری مین بھی تھے۔ غزوہ بدر مین شریک نہ تھے کیونکہ یہ (اُس وقت) شام مین تھے وہاں سے اس وقت لوٹے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس آئے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی ان لوگون مین تھے جنکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلافت کیلئے تجویز کیا تھا اور فرمایا تھا کہ انھین مین سے کوئی شخص بشورہ باہم منتخب کر لیا جائے ۱۲

(بدر کی غنیمت مین) اپنا حصہ لگا لینگے لئے کہا حضرت نے فرمایا تمھین حصہ ملیگا پھر انھون نے کہا اور میرا ثواب حضرت نے فرمایا تمھین ثواب بھی ملیگا بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ یہ ملک شام مین بغرض تجارت گئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہین (نہین) بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین شام کے حالات دریافت کرنیکے لئے بھیجا تھا اور انکے ہمراہ سعید بن زید بھی تھے پھر یہ دونون (وہان کے حالات دریافت کرکے) مدینہ واپس آئے یہی قول زیادہ صحیح ہی کیونکہ اگر ایسا نہوتا تو یہ اپنا حصہ اور ثواب نہ طلب کرتے۔ اُحد مین اور اسکے بعد کے تمام غزوات مین شریک رہے اور بیعۃ الرضوان مین بھی شریک ہوئے احد کے دن انسے بڑے کارنمایان ظاہر ہوئے انھون نے اپنے آپ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سپر بنایا تھا انھون نے تیر کو اپنے ہاتھ پر روکا انکی ایک انگلی بھی بیکار ہوگئی تھی اور انکے سر پر تلوار بھی پڑی انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پشت پر سوار کرکے پہاڑ پر چڑھایا تھا۔ ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے میرے دادا سے انھون نے موسیٰ بن طلحہ سے انھون نے اپنے والد حضرت طلحہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے احد کے دن طلحۃ الخیر کہکر پکارا اور غزوہ تبوک مین طلحۃ الفیاض فرمایا اور حنین کے دن طلحۃ الجواد فرمایا ہمین ابراہیم بن محمد بن مہران شافعی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یحییٰ بن عبادہ بن عبد اللہ بن زبیر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبد اللہ بن زبیر سے انھون نے حضرت زبیر سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم احد کے دن دو زرہین پہنے ہوئے تھے لہذا (انکی گرانی کے سبب سے) آپ نے پہاڑ پر چڑھنا چاہا تو نہ چڑھ سکے تو طلحہ کو آپ نے نیچے بٹھلایا اور انکے اوپر پیر رکھکر پہاڑ پر چڑھے حضرت زبیر کہتے تھے مینے (اس وقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (جنت کو اپنے اوپر) واجب کرلیا نیز ابوعیسیٰ کہتے تھے ہم سے ابوسعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبد الرحمن بن منصور عنزی نے جنکا نام نضر تھا عقبہ بن علقمہ یشکری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے حضرت علی بن ابی طالب سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میرے دونون کانون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہی کہ طلحہ اور زبیر دونون جنت مین میرے ہمسایہ ہونگے۔ ہمین ابوبکر مشاد بن عمر بن عو بھر بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس احمد بن ابی غالب بن طلایہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنی عبد العزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوطاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صلت بن دینار نے ابونضرہ سے انھون نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی شہید کو چلتا ہوا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔ ہمین ابوالفضل منصور بن ابی الحسن ابن ابی عبد اللہ طبری نے

اپنی سند سے ابو یعلی سے انھون نے ابو کریب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن بکیر نے طلحہ بن یحیی سے انھون نے موسی و عیسی فرزندان حضرت طلحہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے ایک اعرابی حضرت کے پاس یہ پوچھتا ہوا آیا کہ من قضی نحبہ کون ہو اعرابی نے جب آپ سے یہ پوچھا تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا پھر اُسنے پوچھا پھر آپ نے جواب نہ دیا پھر اُس نے پوچھا مگر پھر بھی آپ نے جواب نہ دیا بعد اسکے مین مسجد کے دروازہ سے نکلا میرے جسم پر اس وقت سبز لباس تھا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ وہ سائل کہان ہی جو پوچھتا تھا کہ من قضی نحبہ کون ہو اعرابی نے کہا یا رسول اللہ مین حاضر ہون آپ نے (میری طرف اشارہ کر کے) فرمایا دیکھو یہ من قضی نحبہ ہے[1]

حضرت طلحہ جنگ جمل مین شہید ہوئے اس حال مین کہ حضرت علی بن ابی طالب سے قتال کر رہے تھے رضی اللہ عنہما بعض اہل علم نے بیان کیا ہو کہ حضرت علی نے انکو (طلحہ) بلایا اور جس طرح حضرت زبیر سے گفتگو کی تھی اسی طرح انسے بھی کی اپنی اسلامی خدمات کو بیان فرمایا جنکو سنکر حضرت طلحہ نے جنگ کا ارادہ فسخ کر دیا اور آخری صف مین جا کے کھڑے ہوئے دفعۃً ایک تیر انکے پیر مین آ لگا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ وہ تیر انکے گلے مین لگا تھا فرضکہ (اسی تیر کے زخم سے) وفات پائی یہ تیر مروان بن حکم نے مارا تھا۔ عبد الرحمن بن مہدی نے حماد بن زید سے انھون نے یحیی بن سعید سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا حضرت طلحہ نے جنگ جمل کے دن یہ شعر پڑھا۔

ندمت ندامة الكسعي لما ... شريت رضى بني جرم برغمي

(اور اس شعر کے بعد کہا) یا اللہ عثمان کا عوض مجھسے لے یہانتک کہ تو راضی ہو جائے یہ انھون نے صرف اس سبب سے کہا کہ وہ حضرت

---

[1] یہ ایک قرآنی کا ایک ٹکڑا ہو اللہ جل شانہ نے مومنین کے حال مین فرمایا ہو فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر یعنی ان مین بعض لوگ وہ ہین جو اپنی نذر (جو انھون نے خدا سے کی تھی) پوری کر چکے اور بعض لوگ منتظر ہین ۱۲

[2] ترجمہ مین ایسا ہی نادم ہوا جیسے کسعی نادم ہوا تھا جبکہ مینے قبیلہ بنی جرم (یعنی مخالفین حضرت عثمان) کی خوشی کی تدبیر کی کسعی ایک شخص تھا جسنے ایک درخت پر دست شفقت کیا تھا جسکی لکڑی کے تیر بنتے تھے جب وہ درخت اس قابل ہو گیا تو اس نے تیر بنایا اور شکار کھیلنے چلا رات ہو گئی رات ہی مین اس نے ایک شکار پر تیر چلایا چونکہ اندھیرا تھا لہذا اُسے یہ معلوم ہوا کہ شکار بھاگ گیا تو اُسے نہایت غصہ آیا اور اُسنے کمان توڑ ڈالی صبح کو دیکھا تو وہ شکار مرا پڑا ہو تب وہ بہت پچھتایا یہانتک کہ اپنی انگلی دانتون سے کاٹ ڈالی اس شخص کی ندامت عرب مین ضرب المثل ہو گئی جب کوئی شخص کسی بات پر بہت شرمندہ و نادم ہوتا تو کہتا کہ مین ویسا ہی نادم ہوا جیسے کسعی نادم ہوا تھا حضرت طلحہ اس وقت اپنی ندامت کو اسی ضرب المثل سے ادا فرما رہے ہین کہ مینے کیون حضرت عثمان سے مخالفت کی تھی اور کیون اُن کے مخالفون کی تائید کی تھی حضرت طلحہ کا یہ خیال تھا کہ یہ لڑائی جمل کی جو باہم مسلمانون مین پیش آئی ہماری ناشکری کی پاداش ہو کہ ہم نے حضرت عثمان کی قدر نہ کی اور انکی خلافت کو جو خدا کی بڑی نعمت تھی بہت ہی بیقدری کی نظر سے دیکھا اور واقعی یہ خیال انکا بہت صحیح تھا احادیث صحیحہ سے اس کی تائید ہوتی ہو ۱۲

عثمان رضی اللہ عنہ پر بہت سختی کیا کرتے تھے۔ حضرت علی مرتضیٰ کو جب حضرت طلحہ اور زبیر اور ام المومنین عائشہ کے (مخالفت اور انکے اجتماع)
جانے کی خبر پہونچی تو فرمایا کہ اس وقت مجھے چار آدمیوں کے مخالفت کی خبر سنائی گئی ہے سب سے زیادہ بارعب اور سخی طلحہ ہیں اور سب سے
زیادہ بہادر زبیر ہیں اور لوگ سب سے زیادہ حضرت عائشہ کو مانتے ہیں اور سب سے زیادہ مالدار یعلی بن منیہ ہیں (یہ چاروں میری مخالفت پر
ہو گئے) مگر واللہ انھوں نے مجھ میں کوئی عیب نہیں نکالا ہے میں (انکے نزدیک) مال دنیا کا حریص ہوں اور نہ ہوا ہی نفسانی کا متبع ہوں
بلکہ وہ مجھ سے اس حق کو طلب کرتے ہیں جسکو انھوں نے خود چھوڑ دیا اور اس خون کا قصاص مانگتے ہیں جس کو انھوں نے [illegible]

لہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں بعض بعض صحابہ انکے مخالف ہو گئے تھے اور ان پر اعتراض کیا کرتے تھے یہ مخالفت و اعتراض ویسا نہ
تھا جیسا کہ معاذ اللہ شیعوں کو ہے بلکہ جس طرح ایک معاصر نہایت نیک نیتی کیساتھ کسی دوسرے معاصر کو نصیحت کیا کرتا ہے اس مخالفت و اعتراض کی تمام تر وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمان کی [illegible]
شیخین رضی اللہ عنہما کی خلافت کے بعد علی الاتصال قائم ہوئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تو بشر تھے معصوم نہ تھے لیکن اگر حق تعالیٰ شیخین کے بعد کسی فرشتہ کو
خلافت کیلئے آسمان سے بھیجدیتا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو خلافت کے منصب پر مقرر فرماتا تو یقیناً شیخین کی خلافت کے بعد اس فرشتے کی خلافت بھی قابل اعتراض
سمجھی جاتی یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب خیر اعلیٰ کے بعد ہم خیر ادنیٰ کو دیکھتے ہیں تو ہمکو بعد رت شر معلوم ہوتا ہے روز روشن کے بعد جب شب ماہ آتی ہے تو ہمیں تاریک معلوم ہوتی
گر جب ماہتاب بھی نظر سے غائب ہو جاتا ہے صرف ستاروں کی روشنی رہجاتی ہے اس وقت ہمیں شب ماہ کی قدر معلوم ہوتی ہے یہی حال بالکل اس زمانہ کا تھا جو لوگ عہد [illegible]
شمار کئے جاتے تھے انکا تو ذکر ہی نہیں خواص کی یہ کیفیت تھی کہ انہیں فیصدی دو چار ضرور ایسے تھے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کی آفتاب جیسی روشن اور منور خلافت کے بعد
جو حضرت عثمان کی ماہتاب جیسی نورانی خلافت میں آئے تو انکی عقلیں صحیح اندازہ کرنے سے قاصر ہو گئیں وہ اس مثالی روشنی کے عادی ہو گئے تھے جو شیخین رضی اللہ
عنہما کی خلافت میں دنیا ئے اسلام کو رشک باغ ارم بنا رہی تھی وہ اسی روشنی کو حضرت عثمان کی خلافت میں بھی دیکھنا چاہتے تھے اور اسی روشنی کی کمی کو حضرت
عثمان کی سوء تدبیری پر محمول کرکے ان پر معترض ہوتے تھے اور بعض بعض لوگ نہایت سخت درشت الفاظ میں انکو نصیحت کرتے تھے مگر بعد حضرت عثمان کے سب کو قدر عافیت
معلوم ہو گئی اور جو لوگ انسے مخالفت کرتے تھے بہت پچھتائے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بھی انھیں لوگوں میں سے تھے ۱۲

ملہ مطلب یہ ہے کہ حضرت عثمان کی شہادت کا باعث یہ لوگ خود ہوئے اور اب مجھسے قصاص طلب کرتے ہیں ان حضرات کو باعث شہادت
قتل کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ کے علم میں ان حضرات سے کوئی ایسی بات کی ہوگی جس سے حضرت عثمان کے قاتلوں کا
حوصلہ بڑھ گیا یا درحقیقت ان حضرات کی وجہ سے انکی نادانستگی میں قاتلین حضرت عثمان کو کچھ تائید مل گئی ہو ان حضرات کو حضرت عثمان پر
معترض دیکھکر قاتلین حضرت عثمان یہ سمجھتے ہوں کہ اگر ہم حضرت عثمان کو قتل کردینگے تو ان نامور صحابہ کی خوشنودی کا باعث ہوگا اور یہ حضرات
ہماری حمایت کرکے ہمیں قصاص سے بچا لینگے بہرحال اس عبارت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حضرت عثمان کو خود ان لوگوں نے شہید کیا یا وہ
انکی مرضی یا حکم سے شہید کئے گئے یا فی الواقع ان حضرات کی وجہ سے قاتلان حضرت عثمان کو کوئی تائید بھی نہ ملی ہو بلکہ کسی غلط فہمی کے باعث حضرت علی مرتضیٰ کو
انکی طرف چنداں خیال ہو جس طرح حضرت علی مرتضیٰ کیطرف حضرت معاویہ کو یہ خیال تھا ۱۲

خود کرایا بیشک انھون نے خود اس کام کو کیا مین اُنکے ساتھ نہ تھا اگرچہ عثمان پر اعتراض کرنیمین مین بھی انکا شریک تھا مگر (قتل عثمان پر مین راضی نہ تھا) قتل عثمان کا گناہ خود انھین لوگون پر ہی ان لوگون نے مجھسے بیعت کی اور بیعت کو فسخ کردیا اور مجھکو اچھی طرح جانچا بھی نہین کہ انکو میرا ظلم اور میرا عدل معلوم ہوتا اب مین خدا کی حجت پر جو انکے اوپر قائم ہی اور خدا کے علم پر جو ان کے متعلق ہی ایسے ہی قناعت کرتا ہون اور مین باوجود ان سب باتونکے[1] انھین بلاؤنگا اور انسے معذرت کرونگا اگر وہ قبول کرین (تو بہتر ہی) تو یہ بھی قبول کرلیجاتی ہو پھر حق تو اس بات کا زیادہ مستحق ہی کہ اسکی طرف رجوع کیا جاسکے اور اگر یہ لوگ میرا عذر قبول نکرینگے تو پھر انھین تلوار کی باڑھ (کا مزہ چکھا) دونگا میری تلوار ہر باطل سے شفا دینے کو اور اسپر فتح پانے کو کافی ہو۔
حضرت علی سے یہ بھی روایت ہی کہ انھون نے فرمایا مجھے امید ہی کہ ہم اور طلحہ اور عثمان اور زبیر اُن لوگون مین ہین جنکے حق مین اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہی ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین[2]۔
حضرت طلحہ کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ مروان بن حکم نے انھین ایک تیر مارا جو اُن کے گھٹنے مین لگا (زخم سے جو خون جاری ہوا تو یہ حالت ہوئی کہ) جب لوگ زخم کا منہ بند کرتے تھے تو پیر پھول جاتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے تو خون بہنے لگتا تھا تو حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ تیر خدا کا بھیجا ہوا ہی چنانچہ اُسی زخم سے انتقال کیا مروان نے (جب انکو زخمی کیا تو) کہا اب مین آج کے بعد کسی سے اپنا انتقام نہ لونگا اور حضرت عثمان کے فرزند سے کہا کہ مینے تمھارے باپ کے ایک قاتل کا تو کام تمام کردیا۔ حضرت طلحہ جانب کلاء مین مدفون ہوئے واقعہ جمل ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ مین ہوا تھا اس وقت حضرت طلحہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین باسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہین چوسٹھ برس۔ رنگ گندمی تھا بہت خوبصورت تھے (سر مین) بال بہت تھے بال نہ بہت پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے (بالون کی) سپیدی کو (خضاب سے) متغیر نکرتے تھے رنگ سفید تھا مائل بسرخی میانہ قد سے کچھ کم تھے سینہ چوڑا تھا شانے چوڑے تھے جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے (گوشہ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) پیر پرگوشت تھے۔
شعبی نے بیان کیا ہی کہ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو انکے چہرہ پر سے مٹی[3] پونچھنے لگے اور فرمایا کہ ای ابو محمد یہ بات مجھپر بہت شاق ہی کہ مین تمھکو آسمان کے تارون کے نیچے خاک آلودہ دیکھون پھر فرمایا کہ ای اللہ مین اپنے بُرے ارادہ اور بُرے کام سے تیرے سامنے شکایت کرتا ہون پھر حضرت طلحہ کیلئے دعائے رحمت کی اور فرمایا کہ کاش مین اس (واقعہ جانکاہ سے) بیس برس پہلے مرگیا ہوتا اور وہ اور اُنکے ساتھی بہت روئے حضرت علی نے ایک مرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سُنا۔

---

[1] دیکھئے اسی کا نام کمال اور توسط ہی باوجودیکہ فوراً ہی اس خبر کے سننے سے بہت ہی جوش غضب کا ہوگا مگر پھر بھی کوئی کلمہ بد اپنے مخالفین کی نسبت منہ سے نہ نکالا بلکہ انکو علم خدا کے حوالہ کردیا ۱۲

[2] ترجمہ ہم انکے دل سے تمام کینے نکالدینگے اور وہ ایک دوسرے کے سامنے بھائی بھائی بنکے تختون پر بیٹھینگے [3] حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات اور انکے دلونکی صفائی کا کچھ نمونہ یہان سے معلوم ہوسکتا ہی کیا کوئی شخص اپنے دشمن کی نسبت ایسے کلمات کہسکتا ہی جو حضرت مرتضیٰ نے حضرت طلحہ کی نسبت فرمائے

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ   اذا ما ہو استغنی ویبعدہ الفقر

حضرت علی نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ تھے اللہ ان پر رحم کرے سفیان بن عیینہ کہتے تھے کہ حضرت طلحہ ہر روز ایک ہزار وافی خیرات کرتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ وافی کا وزن دینار کی برابر ہوتا ہے یہ دراہم فارس کا وزن ہے جو بغلیہ کے نام سے مشہور ہیں۔ حماد بن سلمہ نے حضرت علی بن زید سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت طلحہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہے اسی طرح پھر دوبارہ انھیں خواب میں دیکھا غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا لوگوں نے جا کے انکی قبر کو دیکھا تو اس کا وہ حصہ جو زمین سے ملا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہو گیا تھا پس لوگوں نے اس قبر سے انکو نکال کے دوسری جگہ دفن کر دیا حضرت زید کہتے تھے کہ گویا میں اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہوں جو انکی دونوں آنکھوں میں لگا ہوا تھا انکی لاش بالکل تغیر نہ آیا تھا صرف انکے بالوں میں کچھ فرق آگیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگوں نے ایک گھر ابو بکرہ کے گھروں میں سے دس ہزار درہم میں مول لیکے انکو اسمیں دفن کیا۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخطاب بن نصر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن الفرقوق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکرم بن احمد قاضی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن محمد لجمی ابو عثمان انجدالی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن فضل بن ابی سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے سعید بن مسیب سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت علی و طلحہ و زبیر کی برائی بیان کر رہا تھا حضرت سعد بن مالک نے اُسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیوں کی غیبت نہ کر اُسنے نہ مانا پس حضرت سعد اُٹھے اور انھوں نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے دعا مانگی کہ ای اللہ اگر یہ باتیں تیرے خلاف مرضی ہوں جو یہ کہہ رہا ہے تو اسپر میری آنکھوں کے سامنے کوئی بلا نازل فرمادے اور اسکو لوگوں کیلئے باعث عبرت بنادے (یہ دعا مانگتے ہی) یکایک اُس شخص کے پاس ایک اونٹنی لوگوں کے مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اور اُسنے اُس شخص کو اپنے تھوتھن سے پکڑ لیا اور دانتوں کے درمیان میں رکھکر پیس ڈالا یہانتک کہ وہ مرگیا (راوی کہتا ہے) میں نے دیکھا کہ لوگ حضرت سعد کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جا رہے تھے کہ ای ابو اسحاق آپ کو مبارک ہو آپ کی دعا قبول ہو گئی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن مسافع بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نام بھی طلحۃ الخیر تھا جس طرح اُن طلحہ بن عبید اللہ کا نام طلحۃ الخیر تھا جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اس سبب سے لوگوں کو بہت اشتباہ ہو گیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھیں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی [2] وما کان لکم ان توذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا اور یہ اس وجہ سے

[1] ترجمہ وہ ایک ایسے شخص تھے کہ وہ تونگری انکو انکے دوست کے نزدیک لیجاتی تھی اور فقیری انکو دور رکھتی تھی مطلب یہ ہے کہ جب انکے پاس روپیہ ہوتا تھا تو وہ اپنے دوستوں سے ملتے اور ان کی حاجت براری کرتے تھے اور جب انکے پاس روپیہ نہوتا بلکہ خود صاحب حاجت ہوتے تو کسی کے پاس نہ جاتے ۱۲

[2] ترجمہ تمھارے لئے (زیبا) نہیں ہے کہ رسول اللہ کو رنج دو اور نہ یہ (جائز ہے) کہ انکی بی بیوں سے انکے بعد نکاح کرو ۱۲

خود گرایا بیشک انھون نے خود اس کام کو کیا مین لڑنے سے قادر نہ تھا اگرچہ عثمان پر اعتراض کرتے تھے مین بھی انکا شریک تھا مگر (قتل عثمان پر مین راضی نہ تھا) قتل عثمان کا گناہ خود انھین لوگون پر ہی ان لوگون نے مجھسے بیعت کی اور بیعت کو فسخ کر دیا اور مجھکو اچھی طرح جانچا بھی نہین کہ انکو میرا ظلم اور میرا عدل معلوم ہوتا اب مین خدا کی حجت پر جو انکے اوپر قائم ہی اور خدا کے علم پر جو اُن کے متعلق اُسے ہی قناعت کرتا ہون[ل] اور مین باوجود ان سب باتون کے انھین بلاؤنگا اور اپنے معذرت کرونگا اگر وہ قبول کرلین (تو بہتر ہی) تو یہ بھی قبول کرلیجاتی ہو پھر حق تو اس بات کا زیادہ مستحق ہو کہ اسکی طرف رجوع کیا جائے اور اگر یہ لوگ میرا عذر قبول نکرینگے تو پھر انھین تلوار کی باڑھ (کا مزہ چکھا) دونگا میری تلوار ہر باطل سے شفا دینے کو اور اسپر فتح پانے کو کافی ہو۔
حضرت علی سے یہ بھی روایت ہی کہ انھون نے فرمایا مجھے امید ہو کہ ہم اور طلحہ اور عثمان اور زبیر اُن لوگون مین ہین جنکے حق مین اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ہی ونزعنا مافی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین۔[ل۲]

حضرت طلحہ کے قتل کا سبب یہ ہوا کہ مروان بن حکم نے انھین ایک تیر مارا جو اُن کے گھٹنے مین لگا (زخم سے جو خون جاری ہوا تو یہ حالت ہوئی کہ) جب لوگ زخم کا منھ بند کرتے تھے تو پیر پھول جاتا تھا اور جب چھوڑ دیتے تھے تو خون بہنے لگتا تھا تو حضرت طلحہ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو یہ تیر خدا کا بھیجا ہوا ہی چنانچہ اُسی زخم سے انتقال کیا مروان نے (جب انکو زخمی کیا تو) کہا اب مین آج کے بعد کسی سے اپنا انتقام نہ لونگا اور حضرت عثمان کے فرزند سے کہا کہ مینے تمھارے باپ کے ایک قاتل کا تو کام تمام کر دیا۔ حضرت طلحہ جانب کلا مین مدفون ہوئے واقعہ جمل ۱۰ جمادی الآخر ۳۶ھ مین ہوا تھا اس وقت حضرت طلحہ کی عمر ساٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین باسٹھ برس اور بعض لوگ کہتے ہین چونسٹھ برس۔ رنگ گندمی تھا بہت خوبصورت تھے (سر مین) بال بہت تھے بال نہ بہت پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے (بالون کی) سپیدی کو (خضاب سے) متغیر نکرتے تھے رنگ سفید تھا مائل بسرخی میانہ قد سے کچھ کم تھے سینہ چوڑا تھا شانے چوڑے تھے جب کسی طرف دیکھتے تو پوری طرح دیکھتے (گوشہ چشم سے دیکھنے کی عادت نہ تھی) پیر پر گوشت تھے۔

شعبی نے بیان کیا ہو کہ حضرت طلحہ جب شہید ہوئے اور حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو انکے چہرہ پر سے مٹی پونچھنے لگے[ل۳] اور فرمایا کہ ای ابو محمد یہ بات مجھپر بہت شاق ہو کہ مین تجھکو آسمان کے تارون کے نیچے خاک آلودہ دیکھون پھر فرمایا کہ ای اللہ مین اپنے برے ارادہ اور برے کام سے تیرے سامنے شکایت کرتا ہون پھر حضرت طلحہ کیلئے دعائی رحمت کی اور فرمایا کہ کاش مین اس (واقعہ جانکاہ سے) بیس برس پہلے مرگیا ہوتا اور وہ اور اُنکے ساتھی بہت روئے حضرت علی نے ایکمرتبہ ایک شخص کو یہ شعر پڑھتے سُنا۔

ل دیکھئے اسی کا نام کمال اور توسط ہی باوجودیکہ فوراً ہی اس خبر کے سننے سے بہت ہی جوش غضب کا ہوگا مگر پھر بھی کوئی کلمہ بد اپنے مخالفین کی نسبت منھہ سے نہ نکالا بلکہ انکو علم خدا کے حوالہ کر دیا ۱۲

ل۲ ترجمہ ہم انکے دل سے تمام کینے نکال دینگے اور وہ ایکدوسرے کے سامنے بھائی بھائی بنکے تختون پر بیٹھینگے ل۳ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے باہمی تعلقات اور انکے دلونکی صفائی کا کچھ نمونہ بیان سے معلوم ہوسکتا ہی کیا کوئی شخص اپنے دشمن کی نسبت ایسے کلمات کہسکتا ہو جو حضرت مرتضیٰ نے حضرت طلحہ کی نسبت فرمائے

فتی کان یدنیہ الغنی من صدیقہ ¹ — اذا ما ہو استغنی و یبعدہ الفقر

حضرت علی نے فرمایا اس شعر کے مصداق تو ابو محمد طلحہ بن عبید اللہ تھے اللہ ان پر رحم کرے سفیان بن عیینہ کہتے تھے کہ حضرت طلحہ ہر روز ایک ہزار (دانی) خیرات کرتے تھے واقدی نے بیان کیا ہی کہ دانی کا وزن دینار کی برابر ہوتا ہی یعنی دراہم فارس کا وزن ہی جو بغلیہ کے نام سے مشہور ہین۔ حماد بن سلمہ نے حضرت علی بن زید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ ایک شخص نے حضرت طلحہ کو خواب مین دیکھا کہ وہ فرماتے ہین میری قبر دوسری جگہ ہٹا دو مجھے پانی بہت تکلیف دیتا ہی اسی طرح پھر دوبارہ انھین خواب مین دیکھا غرض متواتر تین بار دیکھا تو وہ حضرت ابن عباس کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا لوگون نے جاکے انکی قبر کو دیکھا تو اس کا وہ حصہ جو زمین سے لگا ہوا تھا پانی کی تری سے سبز ہوگیا تھا پس لوگون نے اس قبر سے انکو نکال کے دوسری جگہ دفن کر دیا حضرت زید کہتے تھے کہ گویا مین اب بھی اس کافور کو دیکھ رہا ہون جو انکی دونون آنکھون مین لگا ہوا تھا انکے جسم مین بالکل تغیر نہ آیا تھا صرف انکے بالون مین کچھ فرق آگیا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے تھے لوگون نے ایک گھر ابوبکرہ کے گھرون مین سے دس ہزار درہم مین مول لیکے انکو اسمین دفن کیا۔ ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب بن نصر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزقویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکرم بن احمد قاضی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن محمد یعنی ابو عثمان الجدابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن فضل بن ابی سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن زید نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت علی و طلحہ و زبیر کی برائی بیان کر رہا تھا حضرت سعد بن مالک نے اُسے منع کیا اور فرمایا کہ میرے بھائیون کی غیبت نکر اُسنے نمانا پس حضرت سعد اُٹھے اور انھون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد اسکے دعا مانگی کہ اے اللہ اگر یہ باتین تیرے خلاف مرضی ہون جو یہ کہہ رہا ہی تو اسپر میری آنکھون کے سامنے کوئی بلا نازل فرمادے اور اسکو لوگون کیلئے باعث عبرت بنادے (یہ دعا مانگتے ہی) یکایک اُس شخص کے پاس ایک اونٹنی لوگون کے مجمع کو چیرتی ہوئی آئی اور اُسنے اُس شخص کو اپنے تھوتھن سے پکڑ لیا اور دانتون کے درمیان مین رکھکر پیس ڈالا یہانتک کہ وہ مرگیا (راوی کہتا ہی) مینے دیکھا کہ لوگ حضرت سعد کے پیچھے یہ کہتے ہوئے جارہے تھے کہ اے ابو اسحاق آپ کو مبارک ہو آپکی دعا قبول ہوگئی۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن مسافع بن عیاض بن صخر بن عامر بن کعب۔ بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ ان کا نام بھی طلحۃ الخیر تھا جس طرح اُن طلحہ بن عبید اللہ کا نام طلحۃ الخیر تھا جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین اس سبب سے لوگون کو بہت اشتباہ ہوگیا ہی بعض لوگون نے کہا ہی کہ انھین کے حق مین یہ آیت نازل ہوئی تھی ² وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ ولا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا اور یہ اس وجہ

¹ ترجمہ وہ ایک ایسے شخص تھے کہ دولتمندی انکو انکے دوست کے نزدیک لیجاتی تھی اور فقیری انکو دور رکھتی تھی مطلب یہ ہی کہ جب انکے پاس روپیہ ہوتا تھا تو وہ اپنے دوستون سے ملتے اور ان کی حاجت براری کرتے تھے اور جب انکے پاس روپیہ نہوتا بلکہ خود صاحب حاجت ہوتے تو کسی کے پاس نہ جاتے ۱۲

² ترجمہ تمھارے لئے (زیبا) نہین ہی کہ رسول اللہ کو رنج دو اور نہ یہ (جائز ہی) کہ انکی بی بیون سے انکے بعد نکاح کرو ۱۲

... انہوں نے ایک مرتبہ کہا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عائشہ سے مین نکاح کرونگا بعض مفسرین سے غلطی ہوگئی اور انہون نے یہ سمجھ لیا کہ یہ واقعہ ان طلحہ بن عبید اللہ کا ہے جو عشرہ مبشرہ میں ہیں چونکہ انھون نے ان طلحہ کے والد کا نام بھی عبید اللہ دیکھا اور نسب انکا بھی قریشی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ یہ صحابی بھی ہین (لہذا انھین اشتباہ ہوگیا) - ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور اس قول کو ابن شاہین سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ۔ انصاری الاوسی ثم من بنی جحجبا۔ احد مین شریک تھے اور غزوہ یمامہ مین شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے انکا نام طلیعہ لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو عقیل سلمی ہین۔ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین۔ ابن شوذب نے عقیل بن طلحہ سے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ طلحہ صحابی تھے اور ابو الولید طیالسی نے سلام بن مسکین سے انھون نے عقیل ابن طلحہ سے روایت کی ہے (اور کہا ہے) جن کے والد (یعنی طلحہ) صحابی تھے۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو نضری۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ طلحہ بیٹے تھے مالک لیثی کے جن کا نام طلحہ بن عبید اللہ تھا بعض لوگ انکو طلحہ بن عمرو نضری بھی کہتے ہین بنی لیث کے خاندان سے تھے اور اصحاب صفہ مین سے تھے۔ ہمین ابو یاسر بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ طلحہ نے اپنے بیان کیا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے کہتے تھے مین مدینہ گیا اور مین وہان کسی کو پہچانتا تھا لہذا مین صفہ[1] مین ایک شخص کے پاس فروکش ہوا ہم دونون آدمیون کو (کھانے کیلئے) روزانہ ایک چھوہارے ملتے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھی جب آپ نماز پڑھ چکے تو ایک شخص نے اصحاب صفہ مین سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ چھوہارون نے ہمارے پیٹ مین آگ لگا دی ہے اور حلق کٹ گیا ہے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھ گئے اور خطبہ پڑھا اسی خطبہ مین فرمایا کہ اگر مجھے روٹی یا گوشت میسر ہوتا تو ضرور مین دیتا (لہذا جو ملتا ہے اسی پر قناعت کرو مگر) آگاہ رہو عنقریب تم یا تم مین سے کچھ لوگ (ایسے عیش و عشرت کا زمانہ) پائین گے کہ شام کو بڑی بڑی قابین (لذیذ کھانون کی) انکے سامنے لگائی جاینگی اور کپڑے ایسے پہنوگے جیسے کعبہ کی پوشش ہے طلحہ کہتے تھے پھر مین اور میرا وہ ساتھی اٹھارہ دن تک اس حال مین رہے

---

[1] مسجد اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک سائبان تھا جسمین مسافر اور فقرا رہا کرتے تھے ۱۲

انہیں سوا کیہوں کے کچھ کھانے کو نہ ملا یہانتک کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس گئے تو انہوں نے ہماری خوب مہمانی کی (اب ہمکو معلوم ہوا کہ) وہ اہی چھوہارے بہتر تھے کعبہ کی پوشش اس زمانے میں سفید تھی یمن سے اسکے لئے کپڑا آتا تھا اس حدیث کو فضیل اور زکریا بن ابی زائدہ اور سلمہ بن علقمہ نے داؤد سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک خزاعی - ام جریر کے غلام ہیں - بصرہ میں رہتے تھے - ہمیں یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن حرب نے محمد بن ابی رزین سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میری والدہ بیان کرتی تھیں کہ ام جریر کو جب کسی شخص کا اہل عرب میں سے انتقال ہوتا تو بہت سخت رنج ہوتا انسے پوچھا گیا کہ اے ام جریر ہم تمھیں دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص اہل عرب میں سے مرجاتا ہی تو تمھیں بڑا سخت رنج ہوتا ہی انہوں نے کہا میں نے اپنے مولی ابی طلحہ بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کے ایک علامت یہ بھی ہی کہ اہل عرب ہلاک ہوجائیں - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بن جاہمہ سلمی - انسے انکے بیٹے محمد نے روایت کی ہی کہ انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں صرف اللہ کی خوشنودی اور آخرت کے لئے آپکے ہمراہ جہاد میں جانا چاہتا ہوں آپنے فرمایا کیا تمھاری ماں زندہ ہی میں نے عرض کیا کہ ہاں آپنے فرمایا جاؤ اسکی خدمت کرو تمکو وہیں جنت ملجائیگی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضیلہ - ابو بکر بن ابی علی نے انکا تذکرہ لکھا ہی اور انہوں نے اپنی سند سے انھوں نے اوزاعی سے انہوں نے ابو عبید دربان سلیمان بن عبد الملک سے انھوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انھوں نے طلحہ بن نضیلہ سے روایت کی ہی کہ انہوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی گئی کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے لئے نرخ مقرر کر دیجئے آپنے فرمایا نہیں اللہ مجھسے اس مال بھر کا حساب لیگا جس میں میں ایسا کروں مجھے خدا نے اسکا حکم نہیں دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اسکا فضل طلب کرو - اس حدیث کو ابو المغیرہ اور محمد بن کثیر نے اوزاعی سے روایت کیا ہی اور ان دونوں نے کہا ہی کہ یہ حدیث ابن نضیلہ سے مروی ہی اور ابن نضیلہ کا نام ان لوگوں نے نہیں لیا - ابن مندہ نے انکا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہی جنکا نام معلوم نہیں (صرف کنیت معلوم ہی) انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) طلحہ (رضی اللہ عنہ)

ان کا نسب نہین بیان کیا گیا۔ ابن اسحاق نے انکو اُن لوگون مین ذکر کیا ہی جو حنین کے دن شہید ہوئے یہ اور اُوس بن عائذ اور نفیت بن حبیب اور ثابت بن دائلہ اور طلحہ سب اسی دن شہید ہوئے۔

(سیدنا) طلق (رضی اللہ عنہ)

ابن علی بن طلق بن عمرو بعض لوگ انکو طلق بن قیس بن عمرو بن عبد اللہ بن عمرو بن عبد العزی بن سحیم بن مرہ بن دول بن حنیفہ یعنی حنفی سحیمی۔ یہ والد ہین قیس بن طلق کے کنیت انکی ابو علی ہی اُس وفد مین تھے جو یمامہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تھا یہ سب لوگ اسلام لائے تھے انکی حدیثین اہل یمامہ سے مروی ہین۔ ہمین ابو القاسم یعیش بن صدقہ فقیہ شافعی نے اپنی سند سے احمد بن شعیب سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم سے ہناد نے ملازم سے انھون نے عبد اللہ بن بدر سے انھون نے قیس بن طلق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا ہم وفد بنکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھی اور آپ سے عرض کیا کہ ہمارے شہر مین ایک کنیسہ (عبادتخانہ اہل کتاب) ہی (اسکو کیا کرین) اور آپ سے ہم نے آپ کے وضو کا غسالہ بھی طلب کیا پس آپ نے پانی منگایا اور اُس سے وضو کیا کلی کی اور ایک ظرف مین اسکو ڈالدیا اور ہمین حکم دیا کہ جب تم اپنے ملک مین پہونچنا تو اُس کنیسہ کو منہدم کر دینا اور اُسکی جگہ پر اس پانی کو چھڑک کر وہان مسجد بنالینا چنانچہ جب ہم اپنے شہر مین گئے تو ہم نے اس کنیسہ کو توڑ ڈالا اور وہی پانی اسکی جگہ پر چھڑک کر وہان مسجد بنالی اور وہان اذان پڑھی ہمارے یہان قبیلہ طی کا ایک نصرانی درویش تھا اُسنے جو اذان کو سنا تو کہنے لگا کہ سچی پکار ہی پھر وہ ہمارے ٹیلون مین سے ایک ٹیلہ پر چڑھ گیا اور بعد اسکے ہم نے اُسے نہین دیکھا۔ ہمین اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ملازم بن عمرو نے عبد اللہ بن بدر سے انھون نے قیس بن طلق بن علی حنفی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ وہ یعنی عضو تناسل جسم کا ایک ٹکڑا ہی اس حدیث کو ابو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔ ملازم کی حدیث عبد اللہ کی حدیث عبد اللہ نہایت صحیح اور عمدہ ہی۔ ان طلق کی روایتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی ہین ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) طلق (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید اور بعض لوگ یزید بن طلق کہتے ہین۔ اور اسکے علاوہ اور اقوال بھی ہین سعید قریشی اور ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی نام مین کیا ہی ہمین ابو موسی محمد بن ابی بکر بن ابی عیسی مدینی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

طلق یہ حدیث اس موقع کی ہی کہ کسی نے پوچھا تھا کہ عضو تناسل کے مس کر لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی یا نہین فرمایا کہ وہ بھی جسم کا ایک ٹکڑا ہی یعنی وضو نہ جائے گا۔

ہمیں ابو عمر یعنی عبدالوہاب ابن محمد بن مہرہ معلم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عاصم احول سے انھوں نے عیسی بن حطان سے انھوں نے مسلم ابن سلام سے انھوں نے طلق بن یزید یا یزید بن طلق سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر نکرو آور اس حدیث کو ابراہیم نے عبدالملک ابن مسلم سے انھوں نے عیسی بن حطان سے انھوں نے مسلم سے انھوں نے علی بن طلق سے روایت کیا اور اسی طرح اس کو عبدالرزاق نے معمر سے انھوں نے عاصم سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی زہری۔ قدیم الاسلام ہیں حبش کی طرف یہ اور ان کے بھائی مطلب ہجرت کرکے گئے تھے اور دونوں نے وہیں وفات پائی۔ انکے ایک بھائی عبدالرحمن بن الازہر بھی تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفہ بن عبداللہ بن ناشب۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ فراخدستی اور تنگدستی (غرض ہر حال میں) خدا سے ڈرتے رہو۔ انکے سوا انکے بیٹے کلیب بن طلیب کے کسی نے روایت نہیں کی اور کلیب ایک مجہول شخص ہیں انکی حدیث ابو قرہ یعنی موسی بن طارق نے غنی بن صباح سے انھوں نے کلیب سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر یعنی وہب بن عبد بن قصی بن کلاب بن مرۃ۔ قریشی عبدی۔ بعض نے انکے والد کا نام بجائے عمیر کے عمرو بیان کیا ہے۔ ان کی والدہ اروی بنت عبدالمطلب ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں طلیب کی کنیت ابو عدی ہے۔ یہ اس زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر میں (مخفی) تھے (طلیب جب اسلام قبول کر چکے) تو اپنی والدہ کے پاس گئے اور کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کر لیا ہے تو انھوں نے (نیک بخت) والدہ نے کہا کہ (تم نے بہت اچھا کیا) سب سے زیادہ مستحق اس بات کے کہ تم انکی مدد کرو تمھارے ماموں کے بیٹے (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں واللہ اگر ہم لوگ وہ کام کر سکتے جو مرد کر سکتے ہیں تو ہم انکی حمایت کرتے (پھر) طلیب حبش کی طرف ہجرت کر گئے۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی کہ انھوں نے ابن اسحاق سے ان صحابہ کے نام میں جو حبش کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے روایت کیا ہے۔ کہ انہیں (قبیلہ) بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب بن ابی کثیر بن عبد بن قصی بھی ہیں۔ اور زہری نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔

اور واقدی و ابن اسحاق نے (یہی) کہا ہے کہ طلیب جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور انکا شمار نیکوکار صحابہ میں تھا۔ اور زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ حضرت طلیب مہاجرین اولین میں سے تھے۔ اور جنگ بدر میں شریک تھے۔ اور غزوہ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض نے کہا ہے کہ یرموک میں شہید ہوئے انکی کوئی اولاد نہ تھی اور (انھیں پر کیا موقوف آیندہ چلکر) نسل بالکل منقطع ہو گئی۔ اسکو زبیر نے بیان کیا ہے۔ عبد بن قصی کی نسل کا آخری شخص جب مرا تو اسکا کوئی وارث نہ تھا۔ لہذا عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس اور عبید اللہ بن عروہ بن زبیر کو انکا مال دلایا گیا بوجہ اسکے کہ ان دونوں کا نسب قصی تک پہونچتا تھا۔ اور یہ دونوں (باعتبار نسب کے) برابر تھے۔ لوگوں کا بیان ہے کہ حضرت طلیب وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے خدا کی راہ میں خون بہایا۔ اور بعض نے سعد بن وقاص کو کہا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خویلد بن نوفل بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر۔ اسدی فقعسی ہیں۔ طلیحہ عرب کے بہادروں میں تھے اور (ایسے) تھے کہ بمقابلہ ہزار سوار کے شمار کیے جاتے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ سنہ نو ہجری میں بنی اسد کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جسمیں طلیحہ بن خویلد بھی تھے۔ (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ان لوگوں نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں تاکہ اس بات کی شہادت دیں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور آپ اسکے بندہ ہیں اور اسکے رسول ہیں۔ (پھر ان لوگوں نے بطور احسان جتانے کے کہا) کہ آپنے (کوئی واعظ) ہمارے یہاں نہیں بھیجا (ہم خود آئے ہیں) اور ہم اپنے باقیماندہ لوگوں کیلئے (واعظ ہونگے) پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یمنون علیک ان اسلموا الآیۃ[۱]۔ پس جب یہ لوگ چلے گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات (ہی) میں طلیحہ نے نبوت کا دعوی کیا۔ لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرار بن ازور اسدی کو ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے انکے ساتھ جانا چاہا طلیحہ کے پاس بھیجا تاکہ انسے مقاتلہ کریں اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی (اس درمیان میں) طلیحہ کا معاملہ اور بڑھ گیا اور دونوں قبیلے طی اور اسد و غطفان نے بھی انکی اطاعت کر لی۔ طلیحہ کہتے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام ہمارے پاس وحی لاتے ہیں پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو طلیحہ کی طرف بھیجا اور انھوں نے طلیحہ سے بزاخہ میں مقاتلہ کیا (پہلے) خالد بن ولید نے انکے پاس ثابت بن ارقم و عکاشہ ابن محصن کو بھیجا انکو طلیحہ نے قتل کر دیا اور ایک کو طلیحہ کے بھائی نے طلیحہ کے ساتھ عیینہ بن حصن (بھی) تھے جب قتال کا وقت آیا تو طلیحہ کے پاس عیینہ بن حصن آئے اور کہا کہ جبرئیل تمہارے پاس آئے تو انھوں نے جواب دیا کہ نہیں آئے پھر عیینہ نے دوبارہ

(۱) پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ آپ پر اپنے مسلمان ہو جانیکا احسان رکھتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ تم میرے اوپر اپنے مسلمان ہو جانیکا احسان نہ رکھو بلکہ یہ اللہ کا احسان تمہارے اوپر ہے کہ اسنے تمہیں ایمان کی ہدایت کی۔

یہی سوال کیا طلیحہ ہر مرتبہ یہی کہتا کہ نہیں آئے - تو عیینہ نے کہا بیشک آپکو جبریل نے ایسے حال میں چھوڑ دیا جس میں آپ کو بہت زیادہ ضرورت تھی طلیحہ نے کہا کہ اب اپنے عزت کی حمایت میں لڑو باقی دین آئین کوئی چیز نہیں جب طلیحہ نے جنگ میں شکست کھائی تو نواحی شام میں چلے گئے اور بنی جفنہ کے پاس قیام کیا یہانتک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہوگئی لیکن بعد حضرت عمر بن خطاب کے خلافت میں احرام کی نیت کرکے چلے (انتہائی [illegible] اسکے بعد حضرت عمر سے بھی ملے) تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تمہیں [illegible] دونوں نیکمردوں یعنی ثابت بن اقرم اور عکاشہ کو قتل کیا تھا طلیحہ نے عرض کیا یا امیر المومنین [illegible] اللہ تعالی نے ان دونوں کا مرتبہ بڑھا دیا (کہ شہید ہوئے) اور شکر ہے کہ ان دونوں کے ہاتھ سے مجھکو ذلیل و خوار کیا (اللہ [illegible]) [illegible] علاوہ اسکے بعد صالحیت بھی کرتے رہیں اسوقت ہیں طلیحہ نے اسلام کو خوب دل سے قبول کر لیا اور [illegible] مقام قادسیہ [illegible] لڑائی میں بڑے بڑے کارنمایاں ہوئے حضرت عمر نے نعمان بن مقرن کو خط میں لکھا تھا کہ لڑائی میں طلیحہ و عمرو بن معدی کرب کو شریک کر لو اور ان دونوں سے لڑائی کے کاموں میں مشورہ (بھی) لیا کرو اور کوئی دوسرا کام ان دونوں کے سپرد نکرو [illegible] انکا تذکرہ ابو عمر و ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

دیلی - ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار صحابہ میں ہے (مگر) مجھکو انکی کوئی حدیث معلوم نہیں - ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) طلیحہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ انصاری - یہ قول موسی بن عقبہ کا تھا اور انکا دوسرا نام طلحہ بیان کیا گیا ہے اور طلحہ کا ذکر اوپر گذر چکا ہے -

(سیدنا) طلیق (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن امیہ بن عبد شمس مناف ہیں اور ان کے لڑکے حکیم بن طلیق مولفۃ القلوب میں تھے - ان کا تذکرہ ابو [illegible] نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسکے سوا میں اسکا کچھ حال نہیں جانتا -

باب الطاء والهاء والياء

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر نہدی - سنہ ۹ ہجری میں جبکہ اکثر عرب کے وفد آئے یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوئے - لیث بن ابی سلیم نے حبیب عرنی سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے روایت کی ہے کہ جب عرب کے وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہوگئے تو طہفہ بن زہیر نہدی کھڑے ہوگئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

ہم آپ کے پاس تہامہ کے منتہائی مقام سے سخت لکڑی کے کجاؤون پر سوار ہوکے آئے ہین (ہمارے یہان قحط سالی کی یہ حالت ہی کہ) ہم بلیق بارسے پانی برسنے کی خواہش نہ رکھتے ہین اور گھاس اکھاڑ (کر کھا) تے ہین جہان ابر آیا ہمین پانی کی آرزو ہوتی ہی ہم بہت دور سے آگئے ہین زمین ہمارے یہان کی بہت سخت ہی چشمے خشک ہوگئے اور سبزی نہین رہی درختون کے پتے گر گئے گھاس خشک ہوگئی مویشی مر گئے تری باقی نہین رہی یارسول اللہ ہم بت پرستی اور ظلم سے بیزار ہوکر آپ کے پاس آئے ہین حوادث زمانہ سے پناہ مانگتے ہین ہم دعوت اسلام اور شریعت اسلام کو قبول کرتے ہین جب تک دریا کی روانی اور پہاڑون کا قیام ہی (ہم دین پر قائم رہینگے) ہان ہمارے پاس کچھ مویشی ہین جو کھانے کو نہین پاتے دودھ نہین دیتے چرنے کیلئے بھیجے جاتے ہین مگر دودھ انسے نہین نکلتا سخت قحط مین آگئے نہ چارہ پاتے ہین نہ دودھ دیتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ انکے دودھ اور دودھ کے ظرفون مین برکت دے اور انکے مویشی کے چرواہون کو مالدار کردے انکے پھل پکا دے انکے لئے چشمے جاری کردے اور یا اللہ انکی اولاد مین برکت دے (شاد) جو شخص نماز پڑھیگا وہ مسلمان سمجھا جائیگا اور جو زکوۃ دیگا وہ نیکوکار ہوگا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کی شہادت دیگا وہ خالص ہوگا ای نبی نہد کے لوگو شرک کی باتین چھوڑ دو نہ زکوۃ مین کوتاہی کرو نہ نماز مین غفلت کرو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی جگہ لکھا ہی مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ طہیہ کے نام مین بضم طاء و یای مشدد۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی وہان بھی آئے گا۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس غفاری۔ بعض لوگ انکا نام *طخفہ بیان کیا ہی۔ یہ اہل صفہ مین سے ہین انکے نام مین بہت سے اختلافات و اضطرابات ہوئے ہین ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی اسناد سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا انھون نے ہشام دستوائی سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے انھون نے یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری سے روایت کی کہ میرے والد (طہفہ) اہل صفہ سے تھے (ایکمرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب صفہ کے بارہ مین (لوگون سے) فرمایا کہ انکے ساتھ نیک سلوک کرو تو کوئی علی حسب لیاقت ایک کو اپنے ساتھ لے گیا کوئی دو کو یہانتک کہ پانچ آدمی باقی رہگئے جنمین مین بھی تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خود) فرمایا کہ میرے ساتھ عایشہؓ کے گھر چلو پس ہم سب آپکے ہمراہ حضرت عایشہؓ کے دردولت مین جا پہونچے اور آنحضرت نے عایشہؓ سے فرمایا کہ ہمکو کھانا کھلاؤ۔ بھنا ہوا گوشت لے آئین ہم سب نے کھایا۔ پھر آپنے (دوبارہ) فرمایا ای عایشہ (کچھ اور) کھلاؤ۔ تو حضرت عایشہؓ حیس لے آئین تو پھر ہم لوگون نے کھایا اسکے بعد آپنے فرمایا اے عایشہ (اب) ہم سبکو پانی پلاؤ۔ تو حضرت عایشہؓ ایک بڑے برتن مین پانی لائین تو سبھون نے پی لیا۔ پھر (دوسرا) پیالہ لائین اسمین دودھ تھا تو ہم سبھون نے اس کو بھی پیا (جب اکل و شرب سے فارغ ہوئے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگون کا

*طخفہ حیس ایک قسم کے کھانے کا نام ہی جو خرما و گھی و دہی وغیرہ سے بنایا جاتا ہی۔

جی چاہے تو (یہین) آرام کرو ورنہ مسجد مین چلے جاؤ تو ہم سب نے عرض کیا کہ مسجد مین جاتے ہین (پس مسجد مین آکر سو رہا) صبح کو مین پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ یکایک معلوم ہوا کہ کوئی شخص آکر اپنے پیر سے مجھکو ہلا رہا ہی اور کہتا ہی کہ اس ہیئت سے سونا اللہ کو ناپسند ہی مین نے جو نظر اٹھا کر دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایسا ہی اسکو ابراہیم بن طہمان اور خالد بن حارث اور معاذ بن ہشام اور وہب بن جریر نے ہشام سے روایت کیا ہی اور ایسا ہی اسکو اوزاعی اور شیبان اور موسی بن خلف اور یحیی بن عبدالعزیز اور ابو اسمٰعیل قناد نے یحیی سے انھون نے ابو سلمہ سے روایت کیا ہی- اور اُسکو حارث بن عبدالرحمن نے ابو سلمہ سے انھون نے عبداللہ بن طخفہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور اسکو ابو جعفری نے اوزاعی سے انھون نے یحیی سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے حارث سے انھون نے قیس بن طہفہ سے انھون نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی اور اس کو محمد بن اسحاق نے محمد بن عمرو بن عطا سے انھون نے نعیم المجمر سے انھون نے ابو طخفہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی اور مسلمہ بن علی نے روایت کی ہی زید بن واقدی سے انھون نے عبدالعزیز بن عبداللہ سے انھون نے محمد بن عمرو عطا سے انھون نے نعیم المجمر سے انھون نے ابن طہفہ سے انھون نے اپنے باپ سے اور اسکو نعیم المجمر نے ابن طہفہ غفاری سے بھی روایت کیا ہی اور ابو ذر سے بھی روایت کیا ہی- اور اسکو ابن ابی ذیب نے حارث بن عبدالرحمن سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے عبداللہ بن طہفہ سے روایت کیا ہی اس مین اور بہت سا اختلاف ہی اور حدیث ایک ہی ہے - ان کا تذکرہ بھی تینون نے لکھا ہی-

(سیدنا) طہمان (رضی اللہ عنہ)

یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے- بعض نے ان کا نام ذکوان بیان کیا ہی اور بعض نے اسکے علاوہ اور نام بھی بیان کیا ہی شریک نے عطا ابن سائب سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ میرے والد نے بنی ہاشم کیلئے (کچھ صدقہ کی) وصیت کی- تو مین ابو جعفر کے پاس آیا اور انکو اس وصیت کی خبر دی تو مجھکو بھیجا تھا ہاشم کی ایک بوڑھیا عورت کے پاس بھیجدیا (ا جاکر) تو جب مین وہان پہونچا تو اس عورت نے کہا کہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی نے جنکا نام طہمان تھا یا ذکوان (یہ) روایت کی ہی کہ مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے طہمان صدقہ نہ میرے لئے حلال ہی اور نہ میرے اہلبیت کیلئے اور غلامون کیلئے بھی وہی حکم ہی جو انکے مالک کیلئے ہی- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی- مگر ابن مندہ نے اس حدیث کو اسمٰعیل بن امیہ سے اور انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی کہ انکا ایک غلام تھا جسکو لوگ طہمان یا ذکوان کہتے تھے اسکے بعض حصہ کو میرے دادا نے آزاد کر دیا تھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جاکر اسکی اطلاع کی تو آپ نے فرمایا کہ دو تہائی رہے (اسی قدر) آزاد کر دینے سے آزاد ہوگیا لوگو (بوجہ دادا کے) وہ جب تک زندہ رہے اپنے مالک کی خدمت کرتے تھے- ابو عمر نے اس حدیث کو ان طہمان کے احوال مین بیان کیا ہی جو سعید بن عاص کے غلام تھے جیسا کہ ہم ابھی بیان کرینگے (اس اختلاف مین) ابو عمر کا قول حق معلوم ہوتا ہی اسلئے کہ

اسی حدیث سے (اولاً) یہ بات ظاہر ہوئی کہ کسی غیر کے غلام تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں دوسرے یہ بات کہ انکے آزاد کرنیوالے اسماعیل بن امیہ کے دادا تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تھے ابن مندہ نے چونکہ دونوں حدیثوں میں طہمان و ذکوان انکا نام دیکھا لہذا اونپر اشتباہ ہوگیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(سیدنا) طہمان (رضی اللہ عنہ)

سعید بن عاص کے غلام تھے بعض نے انکا نام (بھی) ذکوان بیان کیا ہے انکی حدیث اسماعیل بن امیہ بن عمرو بن سعید نے اپنے دادا سے انھوں نے انکی دادی سے روایت کی ہے کہ انکا ایک غلام تھا جس کو لوگ طہمان کہتے تھے اوسکے نصف حصہ کو ان لوگوں نے آزاد کر دیا تھا۔ اور اسی حدیث کو مرفوعاً بیان کیا ہے انکا ذکر ذکوان کے نام میں گذر چکا ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر نہدی۔ سنہ ۹ ہجری میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے بعض نے انکا نام طلحہ بیان کیا ہے انکا ذکر طلحہ کے تذکرہ میں پوری طرح سے گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ داری۔ ابو ہند کے بھائی اپنے بھائی کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپنے انکا نام عبدالرحمن رکھدیا۔ زیاد بن فائد بن زیاد بن ابی ہند داری نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے ابو ہند سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا ہم چھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یعنی تمیم بن اوس اور انکے بھائی نعیم بن اوس اور یزید بن قیس اور ابو ہند بن عبد اللہ جن سے یہ حدیث مروی ہے اور ابو ہند کے بھائی طیب بن عبد اللہ جنکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن رکھدیا تھا۔ اور فاکہ بن نعمان پس ہم سب نے اسلام قبول کر لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ ہماکو ان [illegible] ملک شام کی زمین [illegible] (مشہور فرمائی) زمین دیدی اور لکھ بھی دیا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ طیب بن برا ابو ہند داری کے اخیافی بھائی تھے وفد کے لوگوں میں تھے انکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن رکھا تھا۔ اور انکا ذکر سواد کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔

حرف الظاء

(سیدنا) ظالم (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ بن [illegible] بن کنانہ بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک انکی کنیت ابو صفرہ ازدی ہے۔ بعض نے انکے والد کا

نام سراق کہا ہی مہلب بن ابی صفرہ کے والد اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہین اس کو طبرانی وغیرہ نے لکھا ہی۔ ان کا تذکرہ اس جگہ ابو نعیم وابوموسی نے لکھا ہی۔ اور تینون نے انکا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہی۔ انشاء اللہ تعالی پھر وہان پر اعادہ کیا جائیگا۔

(سیدنا) ظالم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سفیان بن جندل بن یعمر بن حلیس بن نفاثہ بن عدی بن دیل بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ۔ کنانی دیلی کنیت انکی ابو الاسود ہی اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہین انکا ذکر ابن شاہین نے صحابہ مین کیا ہی اور ابن شاہین نے قاسم بن یزید سے انھون نے سفیان سے انھون نے بکیر بن عطار لیثی سے انھون نے ابو اسود دیلی سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین (حجۃ الوداع مین اسوقت حاضر ہوا) کہ آپ عرفات مین تشریف فرما تھے پس ایک جماعت اہل نجد کی آپ کی خدمت مین آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ حج کب وکیونکر ادا کیا جاتا ہی تو آپنے ایک شخص کو فرمایا (کہ پکار کر کہدو) تو اس شخص نے خوب پکار کر اعلان کر دیا کہ حج عرفہ کے دن ہوتا ہی۔ جو شخص نوین تاریخ کی شب کو قبل نماز صبح کے عرفات مین آگیا (گویا) اہل حج اسکا پورا ہوگیا۔ ابن شاہین نے اس حدیث کو ایسے سند سے بیان کیا ہی مگر یہ سند غلط ہی اور اسکا شبہ نہ کیا سے انھون نے عبد الرحمن بن یعمر دیلی سے روایت کیا ہی اور اسکو سفیان سے بہت سے لوگون نے اسی سند کے ساتھ بیان کیا ہی یہی صحیح ہی اسلیئے کہ ابو اسود کا (یہان پر) کوئی دخل نہین اور عبد الرزاق نے ابن جریج سے انھون نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم سے روایت کی ہی کہ محمد بن خالد نے مجھکو خبر دی کہ ابو اسود فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت حاضر ہوئے کہ آنحضرت لوگون کو بیعت کرا رہے تھے (مگر) یہ سند بھی غلط ہی۔ اس حدیث کو ابو عاصم نے ابن جریج سے انھون نے ابن خثیم سے انھون نے محمد بن اسود سے (یون) روایت کیا ہی ابن اباہ اسود) یعنی محمد کے والد اسود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اوسوقت حاضر ہوئے کہ بیعت لے رہے تھے پس بات یہ ہوئی کہ راوی سے لکھنے مین (اباہ) کا (ہ) چھوٹ گیا پس اوسکو پڑھنے مین (ابا الاسود) پڑھ لیا۔ جس کا مطلب یہ ہوگیا کہ اسود کے والد ورنہ درحقیقت اسود کے والد کو یہان پر راوی ہونے مین کوئی دخل نہین علاوہ یہ صحابی نہین ہین۔ بلکہ مشہور تابعی ہین حضرت علی کے شاگردون مین تھے تو انھون نے بصرہ کا عامل بنا دیا تھا یہ وہی ہین جنھون نے پہلے پہلے علم نحو کو ایجاد کیا ہی شعر بہت اچھے کہتے تھے اور حاضر الجواب تھے انکے حالات مشہور ہین انکے کلام بہت ہی حکمت آمیز و ضرب المثل ہین ان کا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ اسدی یہ زمانہ ردت مین جبکہ طلیحہ اسدی نے دعوۂ نبوت کیا تھا اسلام پر نہایت قدیم رہے۔ انھین نے طلیحہ سے کہا تھا کہ تو (نبی نہین ہی) بلکہ فقط ایک کاہن ہی (اسلیئے کہ) تو اپنے کلام مین بھی سجع بولتا ہی اور کبھی سچا اور نبی تو شعرا۔ [illegible]

سچے ہوتے ہیں جو خبر دیتے ہیں اسکے خلاف نہیں ہوتا۔ انکا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمارہ۔ انکو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنھوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے ظبیان سے سوید نے جنکی کنیت ابوقطبہ ہے حدیث بیان کی ہے اسکو ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ابونعیم نے (یہ) بیان کیا ہے کہ ظبیان بن عمارہ کو امام بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے جیسا کہ انسے بعض متاخرین نے نقل کیا ہے حالانکہ امام بخاری نے صرف یہ بیان کیا ہے کہ ظبیان نے حضرت علی سے انھیں کے قول کو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) ظبیان (رضی اللہ عنہ)

ابن کدادہ بعض نے خود انھیں کا نام کدادہ بیان کیا ہے یونس بن حباب نے عطاء خراسانی سے انھوں نے ظبیان سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے (یہ) فرمایا تھا کہ دنیا کی عمر (باقی) رہنے والی نہیں ہیں عنقریب سب زائل ہو جائینگی۔ ابو عمر نے ایک غریب طویل حدیث انکی اہل حدیث نے بیان کیا ہے۔ یہ کہا ہے کہ ظبیان بن کدادہ ایادی یا ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے اور آپنے ان کو آیات کرامہ میں معافی دیدیا تھا آدمی کے بارہ میں ظبیان کے یہ اشعار ہیں۔

اشہد بالبیت العتیق و بالصفا ... شہادۃ من احسانہ متقبل

بانک محمود لدینا مبارک ... وفی امین صادق القول مرسل

(سیدنا) ظہیر (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ عمرو کا دوسرا نام نبیت ہے وہ بیٹے ہیں مالک بن اوس کے۔ انصاری ہیں۔ اوسی ہیں (بیعت) عقبہ ثانیہ و غزوہ بدر میں شریک تھے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ اسکو موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے (یوں) روایت کیا ہے کہ وہ عقبہ میں شریک تھے اور ابو عمر نے (یہ) کہا ہے کہ جنگ بدر میں شریک نہ تھے (ہاں) غزوہ احد اور جو غزوات اسکے بعد ہوئے ہیں ان سب میں شریک تھے۔ یہ ظہیر رافع بن خدیج کے چچا ہیں اور اسید بن ظہیر کے والد ہیں۔ ہمیں ابن محمود اور ابو یاسر بن ہبہ نے اپنی اپنی سندوں سے مسلم بن حجاج تک خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ابو دمی یعنی مشہار نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ مجھسے یحیی بن حمزہ نے بیان کیا انھوں نے اوزاعی نے ابو نجاشی یعنی رافع بن خدیج کے مالک سے انھوں نے رافع بن خدیج سے روایت کرکے بیان کیا کہ

ـــــــ

ف ۱ ترجمہ میں کہ اللہ کو دعا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں بالکل شہادت اوس شخص کے جسکی راست بازی دکھلائی لوگوں میں مسلم ہو اس بات کی کہ آپ تعریف کئے گئے ہیں دنیا کیلئے مبارک ہیں باوفا ہیں امانت دار ہیں اپنے قول میں سچے ہیں (خدا کے) رسول ہیں۔

انھون نے کہا کہ میرے پاس ظہیر بن رافع آئے اور (یہ) کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین ایک ایسے کام کو منع کر دیا جو ہمارے لیئے آسان تھا مین نے دریافت کیا کہ وہ کیا کام تھا تو انھون نے کہا کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی حق ہی (وہ یہ ہی) کہ آپنے مجھسے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے زمین کو کیونکر آباد کرتے ہو۔ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ چہ تھائی پر یا کچھ وسق (پیمانہ کا نام ہی) تمریا جو کا مقرر کر کے (کسانون کو) دیدیتے ہین تو آپنے فرمایا کہ (اب) ہرگز ایسا نہ کرنا یا خود کھیتی کر دیا اوسکو پڑا رہنے دو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) ظبیر (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان اسدی۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہی۔ عیینہ بن عاصم بن سعد بن نقادہ اسدی نے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد نے انھون نے اپنے والد نقادہ سے بیان کیا ہی کہ انھون نے کہا کہ مین اپنے اسباب تجارت کے ساتھ مدینہ مین آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی اور مین آپ کو نہین پہچانتا تھا تو آپنے دریافت کیا کہ یہ شخص کس قبیلہ کا ہی تو مینے اپنا نسب آپسے عرض کر دیا۔ آپنے مجھکو اسلام کیطرف رغبت دلائی تو مینے اسلام قبول کر لیا اسکے بعد مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے پاس فلان فلان قسم کا مال ہی آپ مجھسے اوسکی زکوۃ وصول کر لین تو آپ نے وصول کر لیا پس مین ہی نے اول اول قبیلہ بنی اسد سے اپنے مال کی زکوۃ ادا کی۔ اسکے بعد (پھر) مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری تمنا ہی کہ آپ کوئی کام میرے متعلق فرما دین (کہ مین اوسکی تعمیل کرون) تو آپنے فرمایا (جاؤ) میرے لئے ایک اونٹنی خرید لاؤ جو شیر دار ہو سواری مین پختہ ہو تیز رفتار ہو (چال اوسکی ایسی ہو) کہ حاملہ عورت کو بھی تکلیف نہ دے پس مین وہان سے رخصت ہوکر آیا (اور پہلے مین نے) اپنی اونٹنیون مین تلاش کیا مگر (اس صفت کی اونٹنی) مجھے نہ ملی دوسری جگہ تلاش کرنا شروع کیا تو آپنے چچازاد بھائی جنکو لوگ ظہیر بن سنان کہتے ہین اونہین کے اونٹنیون مین پایا۔ پس اوسکو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر ہوا تو آپ کھڑے ہوکر اوسکا دودھ دوھنے لگے۔ یہانتک کہ برتن بھر گیا اس کے بعد آپنے مجھکو پلایا پھر پیئے (اوسکے تھن کیطرف) نظر کیا تو ویسی ہی بھرے ہوئے تھے مین نے چاہا کہ دونون آپنے فرمایا کہ (اسے) چھوڑ دو شاید کوئی دودھ کا طالب آ جاوے اس کے بعد آپ نے یہ دعا کی کہ خدایا اس مین اور جس شخص نے اس کو دیا ہی اسمین برکت مرحمت فرما پس مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ دعا تو ظہیر کے حق مین ہوئی اسلیکہ مین اس اونٹنی کو اونہین کی اونٹنیون سے لایا تھا تو گویا دینے والے وہی ہوے (لہذا مین اس مبارک دعا سے محروم رہا) پس مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لانیوالے کو بھی اس دعا مین شریک فرمالین تو آپنے دو مرتبہ فرمایا کہ اے خدا اوسکے مال مین بھی برکت دے جو اسکو لایا ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہی ابو نعیم نے کہا ہی کہ ابن مندہ نے سعد بن نقادہ کے نام تصحیف کر دی ہے اور اونکو سعد بن نفادہ فا کے ساتھ حالانکہ وہ خود نقادہ کے نام مین اپنے اسی شیخ سے جس سے یہ حدیث روایت کی ہی۔ اسی سند کیساتھ سعد بن نقادہ کے کیساتھ لکھ چکے تھے۔

حرف العین باب العین مع الالف

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

حویطب بن عبد العزی کے غلام تھے کلبی نے ابو صالح سے انھوں نے ابن عباس سے اس آیت ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ کے تفسیر میں روایت کی ہے کہ یہ آیت صہیب اور عمار اور انکی والدہ سمیہ اور انکے لڑکے یاسر اور بلال اور خباب اور عابس غلام حویطب بن عبد العزی کے بارہ میں نازل ہوئی تھی۔ ان لوگوں کو (طرح طرح کی) ایذائیں کفار پہونچاتے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن عامر غطیفی۔ عبد الرحمن بن عابس کے والد ہیں یہ صحابی ہیں عمرو بن ثابت نے عبد الرحمن بن عابس سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ میرے (چچا زاد) بھائیوں میں سب سے بہتر علی ہیں اور چچاؤں میں سب سے بہتر حمزہ ہیں اسکو کرانی بن عمرو نے عمرو بن ثابت سے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندوں سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سے ہناد نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے معاویہ نے اعمش سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے عابس بن ربیعہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کا بوسہ لے رہے تھے اور حجر اسود کو مخاطب ہوکر یہ فرما رہے تھے کہ میں تیرا بوسہ لیتا ہوں اور (اسکو بھی) خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اگر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں ہرگز تیرا بوسہ نہ لیتا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عابس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس غفاری بعض نے (اسکو برعکس) کہا ہے یعنی عبس بن عابس یہ کوفہ میں جا کر رہے تھے انسے ابو امامہ باہلی اور حکیم کندی اور زاذان یعنی ابو عمر نے روایت کی ہے اور یزید بن ہارون نے شریک سے انھوں نے عثمان بن عمیر سے انھوں نے زاذان یعنی ابو عمر سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ ہم لوگ (ایک دن) کوٹھے پر بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگوں کے ساتھ ایک صحابی بھی بیٹھے ہوئے تھے عثمان بن عمیر کہتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ زاذان نے انکا نام عبس یا عابس بتلایا تھا (اوس وقت میں) طاعون کی وجہ سے بہت سے

۱؎ ترجمہ آدمیوں میں بعض آدمی ایسے بھی ہیں جنھوں نے اللہ تعالی کی مرضی میں اپنی جانوں کو بیچ ڈالا ہے (کہ لوگ ان پر ایذائیں پہونچاتے ہیں مگر وہ اسکی کچھ پرواہ نہیں کرتے)

لوگ بھاگ رہے تھے تو عبس نے تین بار یہ کہا کہ اے طاعون مجھکو لیلے تو ان سے علیم کندی نے کہا کہ آپ ایسا کیوں کہتے ہیں کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ ناکام ہو کر کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے عبس نے کہا کہ میں نے (بھی) تو سنا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ چھ چیزوں میں موت کی طرف جلدی کرو (اول یہ) کہ جب بیوقوفوں کی حکومت ہو (دوسرے یہ کہ جب بیع و شرا میں زیادہ شروط ہونے لگیں (سوم یہ کہ جب حکام کی بیع ہونے لگے (چہارم یہ کہ جب خون بہانا ہلکا کر دیا جائے اور ان کا پاس نہ رہے (پنجم یہ کہ جب قطع رحم ہونے لگے (ششم یہ) کہ جب ایسے حاکم کی صحبت میں رہنا پڑے جس کو لوگوں نے قرآن پڑھنے کیلئے مقرر کیا ہو اور وہ ان سب سے بھی کم عقل رکھتا ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عازب (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی۔ انصاری۔ انکا پورا نسب انکے لڑکے براء کے ذکر میں گذر چکا ہے۔ ہمیں ابو الفضل بن ابی ... عبد اللہ بن احمد خطیب نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہم سے ابوبکر بن بدران حلوانی نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے ابو ... حسن بن علی بن جوہری نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہمیں ابوبکر بن مالک نے خبر دی انھوں نے کہا کہ ہمیں عبد اللہ بن احمد نے خبر دی انھوں نے کہا کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا انھوں نے کہا ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا انھوں نے کہا کہ ہم سے اسرائیل نے ... اسحاق سے انھوں نے براء بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر نے (میرے والد (عازب) سے ایک کجاوہ تیرہ درہم میں خرید کیا اور (میرے والد) عازب سے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے براء سے کہدو کہ اس کجاوہ کو میرے گھر تک پہونچا دے میرے والد نے کہا (کہ میں ہرگز براء کو) نہیں کہونگا یہانتک کہ آپ مجھسے یہ بیان نہ کریں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) چلے اور آپ اونکے ہمراہ تھے تو آپ نے کیا کیا اور کس طرح کیا حضرت ابوبکر نے کہا ہم (مکہ سے چلکر تین دن غار ثور میں ٹھیرے ... بہت سویرے نکلے اور ایک دن ایک رات (برابر چلتے رہے) سونے کی (بھی) نوبت نہیں آئی یہاں تک کہ دوپہر کا وقت ہوا تو میں نے ادھر ادھر دیکھا کہ کہیں سایہ نظر آئے تو وہاں جا کے ٹھیریں پس ایکایک میری نظر ایک پتھر پر پڑی ... میں اسکے قریب گیا تو دیکھا کہ اسکے نیچے سایہ ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اس مقام کو صاف کر دیا ... انھوں نے پورا واقعہ (مدینہ تک پہونچنے کا) بیان ... یہ حدیث حضرت ابوبکر صدیق یعنی عبد اللہ بن عثمان ... انشاء اللہ تعالی آئے گی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصی (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عوف بن ابی بکر بن کلاب بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی صحابی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حاضر ہوئے تو آپ نے ان کا نام پوچھا انھوں نے عرض کیا میرا نام عاصی ہے آنحضرت نے فرمایا

نہیں بلکہ عاص انکا نام مطیع ہے یہ کلبی کا قول ہے

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام کنیت آپ کی ابو خالد مخزومی ۔ عکرمہ بن خالد کے دادا ہیں مکہ مین سکونت پذیر تھے عکرمہ نے اپنے باپ یا چچا سے انھون نے عکرمہ کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک مین فرمایا کہ جہان طاعون آجائے اور تم وہان ہو تو وہان سے نہ بھاگو اور جہان طاعون ہو وہان مت جاؤ ۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے اسکا تذکرہ لکھا ہے ۔

(سیدنا) عاص (رضی اللہ عنہ)

اسلمی مدنی ہین ہشام کے والد ہین ان کے بیٹے ہشام نے ان سے روایت کی ہے کہ انھون نے مقام غمیم مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ۔ یہ قول ابن مندہ کا ہے اور ابو نعیم نے کہا کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ لکھ کے کہا کہ یہ صحیح نہیں ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصراً لکھا ہے ۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن ابی اقلح اور ابی اقلح کا نام قیس بن عصمہ بن نعمان بن مالک بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ثم الضبعی ہیں عاصم عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہین اور انھیں کا لقب (حمی الدبر) ہے جس کا قصہ آگے آتا ہے جنگ بدر مین بھی شریک تھے معمر نے زہری سے انھون نے عمرو بن ابی سفیان ثقفی سے انھون نے ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ بطور جاسوس کے کہین بھیجا اور اسپر افسر عاصم بن ثابت کو بنایا پس وہ سریہ رخصت ہو کر چلا یہانتک کہ مقام عسفان اور مکہ کی درمیان پہنچا تو قبیلہ ہذیل کے خاندان بنی لحیان کو انکی خبر ہو گئی وہ لوگ قریب سو تیر انداز کے لیکر انکی تعاقب مین آئے حتی کہ انکے نزدیک پہونچکر انکو گھیر لیا اور کہنے لگے کہ ہم معاہدہ کرتے ہین کہ ہم لوگ تمہارے مین سے کسیکو نہین قتل کرینگے بشرطیکہ تم اتر آؤ عاصم نے کہا کہ مین کسی مشرک کی پناہ مین نہین اترونگا اور دعا کی کہ اے اللہ اپنے رسول کو ہماری خبر پہونچادے پس بنو لحیان نے ان سے قتال کیا اور ان پر تیر چلانے شروع کیے یہانتک کہ عاصم کو سات آدمیون سمیت شہید کرڈالا خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور ایک اور باقی رہگیا پس یہ لوگ کافر و کی معاہدہ پر اتر آئے کافرون نے انکو گرفتار کیا خبیب کا حال ہم انکی نام مین بیان کرچکے ہین اور عاصم کا حال یہ ہے کہ قریش نے اپنے قاصد روانہ کیے کہ انکی لاش یا کوئی عضو انکی بدن کا لاوین تاکہ انکی شناخت ہو جائے اور عاصم نے جنگ بدر مین عقبہ بن ابی معیط اموی کو قتل کر ڈالا تھا اور مسافع بن طلحہ اور اسکے بھائی کلاب کو بھی مار ڈالا تھا ان دونون کو تیر سے زخمی کیا تھا پس ان دونون مین سے کوئی اپنی مان سلافہ سے آکر کہنے لگا کہ مین نے اس شخص سے جسنے

عاص لغت مین نافرمان و سرکش ہے جو ایک مذموم صفت ہے چونکہ حضرت کو اس قسم کے برے نامون سے نفرت تھی لہذا آپنے بجائے عاص کے انکا نام مطیع کہا جسکے معنی فرمانبردار کے ہین

کرنسکے تیر مارا تھا سنا کہ کہتا تھا کہ اس کو پی (یعنی میرے حملے کو سنبھال) میں ابن الافلح ہون اسی وجہ سے سلافہ نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالی عاصم کے سر پر مجھے قابو دیگا تو اس مین مین شراب پیونگی جب عاصم رجیع کے دن شہید ہوئے تو قریش نے انکی سر کو اس غرض سے لینے کا ارادہ کیا تاکہ اُس کو سلافہ کے ہاتھ فروخت کرین پس اللہ تعالے نے دبیلے بھڑون کو انکی محافظت کے لیئے بھیجا وہ مثل سائبان کے اُنپر گھیرے رہین اور قریش کے قاصدون سے اُن بھڑون نے عاصم کی حفاظت کی اور انکو کسی طرح قابو نہ ملا جب وہ لوگ عاجز آگئے تو کہنے لگے کہ رات کو یہ بھڑین اڑ جائینگی اُسوقت ہم اپنا کام کرینگے مگر رات کو خدای تعالی نے مینھ برسایا اور سیلاب انکی لاش کو بہالے گیا پھر پتہ نہ لگا اور اسکی وجہ یہ تھی کہ عاصم نے اللہ تعالی سے عہد کیا تھا کہ وہ کسی مشرک کو مس نکرینگے اور نہ اُنکو کوئی مشرک مس کرے پس خدا نے انکی حفاظت بعد موت کے (بھی) یعنی بھڑ کی زنبیچہ کی لہذا انکا نام حمی الدبر رکھا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ بھر (نماز فجر مین) قنوت فرمایا جسمین رعل اور ذکوان اور بنی لحیان پر لعنت کرتے رہے اور حسان بن ثابت نے بنو لحیان کے ہجو مین یہ اشعار کہے۔

لعمری لقد شابت ہذیل بن مدرک — احادیث کانت فی خبیب و عاصم
احادیث لحیان صلوا بقبیحہا — ولحیان رکابون شر الجرائم

ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جبل اور انکا نام قیس بن عمرو بن مالک بن عزیز بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف امیر ابونصر بن ماکولا نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین حضرت عمر بن خطاب کے زمانے مین بہت باعزت رہے ہین۔ یہ قول عدوی کا ہو پھر عدوی نے کہا کہ واقدی نے بیان کیا ہو کہ یہ عاصم بیٹے ہین عبداللہ بن قیس کے اور قیس وہی ابوجبل بن مالک بن عمرو بن عزیز بن مالک ہین اور انھون نے یہ بھی کہا ہو کہ یہ عاصم جنگ احد مین شریک تھے ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابوعمر و پر استدراک کرنیکے لیئے لکھا ہو۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

حبشی۔ زرعۃ شنفری کے غلام ہین انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ اسی کو مستغفری نے بیان کیا ہو اور ابوعبداللہ بن مندہ نے انکا تذکرہ اُن اصرام کے بیان مین لکھا ہو جنکا نام حضرت نے زرعۃ رکھا تھا اور یہ زرعۃ عاصم حبشی کے مالک ہین۔

لہ ترجمہ قسم اپنی جان کی قبیلۂ ہذیل بن مدرکہ نے خبیب اور عاصم کے واقعات خوب یاد کر لئے ہین اور لحیان اور ذکوان قبیلہ کی جرائم اور ناشائستہ حرکات [illegible]

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ اور بعض نے ابن حارثہ ان کا نام بیان کیا ہے سعید بن بشیر نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے نقل کیا ہے کہ حسن نے کہا کہ ہم عاصم بن حارثہ کے یہاں گئے پس انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کبھی کوئی دربان تھا اور نہ آپ کے ساتھ کبھی کوئی مسند لیکر چلتا تھا اور نہ اور نہ آپ نے کبھی خوان پر کھایا انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن مشمت حمانی بعضوں نے کہا ہے کہ آپ اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان سے انکے بیٹے شعیب بن عاصم نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمرو نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن حکم۔ ہمیں ابو موسی نے تحریراً خبر دی ہے انھوں نے کہا ہمیں اسمعیل بن فضل بن احمد نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں ابو طاہر بن عبد الرحیم نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں ابو بکر بن مقری نے خبر دی انھوں نے کہا ہمیں ابو یعلی موصلی نے اپنی مسند میں خبر دی انھوں نے کہا ہم سے عمر بن ضحاک بن مخلد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے طالب بن مسلم بن عاصم بن حکم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے ایک عزیز نے بیان کیا انھوں نے کہا میرے دادا نے مجھ سے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج میں خطبہ کے وقت موجود تھا پس آپ نے فرمایا سنو تمہارے مال اور تمہاری جان (ہمیشہ ایسی) تم پر حرام ہیں جیسے کہ اس شہر میں اور آج کے دن۔ جان لو میری وفات کے بعد تم اس حد کو نہ پہونچنا کہ تم پھر کافر بنکر ایک دوسرے کی گردن آپس میں مارنے لگو۔ سنو حاضر کو چاہئے کہ جو غائب ہے اسکو خبر پہونچا دے کیونکہ میں نہیں جانتا کہ آج کے بعد پھر کبھی تم سے یہاں ملوں۔ یا اللہ تو گواہ رہ یا اللہ میں نے تیرا حکم پہونچا دیا۔ اور اسی سند سے مروی ہے ان کے دادا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو اللہ عزوجل نے (اسوقت) مزدلفہ میں جسقدر لوگ جمع ہیں انپر نظر عنایت فرمائی ہے پس انہیں سے نیکوں کو قبول کرلیا اور نیکوں کی سفارش بدوں کے حق میں قبول فرماکر ان سے بھی درگذر کیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان ثقفی مدینہ میں سکونت پذیر تھے حشرج بن نباتہ نے ہشام بن خلیب سے انھوں نے بشر بن عاصم سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکے پاس کسی کو بھیجا تاکہ انکو (صدقہ تحصیل کرنے کیلئے) عامل بناکر کہیں بھیجیں مگر انھوں نے عامل ہونے سے انکار کیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے

کہ آپ فرماتے تھے جب قیامت کا دن ہوگا تو حاکم لایا جائیگا اور دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائیگا بعد اسکے اللہ تعالی پل کو حکم دیگا وہ ڈگمگائیگا پس اگر وہ فرمانبردار ہوگا تو اللہ تعالی اسکی دستگیری فرماکر اپنی رحمت سے اسکو دونا ثواب دیگا اور جو نافرمان ہوگا تو پل اسکے لیئے پھٹ جائیگا اور وہ دوزخ کے قعر میں جو بقدر ستر برس کی مسافت کے ہوگا گر جائیگا اسی طرح سشریح بن نباتہ نے اسکو روایت کیا ہی مگر اور لوگون نے اپنی روایت مین عن ابیہ نہین کہا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ اور ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی حدیث صحیح نہین۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ قائم کرکے کہا ہی کہ عاصم ابو بشر۔ اور ابو موسی نے انکے تذکرہ مین لکھا ہی کہ ابو ذکر یا یعنے ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کرنیکے لیئے انکا ذکر کیا ہی حالانکہ انکا تذکرہ انکے دادا لکھ چکے تھے حق وہی ہی جو ابو موسی نے لکھا ابن مندہ کو اپنے دادا پر استدراک کرنا نہ چاہیئے تھا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن دوم بن ذبیان بن ہمیم بن ذہل بن بلی البلوی۔ یہ عاصم انصار کے خاندان اوس کے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف کی شاخ بنی عبید بن زید کے حلیف تھے۔ اور انکی کنیت ابو عبد اللہ ہی اور بعض لوگون نے ابو عمر بیان کی ہی اور معن بن عدی کے بھائی ہین اور بنی عجلان کے سردار تھے یہ جنگ بدر جنگ احد جنگ خندق اور کل غزوات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ بدر مین بذات خود نہین شریک تھے کیونکہ حضرت نے انکو مقام روحا سے واپس کرکے مدینہ کی بلندی پر خلیفہ بنا کے بھیجا تھا اسکو محمد بن اسحاق اور ابن شہاب نے بیان کیا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا حصہ (مال غنیمت مین) لگایا تھا اور اجر اخروی کا بھی انکو امیدوار کیا تھا اور یہی ہین جنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عویمر عجلانی کے بابت سوال کیا تھا اسپر قصہ لعان نازل ہوا اور یہی ابو البداح بن عاصم کے والد ہین ابو القاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن نسائی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یحیی نے بیان کیا انہون نے ابو البداح بن عاصم بن عدی سے انہون نے اپنے باپ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہون کو (منی مین جاکر) شب باشی کرنیکی اجازت دیدی تھی اور یہ کہ وہ قربانی کی رمی کرین اور اسکے بعد والے دو دن کی ایک ہی دن مین کرلین۔ انہون نے ۴۵ ہجری مین وفات پائی اور ایکسو پندرہ برس زندہ رہے اور بعض لوگون نے انکی عمر ایکسو بیس برس کی بیان کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

بن عکیر مزنی انصاری۔ یہ قبیلۂ بنو عوف بن خزرج کے جو خاندان انصار سے ہین حلیف تھے انکا تذکرہ موسی بن عقبہ نے ان صحابہ کے ذکر مین جو جنگ بدر اور احد مین شریک تھے لکھا ہی۔ یہ طبری کا قول ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھ کر کہا ہی کہ اسی کلام [illegible]

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن خطاب عدوی قریشی۔ انکی ماں جمیلہ بنت ثابت بن ابی الافلح ہین انکا نام پہلے عاصیہ تھا حضرت نے انکا نام جمیلہ رکھا اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ جمیلہ عاصم بن ثابت کی بیٹی تھین بہن نہ تھین یہ عاصم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس پہلے پیدا ہوئے تھے انکی والدہ نے حضرت ابوبکر صدیق (خلیفہ وقت) کے یہان انکی لاپانیکا دعوی[1] انکے والد (حضرت عمر) پر دائر کیا اسوقت انکی عمر چار برس کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ آٹھ برس کی تھی اور حضرت عمر نے عاصم کی والدہ کو جب طلاق دیدی تو یزید بن جاریہ انصاری انکو اپنے نکاح مین لائے لہذا عبدالرحمن بن یزید کے بھی وہ والدہ ہوئین پس وہ عاصم کے علاتی بھائی ٹھہرے اور عاصم دراز قد اور فربہ شخص تھے چنانچہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا ایک ہاتھ اور دوسرے کے ڈیڑھ ہاتھ کے برابر ہوتا تھا اور بہت نیک اور صاحب فضیلت تھے انکی کنیت ابوعمر ہے سنہ ہجری مین اپنے بھائی عبداللہ کی وفات کے پہلے انتقال کیا انکے بھائی عبداللہ نے انکے مرثیہ مین یہ شعر کہا ؎ ولیت المنایا کن خلفن عاصما ⁂ فعشنا جمیعًا او ذہبن بنامعًا[2]

اور عاصم شاعر تھے بہت عمدہ شعر کہتے تھے بیان کیا گیا کہ ہر شخص سے فضول باتین شعر مین بے ارادہ نکل جاتی ہین بجز عاصم بن خطاب کے یہ عاصم عمر بن عبدالعزیز کے نانا تھے (یعنی عمر بن عبدالعزیز کی والدہ) ام عاصم بیٹی تھین عاصم بن عمر بن خطاب کی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن خالد بن حرام بن اسعد بن ودایعۃ بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانۃ کنانی لیثی۔ انکے بیٹے نصر ان سے روایت کرتے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین داخل ہوا اور آپ کے اصحاب اللہ اور اسکے رسول کے غضب سے پناہ مانگ رہے تھے مین نے انسے کہا کہ تم لوگ پناہ کیون مانگ رہے ہو انھون نے جواب دیا کہ حضرت ابھی خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت اسپر ہو (میرے وعظ سے) کسی کو اٹھا لیجائے اور (اسپر بھی) جو کسی کے اٹھانیسے اٹھ جائے۔ میری امت کی خرابی فلان شخص کے سبب سے ہو گی جسکے سرین بہت فربہ ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عاصم (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امرء القیس بن ثعلبۃ بن عمرو بن عوف انصاری۔ جنگ بدر مین شریک تھے

---

[1] دعوی کرنے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عمر نے انکو طلاق دیدی تھی اور عاصم کو ان سے علیحدہ کر لیا تھا ۱۲

[2] کاشکے موتین عاصم کو چھوڑ جاتین جو پس ہم سب زندہ رہتے یا ہم سب کو اکٹھا لیجاتین۔

محمد بن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے اس کو بیان کیا ہو اور جنگ احد مین شریک تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

سیدنا عاقل (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن غیرہ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ یہ قبیلہ بنو عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ اور انکے بھائی عامر اور خالد اور ایاس فرزندان بکیر سب کے سب جنگ بدر مین شریک تھے۔ اور عاقل جنگ بدر مین شہید ہوگئے مالک بن زہیر جشمی نے انکو شہید کیا اور اسوقت انکی عمر ۳۴ برس کی تھی اور پہلے انکا نام غافل غ سے کیسا تھا جب مسلمان ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عاقل قاف کے ساتھ رکھا حضرت ارقم کے گھر مین سب سے پہلے یہی مسلمان ہوکر دست بیعت ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود طائی۔ انکا تذکرہ سعید قرشی نے کیا ہی۔ اور انھون نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اور انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عمرو سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر بن اسود کو ایک خط لکھا تھا جسکا مضمون یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم[1] ہذا کتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعامر بن الاسود المسلم ان لہ ولقومہ من طے ما اسلموا علیہ من بلادہم ومیاہہم ما اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وفارقوا المشرکین وکتبہ المغیرۃ۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اضبط اشجعی یہی ہین کہ انکو حضرت کے لشکر نے یہ سمجھکر کہ یہ دراصل مسلمان نہین صرف جان بچانیکے لئے کلمہ شہادت پڑھ رہے ہین مار ڈالا تھا یہ ابو عمر کا قول ہی اور بعض مورخین نے انکے قتل کا سبب یہ بیان کیا ہی جو قعقاع بن عبد اللہ نے اپنے والد عبد اللہ سے روایت کیا ہی چنانچہ وہ کہتے تھے کہ ہمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کے ہمراہ بھیجا پس ہماری طرف عامر بن اضبط کا گذر ہوا انھون نے ہمین مسلمانون کی طرح سلام کیا ابو عبد اللہ نے کہا کہ ہملوگ انھین دیکھکر خائف ہوئے یہانتک محلم بن جثامہ نے انپر حملہ کیا اور انکو قتل کر دیا اور انکا اونٹ اور دودھ کا برتن اور کچھ سامان چھین لیا پس جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تو انکا حال بیان کیا پس اللہ تعالی نے یا ایہا الذین امنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا[2] الخ نازل فرمائی اور اسکو محمد بن اسحاق نے قعقاع

---

[1] بڑے مہربان نہایت رحم والے خدا کے نام کیساتھ مین شروع کرتا ہون۔ یہ خط ہی محمد رسول اللہ کیطرف سے عامر اسود کے نام جو مسلمان ہوگئے ہین کہ انھین اور انکی قوم کو جو قبیلہ بنی طے سے ہین وہ ملک اور پانی کے چشمے کہ جنپر وہ مسلمان ہوئے ہین دیدئے گئے بشرطیکہ وہ نماز اور زکوۃ کو ادا کرتے رہین اور مشرکین سے جدا رہین۔ یہ خط مغیرہ کے قلم کا لکھا ہوا تھا۔

[2] ترجمہ اے ایمان والو جب تم اللہ کی راہ مین (جہاد کیلئے) سفر کیا کرو تو کسی سے قتل کر نہین عجلت نکیا کرو (بلکہ پہلے یہ تحقیق کر لیا کرو کہ یہ کافر ہی یا مسلمان۔

بن عبد اللہ سے انھون نے ابو حدرد سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے کیا ہی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ اس سریہ مین جو مقتول ہوا اسکا نام مرداس بن نہیک تھا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن اکوع: ان سے انکی بھتیجی سلمۃ بن عمرو بن اکوع نے روایت کی ہی انکا حال عامر بن سنان بن اکوع کے ساتھ انشاء اللہ تعالی بیان کیا جائیگا مگر تینون نے انکا حال یہین لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن امیہ بن زید بن حسحاس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی۔ خاندان عدی بن نجار سے ہین اور آپ ہشام بن عامر کے والد ہین جنگ بدر مین شریک تھے یہ قول ابن اسحاق اور ابن شہاب کا ہی اور جنگ احد مین شہید ہوئے ابو عمر نے کہا ہی کہ جب انکی بیٹی ہشام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئین تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ عامر کیا اچھے آدمی تھے مگر (افسوس) انکی اولاد (کوئی ویسی) نہ ہوئی ابو الفضل منصور بن حسن طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنی احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حمید بن ہلال نے بیان کیا اور وہ ہشام بن عامر سے نقل کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ انصار احد کے دن آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم زخمی ہین اور تھک گئے ہین پس ان شہیدون کے دفن کی بابت آپ کیا فرماتے ہین پس آپ نے فرمایا کہ چوڑی چوڑی قبرین کھودی جائین اور دو دو تین تین آدمیون کو ایک ایک قبر مین دفن کرو پھر انھون نے عرض کیا پہلے قبر مین کس کو رکھین آپنے فرمایا کہ پہلے اُسکو رکھو جو انمین زیادہ قرآن دان ہو ہشام بن عامر کہتے ہین کہ میرے والد دو یا ایک انصار سے پہلے قبر مین رکھے گئے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہی کہ انکی بیٹی ہشام حضرت عائشہ کے پاس گئین۔ حالانکہ جو حضرت عائشہ کے پاس گئے تھے وہ سعد بن ہشام بن عامر تھے چنانچہ انھون نے حضرت عائشہ سے وتر کو پوچھا تھا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیۃ بن مغیرۃ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ یہ حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم کے بھائی ہین فتح مکہ کے سال میں اسلام لائے اور ام سلمہ سے روایت کرتے ہین۔ ہمین عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتادہ نے بیان کیا انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے عامر بن امیۃ سے انھون نے اپنی بہن ام سلمہ سے روایت کرکے خبر دی کہ آنحضرت صلعم کو

جنابت کی حالت مین (اگر کبھی) رمضان مین اُٹھتے تو بدستور روزہ رکھتے روزہ کو نہ چھوڑتے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بکیر لیثی۔ انکا ذکر انکے بھائی عاقل کے ذکر مین ہو چکا جنگ بدر مین شریک تھے یہ قول ابن شہاب کا ہے اور انکے بھائی بھی جنگ بدر مین شریک تھے ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر کہتے ہین کہ میری دانست مین انکی کوئی روایت نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن بلحارث۔ اور بعض لوگون نے (انکو بجائی بلحارث کے) ثعلبہ کا بیٹا کہا ہے ابن زید بن قیس بن امیہ بن سہل بن عامر انکی کنیت ابو درداء ہے مستغفری نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور کہا ہے کہ یحیی بن یونس نے ایسا ہی انکا نسب بیان کیا ہے مگر اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہے اور ابو درداء کے بعض لڑکون نے ابو درداء کا نام عامر بتایا ہے ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے بھی انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور انکو ابن بلحارث کہا ہے حالانکہ یہ غلط ہے (یہ ابن بلحارث نہین ہین) یہ حارث بن خزرج اکبر کی اولاد سے ہین ان حارث کی اولاد کو بلحارث کہا جاتا ہے (جسکے اصل بنی الحارث ہے) جیسا کہ بلہجیم و بلعنبر وغیرہ کہا جاتا ہے جسکی اصل بنی الہجیم بنی العنبر ہے اور درمیان عامر اور ابن حارث کی کئی پشتین ہین چنانچہ انکا تذکرہ عویمر کے بیان مین اس سے زیادہ انشاء اللہ تعالی کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ بنی جحجبا بن عوف [illegible] بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے انصار کے خاندان اوس مین سے تھے۔ غزوۂ احد مین شریک تھے اور غزوۂ یمامہ مین شہید ہوئے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف۔ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن قیس یہ قیس والد ہین افلح کے۔ انصاری ہین اوسی ہین۔ انکا نسب ان کے بھائی عاصم کے نام مین گذر چکا ہے اپنی قوم مین سردار تھے۔ یہی ہین جنہون نے بقول بعض عقبہ بن ابی معیط کو غزوۂ بدر مین قتل کیا تھا اور بعض کا قول ہے کہ اسکے بھائی عاصم بن ثابت نے قتل کیا تھا انہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو [illegible] نے لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ثوبان صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث فہری بنی حارث بن فہر بن مالک سے ہیں - غزوہ بدر میں شریک تھے انکی کوئی روایت معلوم نہیں - محمد بن اسحاق سے یونس بن بکیر نے شرکائے بدر کے ناموں میں بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عامر بن حارث کا نام بھی روایت کیا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابو نعیم نے انکا نام عامر بن حارث فہری لکھکر ابن مندہ کا قول نقل کیا ہے بعد اسکے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے انکا تذکرہ یونس سے انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انکا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح اور کنیت ابو عبیدہ نقل کی ہے اور موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے انکا نام عمرو بن عامر بن حارث نقل کیا ہے اور خاندان بنی ضبہ بن فہر سے انکو بیان کیا ہے - میں کہتا ہوں کہ یہ ابو نعیم کا کلام تھا اور اسمیں اعتراض ہے کیونکہ ابن اسحاق نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جس طرح ابن مندہ نے لکھا ہے ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا بنی حارث بن فہر سے ابو عبیدہ بھی (شریک بدر) تھے جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح تھا اور (اسی خاندان کے) عامر بن حارث بھی (شریک بدر) تھے اس (مضمون) کو اسی طرح مثل یونس کے سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے روایت کیا ہے صرف عبد الملک بن ہشام نے زیاد بن عبد اللہ بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے اصحاب بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ انھوں نے کہا خاندان بنی حارث ابن فہر سے ابو عبیدہ بن جراح (بھی شریک بدر) تھے جنکا نام عامر بن عبد اللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث تھا اور (اسی خاندان کے ایک شخص) عمرو بن حارث بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال (بھی شریک بدر) تھے اور ان دونوں کے علاوہ اوروں کا نام بھی روایت کیا ہے مگر عامر بن حارث کا نام نہیں روایت کیا بلکہ اُن کے عوض عمرو بن حارث کا نام ذکر کر دیا ہے (لیکن یہ اختلاف کچھ بیجا نہیں ہے) ابن اسحاق وغیرہ کے شاگردوں میں باہم اس قسم کا اختلاف برابر رہتا ہے یہیں یہاں بھی (اگر) اختلاف ہوا (تو کیا تعجب ہے) حاصل یہ کہ ابن مندہ نے جو کچھ بواسطہ ابن بکیر کے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ صحیح ہے ابن مندہ کو یہ الزام نہیں دیا جا سکتا کہ ابراہیم بن سعد نے (ابن اسحاق سے) انکا نام روایت نہیں کیا ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا (خصوصاً) ایسی حالت میں کہ سلمہ (دوسرے شاگرد ابن اسحاق کے) بھی یونس ابن بکیر کے موافق ہیں واللہ اعلم-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہانی بن کلثوم اشعری کنیت انکی ابو مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں دریائی سفر طے کر کے حاضر ہوئے تھے

یہ اُن صحابہ مین ہین جو مصر گئے تھے لہٰذا اہل مصر ہین سے ابراہیم بن مقسم مولی ہذیل سے اور اہل شام مین سے عبد الرحمن بن غنم نے اور ابو سلام حبشی نے روایت کی ہی۔ یہ یونس بن عبد الاعلی کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے کیا ہی۔ ابو نعیم نے کہا ہی کہ ابو مالک کے نام مین اختلاف ہی بعض لوگ انکو عمرو کہتے ہین اور بعض لوگون نے انکا نام عبید اور بعض لوگون نے انکا نام حارث بیان کیا ہی۔ ہر نام اپنے موقع پر ذکر کیا جائے گا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ابن لوی قریشی عدوی کنیت انکی ابو جہم ہی۔ ان کے نام مین ہی بعض لوگ انکا نام عامر کہتے ہین اور بعض لوگ عبید انکی کنیت ہی زیادہ مشہور ہی ہم انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ عبید کے نام مین بھی کرینگے اور کنیت کے باب مین بھی۔ انکے پاس وہ چادر تھی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

رامی خضری خضر ایک قبیلہ ہی قیس عیلان کا محارب بن خصفہ بن قیس عیلان کی ایک شاخ ہی یہ لوگ مالک بن طریف بن خلف بن محارب کی اولاد سے تھے مالک کو اور انکی اولاد کو لوگ خضر کہتے تھے بوجہ اسکے کہ وہ گندمی رنگ کے تھے یہ عامر تمام عرب مین سب سے زیادہ تیر انداز تھے۔ ہمین ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند سے ابو داؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے انھون نے ابو منظور سے انھون نے اپنے چچا عامر رامی سے جو خضر کے بھائی تھے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم اپنے وطن مین تھے یکایک (ایک دن) کچھ جھنڈے دکھائی دیئے مینے پوچھا یہ جھنڈے کیسے ہین لوگون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (تشریف لائے) ہین مین آپ کے پاس گیا تو دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہین اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہین پھر انھون نے ایک حدیث بیماریون کے ثواب مین اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جو بندون پر ہوتی ہی اُسکے بارے مین روایت کی ہی ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن کعب بن مالک ابن ربیعہ بن عامر بن سعد بن عبد اللہ بن حارث بن رفیدہ بن عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار اور بعض لوگون نے بیان کیا ہی کہ انکے والد کا نام ربیعہ بن مالک بن عامر ابن حجیر بن سلامان بن منبہ بن ہنب بن افصی تھا اور بعض لوگون نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہی عامر بن ربیعہ بن مالک بن ربیعہ

بن حجیر بن سلامان بن مالک بن ربیعہ بن رفیدہ بن عنزہ بن وائل - یہ اختلاف تمامتر اُن لوگون کے سبب سے پیدا ہوا ہی جنھون نے
انکو عنزہ بن وائل کی طرف منسوب کیا ہی عنزہ بسکون نون بکر اور تغلب فرزندان وائل کے بھائی تھے اور بعض لوگون نے انکا نسب
مذحج تک پہونچایا ہی کنیت انکی ابوعبد اللہ تھی حضرت عمر بن خطاب کے والد خطاب بن نفیل عدوی کے حلیف تھے - مکہ مین
بہت پہلے اسلام لائے تھے اور حبش کیطرف یہ معہ اپنی بی بی ہجرت کر گئے تھے پھر بعد اسکے مکہ لوٹ آئے اور وہان سے پھر اپنی
بی بی لیلی بنت ابی حشمہ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور بعض لوگون کا قول ہی کہ سب سے پہلے جس نے مدینہ کی طرف
ہجرت کی وہ لیلی تھین اور بعض لوگون کا قول ہی کہ سب سے پہلے مہاجر ابوسلمہ بن عبد الاسد ہین - یہ عامر بدری ہین اور تمام
مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی - ہمین ابومنصور مسلم
بن علی بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونصر احمد بن عبد الباقی
بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحیی بن معین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عاصم بن عبید اللہ نے ایک شخص سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا
عنقریب میرے بعد کچھ امرا ایسے ہونگے کہ وہ نماز کو وقت سے ہٹا کر پڑھین گے مگر تم ان کے ساتھ ہی نماز پڑھنا اگر وہ وقت پر نماز پڑھین
اور تم اُن کے ساتھ پڑھ سکے تو تمھین ثواب ملیگا اور گناہ انپر ہوگا جو شخص جماعت سے علیحدہ ہو جائے وہ جاہلیت کی موت مریگا
اور جو شخص عہد شکنی کرے اور عہد شکنی کر کے مرجائے وہ قیامت کے دن اس حال مین آئے گا کہ کوئی حجت اسکے پاس نہوگی
(راوی کہتا ہی) مینے عاصم سے پوچھا کہ یہ حدیث تم سے کس نے بیان کی ہی انھون نے کہا عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے اور وہ
اپنے والد عامر سے اسکی روایت کرتے تھے - نافع نے حضرت ابن عمر سے انھون نے عامر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے جنازہ کو دیکھے اور اسکے ساتھ جانا نہ چاہے تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے
یہانتک کہ وہ جنازہ پیچھے چلا جائے یا رکھدیا جائے انکی وفات سنہ ۳۲ھ مین ہوئی جب لوگون نے حضرت عثمان کی بابت اختلاف
کیا (امام) مالک نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ
ایکروز شب کو نماز پڑھنے کھڑے ہوے یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ حضرت عثمان کی بابت اختلاف کر رہے تھے اور انپر طعن کرتے تھے
بعد نماز کے وہ سو رہے تو خواب مین انھین معلوم ہوا کہ کوئی شخص آیا ہی اور کہتا ہی کہ اُٹھ اور اللہ سے دعا مانگ کہ تجھے بھی
اُس فتنہ سے نجات دے جس سے اُسنے اپنے نیک بندون کو نجات دی ہی چنانچہ یہ اٹھے اور انھون نے نماز پڑھی بعد
اسکے دعا مانگی (چنانچہ) اسکے بعد ہی بیمار ہوگئے اور پھر وہ خود (گھر سے) نہین نکلے انکا جنازہ ہی نکلا اور بعض لوگون کا قول ہی

کہ انکی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے کئی دن بعد ہوئی علی بن مدینی کا قول ہو کہ یہ عامر قبیلہ عنز کے تھے بفتح نون مگر صحیح یہ ہو کہ نون ساکن ہو عنز بہت کم بولا جاتا ہو زیادہ تر عنزہ کہا جاتا ہو یعنی آخر مین ا بڑھا کر یہ سب لوگ عنزہ بن اسد بن ربیعہ کی اولاد سے ہین۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ربیعہ۔ انکو ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمن بن سابط سے انھون نے عامر بن ابی ربیعہ سے روایت کی ہو کہ انھون نے بیان کیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ) فرماتے ہوے سنا تھا کہ لوگ بہتری پر اُسی وقت تک رہینگے جب تک اس حرمت[1] کا لحاظ رکھین گے اور جسوقت اسکو ضایع کر دینگے اُسوقت ہلاک ہو جائینگے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدۃ بن عامر۔ انصاری حارثی۔ انکی کنیت ابو خیثمہ ہو۔ یہ والد ہین سہل بن ابی خیثمہ کے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین بھیجا تھا تاکہ (درختون پر) چھوہارون کا اندازہ کر آوین۔ انکو مستغفری نے ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راہبر تھے۔ انکا نام واقدی نے عامر بیان کیا ہو اور ایسا ہی انکا نام حسن بن محمد نے جو انکے عزیزون مین ہین بیان کیا ہو مگر بعض کا بیان ہو کہ انکا نام عبد اللہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر کے مال غنیمت سے (دو حصے) ایک حصہ انکا اور ایک حصہ اُنکے گھوڑے کا دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔ پھر انشاء اللہ تعالے انکا ذکر کنیت کے باب مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن الحارث بن عباد بن سعد بن عامر بن ثعلبۃ بن مالک بن افصی۔ یہ اور انکے بھائی عمرو غزوۂ موتہ مین شہید ہوے انکو ابن ہشام نے زہری سے نقل کر کے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انکی کنیت ابو سعد ہو۔ انصاری ہین شامی ہین ابو عمر نے ابو سعد خیر انصاری کے بارہ مین ذکر کیا ہو کہ انکا نام عامر بن سعد ہو اور بعض نے کہا ہو کہ انکا نام عمرو بن سعد ہو۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی اپنے موقع پر کیا جائیگا۔

[1] یہ حدیث غالبا حجۃ الوداع کے موقع کی ہو حضرت نے حجۃ الوداع مین مسلمانون کو باہم خونریزی کی سخت ممانعت کی تھی اور اسکی حرمت نہایت تاکید کے ساتھ بیان فرمائی تھی ہو حرمت کی نسبت آپ فرماتے ہین کہ جہانتک مسلمان اسکا لحاظ رکھینگے [illegible]

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن عمرو بن ثقیف۔ غزوۂ بدر اور اُسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے جیساکہ عدوی اور ابن قداح نے بیان کیا ہی ابن دباغ اندلسی نے انکا تذکرہ ابو عمر پر استدراکاً لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمۃ بن عامر۔ بلوی۔ انصار کے حلیف تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ یہ (قبیلہ) انصار سے ہین۔ اسکو نہین بیان کیا کہ انصار کے حلیف تھے مگر ابو نعیم نے ذکر کیا ہو کہ انصار کے حلیف تھے اور سبھون نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور موسی بن عقبہ اور محمد بن اسحاق نے اُن لوگون کے نامون مین جو قبیلۂ انصار سے غزوۂ بدر مین شریک تھے عامر بن سلمہ بن عامر کو بیان کیا ہو (اور کہا ہی) کہ یہ انصار کے حلیف تھے۔ ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے روایت کیا ہی کہ اُن مین قبیلہ بنی جدی بن عدی بن مالک کے بعض لوگ تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر جو اہل یمن سے ہین اُن لوگون کے حلیف تھے پس انکا یہ قول کہ عامر اہل یمن سے ہین اُن لوگون کے اس قول سے کہ بلوی ہین مخالف نہین ہوتا۔ اس لیے کہ بلی اکثر لوگون کے قول کے موافق یمن کا ایک قبیلہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض کا قول ہو کہ انکا نام عمرو ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم۔ اسلمی۔ بعض غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم بردار[1] تھے۔ انکی وفات نیشاپور مین ہوئی اور یہین بلقاسہ کے مقبرہ مین دفن کیے گئے۔ اسکو حاکم ابو عبد اللہ نے نیشاپور کی تاریخ مین بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان۔ سنان کا دوسرا نام اکوع ہو بیٹے ہین عبد اللہ بن قشیر بن خزیمۃ بن مالک بن سلامان بن اسلم کے۔ اسلمی ہین۔ سلمہ بن عمرو بن الاکوع کے چچا ہین۔ [اور بعض نے کہا ہو کہ سلمہ اکوع کے لڑکے ہین مگر صحیح یہ ہو کہ وہ عمرو بن اکوع کے لڑکے ہین [پس یہ عامر اکوع کے پوتے کے بیٹے ہوئے) عامر شاعر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ خیبر مین گئے تھے وہین شہید (بھی) ہوئے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے خبر دی انھون نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے نقل کیا اور وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا مجھسے محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی نے ابو الہیثم سے نقل کرکے

[1] یعنی فوج کا جھنڈا انکے سپرد تھا فوج کا جھنڈا اسکو دیا جاتا ہے جو سردار ہو۔ ۱۲

بیان کیا انسے انکے والد نے بیان کیا تھا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر جانے کے سفر مین عامر بن اکوع سے جنکا نام سنان تھا (یہ) فرماتے ہوے سنا تھا کہ اے ابن اکوع اترو اور ہمین کچھ اپنے اشعار سناؤ چنانچہ عامر اترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین بطور رجز کے یہ اشعار پڑھے شعر

واللہ لولا انت ما اہتدینا ۞ ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا
وثبت الاقدام ان لاقینا ان بنی الکفار قد بغوا علینا وان ارادوا فتنۃ ابینا

[یونس نے (ان اشعار کو) ایسا ہی روایت کیا ہو] اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی کہ تمھارا رب تمپر رحمت نازل فرمائے - (اسکو سنکر) حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ واللہ (اب انپر گویا) رحمت واجب ہو گئی کاش (اے ابن اکوع) تم ہمین بھی اس (رحمت) سے کچھ حصہ دیدیتے پھر یہ خبیر (یہی) مین شہید ہو گئے - اور جہانتک مجھے خبر پہونچی ہو اسکے موافق انکے مقتول ہونیکی صورت یہ ہوئی تھی کہ حالت قتال مین انکی تلوار انھین پر لوٹ گئی - جس سے یہ بہت زخمی ہوے اور بالآخر اسی سے وفات پائی - ہمین ابو القاسم یعنے یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے اپنی سند سے ابو عبد الرحمن یعنے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمرو بن سواد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن وہب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین یونس نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے عبد الرحمن اور عبد اللہ فرزندان کعب ابن مالک بن سلمۃ بن الاکوع نے خبر دی - انھون نے بیان کیا کہ جب غزوہ خیبر واقع ہوا تو میرے بھائی عامر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بہت ہی سخت مقاتلہ کیا (حالت قتال ہی مین) خود انکی تلوار انپر پلٹ گئی پس اسی تلوار نے انکو قتل کر دیا - انکے مقتول ہونے کے بعد اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (کچھ) انکے بارہ مین سرگوشی کی اور انکے متعلق شک کیا کہ یہ شہید نہین ہوے اس لیے کہ خود اپنے ہتھیار سے مقتول ہوے ہین سلمہ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس ہوے تو مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین کچھ شعر پڑھکر آپکو سناؤن پس آپنے مجھے اجازت دی تو مینے یہ شعر پڑھا شعر

واللہ لولا اللہ ما اہتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

(اسکو سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے سچ کہا - پھر مینے یہ پڑھا

سلہ ترجمہ اللہ کی قسم (اے سردار دو عالم) اگر خدا (کا فضل نہوتا تو ہم لوگ (کبھی) ہدایت نہ پاتے ۞ اور نہ زکوۃ دیتے اور نہ نماز پڑھتے ۞ پس (ای اللہ) اطمینان (قلب) ہمپر نازل کر ۞ اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائین تو (ہمارے) قدمون کو ثابت رکھ ۞ بیشک ان کافرزادون نے ہمپر سرکشی کی ۞ اور جب وہ کبھی فتنہ کا ارادہ کرتے ہین تو ہم نہین مانتے ۞ سلہ ترجمہ واللہ اگر اللہ [illegible]

فانزلن سکینۃ علینا٭ و ثبت الاقدام ان لاقینا٭ والمشرکون قد بغوا علینا
اُسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ یہ شعر کسکا ہو تو مینے عرض کیا کہ میرے بھائی (عامر) کا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالے اُنپر رحمت نازل کرے۔ مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ تو اُنپر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہین اور کہتے ہین (کہ وہ حرام موت مرے اس لیے) کہ وہ خود اپنے ہتھیار سے مرگئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہرگز نہین بلکہ) وہ (فی سبیل اللہ) جہاد کرنے کی حالت مین مرے ہین ابن شہاب نے بیان کیا ہو کہ مینے پھر اسکے بعد سلمہ ابن اکوع کے لڑکے سے (انکے بارہ مین) دریافت کیا تو انھون نے بھی ایسا ہی بیان کیا مگر انکے بیان مین اتنا فرق ہو کہ جب سلمہ نے آنحضرت علیہ السلام سے یہ عرض کیا کہ لوگ انپر رحمت بھیجنے کو بُرا سمجھتے ہین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے جواب مین یہ ارشاد فرمایا کہ اُن لوگون نے غلطی کی وہ مجاہد اور مجاہد ہوکر مرے ہین اُنکے لیے دونا ثواب ہے اور آنحضرت نے اپنی اُنگلیون سے اشارہ کرکے بھی بتلا دیا انکا تذکرہ مسلم نے ابو الطاہر سے انھون نے ابن وہب سے نقل کرکے بیان کیا ہو۔ صحیح یہ ہو کہ عامر سلمہ کے چچا ہین اُنکے بھائی نہین ہین واللہ اعلم بالصواب۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن شہر۔ ہمدانی۔ اور بعض لوگ انکو بکیلی کہتے ہین اور بعض ناعظی کہتے ہین (مگر اسمین کوئی مخالفت نہین اس لیے کہ) یہ دونون ہمدان ہی کے قبیلہ سے ہین۔ انکی کنیت ابو شہر ہو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ ابو الکنود ہو۔ انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی انسے شعبی نے حدیث روایت کی ہو۔ عکرمہ نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلا شخص جس نے اسود عنسی کی اعتراض کیا اور اُسکو مغلوب کیا عامر بن شہر ہمدانی ہین اپنے نواح کے اعتبار سے اور ذادویہ اور فیروز ہین اپنے اپنے نواح کے اعتبار سے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمّال جو یمن مین تھے اُنمین ایک عامر بن شہر بھی تھے۔ ہمین منصور بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اُسامہ نے مجالد سے انھون نے شعبی سے انھون نے عامر بن شہر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا قبیلۂ ہمدان نے حبش کے ایک پہاڑ مین جسکو لوگ حقل کہتے تھے پناہ لی تھی اللہ تعالی نے اُس پہاڑ مین انکو (لوگون کی دست درازی سے) محفوظ رکھا یہانتک کہ اہل فارس کا دور آیا اور وہ لوگون سے لڑتے رہے یہانتک کہ قبیلۂ ہمدان کے لوگون نے بھی لڑنیکا قصد کیا اسی حالت مین بہت دن گزر گئے اور اسی اثنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے پس اُسوقت مجھسے قبیلۂ ہمدان کے لوگون نے کہا کہ اے عامر بن شہر تم تو ایک زمانہ تک بادشاہون کی صحبت مین رہ چکے ہو کیا تم اس شخص (یعنی رسول خدا

ترجمہ۔ پس اے اللہ ہم مسکینون (طالب) نازل فرما۔ اور جب ہم دشمن کے مقابلہ پر جائین تو ہمین ثابت قدم رکھ۔ اور مشرکون نے ہمسے بغاوت کی ہو ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاکر ہمارے لیے کوئی بہتری کی بات تجویز کر سکتے ہو جس بات کو تم ہمارے لیے اچھا سمجھو گے اسکو کرینگے جسکو برا سمجھو گے اسکو نکرینگے میں نے جواب دیا ہان (میں ایسا کر سکتا ہون) چنانچہ میں اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپکے نزدیک بیٹھ گیا اتنے میں کچھ لوگ آئے اور انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگون کو کچھ نصیحت فرمائیے آپنے فرمایا مین تم لوگون کو خدا کا خوف دلاکر نصیحت کرتا ہون (ایسا کرنا) کہ قریش کی (زبانی) باتون کو سن لو (اور فریب مین آجاؤ) اور انکے افعال کو چھوڑ دو (یعنے تمکو چاہیے کہ جب کسی سے کوئی بات سنو تو اسکے افعال سے اس بات کو جانچو) پس خدا کی قسم اس بات کو سنکر مینے آپ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہ سمجھی اور مینے آپکی روش کو بہت پسند کیا۔ پھر مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اپنی قوم کے پاس لوٹ جاؤن مگر پہلے نجاشی شاہ حبش کے پاس ہو آؤن اس لیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے چنانچہ مین نجاشی کے پاس گیا۔ مین انکے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نجاشی کا ایک چھوٹا لڑکا آیا اور اسکے پاس ایک تختی تھی نجاشی نے اس سے کہا کہ اسکو پڑھو چنانچہ لڑکے نے اسکو پڑھا (سنکر) مین ہنس پڑا تو نجاشی نے مجھسے دریافت کیا کہ تم کیون ہنسے واللہ عیسیٰ بن مریم پر ایسا ہی نازل کیا گیا ہو کہ لعنت زمین پر نازل ہوتی ہو جس وقت نادان لڑکے حاکم ہو جائین مینے کہا اس لڑکے نے خوب پڑھا۔ پھر وہان سے لوٹ آیا کچھ باتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا تھا کچھ نجاشی سے (سب) مینے قوم سے بیان کین وہ لوگ اسلام لے آئے اور پہاڑون سے اتر آئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط عمیر ذی مران کے پاس لکھکر بھیجا تھا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن کا حاکم بناکر بھیجا تھا اور جب ذوجیوان نے اسلام قبول کیا تو انسے کہا گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جاکر آپ سے اپنی قوم (کے لوگون) اور اپنے مال کا امان لے لو۔ مینے انکا تذکرہ ذوجیوان کے نام مین کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن صبرة بن عبد اللہ بن المنتفق۔ ابو رزین یعنے لقیط بن عامر کے والد ہین عقیلی ہین۔ ہمین ابو القاسم یعنے ابن العیش بن صدقہ نے اپنی سند سے احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے نعمان بن سالم سے سنا وہ کہتے تھے مینے عمرو بن اوس کو ابو رزین سے نقل کرکے بیان کرتے ہوئے سنا تھا کہ انھون نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہا تھا کہ اے نبی اللہ میرے والد بہت بوڑھے ہین نہ حج کر سکتے ہین اور نہ عمرہ کر سکتے ہین تو آپنے فرمایا کہ تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کر لو۔ (انکا فرض ادا ہو جائیگا)۔

۵ مطلب ان لوگون کا یہ تھا کہ عامر ایک جہان دیدہ تجربہ کار آدمی ہین وہ حضرت سے ملکر آپکی روش و خصائل کو جانچین اور ہمارے لیے کوئی رائے قائم کرین کہ آیا حضرت کا اتباع ہمارے لیے مفید و ضروری ہو یا آپ سے اجتناب کرنا ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن الطفیل بن الحارث۔ وثیمہ کا بیان ہے کہ محمد بن اسحاق نے کہا ہے کہ عامر اپنی قوم کی طرف سے وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے پھر محمد بن اسحاق نے انکی شان اور عزت جو قبیلۂ ازد میں تھی بیان کی ہے۔ یہ ایام ردّت میں اپنی قوم کو (اسلام پر قائم رہنے کی) ترغیب دیتے تھے انکو ترمذی نے بھی صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن دباغ نے انکا تذکرہ ابن عبد البر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

عامر

۱ ابن الطفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری۔ زمانہ جاہلیت میں قبیلۂ بنی عامر کے سردار تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ انکے اسلام میں اختلاف کیا گیا ہے۔ مگر ابوالعباس مستغفری نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند سے ابو امامہ سے روایت کی ہے انھوں نے عامر بن الطفیل سے روایت کی ہے کہ انھوں نے آنحضرت علیہ السلام سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کچھ ایسی باتیں تعلیم فرمائیے جنکو میں زندگی بھر کرتا رہوں۔ تو آپنے فرمایا کہ ہر ایک (مسلمان) کو سلام کیا کرو اور لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور اللہ تعالی سے ایسی حیا کرو جیسی اپنے گھر کے کسی بڑے سے حیا کرتے ہو۔ اور جب کوئی برائی سرزد ہو تو بھلائی بھی کر لیا کرو اس لیے کہ بھلائیاں برائیوں کو دفع کر دیتی ہیں مستغفری نے یہ بھی روایت کی ہے کہ عامر بن الطفیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہدیہ بھیجا تھا الی آخرہ۔

میں کہتا ہوں کہ مستغفری وغیرہ کا قول عامر کے اسلام (کے بارہ) میں حجت نہیں ہو سکتا اس لیے کہ متقدمین سے کسی اہل نقل نے اسمیں خلاف نہیں کیا کہ عامر حالت کفر میں مرے۔ اور یہ عامر وہی ہیں جنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے بحالت کفر لوٹ آنے کے بعد (آپکی شان اقدس میں) بیہودہ گفتگو شروع کر دی تھی۔ انھوں نے بھی اور لبید کے اخیافی بھائی اربد بن قیس نے بھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے بددعا[1] کی تھی کہ اے اللہ میری طرف سے ان دونوں سے بدلہ لے جس طرح تو چاہے پس اللہ تعالی نے اربد پر بجلی گرادی اور عامر کو طاعون شتر نے دبوچ لیا چنانچہ وہ خود کہتے تھے کہ مجھے وہی طاعون ہوا ہے جو اونٹ کو ہوتا ہے بالآخر نہایت سختی سے سلولیہ کے گھر میں انکی جان نکلی اسمیں کسی نے اختلاف نہیں کیا (پس جب یہ ہے) تو اُنکے تذکرہ کو چھوڑ ہی دینا[2] انکے ذکر سے اولی تھا۔

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت نہ تھی کہ کسی کے حق میں بددعا کریں مگر بعض خاص مواقع میں جہاں کوئی دوسری مصلحت بھی ہوتی تھی آپ مجبور ہو کر بددعا دیتے تھے جس طرح طبیب مشفق جب عضو فاسد کو دیکھتا ہے کہ اسمیں اصلاح کی قابلیت نہیں ہے تو قطع کر دیتا ہے ۱۲

[2] صحابہ کے اور تذکرہ لکھنے والوں نے [illegible] نام کو [illegible] بالکل غلط [illegible] تو اپنے [illegible]

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عامر اشعری۔ یہ اپنے والد کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے تھے۔ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ عامر کے لیے اذن طلب کرنیکی ضرورت نہیں اسکے بعد وفد بنکر (حضرت) معاویہ کی خدمت میں گئے تو بلا اذن اُنکے پاس چلے جاتے تھے۔ انھوں نے عبد الملک بن مروان کا (بھی) زمانہ پایا ہے انکی وفات انھیں کے عہد خلافت میں بمقام اُردن ہوئی تھی اُسکو ابن شاہین نے ابن سعد سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا ابن الجراح) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن الجراح بن ہلال بن اُہیب بن ضبۃ بن الحارث بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ۔ انکی کنیت ابو عبیدہ ہے اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں اور اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں اسی وجہ سے ابو عبیدہ بن الجراح کہلاتے ہیں یہ عشرہ مبشرہ سے ہیں جن لوگوں کے لیے (مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) جنت میں داخل ہونیکی شہادت وارد ہوئی ہے جنگ بدر اور اُحد اور کل غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنیوالوں میں سے ہیں حبش اور نیز مدینہ کی طرف ہجرت کرکے گئے تھے۔ قوی امین کے ساتھ ملقب تھے انھوں نے (ایک مرتبہ) بڑی قوت کا کام کیا تھا اُسکی وجہ یہ تھی کہ انھوں نے اُحد کے دن خود کے دونوں حلقوں کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں (ایک ضرب شدید سے) گھس گئے تھے نکالا تھا (اُسکے نکالنے میں ایسا زور پڑا کہ) انکے آگے والے دو دانت اُکھڑ گئے جنکے نکل جانے سے انکا منہ خوبصورت ہو گیا انکی قوت جیسی اُس دن دیکھی گئی ویسی قوت انھوں نے کبھی نہیں دکھلائی حضرت ابوبکر صدیق نے سقیفہ کے دن (لوگوں سے) انکے بارہ میں فرمایا تھا کہ میں ان دو آدمیوں میں سے کسی ایک (کی خلافت) کو تمھارے لیے بہتر سمجھتا ہوں عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ ابن الجراح۔ حضرت ابو عبیدہ اُن امرا میں ہیں جو ملک شام میں بھیجے گئے تھے اور دمشق کو فتح کیا تھا جب حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلافت دی گئی تو انھوں نے خالد بن ولید کو معزول کر دیا اور (انکی جگہ پر) ابو عبیدہ کو حاکم بنا دیا خالد بن ولید نے (لوگوں سے) کہا کہ تم لوگوں پر اس امت کے امین حاکم ہوئے ہیں۔ اور ابو عبیدہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ خالد اللہ تعالی کے تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں اور جب ابو عبیدہ وقعہ کے دن (لڑائی میں) سبقت کر رہے تھے تو اُنکے والد اُنکے (قتل کے درپے) ہو گئے اور یہ اُنسے بھاگتے جاتے تھے مگر جب اُنکے والد نے اُنکے قتل کا پورا قصد کر لیا تو انھوں نے اپنے والد کو قتل کر دیا پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءہم او ابناءہم الآیۃ[1]۔ واقدی نے اس (واقعہ) سے

[1] ترجمہ (اے نبی) تم اُن لوگوں کو جو اللہ پر اور پچھلے دن (یعنی قیامت) پر ایمان رکھتے ہیں (کبھی نہیں) پاؤ گے کہ اُن لوگوں سے محبت کریں جو اللہ اور اُسکے رسول سے مخالفت کرتے ہیں گو وہ اُنکے باپ یا اُنکے بیٹے کیوں نہوں ۱۲

انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ابو عبیدہ کے والد کی وفات (زمانہ) اسلام سے پہلے ہوگئی تھی۔ بعض اہل علم نے واقدی کے اس قول کو رد کر دیا ہے۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبیدہ وغیرہ نے خبر دی اُن سب نے اپنے اپنے سند سے ابو عیسی ترمذی تک بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن معاویہ جمحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے خالد حذاء سے انھوں نے عبد اللہ بن شقیق انھوں نے عبد اللہ بن سُراقہ سے اُنھوں نے ابو عبیدہ بن جراح سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ نوح علیہ السّلام کے وقت سے جتنے نبی ہوے سبھوں نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا اور میں (بھی) تم لوگوں کو دجّال (کے فتنہ) سے ڈراتا ہوں۔ (اور اُسکے بعد) آپ نے ہم لوگوں سے اُسکی حالتیں بیان فرمائیں اور یہ بھی کہا کہ تعجب نہیں کہ اُسکے زمانہ کو میرے بعض اصحاب[1] جنھوں نے مجھکو دیکھا اور میرے کلام کو سنا پالیں (اُسکو سنکر) سبھوں نے عرض کیا یارسول اللہ اُس روز ہمارے قلبوں کی کیا کیفیت ہوگی آپنے فرمایا ایسی ہی جیسی کہ آج ہے یا اس سے (بھی) کچھا اچھی ہمیں ابو الفضل مخزومی طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنے احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو خیثمہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن علیہ نے خالد سے اُنھوں نے ابو قلابہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے انس کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہر ایک اُمت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہمارے یعنے اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ ہمیں ابو الفضل یعنے عبد اللہ بن احمد الخطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنے احمد بن علی بن بدران حلوائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابو الطیب طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو احمد غطریفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خلیفہ جمحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن حرب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے خالد حذاء سے اُنھوں نے ابو قلابہ سے اُنھوں نے انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ آنحضرت علیہ السّلام نے فرمایا تھا کہ ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں۔ [جب ابو عبیدہ بن الجراح ہجرت کرکے مدینہ میں گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابو طلحہ انصاری کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی] اور ہمیں ابو محمد ابن ابی القاسم بن عساکر دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن ثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمسے یحیی بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معمر نے ہشام بن عروہ سے اُنھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ

[1] یا تو مراد اس سے یہ ہے کہ ظہور دجال کو ایسا قریب سمجھو اور اس سے ایسا خوف رکھو کہ گویا خود تمھیں اسکا زمانہ ملیگا یا مراد اصحاب سے قوم جن کے اصحاب ہوں کہ انکی عمریں طویل ہوتی ہیں ۱۲

(جب) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ملک شام مین تشریف لے گئے تو لشکر کے سردار (ون) اور بڑے بڑے کاشتکارون اور زمیندارون نے (آآکر) آپ سے ملاقات کی آپنے دریافت کیا کہ میرے بھائی کہان ہین - تو اُن لوگون نے (متعجب ہوکر) عرض کیا کہ آپکے بھائی کون ہین تو آپنے فرمایا ابوعبیدہ بن الجراح - تب اُنھون نے جواب دیا وہ بھی آپکی خدمت مین آتے ہین چنانچہ ابوعبیدہ (تھوڑی دیر مین) ایک اونٹنی پر جسکی ناک مین رسی پڑی ہوئی تھی (سوار ہوکر) آئے حضرت عمرؓ نے سلام کیا اور انسے کچھ پوچھا اُسکے بعد لوگون سے فرمایا کہ تم لوگ (اپنے اپنے گھر) جاؤ اور خود عبیدہ کے ہمراہ ہوکر اُنکے مکان پر گئے اور وہین ٹھہرے - اُنکے گھر مین سوائے تلوار اور ڈھال کے اور کچھ (دوسرا اسباب) نہ دیکھا تو آپنے فرمایا کہ کاش تم کچھ اسباب (ضروری بھی) رکھ لیتے تو اُسکے جواب مین اُنھون نے کہا کہ یا امیر المومنین یہی ہملوگون کو بہت جلد آسایش کی جگہ پہونچا دیگا اور عبید اللہ نے کہا ہو کہ ہمسے معمر نے قتادہ سے (بھی) روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (حضرت ابوعبیدہ پر خشیت خدا اور خوف آخرت اس درجہ غالب تھا کہ وہ کہتے تھے کاش مین مینڈھا ہوتا کہ میرے گھر کے لوگ مجھکو ذبح کرتے اور میرے گوشت کو کھاتے اور میرا شوربا بناکر پی لیتے اور قتادہ نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ (ایکدفعہ) عمران بن حصین نے یہ کہا تھا کہ کاش مین راکھ ہوتا کہ آندھی اور غبار (کے) دن مین ہوا مجھے اُڑا لیجاتی حضرت ابوعبیدہ سے عرباض بن ساریہ اور جابر بن عبداللہ اور ابوامامہ باہلی اور ابوثعلبہ خشنی اور سمرہ بن جندب وغیرہ نے حدیثین روایت کی ہین - اور عروہ بن زبیر نے کہا ہو کہ جب (مقام) عمواس مین طاعون ہوا تو ابوعبیدہ اور اُنکے اعزہ اس سے بچ گئے تو اُنھون نے التجا کی کہ اے اللہ اپنا حصہ آل ابی عبیدہ مین سے بھی لے چنانچہ اُنکی چھوٹی اُنگلی مین ایک (طاعونی) دانہ نکل آیا یہ اُسکو دیکھنے لگے لوگون نے کہا یہ کچھ (خوفناک) نہین ہو حضرت ابوعبیدہ نے کہا کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ اسمین برکت دیگا وہ جب تھوڑی چیز مین برکت دیتا ہو تو وہ بہت ہوجاتی ہو - اور عروۃ بن رویم نے بیان کیا ہو کہ ابوعبیدہ بن الجراح نماز کے قصد سے بیت المقدس جا رہے تھے (راستہ ہی مین) بمقام فحل انکی اجل پہونچ گئی پس وہین انکی وفات ہوئی اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکی قبر بیسان مین ہو - اور بعض کا بیان ہو کہ انکی وفات سنہ ۱۸ ہجری مین بمقام عمواس ہوئی اُسوقت اُنکی عمر اٹھاون (۵۸) سال کی تھی اور یہ اپنی داڑھی اور سر کے بالون مین مہندی اور نیل کا خضاب لگاتے تھے عمواس اور رملہ کے درمیان مین چار فرسخ کی مسافت ہو بیت المقدس کے قریب انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی اور جب انکی وفات کا وقت قریب ہوا تو انھون نے معاذ بن جبل کو بجاے اپنے لوگون کا حاکم بنادیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بدری - ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنی احمد بن عباس اور ابوبکر یعنی محمد بن القاسم اور ابومحمد یعنی نوشروان بن شہرزاد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابوبکر بن زیدہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے معاذ بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا نیز ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمسے عن

عبد العزیز نے (بھی) بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا اور یہ دونوں (یعنے مسدد اور مسلم) کہتے تھے ہمسے خالد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمر بن یحیی نے عمرو بن عامر بن عبد اللہ بن الزبیر سے اُنھوں نے عامر بن عبد اللہ بدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے غزوہ بدر یوم دوشنبہ ۱۷ - رمضان کو ہوا تھا - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن جہم - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے اسکو ابن مندہ نے عبد الرحمن بن یونس سے نقل کرکے بیان کیا ہو - انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی ربیعہ - انکو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہو - بشر بن عمر نے اسمعیل بن ابراہیم بن عامر بن عبد اللہ بن ربیعہ سے انھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار روپیہ (ابن ابی ربیعہ سے) قرض لیا تھا پس جب آپکے پاس مال آیا تو اپنے (حاضرین سے) فرمایا کہ یہ تمھارا مال ہو (لے لو) اللہ تعالی تم میں اور تمھارے مال میں برکت دے قرض کا بدلہ یہی ہو کہ اُسکو ادا کیا جائے اور شکر گزاری کی جائے اس حدیث کو اور بہت سے لوگون نے اسمعیل سے نقل کرکے بیان کیا ہو چنانچہ ابن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا (یعنے عبد اللہ) سے روایت کیا ہو تو اس بنا پر صحابی عبد اللہ ہونگے اور عامر کو صحابی ہونے میں کوئی دخل نہوگا اسکو ابوموسی نے بیان کیا ہو اور یہی صحیح ہو پہلا قول وہم معلوم ہوتا ہو

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ - انکی کنیت ابوعبد اللہ ہو (ایک مرتبہ) مالک بن عبد اللہ خثعمی جو لشکرون کے افسر تھے انکے نزدیک ہوکر گذرے تو دیکھا کہ یہ اپنے خچر کو لیے جارہے ہیں اور خود پاپیادہ ہیں تو مالک نے اِنسے دریافت کیا کہ اے عبد اللہ کیون اسپر سوار نہیں ہوتے انھون نے جواب دیا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ جس شخص کے دونون قدم فی سبیل اللہ گرد آلود ہوجائین تو وہ دونون آگ پر حرام کردیئے جاتے ہین - ایسا ہی روایت کیا گیا ہو مگر صحیح یہ ہو کہ انکا نام جابر بن عبد اللہ ہو غلطی سے لفظ جابر کا عامر بن گیا - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن مالک بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس - بعض لوگون نے انکے والد کا نام فقط عمرو بیان کیا ہو - انکی کنیت ابوحبہ ہو - بدری ہین سعد بن خیثمہ کے اخیافی بھائی ہین - ان دونون کی والدہ ہند ہین جو اوس بن

عدی بن امیہ بن عامر بن خطمہ کی صاحبزادی تھیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے انکا نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے (یہ بھی) کہا ہو کہ ایسا ہی انکو بعض متاخرین نے (بھی) بیان کیا ہی اور ابو عمر نے انکا تذکرہ اسمار کے نام میں دو جگہ کیا ہو شاید انھون نے بھول کر ایسا کیا- اور انھون نے یہ بھی بیان کیا ہو کہ عامر بن عبد عمرو کو بعض لوگ عامر بن عمیر ابو حبہ انصاری بدری کہتے ہین اور وہ خاندان بنی ثعلبہ بن عمرو بن مالک بن اوس سے ہین مگر بوجہ شرکت غزوۂ بدر کے ابو حبہ بدری کے ساتھ مشہور ہو گئے ہین- انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہو جو کنیت کے باب مین ذکر کیا جائیگا- انسے ابو بکر بن حزم اور عمار بن ابی عمار نے حدیث روایت کی ہو- ابن شہاب نے ابن حزم سے انھون نے ابو حبہ بدری اور ابن عباس سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ دونون کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین (معراج) مین آسمان پر چڑھایا گیا- تو ایک ایسے ہموار مقام مین پہونچا کہ وہان مین (احکام قضا و قدر کے لکھنے والون) قلمون کی آواز سنتا تھا- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو- انکے بارے مین بہت اختلاف ہو جو انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب مین لکھا جائیگا۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

بیٹے ہین عبد غنم بن زہیر بن ابی شداد کے جو ابن ربیعہ بن ہلال کی اولاد سے ہین قریشی ہین فہری ہین- قدیم الاسلام تھے اور بالاتفاق مہاجرین حبش سے ہین ہشام کلبی نے بیان کیا ہو کہ انکا نام عامر بن عبد غنم ہو مگر ابو عمر نے انکا تذکرہ عثمان بن غنم کے نام مین کیا ہو اور ابو عمر نے یہ بھی کہدیا ہو کہ انکا نام کلبی کے نزدیک عامر بن غنم ہو-

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد القیس بن ناشب بن اسامہ بن حدیقہ بن معاویہ بن شیطان بن معاویہ بن اسعد بن جون بن العنبر بن عمرو بن تمیم تمیمی عنبری- اور بعض لوگون نے انکے والد کا نام عبد اللہ بن قیس بیان کیا ہو- انکی کنیت ابو عبد اللہ ہو اور بعض نے کہا ہی کہ ابو عمر و بصری ہین یہ بصرے کے پرہیزگار لوگون مین شمار کیے جاتے ہین انکا ذکر ابو موسی نے اپنی کتاب مین صحابہ کے ساتھ کیا ہو مگر یہ تابعی ہین بعض لوگون نے کہا ہو کہ انھون نے زمانۂ جاہلیت کو پایا تھا اور اپنے زمانہ کے لوگون مین بڑے عابد تھے اور بہت بڑے مجتہد تھے- انکی شکایتین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے حضور مین پہونچائی گئین کہ یہ نہ گوشت کھاتے ہین اور نہ کسی عورت سے نکاح کرتے ہین اور خلفاے سابقین پر اعتراض کرتے ہین اور جمعہ کی نماز مین حاضر نہین ہوتے تو حضرت عثمان نے (ان شکایتون کو سنکر) انکے لیے حکم دیدیا کہ ملک شام مین چلے جائین چنانچہ یہ چلے گئے اور حضرت معاویہ کے پاس پہونچے- اتفاقاً ایسے وقت مین وہان پہونچے کہ اُسوقت حضرت معاویہ کے پاس ثرید (یعنی شوربے مین بھیگی ہوئی روٹی) رکھی ہوئی تھی پس انھون نے معاویہ کے ساتھ بڑی رغبت سے اُس ثرید کو کھایا حضرت معاویہ نے خیال کیا کہ

اُسپر جھوٹھہ اتہام لگایا گیا ہو چنانچہ حضرت معاویہ نے (اُسی وقت) اُن سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہو کہ کس بنا پر آپ یہان بھیجے گئے انھون نے جواب دیا مجھے معلوم نہین تو حضرت معاویہ نے اُنسے کہا کہ (بات یہ ہوئی تھی کہ) خلیفہ (عثمان رضی اللہ عنہ) کو یہ معلوم ہوا کہ آپ نہ گوشت کھاتے ہین اور نہ آپ نکاح کو پسند کرتے ہین اور نہ جمعہ کی نماز مین شریک ہوتے ہین (لہذا انھون نے آپ کے لیے یہ حکم دیا) عامر نے جواب دیا کہ جمعہ کی حالت تو یہ ہو کہ مین مسجد کی اخیر صف مین شریک ہوتا ہون اور سبھون سے پہلے چلا آتا ہون اور گوشت کی حالت کو آپ خود ملاحظہ کر چکے (حاجت بیان نہین) مگر بات یہ تھی کہ مینے ایک قصاب کو دیکھا کہ وہ بکری کو ذبح کرنے کیواسطے کھینچتا ہوا لیے جا رہا تھا اور وہ مرنے کے قریب تھی اُس قصاب نے اُسکو ذبح کر دیا اور بسم اللہ بھی نہین کہی (اُسوقت سے مجھے بازاری گوشت سے نفرت ہوگئی ہو) اب جب مجھے گوشت کی خواہش ہوتی ہو تو خود بکری کو ذبح کر کے کھاتا ہون اور نکاح کی کیفیت یہ ہو کہ میری منگنی کی تجویز ہو رہی تھی کہ مین (ادھر) چلا آیا (اسکو سنکر) حضرت معاویہ نے اُنسے فرمایا کہ آپ اپنے شہر کی جانب لوٹ جائین تو انھون نے جواب دیا کہ (اب) مین ایسے شہر مین لوٹ کر نہین جاؤنگا جسکے باشندون نے میری آبرو ریزی کو حلال سمجھ لیا۔ (آخرش نہ لوٹے) وہین شام کے گرد و نواح مین قیام اختیار کیا۔ حضرت معاویہ اکثر اُنسے فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی حاجت و ضرورت ہو تو مجھسے کہو۔ چنانچہ اُنھون نے ایک روز جواب مین یہ کہا کہ میری حاجت یہ ہو کہ آپ بصرہ کی تپش و گرمی کو مجھپر لوٹا دین (اس لیے کہ یہان) آپکے شہرون مین مجھپر روزہ رکھنا (بوجہ اعتدال موسم کے) دشوار معلوم نہین ہوتا۔ حضرت عامر جب جہاد کے لیے (کہین) جاتے تو لشکریون (کے مزاج و طبیعت) کو جانچتے اور جب کچھ لوگون کو اپنے موافق پاتے تو اُنسے کہتے کہ مین چاہتا ہون کہ تمھارے ساتھ رہون مگر تین شرطین ہین جب وہ لوگ اُن شرطون کو دریافت کرتے تو کہتے (اول یہ) کہ مین تم لوگون کا خادم بنونگا اور کوئی دوسرا اُسمین دخل نہ دے (دوم) یہ کہ مین موذن رہونگا (سوم) یہ کہ مین حسب استطاعت (اپنا مال) تم لوگون پر خرچ کرونگا۔ جب وہ لوگ منظور کر لیتے تو یہ اُنکے ساتھ ہو جاتے مگر جب اُنمین سے کوئی شخص اُنکی کسی بات مین دخل دیتا تو فوراً اُنسے علیحدہ ہو جاتے۔ ہزار رکعت نماز روزانہ اُنکا معمول تھا۔ اور اپنے نفس سے کہا کرتے تھے کہ مجھے اسکا حکم دیا گیا ہو اور مین اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہون اور تمام رات نماز ہی پڑھا کرتے تھے۔ اِنسے کسی نے دریافت کیا کہ آپ نماز مین اپنے نفس سے کچھ باتین بھی کرتے ہین تو انھون نے کہا ہان مین اپنے نفس کو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے (کے فضائل) اور اُسکے آگے سے پھیلے جانے (کے معائب) کو بیان کرتا ہون انھون نے (ایک دفعہ) بیان کیا مینے اللہ تعالیٰ سے اسقدر محبت حاصل کر لی ہو کہ اُس محبت نے مجھپر کل مصیبتون کو آسان کر دیا ہو اور حکم قضا پر مجھکو راضی کر دیا ہو پس مجھے اس محبت کی وجہ سے کچھ پرواہ نہین ہوتی کہ مین صبح کس (مصیبت) پر کرتا ہون اور شام کس (مصیبت) پر۔ جب یہ لوگون کو اپنے حوائج مین سرگردان دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ اے میرے پروردگار اور لوگون نے تو اپنی اپنی حاجتون مین

صبح کی ہو اور مینے تیری رحمت کی امید مین صبح کی ہو پس تجھسے مغفرت کی دعا کرتا ہون - جب انکی وفات کا وقت آیا تو رو دیئے اور کہا کہ لوگون کو چاہیے کہ اسی دن کے لیے عمل کرین (اسکے بعد یہ دعا کی کہ) یا اللہ مین اپنی خطا و قصور کی تجھسے مغفرت چاہتا ہون اور اپنے کل گناہون سے توبہ کرتا ہون تیرے سوا کوئی دوسرا معبود نہین - برابر یہی دعا پڑھتے رہے یہانتک کہ انکی جان نکل گئی - بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی قبر بیت المقدس مین ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدہ - رقاشی - ابو حرّہ کے چچا ہین - انکے حدیث کو واصل بن عبد الرحمن شیخ ابو حرّہ سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کرکے بیان کیا ہو انکے نام مین اختلاف ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدہ - انکی حدیث کو اعمش نے مسیب بن رافع سے انھون نے عامر بن عبدہ سے روایت کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک شیطان (لوگون کے پاس) آدمی کی صورت مین آتا ہو لوگ (فقط) اسکی صورت کو پہچانتے ہین مگر یہ نہین جانتے کہ اسکا نسب کیا ہو اور لوگون سے حدیث بیان کرتا ہو - پھر لوگ نقل کرتے ہین کہ ہم سے فلان شخص نے جسکا یہ نام تھا یہ حدیث[1] بیان کی ہو اور وہ لوگ (نام سے زیادہ) اسکا کچھ حال نہین جانتے (جو ذکر کرین) انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابو عمر نے ایسا ہی کیا ہو مگر وہ تابعی ہین انھون نے ابن مسعود سے روایت کی ہو - ابن ابی حاتم نے بیان کیا ہو کہ عامر بن عبدہ جنکی کنیت ابو ایاس ہو (اور جو) بجلی ہین انھون نے ابن مسعود سے سنکر روایت کی ہو اور عامر سے مسیب بن رافع نے روایت کی ہو - ابن معین نے کہا ہو کہ یہ عامر ثقہ ہین مگر اس حدیث کو (امام) مسلم نے اپنی شروع کتاب مین خود ابن مسعود کا قول نقل[2] کیا ہو - اور ابن ماکولا نے عبَدَہ (کے نام) مین کہ جو فتح عین و باء کے ساتھ ہو بیان کیا ہو کہ عامر بن عَبَدَہ جنکی کنیت ابو ایاس [illegible] (اور) جو بجلی ہین وہ کوفی ہین انھون نے ابن مسعود سے روایت کی ہو اور انسے مسیب بن رافع اور ابو اسحٰق سبیعی نے [illegible] کی ہو بعض لوگون نے کہا ہو کہ عبْدہ سکون باء کے ساتھ ہو - مگر یہ دوسرا نام ہو اس لیے کہ یہ بجلی ہین اور پہلے رقاشی ہین

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن العکبر انصار کے حلیف ہین - غزوہ بدر مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکا [illegible] نے کیا ہو -

---

[1] مطلب یہ ہو کہ جب تک کسی شخص کا حال اچھی طرح معلوم نہو اس سے حدیث کی روایت نہ چاہیے ۱۲ [2] یعنے اس حدیث کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچایا ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)۔

ابن عمرو بن حذافہ بن عبد اللہ بن المہزم بن الاغم بن الاعجم۔ تجیبی۔ انکی کنیت ابو بلال ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ہین۔ فتح مصر مین شریک تھے انکی کوئی حدیث (آنحضرت سے) معلوم نہین ہوتی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی مختصر لکھا ہے۔ مہزم۔ کسرۂ میم اور سکون ہاء اور فتح زا اور تخفیف را کے ساتھ ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ مُزَنی۔ انکی کنیت ابو بلال ہے۔ انکی حدیث کو صرف ابو معاویہ ضریر نے روایت کیا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ ابو معاویہ نے اسمین غلطی کی ہے کیونکہ یعلی بن عبید نے انکی حدیث کے بارے مین کہا ہے کہ ہلال بن عامر سے مروی ہے اور وہ رافع بن عمرو سے روایت کرتے ہین اور ابو معاویہ نے کہا ہے کہ ہلال بن عامرؓ اپنے والد سے روایت کیا ہے یہ ابو عمر کا قول تھا۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ ہم سے ابو بکر بن مالک نے عبد اللہ بن احمد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابو معاویہ سے روایت کر کے بیان کیا اور پھر ابو نعیم نے (دوسری سند سے) بیان کیا ہے وہم سے ابو عمرو بن حمدان نے حسن بن سفیان سے انھون نے ابراہیم بن ابی معاویہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ہلال بن عامر مُزَنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ منیٰ مین ایک اونٹنی پر سوار ہو کر لوگونکو خطبہ سنا رہے تھے (اسوقت) آپ ایک سرخ چادر اوڑھے ہوے تھے اور ایک شخص اہل بدر مین سے آپکے الفاظ کو پھر بلند آواز سے) دُہراتے تھے (تاکہ) سب لوگ سن لین۔ اور ابراہیم بن معاویہ نے بیان کیا ہے کہ وہ علی بن ابی طالب تھے۔ ہمین ابو بکر یعنے مسمار بن عمر بن عُوَیس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عباس بن طلابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر یعنے مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عثمان بن ابی صفوان ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اُمیّہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انھون نے عبد اللہ بن خلیفہ عبدی سے اُنھون نے عامر بن عمرو سے روایت کر کے بیان کیا کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اسنے آپ سے کچھ مانگا تو آپنے اُسکو دیدیا۔ جب اُس نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آپنے فرمایا کہ کاش اگر تم لوگ سوال کی خرابی کو جانتے تو ہرگز کوئی شخص کسی کے پاس اس غرض سے نجاتا تاکہ اُس سے کچھ طلب کرے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عُمیر نمیری۔ حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین۔

ثابت بنانی نے ابویزید مزنی سے انھون نے عامر بن عمیر سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے اپنے پروردگار عزوجل کو پایا مین اسوقت سجدہ کر رہا تھا اسوقت مجھے اللہ نے یہ انعام دیا کہ تمھاری امت کے ستر ہزار آدمی جنت مین بغیر حساب کے داخل ہونگے اور انمین سے ہر شخص کے ساتھ ستر ہزار آدمی ہونگے تو مینے عرض کیا کہ میری امت (کے لوگ) اس حد کو تو پہونچین گے بھی نہین تو حکم ہوا کہ مین انکو جنگل کے رہنے والون سے پورا کردونگا۔ موسی بن الکتل بن عمیر نمیری نے اپنے چچا عامر بن عمیر سے جو حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ آخری کلمہ جسکے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض مین تکلم فرمایا وہ یہی تھا۔ الصلاۃ الصلوۃ (یعنے نماز کی پابندی کرو نماز کی پابندی کرو) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدۃ۔ انصاری ساعدی۔ سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اُن لوگون کے نام مین جو انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی بدن سے غزوۂ بدر مین شریک ہوئے تھے۔ عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج کو بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن غیلان بن سلمۃ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی۔ انھون نے اپنے والد کے قبل اسلام قبول کیا تھا۔ اور ہجرت (بھی) کی تھی انکی وفات ملک شام مین بمقام عمواس طاعون کے مرض سے ہوئی۔ اسوقت انکے والد زندہ تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

فقیمی۔ انکی کنیت ابوعروہ ہو انکا ذکر مستغفری نے کیا ہو۔ غاضرہ بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اپنے والد کے ہمراہ مدینہ مین ایسی حالت مین گیا کہ لوگ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ اتنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپکے سر مبارک سے وضو کا پانی ہو یا غسل کا ٹپک رہا تھا۔ پس لوگون کو (نہایت مشتاقانہ بے تابی کے ساتھ) یہ کہتے ہوے سنا یا رسول اللہ یا رسول اللہ۔ آنحضرت نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ فرمایا (کہ بے تابی نکرو) اے لوگو اللہ کی اطاعت آسانی پر ہی اور بعض راویون نے (اسی طرح) اشارہ (کرکے حضرت کے اشارہ کرنیکی کیفیت کو بیان) کیا ہو اور وہ چیزین جو اسپر دلالت کرتی ہین کہ ابوعروہ کا نام عامر ہو انمین سے ایک دلیل یہ ہو جسکو عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے انھون نے حبیب انھون نے عروہ بن عامر سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے فال بد لینے کی بابت دریافت کیا

کہ اسکا کیا حکم ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ پہلی حدیث کو بہت سے لوگون نے روایت کیا ہو مگر مین نہین جانتا کہ انہین سے کسی نے (عامر کا یہ قول) بیان ایا ہو کہ مین اپنے والد کے ہمراہ تھا۔ لیکن اگر یہ لفظ محفوظ ہو تو بہت بہتر ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن فہیرہ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔ انکی کنیت ابو عمرو ہی قبیلۂ ازد کے مولدین مین سے تھے۔ سیاہ رنگ تھے اور (ابتداءً) حضرت عائشہ رض کے اخیافی بھائی طفیل بن عبد اللہ بن سخبرہ کے غلام تھے۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والون مین سے ہین۔ یہ اُس سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر مین داخل ہون۔ انھون نے بحالت مملوکیت ہی اسلام قبول کیا تھا اور بہت اچھے مسلمان تھے۔ انکو اللہ کی راہ مین بہت اذیتین پہونچائی گئین تو حضرت ابوبکر نے انکو خرید کر لیا اور پھر بعد مین آزاد کر دیا۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض ہجرت کے وقت غار ثور مین چھپے تو اسوقت حضرت ابوبکر رض نے اپنے (انھین) غلام عامر بن فہیرہ کو جو حضرت ابوبکر رض کی بکریان چراتے تھے حکم دیا تھا کہ (غار ثور پر) ہم دونون کے پاس بکریان لے آیا کرنا۔ پس انکی حالت یہ تھی کہ تمام دن اہل مکہ کے چرواہون کے ساتھ ملکر چراتے تھے اور جب شام ہوتی تو یہ حضرت ابوبکر رض کی بکریان اُن دونون حضرات کے پاس (غار ثور پر) لیجاتے اور وہ دونون (غار سے نکلکر) خود دودھ لیتے۔ اور جسوقت عبد اللہ بن ابی بکر ان دونون حضرات کے پاس لوٹ کر جاتے تو عامر بن فہیرہ بکریون کو لیکر اُنکے پیچھے پیچھے چلتے تاکہ عبد اللہ کے نشانات قدم مٹ جائین (اور کوئی قدم شناس یہ نہ سمجھ سکے کہ عبد اللہ کہان گئے تھے)۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رض غار سے نکلکر مدینہ روانہ ہوئے تو (اسوقت) آپ دونون حضرات کے ہمراہ عامر بن فہیرہ نے (بھی) ہجرت کی انکو حضرت ابوبکر رض نے اپنا ردیف بنا کر اپنے پیچھے بٹھال لیا اُسوقت مین ان حضرات کا رہبر ایک شخص بنی دیل کا تھا اور وہ کافر تھا جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہونچ گئے تو آپکے چند اصحاب علیل ہو گئے اُنہین حضرت ابوبکر اور بلال اور عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہم (بھی) تھے۔ (حضرت) عامر غزوہ بدر اور اُحد مین شریک تھے اور بئر معونہ کے دن سنہ ۴ ہجری مین شہید ہوئے اُسوقت انکی عمر چالیس سال کی تھی جب عامر بن طفیل بئر معونہ سے واپس آئے تو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا (کہ یا رسول اللہ) وہ کون شخص تھے کہ مینے دیکھا کہ جب شہید ہوئے تو اوپر اُٹھائے گئے یہانتک مینے دیکھا کہ آسمان بھی اُنسے نیچے رہگیا تو آنحضرت علیہ السّلام نے فرمایا کہ وہ عامر بن فہیرہ تھے۔ ہمسے اس حدیث کو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک اسیطرح بیان کیا ہو یونس کو شک تھا کہ مینے خود ہشام بن عروہ سے سنا یا مینے محمد بن اسحاق سے سنا وہ ہشام سے روایت کرتے تھے کہ اور ہشام نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے عامر بن طفیل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے آخر

سلہ ۵ ولد ان لوگون کو کہتے ہین جو لوگ عربی النسل نہون ۱۲

ابن مبارک اور عبد الرزاق نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے عامر سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے بیر معونہ کے دن شہداد کی نعشون) مین (حضرت) عامر کی نعش تلاش کی گئی تو نہ ملی پس سبھون نے خیال کیا کہ انکو ملائکہ نے دفن کر دیا ہوگا یا انکی نعش کو اُٹھا کر (آسمان پر) لے گئے ہونگے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کافرون کے لیے جنھون نے آپکے اصحاب کو بیر معونہ مین شہید کیا تھا چالیس دن تک بد دعا فرمائی یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیٔ[1] بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ آیت کسی دوسرے موقع پر نازل ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ ایوب بن سنان سے انھون نے محمد بن منکدر سے انھون نے جابر سے اُنھون نے عامر بن فہیرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ابو بکر صدیق رضی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جیش عسرت مین ناشتہ کے لیے ایک مشک گھی اور ایک کُپی شہد ساتھ کر دی تھی باوجود اسکے کہ (اُس زمانہ مین ہم لوگ نہایت تنگی کی حالت مین تھے (گھی) اور شہد کسی کو نصیب نہو تا تھا) ابو نعیم نے بیان کیا ہو کہ ابن مندہ نے اس حدیث کی روایت کرنے مین اپنی غفلت اور جہالت کو (خوب اچھی طرح) ظاہر کر دیا۔ اس لیے کہ کسی اہل نقل نے اسمین اختلاف نہین کیا کہ حضرت عامر بیر معونہ کے دن شہید ہوے اور اسپر بھی سبھون کا اتفاق ہو گیا ہو کہ جیش عسرت غزوۂ تبوک ہی کا نام ہو اور غزوۂ تبوک بیر معونہ کے چھ سال بعد ہوا ہو تو پھر یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ جو شخص بیر معونہ کے دن شہید ہوا ہو وہ جیش عسرت مین بھی شریک ہو پس صحیح یہ ہو کہ حضرت ابو بکر رض اُسوقت مین یہ توشہ[2] لے گئے تھے جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کر کے چلے تھے۔ ابو نعیم کا قول صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اشعری۔ انکی کنیت ابو بردہ ہو۔ ابو موسیٰ اشعری کے بھائی ہین۔ انشاء اللہ تعالی انکا (پورا) نسب انکے بھائی ابو موسیٰ کے نام مین بیان کیا جائیگا۔ ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہو کہ ابو عامر نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی مسلم بن حجاج نے انکی کنیت بیان کی ہو اور کہا انکا نام عامر ہو اور یہ صحابی ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ) حدیث روایت کی ہو کہ آپنے دعا کی تھی کہ اے اللہ میری امت کی فنا یا تو تیر سے راستہ مین نیزہ سے شہید ہو کر ہو یا طاعون مین ہو۔ اس حدیث کو عاصم احول نے (بھی) کریب بن الحارث بن ابو موسیٰ سے انھون نے ابو بردہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

---

[1] حاصل مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ اے نبی تمکو یہ زیبا نہین ہے کہ کسی کی توبہ قبول کر لو یا کسی کے لیے عذاب کی درخواست کرو ۱۲

[2] حضرت ابو بکر صدیق جو فدائیانہ طریق محبت سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتتے تھے واقعی وہ بےنظیر ہو ایک منصف جب ان حالات کو دیکھتا ہو تو اسکی نظر مین قیس و لیلی کے قصے بے وقعت ہو جاتے ہین حضور نبوی مین انکی جان بازیان زمانہ نبوت سے بھی پہلے ثابت ہین ۱۲

(سیدنا عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف - عبداللہ بن عامر کے والد ہین - قریشی ہین عبشی ہین - انکی والدہ بیضا بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی تھین - فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے - انکا ذکر ابن شاہین اور مستغفری نے کیا ہی عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تک زندہ رہے اپنے لڑکے عبداللہ بن عامر کے پاس بصرہ گئے تھے جسوقت کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکے لڑکے عبداللہ کو بصرہ اور خراسان کا عامل بنا دیا تھا - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصراً لکھا ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لدّ بن اشعری - انکو ابن شاہین نے صحابہ مین بیان کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ اسد بن موسی سے انھون نے معاویہ بن صالح سے انھون نے ابو البشر سے جو دمشق کے موذن تھے انھون نے عامر بن لدّ بن اشعری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ (اے لوگو) بیشک جمعہ تم لوگون کے عید کا دن ہی پس تم لوگ اپنی عید کے دن کو اپنی روزہ کا دن نہ بناؤ (اگر روزہ رکھنا ہو تو) ایک روز قبل روزہ رکھ لیا کرو یا ایک روز بعد - اس حدیث کو عبداللہ بن صالح نے بھی معاویہ سے روایت کیا ہی مگر انکی سند مین اتنا فرق ہی کہ عامر (کی روایت بلاواسطہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہین ہی بلکہ انھون) نے ابو ہریرہ سے نقل کر کے بیان کیا ہی - انکا تذکرہ ابو موسی اور ابو نعیم نے لکھا ہی - اور ابو نعیم نے (یہ بھی) بیان کیا ہی کہ عامر بن لدّ بن اشعری کے صحابی ہونے مین اختلاف کیا گیا ہی اور انکا شمار اہل شام مین ہی -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لقیط - عامری - ہمین ابو موسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب اور ابو بکر اور نوشروان اور احمد نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسی نے دوسری سند سے بیان کیا ہی کہ ہمین حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد نے خبر دی وہ دونون (یعنی) احمد اور ابن ریذہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عمرو قطرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن اشدق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عامر ابن لقیط عامری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین (ایک وفد اس قوم سے) وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا کہ آپ کو مین اپنی قوم کے اسلام لے آنے اور اطاعت کرنیکی خوشخبری دون - پس جب مینے آپ سے عرض کیا تو آپنے فرمایا تم مبارک وفد ہو اللہ تم مین برکت دے اور آپنے اپنا دست مبارک میری پیشانی پر پھیرا اور مجھسے مصافحہ کیا - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی اور ابو موسی نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ اس حدیث کو قطرانی کے علاوہ اور لوگون نے ہاشم سے روایت کیا ہی انھون نے یعلی سے انھون نے عاصم سے -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لیلی بن ضمرہ۔ انکا تذکرہ ابو عباس بن عقیدہ نے کیا ہی۔ عبد اللہ بن سنان نے ابو طفیل یعنی عامر بن واثلہ سے انہون نے اسید غفاری سے اور عامر بن لیلی سے روایت کی ہی کہ وہ دونون کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے لوٹے [اور آپ نے (بعد ہجرت کے) اسکے علاوہ کوئی دوسرا حج نکیا تھا] تو برابر چلے آئے (کسی مقام پر آپنے کوئی حکم جدید نہین دیا) یہانتک کہ جب مقام جحفہ مین پہنچے [یہ دن جحفہ مین غدیر خم[1] کے لقب سے مشہور ہوا وہان آپکی ایک مشہور مسجد بھی ہی] تو آپنے فرمایا کہ اے لوگو مجھے (خداوند) لطیف خبیر نے خبر دی ہی کہ ہر نبی کو اس سے پہلے والے نبی کے عمر کی نصف عمر دیجاتی ہی لہذا قریب ہی کہ مین (خدا کی طرف سے) بلایا جاؤن اور مین (اسکی طلبی کو) قبول کرلون [اسکے بعد عامر نے پوری حدیث بیان کی یہانتک کہ انہون نے کہا کہ] پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا کہ جسکا مین محبوب ہون علی بھی اسکے محبوب ہین اے اللہ اس شخص سے محبت کر جو علی سے محبت کرے اور اس شخص سے عداوت رکھ جو علی سے عداوت رکھے [اسکے بعد عامر نے پوری حدیث اخیر تک بیان کی] ابو موسی نے کہا ہی کہ یہ حدیث نہایت غریب ہی مین نہین جانتا کہ سوا ابن سعید کے اور کسی سے مینے اسکی روایت لکھی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن لیلی غفاری۔ انکو ابن عقدہ نے بھی ایک علیحدہ تذکرہ مین بیان کیا ہی۔ ابو موسی نے کہا ہی کہ میرا گمان ہی کہ یہ دونون ایک ہی ہین اور (نیز) انہون نے اپنی سند کے ساتھ عمر بن عبد اللہ بن لیلی بن مرہ سے انہون نے اپنے والد سے انہون نے اُنکے دادا سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ مین جسکا محبوب ہون علی بھی اسکے محبوب ہین اے اللہ جو شخص علی کو محبوب رکھے تو بھی اسکو محبوب رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے اس سے تو بھی دشمنی رکھ پس جب حضرت علی (خلیفہ ہوے اور حضرت معاویہ سے انکو مقاتلہ کرنا پڑا اور) کوفہ تشریف لے گئے تو انہون نے لوگون (کو جمع کرکے ان) سے پوچھا کہ یہ حدیث (کہ مین جسکا محبوب ہون الخ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کس کس نے سنی ہی تو دس سے زیادہ آدمیون نے (اُسکے سننے کی) شہادت دی جنمین عامر بن لیلی غفاری (بھی) تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ قول کہ میرے گمان کے موافق دونون ایک ہی ہین بہت صحیح اور حق انہین کی طرف ہے۔

---

[1] غدیر خم ایک مقام کا نام ہی غدیر حوض کو کہتے ہین۔ اس حدیث سے حضرت مرتضی کی خلافت بلافصل پر ایک فرقہ ضالہ نے استدلال کیا ہی انشاء اللہ تعالی ہم عنقریب حضرت علی مرتضی کے نام مین جب یہ حدیث آئیگی اس حدیث کے ارشاد فرمانے کا سبب اور اسکا صحیح مطلب اور اس فرقہ ضالہ کے دلائل واہیہ کا بطلان تفصیل ظاہر کرینگے ۱۲

ابن عقدہ کو جو اشتباہ ہو گیا اُسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہی کہ انھون نے عامر بن لیلی کے نسب مین من ضمرۃ کی لفظ (لکھی ہوئی) دیکھی ہو گی اُس لفظ کو انھون نے بن ضمرہ پڑھ لیا - اور غفار (جو جدا علیٰ ایک قبیلہ کے ہین چونکہ) ملیل بن ضمرہ کے بیٹے ہین (لہذا یہ عامر ضمری بھی ہوسے غفاری بھی ہوسے) مگر ابن عقدہ نے جو انکو دوسرے مقام مین غفاری لکھا ہوا دیکھا اور پہلے وہ من ضمرہ کے لفظ کو بن ضمرہ سمجھ چکے تھے [لفظ من اور بن مین اکثر اشتباہ ہو جاتا ہی] اس لیے انھون نے انکو دو شخص سمجھ لیا (ایک کو ضمرہ کا بیٹا سمجھا دوسرے کو غفاری سمجھا) حالانکہ یہ دونون ایک ہی ہین جو غفاری ہو گا وہ ضمری بھی ہو گا - واللہ اعلم

(سیدنا) عاھر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اشجعی مستغفری نے بیان کیا ہی کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی اور اُنسے ابو عثمان نہدی نے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی -

(سیدنا) عاھر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ - قریشی زہری - عامر بن ابی وقاص کے ساتھ مشہور ہین ابو وقاص کا نام مالک ہی انھون نے دس شخصون کے بعد اسلام قبول کیا تھا - مہاجرین حبش سے بھی ہین - اُنکے بھائی سعد نے حبش کی طرف نہین ہجرت کی - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہی - ہینے انکا تذکرہ سعد بن وقاص کے نام مین (بھی) کیا ہی -

عاھر

ابن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعۃ بن عامر بن صعصعہ - عامری کلابی - انکی کنیت ابو براء ہی - ملاعب الاسنہ (کے لقب) سے مشہور تھے - عامر بن طفیل کے چچا تھے - انھون نے (ایک دفعہ کسی کو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا تاکہ آپ سے کوئی دوا دریافت کرے اور آپ سے شفاء کی دعا کرائے تو آپنے (اُس شخص کی معرفت) انکے پاس شہد کی کپی بھیجدی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون صحیح یہ ہی کہ ابو براء اسلام ہی نہین لائے مستغفری نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ صحابہ مین سوا خلیفہ بن خیاط کے اور کسی نے نہین کیا اور مین ملاعب الاسنہ کے حالات کو بیان کرتا ہون اُس سے (خود) معلوم ہو جائیگا کہ اسلام نہین لائے ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد اسحاق بن یسار نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام اور عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم وغیرہ اہل علم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ سب کہتے تھے ابو براء یعنی عامر بن مالک بن جعفر جو ملاعب الاسنہ (کے لقب سے) مشہور تھے مدینہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے -

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انپر اسلام پیش کیا (کہ قبول کرین) مگر انھون نے نہ اسلام قبول کیا اور نہ اسلام لانے مین زیادہ انکار کیا اور عرض کیا کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر آپ اپنے اصحاب سے چند شخصون کو اہل نجد کے پاس بھیجتے کہ وہ انکو آپکے دین کی دعوت دیتے تو مجھے امید ہو کہ وہ لوگ آپکے دین کو قبول کر لینگے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مین اپنے اصحاب پر اہل نجد کی طرف سے خوف رکھتا ہون (اسپر) ابو براء نے یہ کہا کہ مین ان لوگون کا محافظ رہونگا آپ اپنے اصحاب کو بھیجین کہ وہ لوگ دعوت اسلام کرین - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن عوف کو اپنے چالیس صحابہ کے ساتھ جو اچھے مسلمانون مین سے تھے (وہان) بھیجدیا (اسکے بعد) ابن اسحاق نے بیر معونہ کا (پورا) واقعہ اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شہید ہونے کے حالات کو بیان کیا مگر اس حدیث مین انکے اسلام لانیکو نہین بیان کیا - ابن اسحاق کے علاوہ ایسا ہی بہت سے لوگون نے بیان کیا ہو - (اسی وجہ سے) انکا تذکرہ ابو عمر نے اپنی کتاب مین نہین لکھا - واللہ اعلم -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن صفوان - انکو ابن قانع نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ سلیمان تیمی سے انھون نے ابو عثمان سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ طاعون (مین مر جانے) سے مسلمانون کو) شہادت (کا درجہ ملتا) ہو اور پانی (مین ڈوب کر مر جانے سے) شہادت (کا درجہ ملتا) ہو - انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک قشیری - بعض لوگون نے انکا نام عمرو بیان کیا ہو اور بعض نے مالک بن عمرو کہا ہو - اور بعض نے انس بن مالک بیان کیا ہو - اسکے علاوہ اور بھی اقوال بیان کیے گئے ہین - اسحاق بن یوسف ازرق نے شریک سے انھون نے اشعث ابن سوار سے انھون نے علی بن زید سے انھون نے زرارہ بن اوفی سے انھون نے عامر بن مالک سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھا ہوا) تھا کہ اتنے مین ایک سائل آپکی خدمت مین آیا (اور کچھ اس نے دریافت کیا) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ آؤ مین تمھین بتا دون (سنو) اللہ عزوجل نے مسافرون سے روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک کعبی - مستغفری نے کہا ہو کہ یہ صحابی ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے ایسا ہی مختصر لکھا ہو -
مین کہتا ہون کہ یہ اور جو پہلے مذکور ہو چکے ہین دونون ایک ہی ہین اس لیے کہ ابو موسی وغیرہ نے پہلے (نام مین) بہت سا

اختلاف بیان کیا ہو انمین سے ایک یہ بھی ہو کہ انکو بعض نے انس بن مالک قشیری کہا ہو ونیز انکو بعض نے کعبی (بکی) کہا ہو اور بعض نے عامر بن مالک بتلایا ہو اور بہت سے مختلف اقوال بیان کیے گئے ہین اور یہ اختلافات کافی طور پر انس بن مالک کے نام مین گذر چکے ہین۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن نوفل بن اُہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرۃ - قریشی زہری - انکی کنیت ابوالسود ہو مخرمہ کے بیٹے ہین - بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی - انسے عبد الرحمن اعرج نے مقطوع حدیث روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مخلد بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار - انصاری خزرجی ثم من بنی مالک بن النجار - یہ غزوہ احد مین شریک تھے اسکو ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہو اور غزوہ اُحد مین شہید ہوے انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقش - ہذلی - انکا ذکر سعید قریشی نے کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن الفضل بن رجا سے انھون نے ابو قیس بکری سے انھون نے عامر بن مرقش سے روایت کی ہو کہ حمل بن مالک بن النابغہ ہذلی (ایک دفعہ) راشد کی لڑکی اثیلہ کے پاس ہوتے ہوے گذرے اسوقت وہ اپنے چہرہ سے برقع اُٹھائے ہوے تھین اور اپنی بکریون کو چرا رہی تھین پس (یکایک) حمل بن مالک کی نظر اُنپر پڑ گئی اور اُنکے حسن وجمال کو دیکھ لیا - تو یہ اپنی اونٹنی کو بٹھال کر اتر پڑے اور اونٹنی کو باندھکر اُثیلہ کے پاس چلے گئے (مقتضا ے بشریت) نہیں بلکہ اُنپر دست درازی کرنی چاہی - اُثیلہ نے کہا کہ اے حمل ذرا توقف کرو تم بھی ایک (مشہور) خاندان کے ہو اور مین بھی ایک (مشہور) خاندان کی ہون (غرض تم میرے کفو ہو) لہذا تم میرے والد سے میری درخواست کرو (غالباً) وہ تمھاری درخواست رد نکرینگے مگر انھون نے نمانا آخرش اُنپر دست درازی کی اُس (خدا ترس) عورت نے اُنکو اُٹھا لیا اور اُنکو زمین پر گرا کر اُنکے سینہ پر بیٹھ گئی - اور اُنسے عہد لیا کہ پھر ایسی حرکت نکرنا اُسکے بعد اُسکے سینہ سے علیحدہ ہوئین مگر پھر بھی یہ اُمر کا نفس اختیار مین نرہا آخرش انھون نے پھر دوبارہ اُس عورت نیک طینت پر جست کی اُثیلہ نے پھر اُنکے ساتھ وہی معاملہ کیا الغرض اسی طرح تین بار ہوا - تیسری دفعہ مین اُثیلہ نے ایک پتھر لیکر انکا سر کوٹ دیا (جسکے باعث اُنکو نقل حرکت کی قوت نرہی آخرش وہین پڑے رہے) اور اُثیلہ اپنی بکریون کو لیکر چلی گئین اُسکے بعد حمل کی قوم کے

کچھ سوار اسی طرف سے ہوکر گذرے تو انکی حالت زار کو دیکھکر اُن سب نے دریافت کیا کہ اے حمل کس نے تمھارے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہو انھون نے جواب دیا کہ میری اونٹنی نے ٹھوکر کھا کر مجھے گرا دیا ہو اسپر ان لوگون نے کہا کہ تمھاری اونٹنی تو یہ بندھی ہوئی ہو اور تمھاری بغل مین یہ (خون آلودہ) پتھر پڑا ہوا ہو (معلوم ہوتا ہو کہ) تمھارا سر اسی سے کچلا گیا ہو۔ عامر نے کہا (نہین) جو مین تمسے کہتا ہون وہی (صحیح) ہو اب مجکو تم لوگ اُٹھا لیچلو۔ چنانچہ ان لوگون نے انکو سوار کرا کر انکے گھر پہونچا دیا (اسی ضرب کے صدمہ سے یہ مر گئے) جب یہ مرنے لگے تو لوگون نے انسے پوچھا کہ اے حمل تمھارے خون کا بدلہ کس سے لین — انھون نے کہا کہ اثیلہ کے علاوہ سب لوگ میرے خون سے بری ہین۔ جب انکی وفات ہو چکی تو قبیلہ ہذیل کے لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ حمل بن مالک کے خون کا بدلہ راشد سے چاہیئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راشد کو بلوا بھیجا۔ چنانچہ راشد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپنے اُنسے فرمایا کہ اے راشد قبیلہ ہذیل کے لوگ کہتے ہین کہ حمل کے خون کا عوض تمھارے ذمہ چاہیئے [راشد کا نام حالت کفر مین ظالم تھا جب یہ اسلام لائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام راشد رکھدیا] راشد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے قتل نہین کیا ہو اُن لوگون نے کہا (تمنے نہی تمھاری بیٹی) اُثیلہ نے قتل کیا ہو انھون نے جواب دیا کہ اثیلہ کے قتل کرنیکی مجکو خبر نہین ہو اُسکے بعد راشد اُثیلہ کے پاس گئے اور اُنسے کہا کہ ہذیل کے لوگ کہتے ہین کہ حمل کا خون تمھارے ذمہ ہو اُثیلہ نے یہ جواب دیا کہ کیا عورت بھی مرد کو قتل کرسکتی ہو مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹھ نہین کہتے اُسکے بعد اُثیلہ خود حاضر ہوئین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پورا واقعہ عرض کیا تو آنحضرت علیہ السلام نے (خوش ہوکر) انکو دعا دی کہ اللہ تم مین برکت دے اور اُنکے ذمہ سے حمل کا خون معاف کرا دیا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

مزنی۔۔۔ انکی کنیت ابو ہلال ہو۔ منقول ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو مگر یہ غلط ہو۔ ابو معاویہ نے ہلال بن عامر مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ (مقام) منیٰ مین ایک اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ پڑھ رہے تھے اُسوقت آپ سرخ چادر اوڑھے ہوے تھے ابو معاویہ نے اسکو دوسری جگہ بھی ایسا ہی روایت کیا ہو مگر اُسکی سند مین اتنا فرق ہو کہ جابر بن عامر نے اپنے والد سے روایت کی ہو لیکن صحیح یہ ہو کہ اس حدیث کو ہلال بن عامر نے رافع بن عمرو سے روایت کیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی لکھا ہو اور ہمسے بھی اس حدیث کو ابو یاسر بن حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے ابو معاویہ ضریر سے اپنی سندون کے ساتھ [جنکو انھون نے ذکر کیا ہو] روایت کرکے بیان کیا ہو۔ وغیرہ

اس حدیث کو احمد نے اسی طرح محمد بن عبید سے انھون نے قبیلہ بنی فزارہ کے ایک ضعیف شخص سے انھون نے ہلال بن عامر مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا الی آخرہ۔ انکا ذکر رافع بن عمرو کے نام مین گذرچکا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن امیہ بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح - قریشی جمحی - انکے صحابی ہونے مین اختلاف کیا گیا ہو - ابوداؤد نے بیان کیا ہو کہ مینے احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ عامر بن مسعود صحابی ہین (یانہین) اُنھون نے جواب دیا کہ مجھے خبر نہین ہان انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہو اور ابوداؤد نے (یہ بھی) کہا کہ مینے مصعب زبیری سے سنا وہ کہتے تھے کہ یہ صحابی ہین اور ابراہیم بن عامر کے والد ہین جن سے (امام) ثوری اور شعبہ نے حدیثین روایت کی ہین - یہ وہی عامر ہین جو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل کوفہ کے اتفاق رائے سے کوفہ کے حاکم بنائے گئے تھے جب یہ اُن لوگون پر حاکم ہوگئے تو ایک خطبہ پڑھکر اُن لوگون کو سنایا اور اُسی خطبہ مین یہ بھی بیان کیا کہ ہر ایک قوم کے لیے کچھ پینے کی چیزین اور کچھ لذت (حاصل کرنے) کی چیزین ہوتی ہین لہذا تم بھی ایسی چیزین تجویز کرلو مگر تم ایسی چیز تجویز کرو جو حلال ہون اور (اُنکے استعمال پر تمھاری) تعریفین کی جائے اور تم اپنی شراب (یعنے نبیذ وغیرہ) کی تیزی کو پانی ملاکر توڑدو ایک شاعر نے (اسی کے متعلق) یہ شعر کہے تھے۔

من ذا یحرم ماء المزن خالطه   فی قعر خابیة ماء العناقید
انی لاکره تشدید الرواة لنا   فیها ویعجبنی قول ابن مسعود

بہت لوگون کا گمان ہو کہ اس شاعر نے ابن مسعود سے اُن ابن مسعود کو مراد لیا ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے (حالانکہ یہ غلط ہو معاذ اللہ حضرت ابن مسعود حلت شراب کے قائل ہوسکتے تھے) جب ابن زبیر خلیفہ بنائے گئے تو انھون نے عامر کو کوفہ ہی مین اپنی جگہ پر بحال رکھا - یہ بوجہ پست قامت ہونے کے دحروجۃ الجعل کے ساتھ ملقب تھے تین مہینے کے بعد انکو ابن زبیر نے معزول کردیا تھا اور انکی جگہ عبداللہ بن یزید خطمی کو عامل بنادیا تھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

سطر ترجمہ - کون شخص مینہ کے پانی کو حرام کہہ سکتا ہے جبکے ساتھ مٹکے کے اندر انگور ملا ہو (مطلب شاعر کا یہ ہو کہ شراب کے حرام ہونیکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اسمین دو چیزین ہوتی ہین ایک مینہ کا پانی دوسرا آب انگور یہ دونون حلال ہین پھر اگر مٹکے کے اندر ڈالکر یہ دونون چیزین مخلوط کردی گئین تو کیا خرابی پیدا ہوگئی جو اسکو حرام کہا جائے۔ یہ شاعرانہ کلام ہی) بیشک راویون کی سختی کو مین برا سمجھتا ہون (جو انھون نے حرمت شراب کی روایتون مین کی ہی) اور مجھکو ابن مسعود کا قول اچھا معلوم ہوتا ہو کہ وہ شراب کو حلال کہتے ہین) ۱۲

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن مطر شیبانی۔ انکا ذکر طبرانی نے اپنے معجم کیا ہے۔ اور وکیع نے مسعر سے انھوں نے جبلہ بن سحیم سے انھوں نے عامر بن مطر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھا کر نماز پڑھی تھی ایسا ہی اسکو سہل بن بحلہ نے وکیع سے روایت کیا ہے اور بہت سے لوگوں نے وکیع سے یہ روایت کی ہے کہ انھوں نے یہ کہا کہ میں نے ابن مسعودؓ کے ساتھ سحری کھائی تھی اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن یزید بن حرام۔ ہشام کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہذیل۔ انکا ذکر سعید قریشی نے کیا ہے۔ زیاد نمیری نے لقیع سے انھوں نے عامر بن ہذیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جو شخص نماز جمعہ میں حاضر ہوا اور (دنیا کی) بات چیت نہ کی سنتیں پڑھے یہانتک کہ امام خطبہ کے لیے کھڑا ہو۔ تو یہ (اُسکے ان گناہوں کے) لیے (جو) اس جمعہ سے اُس جمعہ تک بلکہ اس سے تین روز زیادہ تک (سرزد ہوں) کفارہ ہو جاتا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابوہشام ہے۔ انصاری ہیں غزوۂ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ ہمام نے قتادہ سے انھوں نے زرارہ بن اوفی سے انھوں نے سعد بن ہشام بن عامر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباسؓ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کے حالات دریافت کئے تو انھوں نے فرمایا کہ تم حضرت عائشہؓ کے پاس جاؤ (اور انھیں سے دریافت کرو) اس لیے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات کو زیادہ جانتی ہیں۔ پس میں اور حکیم بن افلح حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے حکیم تمہارے ساتھ دوسرا شخص کون ہے انھوں نے جواب دیا کہ سعد بن ہشام تو پھر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ ہشام جو بیٹے ہیں اُس عامر کے جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے میں نے عرض کیا کہ ہاں وہی ہیں حضرت عائشہؓ نے فرمایا عامر کیا اچھے آدمی تھے عامر اور انکے بیٹے ہشام دونوں صحابی تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے عامر کے بیٹے ہشام کے نام میں یوں بیان کیا ہے کہ ہشام کے والد عامر تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔

سلہ مقصود یہ ہے کہ سحری آپ اسقدر دیر کرکے تناول فرماتے تھے کہ اسکے بعد ہی نماز فجر کا وقت آجاتا تھا ۱۲۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال۔ خاندان بنی عبس بن حبیب بن خارجہ بن غدن سے ہیں۔ انکی کنیت ابو سیارہ ہے متقی ہیں۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی جو انکے چچا کے بیٹوں یعنے قبیلہ منقر کے لوگوں کے پاس تھی۔ ایسا ہی انکا نام ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام حارث ہے انکا تذکرہ پھر کنیت کے باب میں کیا جائیگا اس جگہ انکے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابو عامر نے لکھا ہے اور اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ بن عبد اللہ بن عمیر بن جابر بن عدی بن جدی بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانہ لیثی۔ انکی کنیت ابو الطفیل ہے اور یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں۔ انکی پیدائش غزوۂ احد کے سال میں ہوئی تھی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات کا زمانہ آٹھ برس پایا تھا پہلے کوفہ میں رہتے تھے پھر مکہ میں چلے آئے تھے۔ عمار بن ثوبان نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (مقام) جعرانہ میں دیکھا تھا کہ آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ایک خاتون میں تو آنحضرت نے انکے لیے اپنی چادر مبارک بچھا دی میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو لوگوں نے کہا کہ یہ آپکی رضاعی ماں (حضرت حلیمہؓ) ہیں انھوں نے آپکو دودھ پلایا ہے۔ سعید جریری نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ (اپنی آخر عمر میں) کہتے تھے کہ میرے سوا روئے زمین پر (اس وقت) کوئی ایسا نہ ملیگا جو تم سے کہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے میں نے کہا کہ آپ کچھ حلیہ (سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا) بیان کر سکتے ہیں انھوں نے جواب دیا ہاں بیان کر سکتا ہوں۔ آپ میانہ تھے آپکا رنگ سفید تھا ملیح تھے۔ ابو الطفیل حضرت علی کے ان اصحاب میں سے تھے جو انسے (نہایت درجہ) محبت رکھتے تھے (چنانچہ) انکے ساتھ انکی تمام لڑائیوں میں شریک تھے۔ ثقہ تھے اور امانت دار تھے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے معترف تھے مگر بات یہ تھی کہ حضرت علی کو ترجیح دیتے تھے انکی وفات سنہ ۱۰۰ھ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سنہ ۱۱۰ھ ہجری میں ہوئی انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے والوں میں سب سے پیچھے ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی وقاص۔ سعد بن وقاص کے حقیقی بھائی ہیں۔ ان دونوں کی والدہ حمنہ بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ انھوں نے دس شخصوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا گیارہویں شخص (اسلام قبول کرنیوالے) یہی تھے (اسلام لانیکے بعد)

سلہ میرے خیال میں یہ کسی راوی کی غلط فہمی معلوم ہوتی ہے کیونکہ روایات صحیحہ جنکا قدر مشترک حد تواتر کو پہونچ گیا ہے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ شیخین رضی اللہ عنہما کے افضل الاصحاب ماننے پر تمام صحابہ کا اجماع تھا کہ ایسے رو فض بھی اس امر کے معترف ہیں کہ جمہور سلف شیخین کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے اور شیخین کے علاوہ اور سب کی تھا معراج

انکو اپنی والدہ کی جانب سے (جو اسوقت کافرہ تھین) وہ مصیبت پہونچی جو کسی ذی ہستی کو نہین پہونچی (وہ مصیبت یہ تھی) کہ انکی والدہ نے قسم کھائی تھی کہ مین نہ سایہ مین بیٹھونگی اور نہ کچھ کھاؤنگی اور نہ کچھ پیونگی تاوقتیکہ عامر اپنے (اس دین کو نہ چھوڑدے اسکے بعد سعد (جو کہین گئے ہوے تھے وہان سے واپس) آگئے۔ اور (اپنے گھر مین) لوگون کا مجمع دیکھا تو دریافت کیا کہ لوگ کیون جمع ہین۔ ان لوگون نے کہا کہ تمھاری والدہ نے تمھارے بھائی عامر کو مصیبت مین ڈال رکھا ہو۔ قسم کھائی ہو کہ نہ سایہ مین بیٹھونگی اور نہ کچھ کھاؤنگی اور نہ کچھ پیونگی تاوقتیکہ عامر اس ہم دینی کو نہ چھوڑدے (سعد نے اسکو سنکر) اپنی والدہ سے کہا کہ اے مان (اگر قسم کھاتا ہو تو) میرے متعلق قسم کھا کہ نہ تو سایہ مین بیٹھین اور نہ کھائینگے اور نہ پینیگے (جب تک مین (اسلام کو ترک نکردون تو تجھے قسم کھانیکا مزہ ملجائے اور مین تجھکو ایسی حال مین رہنے دون) یہانتک کہ تو اپنا ٹھکانہ جہنم مین دیکھ لے۔ انکی والدہ نے جواب دیا کہ مین تو اپنے مطیع لڑکے پر قسم کھاتی ہون (تیرے اوپر کیون کھاؤن) پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی وان جاہداک علی ان تشرک بی الایہ پھر حضرت عامر حبش کی طرف ہجرت کر گئے انکا تذکرہ یہان پر ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو اور انکا تذکرہ عامر بن مالک کے ذکر مین گذر چکا ہو

(سیدنا) عامر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن سکن۔ اسماء بنت یزید بن سکن کے بھائی ہین اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ ابو عمر نے انکا ذکر انکے والد کے تذکرہ کے ضمن مین لکھا ہو اور انکا تذکرہ عدوی سے بھی لکھا ہو۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن وبرہ بلوی۔ صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے۔ اہل روم نے ۳۵ھ ہجری مین بمقام برلس انکو شہید کر دیا اسکا ابن یونس نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن زید بن جندب بن جابر بن زید بن عبد الحارث بن لقیض جسری۔ جسر ایک قبیلہ ہی ابن ربیعہ کی شاخ سے۔ یہ ان لوگون مین ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد بنکر آئے تھے اور ۳۷ھ ہجری مین (حضرت) علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شہید ہوے۔ عبد اللہ بن ابراہیم قریشی نے ابو بکر بن نضر سے انھون نے ام بنین یعنے شراحیل عبد یہ کی لڑکی سے انھون نے عائذ بن سعید جسری سے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون آپ (اپنا دست مبارک) میرے چہرے پر پھیر دین اور میرے لیے برکت کی دعا فرا دین پس آپنے (میری تمنا کو پورا) کر دیا ام بنین یعنے عائذ کی بی بی نے بیان کیا ہو کہ مینے انکو سو نے کے بعد بھی کبھی نہین دیکھا مگر ایسی حالت مین

۱۵ ترجمہ (اے ابن آدم) اگر تیرے مان باپ تجھپر زور دین کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرے جسکا تجھے علم نہین ہو تو تو اپنے مان باپ کی اطاعت (اس بارہ مین) نکر

انکے چہرے پر (ایسی چمک ہوتی تھی کہ) گویا انہی پر تیل لگا ہوا ہے اور وہ صرف چھواروں پر قناعت کرتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو حمیری بیان کیا ہے اور انکی بی بی کا نام ام نسر بتلایا ہے لیکن فی الواقع یہ جسری ہیں (حمیری نہیں ہیں) اور انکی بی بی ام نہین ہیں - ابونعیم نے انکا نسب (یوں) بیان کیا ہے کہ عائذ بن سعد جسری - عنزہ بن ربیعہ کی نسل کا ایک کنبا ہے مگر یہ غلط ہے بلکہ (صحیح یہ ہے کہ) وہ جسر بن محارب بن خصفہ کی نسل سے ہیں اسی لیے وہ محاربی جسری ہیں ابونعیم کے اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ کسی دوسرے عنزہ کے نسل میں جسر کو دیکھ لیا ہوگا جنکا نسب یہ ہے جسر بن نمر بن یقدم بن عنزہ توگمان کر لیا ہوگا کہ یہ عائذ اُسی جسر کے نسل سے ہونگے گا یہ غلط ہے اس لیے کہ انکا نسب نامہ یہ ہے - عائذ بن سعید بن جابر بن زید بن عبد الحارث ابن بغیض بن شکم بن عبد بن عوف بن زید بن بکر بن عمیرۃ بن علی بن جسر بن محارب [واللہ اعلم بالصواب] -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عائذ جعفی - انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جعد بن ابی صلت انسے یہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر ایسی حالت میں گذرے کہ وہ لوگ ایک پتھر اٹھا رہے تھے جسکو ہم لوگ حجر الاشد کہتے تھے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ حدیث مرسل ہے -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد عمرو ازدی - انکا شمار اہل بصرہ میں ہے انکی وفات (حضرت) عثمانؓ کے بعد ہوئی ہے انکو امام بخاری نے وحدان میں ذکر کیا ہے مگر امام بخاری نے انسے کوئی حدیث روایت نہیں کی انکا تذکرہ ابن مندہ و ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے -

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال بن عبید بن یزید بن رواحۃ بن زبینۃ بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمۃ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طانجہ بن الیاس بن مضر - قبیلہ مزینہ سے ہیں انکی کنیت ابوہبیرہ ہے - قبیلہ مزینہ کہتے ہیں عثمان و اوس فرزندان عمرو کی اولاد کو - عثمان و اوس کی والدہ کا نام مزینہ تھا لہذا اُنکی اولاد کو اُسکی طرف منسوب کیا گیا - یہ اُن لوگوں میں ہیں جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی - نیکوکار صحابہ میں سے تھے انھوں نے بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں ایک مکان بھی بنا لیا تھا - انکی وفات عبید اللہ بن زیاد کی حکومت میں بعہد یزید بن معاویہ ہوئی تو انھوں نے وصیت کی تھی کہ میرے جنازہ کی نماز ابو برزہ اسلمی پڑھاویں - (اس خیال سے وصیت کی تھی) تاکہ اُنکے جنازہ کی نماز ابن زیاد نہ پڑھاوے - ہمیں یحیی ابن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں محمد بن بکار نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے امیہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے شعبہ نے بسطام بن مسلم سے انھوں نے خلیفہ بن عبد اللہ سے انھوں نے

عائذ بن عمرو سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا تو آپ نے اسکے سوال کو پورا کر دیا۔ پس جب اس شخص نے اپنے قدم کو دروازہ کی دہلیز سے باہر کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سائل سوال کی خرابی کو جانتا تو وہ شخص جسکے پاس کچھ ہوتا (کبھی) سوال نہ کرتا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط سکونی شامی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اذناً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے حوطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے محمد بن حمیر نے عمرو بن قیس سکونی سے انھوں نے عائذ بن قرط سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی (فرض) نماز کو پڑھے اور اسکو کامل نہ کرے (یعنے پوری رعایت آداب نماز کی ملحوظ نہ رکھے) تو (اللہ کے یہاں) اسکے نوافل کا ثواب اس (فرض کے ثواب) میں ملا دیا جائیگا تاکہ وہ (فرض) کامل ہو جائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے لیکن ابو عمر نے انکو سکونی بیان کیا ہے اور ابن مندہ و ابو نعیم نے انکو کسی طرف منسوب نہیں کیا ہے اور ابن عاصم نے انکو ثمالی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عائذ (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعص بن قیس بن خلدۃ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری خزرجی ثم زرقی۔ اپنے بھائی معاذ بن ماعص کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے بعض نے کہا ہے کہ غزوۂ بیر معونہ میں شہید ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور سویبط بن حرملہ عبدری کے درمیان میں بھائی چارا کرا دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اللہ تعالیٰ کے نام (نامی) کی طرف منسوب ہیں۔ بیٹے ہیں سعید بن جندب کے اور بعض نے (صرف) عائذ بن سعید کہا ہے یعنے اللہ عز وجل کے نام کی طرف منسوب نہیں کیا ہے۔ انکا تذکرہ اوپر گذر گیا ہے م عائذ اللہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے۔ لقیط بن برایہ ابن بکر بن نضر بن سعید بن عائذ علامہ انھیں کی نسل سے ہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عائذ اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ۔ انکی کنیت ابو ادریس ہے۔ خولانی ہیں انکی پیدائش غزوۂ حنین کے سال میں ہوئی تھی انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں انکا (پورا) ذکر آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

له اس حدیث سے بے ضرورت سوال کرنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے ۱۲

له پانچ وقت کی نماز فرض کے ساتھ ساتھ سنتیں جو مقرر کی گئی ہیں انکی حکمت ایک یہ بھی ہے ۱۲

باب العین والباء

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن خضر - اور بعض نے ابن احمر بیان کیا ہے - انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت علیہ السلام (سونے کے لیے) اپنی خوابگاہ میں تشریف لیجاتے تھے تو سورۂ قل یا ایہا الکافرون پوری سورۃ پڑھ لیتے تھے - انکا ذکر خضرمی نے مفاریدمیں اور ابن ابی سلیبہ نے وحدان میں لکھا ہے - انکا تذکرہ ابو عمر و ابو نعیم و ابو موسیٰ نے لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن قیظی - ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ عباد بن وقش کے بیٹے ہیں جو (قبیلۂ) بنی نبیت ثم عبد الاشہل سے ہیں یہ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے - اسکو محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انھوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے والد نے اپنی دادی تویلہ سے جو اسلم بن عمیر کی صاحبزادی ہیں روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ ہم سب (ایک دن قبیلۂ) بنی حارثہ میں ظہر یا عصر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ہم لوگ دو رکعت نماز بیت المقدس کی طرف پڑھ چکے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور اُس نے بیان کیا کہ (اب) قبلہ مسجد حرام کی طرف ہوگیا ہے تویلہ کہتی ہیں کہ یہ سنتے ہی سب کے سب (اس نماز میں) کعبہ کی طرف پھر گئے تو مرد عورتوں کی جگہ پر آگئے اور عورتیں مردوں کی جگہ پر چلی گئیں راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ شخص جنھوں نے آکر ہم لوگوں کو خبر دی تھی کہ اب قبلہ بدل گیا وہ عباد بن بشر تھے - و نیز ابن مندہ نے ابراہیم بن حمزۂ زبیری سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے تویلہ سے جو کہ اُن عورتوں میں ہیں جنھوں نے (آنحضرت سے) بیعت کی تھی روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں ایک شخص (قبیلۂ) بنی حارثہ سے جنکو لوگ عباد بن بشر بن قیظی انصاری کہتے تھے آئے اور خبر دی کہ (اب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام کو قبلہ بنالیا ہے (اس خبر کو سنکر) سب (اُسی نماز میں) بیت المقدس کی جانب پھر گئے (اُسکے بعد کی حدیث کو) ویسا ہی بیان کیا ہے یہ قول ابن مندہ کا ہے - اور ابو نعیم نے کہا ہے بعض کا قول ہے کہ عباد بن بشر بن قیظی انصاری وہی ہیں جنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے جو خاندان بنی عبد الاشہل سے ہیں یعنے عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آتا ہے - اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ یہ کوئی اور ہیں بعض متاخرین نے انکو دو سمجھا ہے اور عباد بن بشر بن قیظی کے بارہ میں اس حدیث کو نقل کیا ہے جسکو ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے انھوں نے تویلہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی تھیں ہم سب (ایک دفعہ) قبیلہ بنی حارثہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں عباد بن بشر بن قیظی نے خبر دی الی آخرہ - اس حدیث کو یعقوب زہری نے ابراہیم بن جعفر سے روایت کر کے بیان کیا ہے مگر انھوں نے عباد کا نام نہیں

بیان کیا ہو- اور اسی حدیث کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے شریک سے انھون نے ابوبکر بن صخیر سے انھون نے ابراہیم بن عباد انصاری سے انھون نے اپنے والد سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قبیلۂ بنی حارثہ کے امام تھے روایت کیا ہو ابراہیم بیان کرتے ہین کہ میرے والد نماز پڑھا رہے تھے انھون نے اُسی حالت مین یکایک یہ آواز سنی کہ آگاہ ہو جاؤ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بحکم خدا) کعبہ کو قبلہ بنا لیا ہو پس (اسکو سنکر) سب اسی طرف پھر گئے- یہانتک ابو نعیم کا کلام ہو انھون نے اسمین کچھ فیصلہ بیان نکیا (کہ فی الواقع یہ دونون ایک ہی ہین یا دو) مگر ابن مندہ نے فیصلہ کر دیا ہو کہ یہ دونون (واقعی) دو ہین- ایک تو یہی عباد بن بشر بن قیظی دوسرے عباد بن بشر بن وقش جنکا ذکر ابھی آتا ہو- اور کوئی تعجب نہین کہ درحقیقت یہ دونون دو نام ہون (اولاً) اس لیے کہ ان عباد کے نسب مین بشر بن قیظی بیان کیے گئے ہین اور اُن عباد کے نسب مین جنکا ذکر ابھی آتا ہو قیظی کا نام نہین ہو تاکہ یہ کہنے کا موقع ہو کہ (باپ کو چھوڑکر) انکے دادا کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو (دوم) اس لیے کہ یہ عباد قبیلۂ بنی حارثہ سے ہین اور بنی حارثہ قبیلۂ بنی عبد الاشہل سے ہین اس لیے کہ حارثہ کا نسب نامہ یہ ہو- حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس پس دونون جاکر حارث مین ملجاتے ہین (اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ حارثہ کا سلسلہ اور ہو اور عبد الاشہل کا سلسلہ اور ہو پس قبیلۂ بنی عبد الاشہل سے نہین ہو سکتا وہو المدعی) (سوم) اس لیے کہ قبیلۂ بنی حارثہ مین عرابہ بن اوس بن قیظی بن عمرو بن جشم بن حارثہ ہین پس اس صورت مین یہ عباد بن بشر عرابہ کے چچا کے لڑکے ہونگے اور قبیلۂ بنی حارثہ سے مربع بن قیظی بن عمرو ہین جو عرابہ کے چچا ہین پس اس صورت مین یہ عباد بن بشر مربع کے بھتیجے ہونگے (چہارم) اس لیے کہ ابو عمر نے عباد بن قیظی انصاری کو ذکر کیا ہو اور یہ کہا ہو کہ یہ عباد فرزندان قیظی عبد اللہ اور عقبہ کے بھائی ہین اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ دونون دو ہین واللہ اعلم-

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر بن وقش بن زغبہ بن زعورا بن عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو- انکا دوسرا نام نبیت ہو یہ مالک بن اوس کے بیٹے ہین- انصاری اوسی ثم اشہلی ہین- انکی کنیت ابو بشر ہو- بعض کا قول ہو کہ ابو الربیع ہو انھون نے مدینہ مین مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر قبل اسلام لانے سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر کے اسلام قبول کیا تھا- رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ اُحد اور بدر اور تمام غزوات مین شریک تھے- یہ اُن لوگون مین ہین جن لوگون نے کعب بن اشرف یہودی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کو ایذا پہونچاتا تھا قتل کیا- جن لوگون نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اُنکے نام یہ ہین- عباد- محمد بن مسلمہ- ابو عبس بن جبر- ابو نائلہ وغیرہ وغیرہ- عباد نے اس بارے مین ایک شعر بھی لکھا تھا یہ فضلاء صحابہ مین سے تھے- (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہو کہ تین شخص انصار مین ایسے تھے کہ اُنکے اوپر کوئی دوسرا شخص افضل شمار نہین کیا جاتا تھا وہ کل کے کل قبیلۂ بنی عبد الاشہل تھے (اُن تینون حضرات کے نام یہ ہین) سعد بن معاذ- اُسید بن حضیر- عباد بن بشر- حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہین کہ (ایک مرتبہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد بن بشر کی آواز سنی تو آپنے یہ دعا کی کہ اے خدا عباد پر اپنی رحمت نازل کر - ہمین عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر یہ دونون (ایک مرتبہ) اندھیری رات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوے تھے - پس جب آپکی خدمت سے دونون رخصت ہوکر چلے تو ایک کی چھڑی روشن ہوگئی دونون اُسکی روشنی مین چلتے رہے جب دونون متفرق ہوے تو دونون کی چھڑیان روشن ہوگئین - محمد بن اسحاق نے حصین بن عبد الرحمن سے انھون نے عبد الرحمن بن ثابت سے انھون نے عباد بن بشر انصاری سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار کیطرف مخاطب ہوکر) فرمایا تھا کہ اے گروہ انصار تم لوگ میرے شعار[سلہ] ہو اور بقیہ لوگ دثار ہین (مجھے) تمھاری طرف سے (پورا اطمینان ہو کہ) میری برائی (تمسے) نہ بیان کی جائیگی - عبادہ بن بشر غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے - آپنے اُس غزوہ مین بہت بڑے کار نمایان ظاہر ہوے تھے (اُسوقت) انکی عمر ۴۵ برس کی تھی انکی کوئی اولاد باقی نہین رہی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ثعلبہ ہو - عبدی ہین - اہل کوفہ مین شمار کیے جاتے ہین - انکے بیٹے ثعلبہ نے فضائل وضو مین بیان کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مسلمان وضو کا ارادہ کرکے اپنا مُنہ دھوتا ہو الخ - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر مخزومی - انکے لڑکے محمد نے انسے روایت کی ہو - انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہو مگر نہ انکی کوئی روایت (آنحضرت علیہ السلام سے) معلوم ہوتی ہو اور نہ انکا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عدی بن اسود بن احرم بن مجحیا بن کلفۃ بن عوف - انصاری اوسی - یہ سوار ذی حرق کے لقب سے مشہور تھے ذی حرق انکے ایک گھوڑے کا نام تھا جسپر سوار ہوکر جہاد کیا کرتے تھے غزوۂ احد اور کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اُسی گھوڑے پر سوار ہوکر گئے تھے - غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد - غفاری - اہل صفہ سے ہین - انکا تذکرہ مستغفری نے بیان کیا ہے مگر انکے متعلق کوئی حدیث روایت نہین ہوئی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہو -

---

سلہ شعار اس کپڑے کو کہتے ہین جو سب کپڑون کے نیچے پہنا جاتا ہو بدن سے لگا رہتا ہو اور دثار وہ چادر ہو جو اوپر اوڑھی جاتی ہو مطلب یہ ہو کہ تم مجھسے بہت مقرب ہو ۱۲ -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن صحاس - بعض نے انکا نام عبادہ بیان کیا ہے انشاء اللہ تعالی عبادہ کے نام مین انکا تذکرہ اس سے زیادہ کیا جائیگا - ابن حکم انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سابس - ابوہریرہ سے انسے حدیث روایت کی ہے - ابوموسی نے کہا ہے کہ حافظ ابو زکریا نے انکا تذکرہ اسی قدر لکھا ہے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سحیم - ضبی انکو ابن ابی عاصم نے صحابہ مین ذکر کیا ہے مگر انکے متعلق کوئی حدیث نہین لکھی (امام) بخاری نے بیان کیا ہے کہ یہ تابعی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان بن جابر بن سالم بن مرۃ بن عبس بن رفاعۃ بن حارث بن حیّ بن حارث بن بہثۃ بن سلیم - انکی کنیت ابو ابراہیم ہے سلمی ہین - بعض نے انکے والد کا نام شیبان بیان کیا ہے - یہ قریش کے حلیف تھے - انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس امامہ بنت ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے نکاح کرنیکا پیغام بھیجا تو آپنے (انکی طرف سے وکالۃً) انکا نکاح امامہ سے کر دیا - اور یہ وہان موجود نہ تھے - انسے انکے بیٹے ابراہیم نے حدیث روایت کی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے لیکن ابونعیم نے یہ بیان کیا ہے کہ انکے والد کا نام) سنان ہے - اور بعض کا قول ہے کہ شیبان ہے اور ابن مندہ نے فقط اتنا بیان کیا ہے کہ انکا نام شیبان ہے اور کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام سنان ہے

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن مخرمہ بن قلع بن حریش بن عبد الاشہل - انصاری اشہلی - غزوۂ احد کے دن شہید ہوے - انکو صفوان بن امیہ جمحی نے شہید کیا تھا اسکو ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے بیان کیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل - عنبری لشکری - اہل بصرہ مین شمار کیے جاتے ہین - خاندان عنبر بن لشکر بن وائل سے ہین - ہمین ابوالفرج بن محمود نے اذناً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شبابہ نے شعبہ سے انھون نے ابو بشر یعنے جعفر بن ابی وحشیہ سے انھون نے عباد بن شرحبیل سے جو قبیلۂ بنی عنبر کے ایک شخص تھے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے (جب) ہمارے یہان قحط سالی ہوئی تو مین مدینہ آیا اور مدینہ کے باغون مین سے ایک

باغ میں چلا گیا (وہاں جاکر) غلہ کی ایک بالی توڑی اور اسکے دانے نکال کر کھالے اور (کچھ بالیاں توڑ کر اپنی کملی میں رکھ لی اور لے کے چلے) اتنے میں مالک باغ آیا اور مجھکو مارا اور میرے کپڑے چھین لیے۔ پس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اسکی اطلاع کی تو آپنے مالک باغ سے فرمایا کہ جب یہ ناواقف تھے تو تمنے انکو کیوں مطلع نکر دیا اور اگر بھوکے تھے تو کیوں کھانے ندیا اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک باغ سے فرمایا کہ انکے کپڑے دیدو تو اس نے میرے کپڑے واپس کردئے اور آنحضرت نے حکم دیا کہ مالک باغ کو ایک یا نصف وسق گیہوں دیدو۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبان۔ انکی کنیت ابو یحیی ہے انسے انکے بیٹے یحیی نے حدیث روایت کی ہے۔ انکی حدیث کی سند میں اختلاف ہے جنادہ بن مروان نے اشعث بن سوار سے انھوں نے یحیی بن عباد سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے ابو یحیی آؤ اور برکت والے ناشتہ میں شریک ہو جاؤ۔ اور اسی حدیث کو حفص بن غیاث نے اشعث سے انھوں نے ابو ہبیرہ یعنے یحیی بن عباد سے انھوں نے اپنے دادا شیبان سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث شیبان کے تذکرہ میں گذر چکی ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن محصن بن عقیدہ بن وہب بن حارث بن جشم بن لوی بن غالب۔ انکا لقب مخطم تھا۔ اس لیے کہ غزوہ جمل میں عجلت سے انکی ناک پر ضرب آگئی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ابن کلبی سے نقل کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن تیہان۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ انکو طبری نے ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

عدوی۔ انکو (امام) بخاری نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ روایت ہے کہ ثابت بن محمد نے ابو بکر بن عیاش سے انھوں نے عائشہ بنت ضرار سے انھوں نے عباد عدوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مشکل ہے ان لوگوں سے کہ جو اپنی قوم کے سردار ہوں اور مشکل ہے ان لوگوں کے لیے جو امین بنائیں جائیں۔ بعض لوگوں نے اسکی (کچھ) مخالفت کی ہے اور یوں بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مروی ہے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ دیلی ہیں۔ اور بعض کا قول ہے کہ لیثی ہیں۔ اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ عطاء بن سائب نے ابن عباد سے

انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (ایک دفعہ) مروقت مین قبل بعثت کے دقوف کرتے ہوے دیکھا اور پھر بعد بعثت کے وہین دیکھا۔ اُنکے والد نے بیان کیا ہو کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ (اگر آپ اجازت دین تو) مین آپکو شعر پڑھکر سناؤن آنحضرت علیہ السلام نے تین بار تک (اُنکے جواب مین یہی) فرمایا کہ نہین چوتھی دفعہ مین (آپنے اجازت دی تو) انھون نے شعر پڑھکر سنائے۔ اُسکے بعد آپنے فرمایا کہ شاعرون مین جو لوگ اچھے (سمجھے جاتے) ہین تم اُنھین سے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ بعض نے انکے والد کا نام عبد عمرو بیان کیا ہو۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ ضحاک بن مخلد نے بشر ابن صحار اعرجی سے انھون نے معارک سے انھون نے بشر بن عیاذ سے اور میرے کئی چچاؤن نے (یعنی بشر بن عیاذ کے) عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے (ایک مرتبہ) ایک یہودی آکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ باتین کرنے لگا (اس درمیان مین) آپکی چادر مبارک آپکے شانے سے گرگئی اور (مجھکو معلوم تھا) کہ آپ اسکو اچھا نہین سمجھتے کہ کوئی خاتم نبوت کو (بلاضرورت) دیکھے پس مینے چادر اچھی طرح آپکو اُڑھادی آپنے بعد فراغت دریافت فرمایا کہ کس نے اُڑھائی ہو تو مینے عرض کیا یارسول اللہ مینے۔ اُسکے بعد آپنے فرمایا کہ میرے سامنے آؤ چنانچہ مین جاکر آپکے سامنے بیٹھ گیا پس آپنے اپنے دست مبارک کو (ڈالا) میرے سر پر رکھا پھر میرے چہرہ و سینہ پر اپنے دست مبارک کو پھیرا۔ اور فرمایا کہ جب کوئی قیدی میرے پاس آئیگے تو تم آنا مین تمکو کوئی خادم دونگا) چنانچہ جب قیدی آئے تو مین آپکے پاس گیا آپنے مجھے ایک مضبوط و محنتی غلام دیے جانیکا حکم فرمایا۔ مہر نبوت آپکے شانہ کے کنارہ پر تھی اُسکی مقدار بکری کے گھٹنے کی ہڈی کے برابر تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور انکا ذکر امیر ابو نصر بن ماکولا نے (اس طرح) کیا ہو۔ عیاذ بکسر عین و یاے تحتانی و ذال معجمہ اور ابو عمر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہو انکا ذکر انشاء اللہ تعالے اپنے موقع پر کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون جگہ لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ فتح مکہ کے حالات بیان کرتے تھے اسکو ابو عاصم نے بیان کیا ہو۔ انکا ذکر جعفر نے کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عیاد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن حارث بن خزرج۔ انصاری خزرجی بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام بجاے عبسہ کے عیسہ ہو۔ یہ اور انکے بھائی سبیع بن قیس غزوۂ بدر مین شریک تھے اور

یہ غزوۂ موتہ کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن قنطی۔ انصاری حارثی۔ عبداللہ اور عقبہ فرزندان قیظی کے بھائی ہیں یہ اُنکے دونون بھائی جسر اور علبیدہ کے دن شہید ہوئے۔ یہ صحابی تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ۔ اور بعض نے برعکس مرہ بن عباد بیان کیا ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ ابو زاہریہ نے جُبیر بن نفیر سے انھون نے عباد بن مرہ انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دن کسی کام کو جارہے تھے تو یکایک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ بیٹھے ہوئے ہین اور آپکا رنگ متغیر ہے۔ جب اپنے کام سے لوٹے تو آپکی خدمت مین آئے اور عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) آپ پر میرے مان باپ فدا ہو جائین مین آپکے چہرۂ مبارک کے رنگ کو متغیر دیکھتا ہون (وجہ کیا ہے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوک کی وجہ سے یہ حالت ہو رہی ہے۔ اس حدیث کو عباد بن عباد نے ابان بن ابی عیاش سے انھون نے سعید بن مسیب سے انھون نے مرہ بن عباد سے اسی حدیث کے ہم معنی الفاظون مین روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

انکا ذکر مہاجرین مین ہے۔ مگر انکے متعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہین ہوتی۔ ہمین ابو جعفر عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ کے حال مین روایت کیا ہے کہ عبیدہ بن حارث اور طفیل اور مسطح بن اثاثہ اور عباد بن مطلب وغیرہ۔ عبداللہ بن سلمہ عجلانی کے یہان اُترے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ نے ایسا ہی کیا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب کو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا ذکر مہاجرین مین ہے مگر انکے متعلق آنحضرت سے کوئی روایت معلوم نہین ہوتی اور (اپنی تائید مین) ابن اسحاق کے قول کو ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم فاسد اور خطاء فاحش ہے (اس لیے کہ وہ جو مہاجرین مین ہین) وہ مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب ہین۔ یہ مسطح اور عبیدہ بن حارث اور اُنکے بھائی وغیرہ قُبا مین بنی عجلان کے بھائی کے یہان اُترے تھے اور ابو نعیم نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بعضون کا اسپر اتفاق ہو گیا ہے کہ مہاجرین مین کوئی شخص ایسا ہی نہین ہے جسکا نام عباد بن مطلب ہو۔ ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ عباد بن مطلب اُن مہاجرین مین ہین جو لوگ پہلے پہل ہجرت کر کے مدینہ مین گئے تھے۔ اسکو جعفر اپنی سند سے ابن اسحاق تک سند روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کہا ہے مین سمجھتا ہون کہ انکا نام عیاذ یا اور ذال معجمہ کے ساتھ ہے۔ مین کہتا ہون کہ جو ابو نعیم نے بیان کیا ہے وہی صحیح ہے مگر اسمین ابن مندہ پر اعتراض کرنیکی کوئی گنجایش نہین اس لیے کہ

ابن مندہ نے (اپنے ثبوت میں) یونس کی روایت کو ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور یہ اس روایت میں سچے ہیں کہ (فی الواقع) یہ یونس کی روایت ہے جیسا ہمنے اُسکو ذکر کیا ہے ونیز اس روایت کو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے مثل یونس کے نقل کیا ہے اور عبد الملک بن ہشام نے انکا ذکر ویسا ہی کیا ہے جیسا ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور ابو موسیٰ کا ابن مندہ پر استدراک کرنا یہ بھی صحیح نہیں۔ اس لیے کہ انھوں نے عباد اور عیاذ دونوں کے تذکرہ میں بیان کیا ہے جیسا تم دیکھ لوگے۔

(سیدنا) عباد (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک۔ انصاری خطمی۔ یہ وہ ہیں جنھوں نے قوم کو خبر دی تھی جبکہ اُن لوگوں کو بیت المقدس کی جانب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا اور کہا تھا کہ اب قبلہ بدل گیا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خبر دینے والے کوئی اور ہیں انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عِبَاد (رضی اللہ عنہ)

بکسرہ عین وتخفیف بار۔ انکی کنیت ابو ثعلبہ ہے اہل کوفہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اسود بن قیس نے ثعلبہ بن عباد عبدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ آپنے فرمایا جب کوئی بندہ وضو کرتا ہے تو اپنے منھ کو اس طرح دھوتا ہے کہ پانی اُسکی ٹھوڑھی پر بہ آتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو اس طرح دھوتا ہے کہ پانی کہنیوں پر آتا ہے اور اپنے دونوں پیرون اس طرح دھوتا ہے کہ پانی ٹخنوں کی طرف بہ جاتا ہے اور (وضو سے فارغ ہوکر) کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسکے اگلے گناہ کو معاف فرما دیتا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے (فقط) کسرہ عین کے ساتھ بیان کیا ہے۔ امیر ابو نصر نے انھیں کی موافقت کی ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو عباد بفتح العین ومشدد والبا کے باب میں ذکر کیا ہے اور دونوں نے کسرہ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ صحیح کسرہ عین ہے۔ ابن یونس نے بھی اسکو ایسا ہی بیان کیا ہے اور بیشتر انکا ذکر عباد بالفتح کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

(سیدنا) عِبَاد (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد غفاری۔ یہ بھی کسرہ عین کے ساتھ۔ صحابی ہیں (آنحضرت سے) روایت کرتے ہیں انکی حدیثیں عطار بن سائب سے مروی ہیں۔ عطار نے اپنے والد سے انھوں نے خالد بن عباد سے انھوں نے اپنے والد عباد بن خالد سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عُبَادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اشیب۔ عنزی۔ انکا شمار اہل فلسطین میں ہے۔ انسے روایت ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اسلام قبول کیا اور آپنے مجھکو ایک تحریر لکھا دی (وہ تحریر یہ تھی) بسم اللہ الرحمن الرحیم

من محمد نبی اللہ لعباده بن الاشیب العنزی انی امرتک علی قومک ممن جری علیہ عالی وعمل بنی ابیک فمن قری علیہ کتابی ہذا فلم یطع فلیس لہ من اللہ معون۔ چنانچہ یہ اس تحریر کو لیکر اپنی قوم میں آیا پس سب کے سب اسلام لے آئے۔ انکا تذکرہ ابن شاہین اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ عنزی اس لیے کہلاتے ہیں کہ عنز بن وائل بن قاسط بن ہنب بن افصی کی طرف منسوب ہیں اور عنز بن وائل کی کنیت ابو بکر ہے۔

(سیدنا) عباده (رضی اللہ عنہ)

ابن اوفی بن حنظلہ بن عمرو بن رباح بن جعونۃ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ۔ بعض نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو وافی کے بیٹے ہیں انکی کنیت ابو ولید ہے۔ نمیری ہیں۔ انکے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابو نعیم کا قول ہے کہ بعض متاخرین نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر انکے علاوہ اور کسی نے انکو صحابہ میں ذکر نہیں کیا۔ یہ شامی ہیں قنسرین میں رہتے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دمشق میں رہتے تھے غزوۂ صفین میں حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے عمرو بن عنبسہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو سلام یعنی اسود نے اور ابو مریم اور مکحول نے روایت کی ہے اور یزید بن ابی مریم نے عمرو بن عنبسہ سے اس شخص کے متعلق حدیث روایت کی ہے جس نے ایک شخص مسلمان کو آزاد کیا تھا۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگوں کا یہ قول ہے کہ انکی حدیث مرسل ہے۔ اس لیے کہ یہ عمرو بن عنبسہ سے روایت کرتے ہیں (نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) مگر ابو نعیم کا یہ قول کہ انکو کسی نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا اس سے رد ہوا جاتا ہے کہ ابو عمر نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔

(سیدنا) عباده (رضی اللہ عنہ)

ابن خشخاش عنبری۔ اسکو ابن منده نے بیان کیا ہے اور کسی دوسرے نے انکو عنبری بیان نہیں کیا یہ بیٹے ہیں خشخاش بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارۃ بن مالک بن عمرو بن شہیرہ بن مسعود بن الغشر بن تمیم بن عوذ بن مناۃ بن تیم بن اراشۃ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فراز بن بلی کے۔ بلوی ہیں۔ اسمیں کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ یہ خاندان بلی سے ہیں سوا ابن منده کے کہ انھوں نے انکو عنبری بیان کیا ہے یہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے ہیں اور اخیافی بھائی ہیں۔ یہ بنی سالم کے حلیف تھے جو خاندان بنی عوف انصاری سے تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ابن منده نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک روایت کی ہے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد کے دن مسلمانوں میں قبیلۂ بنی عوف بن خزرج

سطر ۱ ترجمہ (یہ تحریر ہے) نبی اللہ کی طرف سے عباده بن اشیب عنزی کے نام۔ میں نے تمھیں عفاری قوم پر حاکم بنا دیا یعنی ان لوگوں پر جو میرے عامل کے اور نیز عفار سے خاندان کے تحت حکومت تھے جس شخص کو میری یہ تحریر پڑھکر سنائی جائے اور وہ نہ مانے تو خدا کی طرف سے اسکی بالکل مدد نہو گی ۱۲

از بنی سالم سے عبادہ بن خشخاش شہید کیے گئے اور یہ اور نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ اسمین بعض کا قول ہی کہ انکا نام عُبَادہ ہی بفتح عین وبغیرہا۔ (لفظ) خشخاش مین بعض کا یہ قول ہی کہ دو خاے معجمہ کے ساتھ ہی اور بعض کا بیان ہی کہ دو حاے مہلہ اور دو شین مہلہ کے ساتھ ہی۔ اور ابن مندہ کا یہ قول کہ یہ عنبری ہین غلط ہی۔ میرے خیال کے مطابق اشتباہ کی وجہ یہ ہوگی کہ انھون نے یہ دیکھا ہوگا کہ خشخاش عنبری صحابی ہین پس گمان کر لیا ہوگا کہ عبادہ انھین خشخاش کے بیٹے ہین۔ دوسرے اس لیے کہ خود انکے قول مین تناقض ہو رہا ہی۔ اسواسطے کہ انھون نے بیان کیا ہی کہ غزوہ احد مین انصار کے قبیلہ بنی سالم سے عبادہ شہید ہوے ونیز انکا نسب بنی سالم اور خزرج تک بیان کر دیا اور اسکو بھی دیکھ لیا کہ انکے نسب مین کوئی عنبر نہین پھر یہ کیونکر صحیح ہوسکتا ہی کہ یہ عنبری ہین (پس لامحالہ ماننا ہوگا کہ انکو اشتباہ ہو گیا) انکا ذکر ابن ماکولا نے کیا ہی اور کہا ہی کہ عبادہ بن الخشخاش بن عمرو بن زمزمہ صحابی ہین غزوہ بدر مین شریک تھے اور غزوہ احد کے دن شہید ہوے۔ ابن اسحاق اور ابو معشر کا یہ قول کہ خشخاش مین دو خاے معجمہ اور دو شین معجمہ ہین اور واقدی کا یہ بیان ہی کہ انکا نام عبدہ ہی اور انکے والد کا نام حسحاس ہی دو حاے مہلہ اور دو سین مہلہ کے ساتھ (اور یہ) کہ عبادہ مجذر بن زیاد کے چچا کے بیٹے اور انکے اخیافی بھائی ہین یہ کل بیانات ابن مندہ کے قول کی تردید کر رہے ہین اور سیاق نسب جو اول ترجمہ مین ابن کلبی سے منقول ہی وہ بھی اسکی تائید کر رہا ہی جسکو ہم نے بیان کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ)

ابن رافع۔ انکا ذکر یحییٰ بن یونس نے [illegible] بن شبیب سے انھون نے ابو فیرہ سے انھون نے ثابت بن [illegible] سے انھون نے اپنے چچا خالد بن ثابت سے انھون نے عبادہ بن رافع سے روایت کی ہی کہ انھون نے بیان کیا تھا کہ جسوقت دو مسلمان ملتے ہین تو ستر نیکیان اُن دونون کے پاس حاضر ہوتی ہین پس جو شخص زیادہ بشاشت کے ساتھ اپنے ساتھی سے ملتا ہی تو اُسکے نامۂ اعمال مین انہتر نیکیان لکھی جاتی ہین اور دوسرے کے لیے ایک نیکی اور ثابت نے یہ بھی بیان کیا ہی کہ یہ عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ)

زرقی۔ بعض نے کہا ہی کہ انکا نام عبادہ ہی۔ اور بعض کا بیان ہی کہ ابو عبادہ پس جسوقت ہین انکی کنیت ابو عبادہ ہوگی تو اسوقت انکا نام یہ ہوگا سعد بن عثمان بن خلدۃ بن مخلد بن عامر بن زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری۔ یہ اہل حجاز مین شمار کیے جاتے ہین اصحاب بدر سے ہین انسے انکے دونون فرزندان عبداللہ اور سعد نے

حدیث روایت کی ہے یعلی بن عبد الرحمن بن ہرمز نے عبد اللہ بن عبادہ سے روایت کی ہے کہ یہ (ایک مرتبہ) چڑیوں کا شکار ابواہاب کے کنوئیں میں کھیل رہے تھے کہ انکو انکے والد عبادہ نے دیکھ لیا (اُسوقت تک) صرف ایک چڑیا ملی تھی اُسکو بھی انکے والد نے اُنسے چھین کر چھوڑ دیا اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے اطراف وجوانب کو ویسے ہی حرم بنا دیا ہے جیسا کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے مکہ کو حرم بنا دیا تھا - اور موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ یہ عبادہ صامت کے بیٹے ہیں یہ اُنکا وہم ہے اس لیے کہ یہ عبادہ (فی الواقع) زرقی کے بیٹے ہیں اور صحابی ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہیں -

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الصامت بن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن قوقل اور قوقل کا دوسرا نام غنم ہے - وہ بیٹے ہیں عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج کے انصاری ہیں خزرجی ہیں - انکی کنیت ابو ولید ہے - انکی والدہ قرۃ العین عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان کی صاحبزادی ہیں یہ بیعت عقبہ اولیٰ وثانی ہیں شریک تھے اور بنی عوف بن خزرج کے قافلوں کے سردار تھے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور ابومرثد غنوی کے درمیان مواخات کرا دی تھی - غزوۂ بدر اور اُحد اور خندق اور کل غزوات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جگہ کے صدقہ کا عامل بنایا اور نصیحت کی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ایسا نہو کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوے اور وہ چیختا ہو اور نہ گاے کو لادے ہوے اور وہ چیخ رہی ہو اور نہ بکری کو لادے ہوے اور وہ چلاتی ہو (اسکو سنکر ہیبت میں آگئے اور) آنحضرت سے عرض کیا کہ (مجھکو) قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میں دو شخص پر بھی عامل نہ ہونگا - محمد بن کعب قرظی نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خاندان انصار سے پانچ آدمیوں نے قرآن حفظ کیا تھا اُن پانچوں کے نام یہ ہیں معاذ بن جبل - عبادہ بن صامت - ابی بن کعب - ابو ایوب - ابو درداء - عبادہ اہل صفہ کو قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور جب مسلمانوں نے (ملک) شام کو فتح کر لیا تو عمر بن خطاب نے عبادہ کو شام میں بھیجدیا اور اُنکے ہمراہ معاذ بن جبل اور ابو درداء کو بھی بھیجدیا تاکہ یہ سب اُن لوگوں کو قرآن کی تعلیم دیں اور اُن لوگوں کو مسائل دینیہ سکھائیں عبادہ نے حمص میں قیام اختیار کیا اور ابو درداء نے دمشق میں قیام کیا اور معاذ فلسطین میں چلے گئے (وہاں) حضرت معاویہ نے ایک امر میں جسکو عبادہ ناپسند کرتے تھے مخالفت کی اور حضرت معاویہ نے انسے سخت کلامی کی تو عبادہ نے کہا کہ میں تمہارے ساتھ ایک جگہ پھر ہرگز نہ ہونگا (یہ کہکر) مدینہ کی طرف چلے گئے (جب وہاں پہونچ گئے) تو حضرت عمر نے کو اُن واقعات کی خبر دی تو حضرت عمر نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر چلے جاؤ اللہ تعالیٰ اُس زمین کو خراب کر دیگا جسمیں نہ تم ہو اور نہ تمہارے مثل کوئی اور ہو اور ایک فرمان معاویہ کو لکھ بھیجا کہ تمکو عبادہ پر کچھ اختیار نہیں ہے - انسے انس بن مالک اور جابر بن عبد اللہ

اور فضالہ بن عبید اور مقدام بن معدی کرب اور ابوامامہ باہلی اور رفاعہ بن رافع اور اوس بن عبد اللہ ثقفی اور شرحبیل بن حسنہ نے روایت کی ہی اور یہ کل کے کل صحابی ہین اور تابعین کی بھی ایک جماعت نے انسے روایت کی ہو- اور (امام) اوزاعی نے بیان کیا ہی کہ جو سب سے پہلے فلسطین کا قاضی ہوا وہ عبادہ بن صامت ہین- ہمین ابو برکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمین ابو عبد الرحمن یعنے محمد بن عبد الرحمن بن ابی بکر خطیب کشمیہنی نے اور اُنکے لڑکے ابو بدیع یعنے محمود نے اور قاضی ابو سلیمان بن داؤد بن محمد بن حسن بن خالد موصلی نے خبر دی یہ سب کہتے تھے کہ ہمین ابو منصور یعنے محمد ابن علی بن محمود مروزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابو غانم یعنے احمد بن علی بن حسین کراعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو عباس یعنے عبید اللہ بن حسین بن حسن بصری نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حارث بن ابی اسامہ پر پڑھا گیا کہ ہمسے عبد الوہاب بن عطا نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمین سعید نے قتادہ سے انھون نے مسلم بن یسار سے انھون نے ابو اشعث صنعانی سے انھون نے عبادہ بن صامت سے نقل کرکے خبر دی جو بیعت عقبہ مین شریک تھے اور اہل بدر مین سے تھے اور انصار کے سردارون مین سے تھے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ مین ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نڈر رہینگے چنانچہ (امر حق کے) اظہار مین انھون نے کبھی کسی کا خوف نہین کیا ایک مرتبہ ملک شام مین کھڑے ہوکر خطبہ پڑھا اور بیان کیا کہ اے لوگو تم نے بیع کی نئی نئی صورتین ایجاد کر لی ہین جنکو مین نہین جانتا آگاہ رہو کہ چاندی کی بیع بعوض چاندی کے یون ہو کہ دونون وزن مین مساوی ہون چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اور (اسیطرح) سونیکی بیع بعوض سونیکے یون ہو کہ دونون وزن مین مساوی ہون چاہے سکہ دار ہو یا بے سکہ اگر سونے کی بیع بعوض چاندی کے دست بدست ہو اور (وزن مین) زائد تو کوئی حرج نہین اور چاندی کے بیع مین ادھار ہی جائز نہین اور گیہون کی بیع بعوض گیہون کے یون ہو کہ دونون ہم وزن ہون اور (علی ہذا القیاس) جو کی بیع بعوض جو اسی طرح ہو کہ دونون برابر ہون اور اگر گیہون کی بیع بعوض جو کے نقد اً ہو اور جو وزن مین زائد ہون تو کوئی حرج نہین ہان اگر یہی صورت ادھار ہو تو جائز نہین (نیز) چھوہارے کی بیع بعوض چھوہارے کے یون ہی ہونی چاہیے کہ دونون ہم وزن ہون اور نمک کی بھی بیع بعوض نمک کے اسی عنوان سے ہو کہ دونون مساوی ہون جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہو گیا- عبادہ کی وفات ۳۴ھ ہجری مین بمقام رملہ ہوئی اور بعض کا قول ہو کہ بیت المقدس مین ہوئی (جسوقت انکا انتقال ہوا) اُسوقت انکی عمر بہتر سال کی تھی- قد لانبا تھا جسم فربہ تھا بہت خوبصورت تھے بعض نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات ۴۵ھ ہجری مین (حضرت) معاویہ کے زمانہ مین ہوئی مگر پہلا ہی قول صحیح ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن محص بن عمرو بن مبذول - انصاری ثم بخاری - واقعہ بیر معونہ مین شہید ہوے - انکا نسب ابواحمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہو مگر (اسمین) کوئی شک نہین کہ انھون نے انکے سلسلہ نسب سے کسی کو چھوڑ دیا ہو اس لیے کہ خاندان مالک بن نجار سے جو انکے معاصر ہین اُن لوگون کے سلسلہ مین انکے سلسلہ سے زیادہ شمار کیے جاتے ہین اُن لوگون مین ایک ثعلبہ ہین وہ بیٹے ہین عمرو بن محص بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن مالک بن النجار کے پس انھون نے عتیک اور عمرو کو (درمیان مین سے) چھوڑ دیا اور میرا گمان ہو کہ یہ ثعلبہ عبادہ کے بھائی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عوانہ ہو شماخ کے بیٹے ہین یہ اُن لوگون مین ہین جو علاء بن حضرمی کے خط کے ساتھ ہو انکا ذکر ہمنے پہلے کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے ایسا ہی مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

بیٹے ہین قرط کے لیثی ہین۔ اور بعض نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام قرص ہو یہی صحیح ہو پس انکا نسب یہ ہوگا عبادہ بن قرص ابن عروۃ بن بجیر بن مالک بن قیس بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناہ بن کنانہ۔ کنانہ لیثی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہو انکو خوارج نے رہواز مین قتل کر دیا تھا۔ (انکے مقتول ہونیکی صورت یہ ہوئی تھی کہ) انکے پاس سہم بن غالب ہجیمی اور خطیم باہلی بطور ملاقات کے گئے پس دونون نے ملکر قتل کر دیا اُسکے بعد (حضرت) معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو (حاکم بناکر) بصرہ مین بھیجا پس جب وہان پہونچ گئے تو سہم اور خطیم نے انسے امن طلب کیا تو انھون نے دونون کو امن دیدیا اور ان دونون کے چند ساتھیون کو قتل کرا دیا پس (حضرت) معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو معزول کر دیا اور زیاد کو ۴۵ھ ہجری مین مقرر کیا تو وہ بصرہ مین گئے اور سہم بن غالب اور خطیم باہلی (کے قتل کا حکم دیدیا تو) دونون کو بنی وائل کے کسی شخص نے قتل کر دیا۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھسے اسمٰعیل بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ایوب نے حمید بن ہلال سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) عبادہ بن قرط نے نصیحت کی تھی کہ تم لوگ چند کام ایسے کرتے ہو جو تمھاری نظرون مین بال سے بھی خفیف معلوم ہوتے ہین اور ہم لوگ اُن کامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مہلکات سے شمار کرتے تھے۔ حمید بن ہلال نے بیان کیا ہو کہ یہ حدیث محمد بن سیرین سے بیان کی گئی تو انھون نے کہا کہ عبادہ نے سچ بیان کیا مین تخنے سے نیچا ازار پہننے کو انھین مہلکات سے شمار کرتا ہون۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زید بن امیۃ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن الخزرج بن الحارث انصاری خزرجی ثم من بنی الحارث بن الخزرج۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے دادا عتبہ بن امیہ ہیں یہ غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر میں شریک تھے اور غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ بعض لوگوں نے انکا نام عبادہ بن قیس بیان کیا ہے انکا تذکرہ ہم بیان کرچکے ہیں انکے نسب میں اختلاف ہے یہ بھی پہلے بیان ہوچکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبادہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک۔ انصاری۔ یہ غزوۂ موتہ میں فوجوں کے بائیں حصہ میں تھے اور داہنی جانب قطبہ بن قتادہ تھے۔ انکا تذکرہ مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔ بعض لوگوں نے انکا نام عبایہ بیان کیا ہے انشاء اللہ تعالے وہ بھی بیان کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر سلمی۔ سعید بن علاء قریشی نے عبد الملک بن فہری سے انھوں نے ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ عباس عبد اللہ بن عبد المطلب یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد) شریک تھے اور عبد اللہ بن ابی جہم نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ خندق میں اپنی قوم کے ساتھ آئے تھے۔ پس جب اللہ تعالی نے گروہ کفار کو شکست دی تو (قبیلہ) بنی سلیم کے لوگ اپنے وطن کی طرف لوٹ گئے۔ اسکے بعد راوی نے عباس و (نیز) قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کا اسلام لانا طول کے ساتھ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن عبادۃ بن نضلۃ بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج بن ثعلبہ۔ انصاری خزرجی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بعض کا قول ہے کہ عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ انصار کے ان چھ شخصوں میں ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور تمام انصار سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے بیعت عقبہ ثانیہ کے حال میں روایت کرتے تھے کہ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ مجھسے عاصم بن عمرو بن قتادہ اور عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ عباس ابن عبادہ بن نضلہ یعنے بنی سالم کے بھائی نے (بیعت عقبہ ثانیہ کے وقت لوگوں سے) پوچھا کہ اے گروہ خزرج تم لوگ جانتے ہو کہ کس چیز پر تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر رہے ہو (سنو) تم لوگ آنحضرت سے تمام کافروں کے ساتھ لڑنے پر

بیعت کر رہے ہو۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ جسوقت تمہارا مال و اسباب مصیبت مین آکر ہلاک ہو جائیگا اور تمہارے شرفا مقتول ہو جائین تو اسوقت حضرت کو کافرون کے ہاتھ مین چھوڑ دوگے تو (بہتر ہی) ابھی سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ مگر قسم خدا کی اگر تم لوگون نے اسکو اختیار کیا تو یہ (تم لوگون کے لیے) دین دنیا کی رسوائی ہوگی اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم ان سب مصائب کو برداشت کر جاؤگے اور مال و جان کی مصیبت کے وقت اُس عہد کو پورا کروگے جو آنحضرت سے کر رہے ہو تو قسم خدا کی یہ (تم لوگون کے لیے) دنیا و آخرت دونون مین مفید ہوگا (راوی حدیث) کہتے تھے کہ واللہ (میرا قیاس یہ ہی کہ) عباس کی یہ گفتگو اسی لیے تھی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُن لوگون کی بیعت مستحکم ہو جائے اور عبد اللہ بن ابی بکر نے (جو دوسرے راوی حدیث کے ہین) بیان کیا ہی کہ (میرا قیاس یہ ہی کہ) اُنکی گفتگو کا منشا یہ تھا کہ وہ لوگ آپکی شب بیعت کو اور ملتوی رکھین تاکہ عبد اللہ بن ابی بھی اسمین شریک ہو جائین اور انکی وجہ سے ان سب لوگون کو زیادہ تقویت ہو جائے (عباس کی گفتگو کے بعد) اُن سبھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم سب اپنے عہد کو پورا کرین تو اُسکے عوض مین کیا ملیگا۔ تو آپنے فرمایا کہ جنت ملیگی (اُسکے بعد) سب نے درخواست کی کہ (آپ) ہاتھ بڑھائین پس آپنے اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو سبھون نے آپ سے بیعت کر لی (جب بیعت ہو چکی) تو عباس بن عبادہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہین تو ہم لوگ کل ہی کافرون پر تلوار لیکر ٹوٹ پڑین۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ (ابھی) ہمین اسکا حکم نہین ہوا اُسکے بعد عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ مین چلے گئے اور (وہان) آپکے پاس رہے اور (بعد آپکی ہجرت کے یہ بھی) ہجرت کر کے مدینہ مین چلے گئے۔ پس یہ انصاری بھی ہین مہاجری بھی ہین غزوۂ بدر مین شریک نہ تھے۔ غزوۂ احد مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا اور آپکے والد (ماجد) کے بھائی تھے انکی کنیت انکے لڑکے فضل کی وجہ سے ابو فضل ہی اور انکی والدہ نُتیلہ خباب کی صاحبزادی ہین۔ خباب بیٹے ہین کلیب بن مالک بن عمرو بن عامر بن زید مناہ بن عامر کے اور عامر کا دوسرا نام ضحیان ہی وہ بیٹے ہین سعد بن خزرج بن تیم اللہ بن النمر بن قاسط کے یہ نتیلہ عرب کی پہلی عورت ہین کہ جنھون نے خانہ کعبہ کے لیے ریشمی اور منقش وغیرہ اقسام اقسام کے غلاف بنائے ہین اسکا سبب یہ ہوا تھا کہ (ایک مرتبہ) حضرت عباس اپنی صغیر سنی مین گم ہو گئے تھے تو انکی والدہ صاحبہ نے نذر مانی کہ اگر ملجائینگے تو مین خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاؤنگی پس جب وہ ملگئے تو انھون نے اپنی نذر کو پورا کیا (حضرت) عباس عمر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو برس بڑے تھے اور

بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت مین قریش کے سردار تھے اور اسی زمانہ مین (بھی) مسجد حرام کی خدمت اور (حاجیون کو) پانی پلانا انھین کے متعلق تھا۔ مسجد حرام کی خدمت یہ تھی کہ مسجد حرام مین نہ کسی کو گالیان بکنے دیتے تھے اور نہ کسی کو برے الفاظ کہنے دیتے تھے اور وہ لوگ انکے خلاف مرضی بھی نہین کر سکتے تھے اس لیے کہ تمام قریش نے ملکر یہ خدمت انکے متعلق کی تھی اور انکے مددگار رہتے تھے۔ جسوقت انصار نے آنحضرت علیہ السلام سے بیعت کی تھی تو اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حضرت) عباس بھی بیعت عقبہ مین آئے تھے تاکہ بیعت خوب مستحکم ہو اور خود اسوقت مشرک تھے یہ ان لوگون مین سے ہین جو لوگ غزوۂ بدر مین مشرکین کے ساتھ جبراً آئے تھے اور جو لوگ غزوۂ بدر مین قید ہوئے تھے ان قیدیون مین یہ بھی تھے انکی بندش (بہ نسبت اور قیدیون کے زیادہ) سخت کی گئی تھی (جسکی تکلیف سے یہ کراہ رہے تھے) اُس رات مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہین آئی تو کسی صحابی نے آپ سے دریافت کیا کہ یا نبی اللہ آپکو نیند کیون نہین آئی آپنے فرمایا عباس کے کراہنے کے سبب سے۔ پس ایک شخص اسی جماعت کا گیا اور انکی بندش ڈھیلی کردی جسکی وجہ سے انکا کراہنا موقوف ہو گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب مین عباس کے کراہنے کی آواز نہین سنتا تو اُس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول مینے (جاکر) انکی بندش ڈھیلی کردی ہو۔ جسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جاؤ) سب قیدیون کے ساتھ یہی سلوک کرو عباسؓ نے یوم بدر مین اپنا اور (اپنے) دونون بھتیجے عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ دیا تھا۔

اُسکے بعد اسلام لے آئے اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ قبل ہجرت کے اسلام لا چکے تھے مگر اپنے اسلام کو چھپاتے تھے اور مکہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکون کی خبر لکھ لکھ کے بھیجا کرتے تھے اور جو لوگ مسلمان مکہ مین تھے اُن لوگون کو انکی وجہ سے (بہت) تقویت تھی اسلام پر قائم رہنے مین یہ اُنکے معین و مددگار تھے جب انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا تو آپنے اِنسے فرمایا کہ تمھارا مکہ ہی مین رہنا مناسب ہو اسی وجہ سے آنحضرت علیہ السلام نے غزوۂ بدر مین فرمایا تھا کہ اگر کوئی عباس کو پائے تو انھین قتل نکرے۔ کیونکہ وہ جبراً لائے گئے ہین اور حجاج بن علاط کا بھی قصہ اسی پر شاہد ہو کہ یہ پہلے ہی سے مسلمان تھے انسے (ایک دفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم آخر المہاجرین ہو جس طرح مین آخر الانبیاء ہون۔

ہمین ابوالفضل طبری فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شبیب بن سلمہ بن قاسم انصاری نے رفاعہ ابن رافع بن خدیج کے بیٹے سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابومصعب یعنے اسمعیل بن قیس بن زید بن ثابت نے بیان کیا .... وہ کہتے تھے ہمسے ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (حضرت) عباس بن عبدالمطلب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے لیے اجازت چاہی تو آپنے اِنسے فرمایا کہ اے میرے چچا آپ جہان ہین وہین رہین (اسی مین مصلحت ہو) اس لیے کہ اللہ

آپ پہلے ہجرت ختم کردیا جیسا اللہ تعالیٰ نے مجھپر نبوت ختم کردی ہی (پس انھون نے آپکے ارشاد پر اپنے ارادہ کو ملتوی کرلیا جب وقت آیا) تو ہجرت کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور آپکے ساتھ فتح مکہ مین شریک ہوئے پھر (اُس روز سے) ہجرت منقطع ہوگئی ۔ یہ غزوۂ حنین مین بھی شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے جسوقت کہ اور لوگ حنین سے شکست کھاکر بھاگ گئے آنکے اسلام لانے کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی بہت تعظیم وتکریم کیا کرتے تھے (حضرت) عباس قریشی عزیزون کے ساتھ بہت صلہ رحمی کیا کرتے تھے اور اُنپر احسان کیا کرتے تھے یہ بہت ہی صائب الرائے تھے اور بہت ہی عقلمند تھے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عباس بن عبد المطلب تمام قریش مین سب سے زیادہ سخی ہین اور اہل قریش کے ساتھ بہت ہی صلہ رحمی کرتے ہین ۔ اور آنحضرت علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے بزرگون مین ایسے ہی باقی رہ گئے ہین ۔ ہمین ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سندون سے محمد بن عیسیٰ اسلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے بیان کیا کہ (حضرت) عباس (ایک مرتبہ) غصہ مین بھرے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے [اور مین وہین تھا] تو آپنے اُنسے فرمایا کہ کس وجہ سے آپکو غصہ آیا انھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہمسے قریش کو کس بنا پر اسقدر تنفر ہی کہ جب وہ لوگ آپسمین ملتے ہین تو بہت ہی کشادہ پیشانی سے ملتے ہین اور جب ہمسے ملتے ہین تو اُن لوگون کی یہ حالت نہین رہتی (اسکو سنکر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی غصہ مین آگئے یہانتک کہ آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور اُنسے فرمایا کہ مجھکو قسم ہی اُس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی ہرگز کسی شخص کے قلب مین ایمان نہ داخل ہوگا تاوقتیکہ تم لوگون سے اللہ اور رسول کے لیے محبت نہ کرین اور اُسکے بعد فرمایا کہ سب لوگ آگاہ ہوجاؤ کہ جس کسی نے میرے چچا کو اذیت پہونچائی اُس نے گویا مجھکو اذیت پہونچائی اس لیے کہ آدمی کا چچا مثل اُسکے باپ کے ہوتا ہی اور ہمین ابو قاسم یعنے یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد یعنے یحییٰ بن علی طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عمر بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن سلیمان باغندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انھون نے عبد الرحمن ابن جبیر بن نضیر سے انھون نے کثیر بن مُرہ سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی خلیل بنالیا ہی جیسا کہ اُسنے ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنالیا تھا اور میرا مقام اور ابراہیم (علیہ السلام) کا مقام جنت مین آمنے سامنے ہوگا اور عباس بن عبد المطلب کا مقام ہم دونون کے درمیان ہوگا پس (کیا انتہا کی بات ہی کہ) ایک مومن دو خلیلون کے درمیان مین ہوگا ۔ حضرت عباسؓ سے عبد اللہ بن حارث اور عامر ابن سعد اور احنف بن قیس وغیرہ نے احادیث روایت کی ہین اور انسے بہت سی حدیثین مروی ہین اُنھین سے ایک وہ ہی جسکو

ہمسے عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن علی نے زائدہ سے انھوں نے یزید بن ابی زیاد سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث سے انھوں نے عباسؓ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ مین (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی دعا بتا دیجیے کہ جسکو مین پڑھا کرون تو آپنے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا مانگا کرین۔ پھر مین دوسری بار آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھکو کوئی دعا بتلا دیجیے جسکو مین پڑھا کرون تو آپنے (یون) ارشاد فرمایا کہ اے عباس اے رسول خدا کے چچا آپ اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی عافیت طلب کرین۔ ہمین ابو نصر یعنی عبد الرحیم ابن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ اور ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن ابی طاہر سرکات بن خشوعی وغیرہ نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین حافظ ابو قاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عبد اللہ یعنی حسین بن محمد بن فرحان ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین استاد ابو قاسم قشیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین یعنی احمد بن محمد بن خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو معمر یعنی اسمٰعیل بن ابراہیم بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین دراوردی نے یزید بن ہادی سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عامر بن سعد سے انھون نے عباس بن عبد المطلب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان کا مزہ اسی شخص کو ملیگا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہو۔ ہمین ابو الفضل مخزومی فقیہ نے اپنی سند سے احمد بن علی مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عباد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن طلحہ نے ابو سہیل بن مالک سے انھون نے ابن مسیب سے انھون نے سعد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم (ایک دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقیع الخیل مین تھے کہ (حضرت) عباسؓ آپکے سامنے آئے تو آپنے (ہم لوگونکی طرف مخاطب ہوکر) فرمایا کہ یہ عباس تم لوگون کے نبی کے چچا ہین قریش مین سب سے زیادہ سخی ہین اور سب سے زیادہ صلہ رحم کرنیوالے ہین۔ خشک سالی کے زمانہ مین جبکہ بہت بڑا قحط پڑا تھا تو (حضرت) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اُسوقت حضرت عباس کا واسطہ دلاکر پانی برسنے کی دعا مانگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے خوب پانی برسایا زمین سرسبز ہوگئی (اُسوقت) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ واللہ یہ خدا کی طرف پہونچانے کے لیے اور اُس سے تقرب حاصل کرنے کے لیے وسیلہ ہین اور حسان بن ثابت نے (اسی واقعے کے متعلق) یہ اشعار کہے ہین اشعار

سأل الامام وقد تتابع جدبنا ۔ فسقی الغمام بغرۃ العباس ۔ عم النبی وصنو والدہ الذی ۔ ورث النبی بذاک دون الناس

سأل الامام (یعنی حضرت عمر) نے (خدا سے) دعا مانگی جبکہ ہمپر پے در پے قحط پڑے تو پھر حضرت عباس کے روے (اقدس) کے طفیل مین پانی برسا وہ عباس جو نبی کے چچا اور اُنکے والد کے بھائی تھے وہ وہ عباس جنھون نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ نبی سے میراث مین پایا تھا ۱۲

اختیار الالبیلاد فاصحبت محضرۃ الاجناب بعالیباس

جب پانی برسنے لگا تو لوگ حضرت عباس کے جسم کو مسح کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مبارک ہو آپ کو اے ساقی حرمین صحابہ حضرت عباس کی بزرگی کی قدر کرتے تھے اور انکو (ہر کام میں) مقدم سمجھتے تھے اور ان سے مشورہ لیتے تھے اور انکی رائے پر عمل کرتے تھے انکی بزرگی اور شرف کے لیے یہی بات کافی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت انھیں سے کیجاتی تھی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عصبات میں ان سے زیادہ قریب کسیکو نہیں چھوڑا ان کے دس بیٹے تھے علاوہ بیٹیوں کے۔

بیٹوں کے نام یہ ہیں فضل، عبداللہ، قثم، عبیداللہ، عبدالرحمن، معبد، حارث، کثیر، عون، تمام۔ تمام اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے حضرت عباس اخیر عمر میں نابینا ہو گئے تھے انکی وفات مدینہ منورہ میں رجب کی بارہویں تاریخ کو جمعہ کے دن ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات ۳۲ھ ہجری میں باہ رمضان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے سے دو برس پہلے ہوئی اور ان کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی اور بقیع میں دفن کیے گئے (بوقت) انکی عمر اٹھاسی سال کی تھی قد لانبا خوبصورت تھے بدن گٹھا ہوا تھا و نوفل کیا تھے جب بدر کے دن قید ہو کر آئے تو بوجہ طول قامت کے سوا عبداللہ بن ابی سلول کے اور کسی کا کرتا ان کے بدن پر درست نہوا لہذا لوگوں نے اسکا کرتہ لیکر انکو پہنا دیا اسلیے جب عبداللہ بن ابی بن سلول مرا تو آنحضرت نے اس کے کفن کے لیے اپنا کرتہ دیدیا۔ حضرت عباس نے ستر غلام آزاد کیے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس حجری۔ انکے تذکرہ میں یحییٰ بن یونس نے لکھا ہے کہ ان کا ذکر مستغفری نے ایسا ہی کیا ہے اور ان کے متعلق (آنحضرت سے) کوئی روایت بیان نہیں ہے اور انکا ذکر ابو اسماعیل ہروی نے (بھی) کیا ہے اور اپنے سند کے ساتھ قیس بن بدر حجری سے روایت کی ہے انھوں نے عباس بن قیس حجری سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان روایات میں روایت کی ہے (جسکو آنحضرت علیہ السلام اپنے پروردگار تبارک و تعالی کیجانب سے بیان فرماتے تھے) کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کو مخاطب کر کے بیان فرماتا ہے کہ اے ابن آدم میں نے تملوگوں کو تین چیزیں ایسی دی ہیں جس کے تم مستحق نہ تھے (اول) تو یہ کہ جب تمہاری روح نکلنے لگتی ہے تو تمکو تمہارے ثلث مال میں اختیار دیدیا گیا ہے جس کیلئے چاہو وصیت کر سکتے ہو (دوسرے) یہ کہ تمہارے مرنیکے بعد تمہارے حق میں اپنے نیک بندوں کی دعائیں قبول کر لیتا ہوں (سوم) یہ کہ میں تمہارے عیبوں کو تم لوگوں سے چھپا دیتا ہوں اگر میں ان عیبوں کو ظاہر کر دیتا تو لوگ تمکو (مرنیکے بعد ویسا ہی) دالیتے دفن بھی نکرتے۔

(سیدنا عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن مرداس بن ابی عامر بن حارثہ بن عبد بن عبس بن رفاعہ بن الحارث بن یحییٰ بن الحارث بن بہثہ بن سلیم بن منصور سلمی ابو الفضل ان کا نسب دوسرے

ف ترجمہ اللہ نے انکی وجہ سے شہروں کو زندہ کر دیا یعنی قحط سے ہری بھری ہو گئی ... عباس کے باعث تمہارے گناہ معاف کیے جاتے ہیں۔

طرح بیان کیا ہے۔ انکی کنیت ابو الہیثم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابوالفضل ہے۔ انھوں نے فتح مکہ کے کچھ دنوں پہلے اسلام قبول کیا تھا۔ انکے والد مرداس حرب بن امیہ کی (تجارت میں) شریک تھے (یعنی حرب بن امیہ نے ان کی محنت کے عوض کوئی حصہ مقرر کرکے اپنا شریک بنا لیا تھا) ان دونوں کو (قوم) جن نے قتل کر دیا تھا۔ دونوں کا قصہ مشہور ہے۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ تین آدمی یعنی طالب بن ابی طالب اور سنان بن حارثہ مری اور مرداس (ایک مرتبہ) اپنے اپنے سمت سفر پر گئے اور تینوں راہ بھول گئے پھر نہ یہ خود ملے اور نہ انکا کچھ حال ہوا (اسلئے یہ خیال کیا گیا کہ انکو قوم جن نے مار ڈالا) عباس ان مؤلفۃ القلوب میں سے تھے جنکا اسلام آخر میں نہایت عمدہ ہوگیا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے نو سو سواروں کے ساتھ حاضر ہوئے تھے پس یہ سب اسلام لے آئے اور انکی (قبیلہ) قوم بھی اسلام لے آئی جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس کو مؤلفۃ القلوب کے ساتھ حنین کے مال غنیمت سے حصہ دیا تھا اس وقت مؤلفۃ القلوب کی گویا دو جماعتیں تھیں ایک تو مثل اقرع بن حابس اور عیینہ بن حصن وغیرہ کے کہ جنکو آنحضرت علیہ السلام نے سو سو اونٹ دئے تھے دوسری وہ جماعت جنکو سو سو اونٹ سے کچھ کم دئے تھے عباس بن مرداس اسی دوسری جماعت سے تھے تو انھوں نے اس وقت یہ اشعار کہے

اتجعل[1] نہبی ونہب العبید … بین عیینۃ والاقرع
فما کان حصن ولا حابس … یفوقان مرداس فی مجمع
وما کنت دون امری منہما … ومن تضع الیوم لا یرفع
وقد کنت فی القوم ذا تدرء … فلم اعط شیئا ولم امنع
فصائل قد اعطیتہا … عدید قوائمہا الاربع
وکانت نہابا تلافیتہا … بکری علی المہر فی الاجرع
وایقاظی القوم ان یرقدوا … اذا ہجع القوم لم اہجع

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکے) اشعار کو سنکر صحابہ سے فرمایا کہ جاؤ اسکو کچھ زیادہ دو اور کیا میری بدگوئی سے اسکی زبان کو بند کرو چنانچہ انھوں نے (اتنا) دیا کہ وہ راضی ہوگئے۔ اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو سو اونٹ پورے کردئے۔ عباس بہت اچھے شاعر تھے اور مشہور بہادر تھے چنانچہ عبد الملک بن مروان نے کہا ہے کہ شعر میں سب سے زیادہ بہادری دکھانیوالے عباس بن مرداس ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں شعر

اقاتل[2] فی الکتیبۃ لا ابالی … افیہا کان حتفی ام سواہا

---

[1] ترجمہ۔ کیا آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ مال غنیمت میں میرا اور عبید کا حصہ عیینہ اور اقرع کے درمیان تقسیم کئے دیتے ہیں حالانکہ نہ اقرع کے باپ حابس اور نہ عیینہ کے باپ حصن میرے والد مرداس سے کسی مجمع میں فوقیت لے گئے تھے۔ اور نہ میں خود ان دونوں سے (کسی بات میں) کم ہوں اور جسکو آج آپ پست کر دینگے وہ پھر (تا قیامت) عزت نہ پائیگا۔ اور بیشک میں (اپنی) قوم میں صاحب حکومت تھا مگر میں نے (کچھ بھی) نہ پایا (کوئی چیز جسکا استحقاق میں رکھتا تھا مجھ کو نہ ملی) اور کیا میں نے اپنی قوم کو اونٹ کے بچے اور ان کے چاروں پاؤں کی تعداد دئے تھے جو ہمیشہ جمع اور تندرست تھے حالانکہ وہ مجھے لوٹ میں ملے تھے میں نے اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر ریگستان میں حملہ کیا تھا اور میں قوم کو جگایا کرتا تھا جب سب لوگ سو رہے تھے میں جاگتا رہتا تھا۔ [2] ترجمہ۔ میں دشمن کے لشکر میں لڑتا ہوں اور کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ میں آیا ہلاک ہو جاؤنگا یا بچ جاؤنگا۔

عباس بن مرداس ان لوگوں میں تھے جنھوں نے زمانۂ جاہلیت ہی سے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا چنانچہ انسے کسی نے کہا کہ آپ شراب کیوں نہیں پیتے کیونکہ اسکے باعث آپکی قوت و بہادری اور بڑھ جائے تو انھوں نے جواب دیا کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ صبح کو میرا شمار قوم کے سرداروں میں ہو اور شام کو میرا شمار قوم کے بیوقوفوں[۱] میں ہو نہیں خدا کی قسم میرے شکم میں کبھی کوئی ایسی چیز داخل نہ ہوگی جو میرے اور میری عقل کے درمیان حائل ہو جائے۔ اور ان لوگوں میں جنھوں نے زمانۂ جاہلیت میں شراب کو حرام سمجھ لیا تھا (حضرت) ابوبکر صدیق اور عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور قیس بن عاصم تمیمی ہیں عبدالرحمن بن عوف میں بعض لوگوں کا کلام ہے (کہ یہ ان لوگوں میں نہیں ہیں) اور جنھوں نے زمانۂ جاہلیت میں ان کے جیسوں نے پہلے شراب کو حرام سمجھ لیا تھا وہ عبدالمطلب بن ہاشم اور عبداللہ بن جدعان ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے شخص جنھوں نے اپنے اوپر زمانۂ جاہلیت میں شراب کو حرام کر لیا تھا عامر بن ظرب عدوانی ہیں۔ اور بعض کا بیان ہے کہ یہ نہیں بلکہ وہ عفیف بن معدی کرب عبدی ہیں۔ عباس بن مرداس بصرہ کے اطراف و جوانب کے دیہاتوں میں رہتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ... میں چلے گئے تھے اور وہاں ایک مکان (بھی) بنا لیا تھا ہمیں منصور بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی سند سے ابو یعلی تک ... ابن ابی ثابت نمیری ... کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالقاہر بن سری سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کنانہ بن عباس بن مرداس نے اپنے والد عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شب میں اپنی امت کیلئے مغفرت و رحمت کی دعا مانگی اور بہت مانگی پس اللہ عزوجل کیطرف سے یہ ندا آئی کہ میں نے (تمہاری) دعا کو منظور کیا اور تمہاری امت کے کل گناہوں کی مغفرت کر دی مگر ظلم کی ایک دوسرے پر کیا ہے وہ معاف نہیں کیا جائیگا پس آپ نے پھر دوبارہ دعا کرنی شروع کی کہ اے میرے پروردگار تو اس پر بھی قادر ہے کہ ظالم سے مظلوم کو معاوضہ دیدے اور مظلوم کو ... اور اچھی چیز دیدے پس اس شب میں دعا نہیں ... رہی مگر جب صبح ہوئی تو مزدلفہ کی صبح میں دعا کرتے تھے پھر اپنی امت کیلئے دعا کرنی شروع کی ... پس تھوڑی ہی دیر میں آپ نے تبسم کیا تو آپکے بعض اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں (آج) آپ نے ایسی حالت میں تبسم کیا کہ جسمیں کبھی آپ تبسم نہ کرتے تھے کس وجہ سے آپنے تبسم کیا آپنے فرمایا کہ میں نے (اس وقت) ابلیس عدو اللہ کی حالت کو دیکھ کر تبسم کیا جب اسکو یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے میری دعا کو میری امت کے حق میں قبول کر لیا ہے اور میری امت کو مظلوم کو بھی معاف کر دیا ہے تو اسکی یہ حالت ہوئی کہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا اور کہنے لگا ہائے ہلاکت ہائے ہلاکت ابو منصور بن ابی الحسن نے ایک دوسری تقریر یہ کہا کہ آنحضرت نے اپنے تبسم کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ ابلیس کے گھبرانے ... اسکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

ابن معدیکرب زبیدی صحابی ہیں انکو مستغفری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور انکا کچھ حال نہیں بیان کیا انشاء اللہ تعالی انکا پورا نسب ان کے والد کے ذکر میں کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عباس (رضی اللہ عنہ)

۱؎ چونکہ ابتدا شراب نوشی کا دستور تھا ہر وقت تھا اور شراب پینے سے عقل زائل ہو جاتی ہے لہذا جو شخص ذکی ... تھا وہ شراب پینا ... کہ شب کو بیوقوف ہو جاتا ہے۔

یہ بنی ہاشم کے قدیم غلام تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے۔ قیس بن ربیع نے عاصم بن سلیمان سے انھون نے عباس سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مسجد مین تشریف لائے تو مسجد مین قبلہ کی جانب بلغم پڑا ہوا دیکھا تو آپ نے اسکو صاف کرکے (اس جگہ کو) زعفران سے لیپ دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبایۃ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو قیس ہے۔ انکی حدیث روزہ کے متعلق جسریری نے قیس بن عبایہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے جسریری نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے مگر یہ صحیح نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبایہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک - انصاری - (غزوۂ) موتہ کے دن لشکر اسلام کے بائین سمت مین تھے۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (اس جنگ مین) لوگ آئے پس مسلمانون نے اپنی داہنی جانب ایک شخص کو (جو قبیلہ) عذرہ سے (تھے) کھڑا کیا جنکو لوگ قطبہ بن قتادہ کہتے تھے اور ایک شخص کو قبیلہ انصار سے اپنی بائین جانب کھڑا کیا انکو لوگ عبایہ بن مالک کہتے تھے پس اسکے بعد لوگون نے جنگ شروع کر دی۔ ابن ہشام کا بیان ہے کہ بعض لوگون نے عبایہ کا نام عبادہ بتلایا ہے۔

(سیدنا) عبد الاعلی (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی - بہرانی - عبد الرحمن بن عدی بہرانی نے اپنے بھائی عبد الاعلی بن عدی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر کے دن (حضرت) علی بن ابی طالب کو (اپنے پاس) بلایا اور (اپنے دست مبارک سے) انکے سر پر عمامہ باندھا اور عمامہ کے شملہ کو کچھ پشت کی جانب لٹکا دیا۔ اسکے بعد (لوگون سے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرو اس لیے کہ عمامہ اسلام کی نشانی ہے مسلمانون اور مشرکون کے درمیان مین امتیاز دینے والے ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بن خلف - قریشی جمحی - یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور (واقعہ) جمل کے روز شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی احمد بن جحش - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔ جب یہ پیدا ہوئے تو (لوگ) انکو رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے گئے پس آپ نے انکا نام عبید اللہ رکھدیا۔ یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ ہمین ابو الفرج بن محمود

سلہ یہ حدیث غریب ہے تاہم اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمامہ کا باندھنا محض [illegible] لوگ عمامہ باندھتے [illegible] آپ نے مسلمانون کا شعار قرار دیا تھا

ابن سعد نے اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحییٰ باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن عمران نے مجمع بن یعقوب سے انھوں نے حسین بن ابی لبابہ سے انھوں نے عبد اللہ بن ابی احمد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (جب) عقبہ بن ابی معیط کی لڑکی یعنی ام کلثوم نے صلح (حدیبیہ) کے زمانہ مین ہجرت کی تو انکے دونون بھائی عمارہ اور ولید (انکی تلاش مین) نکلے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور دونون نے آپ سے اپنی ہمشیر کے بارہ مین عرض کیا کہ آپ اسکو ہمین واپس دیجیے پس (اسوقت تو حضرت نے بپاس عہد ان عورتون کو واپس دیدیا مگر آیندہ کے لیے) آپ نے خاصکر عورتون کی بابت اس معاہدہ کو فسخ کر دیا اسی کے متعلق اللہ تعالی نے آیت امتحان نازل فرمائی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاخرم ۔ اخرم کا اصلی نام ربیعہ ہے وہ بیٹے ہین سیدان بن فہم بن غیث بن کعب بن عامر بن الجیم کے ۔ تمیمی ہین ہجیمی ہین ۔ انسے انکے بھتیجے مغیرہ بن سعد بن الاخرم نے حدیث روایت کی ہے ۔ عبد اللہ بن داؤد نے اعمش سے انھون نے عمرو بن مرہ سے انھون نے مغیرۃ بن سعد بن اخرم سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ میرے چچا عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اسوقت حاضر ہوے کہ آنحضرت عرفات مین تھے (پس) وہ کہتے تھے کہ (اژدحام کی وجہ سے) لوگ میرے اور آپ کے درمیان مین حائل ہو گئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کہ انکو پکارو (معلوم) انکی کیا حاجت ہے (چنانچہ یہ حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کوئی کام بتلا دیجیے جو مجھکو جنت سے قریب کر دے اور دوزخ سے دور کر دے آپنے فرمایا کہ اگرچہ تمنے (بظاہر) سوال مین بہت اختصار کیا ہے مگر (فی الواقع) تمنے بہت ہی عریض و طویل سوال کیا ہے (اچھا سنو) اللہ تعالی کی عبادت کرو اسکی عبادت مین کسی کو شریک نکرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور دوسرون کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جس برتاؤ کا اپنے ساتھ کیا جانا تمکو پسند ہو ۔ انکو ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ حدیث سعد بن اخرم کے تذکرہ مین گذر چکی ہے ۔ اور اس حدیث کو عیسی بن یونس اور یحییٰ بن عیسی اور رہ بار نے اعمش سے انھون نے عمرو سے انھون نے مغیرہ سے انھون نے اپنے والد یا اپنے چچا سے روایت کیا ہے اور ابن نمیر نے بھی کہا ہے کہ اس حدیث مین اعمش نے شک کیا ہے کہ مغیرہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے یا اپنے چچا سے ۔

ط ۱ حدیبیہ مین مشرکون سے یہ عہد ہوا تھا کہ اگر کوئی انکا آدمی حضرت کے پاس آجائے تو آپ واپس دیدین اور جو کوئی مسلمان انکے پاس چلا جائے تو وہ واپس نہین کیا جائیگا اس آیت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب عورتین مسلمان ہو کر ہجرت کرکے آئین تو انکو جانچ لو اگر وہ سچے دل سے اسلام لائی ہون تو پھر انکو کافرون کی طرف واپس نکرو ۱۲

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الادرع بن زید بن العطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس۔ انصاری اوسی۔ بعض لوگوں نے انکے والد کا نام ازعر بیان کیا ہو یہ بیعت رضوان میں شریک تھے اور انکے والد ابو جبیرہ غزوۂ بدر اور نیز اور غزوات میں شریک تھے انکو ابن مندہ نے ابن ابی داؤد سے روایت کرکے بیان کیا ہو۔ اور ابن مندہ نے محمد بن اسمعیل بن مجمع انصاری کی روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میں نے عبد اللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی فعل کو دیکھا ہو تو انھوں نے جواب دیا کہ (ایک دفعہ) ہم لوگ مسجد قبا میں (ایسے حال میں پہونچے (کہ آنحضرت وہاں رونق افروز تھے) پس میں آپکے پہلو میں بیٹھ گیا اور (بقیہ) لوگ (حلقہ باندھکر) آپکے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ اُسکے بعد میں نے آنحضرت علیہ السلام کو دیکھا کہ اُٹھے اور جوتے پہنے ہوئے نماز پڑھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الارقم بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرۃ بن کلاب بن مرہ۔ قریشی زہری۔ حضرت آمنہ بنت وہب والدۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے والد ارقم کی پھوپھی تھیں اور انکی والدہ امیمہ ہیں جو حرب بن ابی اہمۃ بن عبد العزیٰ قہری کی لڑکی تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہو کہ انکی والدہ عمرہ ہیں جو اوقص بن ہاشم بن عبد مناف کی صاحبزادی تھیں۔ انھوں نے فتح مکہ کے سال میں اسلام قبول کیا تھا۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و (نیز) حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے میر منشی[۱] تھے۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق دیئے تھے اور حضرت عمر رض نے انکو بیت المال کا حاکم بنا دیا تھا اور حضرت عمر رض کے بعد حضرت عثمان رض نے (بھی) انکو بیت المال کا حاکم بنایا مگر تھوڑے دنوں بعد انھوں نے حضرت عثمان کی خدمت میں اس عہدہ سے استعفا دیدیا تو انھوں نے انکے استعفا کو منظور کر لیا۔ جسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کاتب بنایا تھا اسی وقت سے آپکو انکی امانت اور دیانت پر زیادہ وثوق تھا۔ چنانچہ انکی امانت ہی کی وجہ سے (آپکی یہ حالت ہوگئی کہ) جب کسی بادشاہ کے پاس کوئی خط لکھوا کر روانہ فرماتے تو انھیں سے فرما دیتے کہ مہر لگا دو پھر کسی دوسرے سے اُسکو نہ پڑھواتے تھے۔ (امام) مالک نے بیان کیا ہو کہ مجھکو خبر ملی ہو کہ ایک خط نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اسکا جواب لکھدیگا پس عبد اللہ بن ارقم نے عرض کیا (یا رسول اللہ) میں لکھدونگا۔ چنانچہ انھوں نے جواب لکھکر (فوراً) نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر کیا تو آپنے اسکو بہت ہی پسند فرمایا اور اُسکو بھیجدیا اُسوقت حضرت عمر رض وہیں موجود تھے انکو عبد اللہ کی یہ بات بہت پسند آئی کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصود کو پورا ادا کر دیا چنانچہ جب (حضرت) عمر رض خلیفہ ہوئے تو عبد اللہ کو

[۱] یعنی لکھنے پڑھنے کا کام آپکی طرف سے کرتے تھے یہ کام آپنے کئی اور دیگر بہت لوگوں سے لیا ہو ۱۲۔

بیت المال کا حاکم بنایا۔ اور امام مالک نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ مجھکو خبر ملی ہے کہ جب عبداللہ بیت المال کے محاسب تھے تو حضرت عثمان رض نے تین ہزار درہم انکو بطور انعام کے دیے مگر انھون نے انکار کردیا اور نلیا۔ اور عمرو بن دینار کا (یہ) قول ہے کہ حضرت عثمان رض نے انکو تین لاکھ درہم دیے مگر انھون نے قبول نکیا انکار کردیا اور کہا کہ مینے اللہ کے لیے یہ کام کیا ہے میرا اجر اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ (حضرت) عمر نے انسے (ایک دفعہ) فرمایا تھا کہ اگر تم میں بھی وہ سوابق ہوتے جو اورون میں ہین تو مین کسی کو تمپر مقدم نکرتا۔ اور (حضرت) عمر رض فرمایا کرتے تھے کہ مینے عبداللہ بن ارقم سے زیادہ خدا کا خوف کرنیوالا کسی کو نہین دیکھا۔ یہ عبداللہ اپنی وفات سے پہلے نابینا ہو گئے تھے۔ ہمین اسمعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے ابوعیسیٰ یعنے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابومعاویہ نے ہشام سے انھون نے عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ نماز قائم ہوئی تو انھون نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑکر آگے کردیا حالانکہ وہان کے امام خود ہی تھے اور یہ کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا ہے کہ جب نماز قائم ہوجاے اور کسی کو پاخانہ جانیکی ضرورت ہو تو پہلے اُس سے فراغت حاصل کرلے۔ اسکو شعبہ اور ثوری اور دونون حماد اور معمر اور ابن عیینہ اور محمد بن اسحاق وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور ایک روایت کے مطابق وہیب اور شعیب بن اسحاق اور ابن جریج نے اسکو ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ایک شخص سے انھون نے عبداللہ بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور اسکو ابومعشر نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عائشہ رض سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

[illegible]۔ انکا لقب اعرج تھا۔ حاجب بن ابان کے دادا تھے انکا ایک پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں زخمی ہوگیا تھا جسکی وجہ سے لنگڑی چال ہو گئی تھی) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام ہی اعرج رکھدیا۔ عبدالملک ابن ابراہیم [illegible] سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میرے دادا کا نام عبداللہ بن اسحاق تھا اور انکا ایک پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی غزوہ میں زخمی ہوگیا تھا تو آنحضرت علیہ السلام نے انکا نام ہی اعرج رکھدیا تھا انکا تذکرہ [illegible] اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ اس حدیث کو ابن مندہ نے حاجب بن ابان کے تذکرہ میں لکھا ہے [illegible]

[illegible]

صلہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی عادت تھی ہر شخص کو بقدر اُسکے سوابق اسلامیہ کے عہدہ دیتے سوابق سے مراد قدامت اسلام اور آنحضرت کی اعانت میں [illegible]

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد بن زرارہ۔ انصاری۔ انکے والد کی کنیت ابو امامہ ہے۔ انکا پورا نسب انکے والد (ابو امامہ) کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔ یہ اور انکے والد دونوں صحابی ہیں۔ یحییٰ بن بکیر نے جعفر احمر سے انھوں نے بلال صراف سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمسے ابو [illegible] انصاری نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مجھکو (معراج میں) آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو میں ایک موتیوں کے محل تک پہونچایا گیا جسکا فرش سونے کا تھا چمک رہا تھا۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے مجھپر وحی نازل فرمائی یا (آپنے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے) مجھکو علی کے تین خصائل (حمیدہ) کی خبر دی (اول تو) یہ کہ علی مسلمانوں کے سردار ہیں (دوم) یہ کہ متقیوں کے امام ہیں (سوم) یہ کہ غر محجلین کے رہبر ہیں۔ اور انکو ابو غسان وغیرہ نے جعفر سے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابو غسان نے اسرائیل سے انھوں نے ہلال وزان سے انھوں نے انصار کے کسی شخص سے انھوں نے محمد بن عبد الرحمن بن اسعد بن زرارہ سے روایت کی ہے۔ اور انکو عمران بن میسرہ نے یحییٰ بن خلاد سے انھوں نے ہلال وزان سے انھوں نے عبد اللہ بن اسعد بن زرارہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے یہ کہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی امامہ اسعد بن زرارہ ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد لیثی۔ انکی حدیث کو ابن شہاب نے عبید بن زیاد سے انھوں نے انکول سے مرسل کر کے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاسود بن شعبہ بن علقمہ بن شہاب بن عوف بن عمرو بن الحارث بن سدوس سدوسی۔ انکا نسب ابو احمد عسکری نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ یہ وفد بکر (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے۔ محمد بن عمرو نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن اسود سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ایک قریہ سے (قبیلہ) بنی سدوس کے وفد میں نکلے اور ہم لوگوں کے ساتھ خرما ہمیر کے باغوں کے [illegible]

سله غالباً یہ اس موقع کی حدیث ہے جب کچھ لوگوں نے آپ سے حضرت علی مرتضیٰ کی شکایت کی تھی مسلمانوں کے سردار اور متقیوں کے امام ہونے سے یہ مراد ہے کہ اپنے وقت میں وہ ایسے ہونگے نہ یہ کہ ہر وقت وہ ایسے ہی تھے تاکہ شیخین رضی اللہ عنہما سے بھی انکا افضل ہونا لازم آئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یقیناً یہ صفت انمیں نہ تھی پس معلوم ہوا کہ ہر وقت مراد نہیں ہے ۱۲ سله غر محجلین اُن لوگوں کو کہتے ہیں جنکے ہاتھ پیر اور منہ روشن ہوں یہ لقب خاص اُمت محمدیہ کا ہے کیونکہ انکے اعضائے وضو قیامت میں روشن ہونگے ۱۲

چھوہارے بھنے یہانتک کہ ہم سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچے پس ہمنے وہ چھوہارے اس دسترخوان پر جو آپکے سامنے بچھا تھا رکھدیے آپنے دریافت فرمایا کہ یہ کس قسم کے چھوہارے ہیں تو ہمنے عرض کیا جذامی (قسم کے ہیں) تو آپنے دعا فرمائی کہ اے خدا جذامی میں برکت دے اور اس باغ میں برکت دے جس باغ سے یہ چھوہارے آئے ہیں اس لیے قتادہ نے بیان کیا ہے کہ (قبیلہ) ربیعہ کے چار شخصوں نے ہجرت کی تھی (انکے نام یہ ہیں) بشیر بن خصاصیہ۔ عمرو بن تغلب۔ عبداللہ بن اسود۔ فرات بن حبان۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود۔ مزنی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمنے انکو خشخام کے تذکرہ میں ذکر کیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ وہی عبد اللہ سدوسی ہوں جنکو لوگوں نے بیان کیا ہے مگر یا تو یہ ہے کہ ابن مندہ نے انکو مزنی بیان کیا ہے اور مزینہ سدوس کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہے۔
میں کہتا ہوں کہ یہ الفاظ ابو موسی کے ہیں اور انھوں نے خود خشخام بن الحارث بکری کا ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ خالد بن خشخام سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد بکر بن وائل کے وفد میں قبیلہ سدوس کے چار شخصوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے گئے تھے (ان چاروں کے نام یہ ہیں) بشیر بن خصاصیہ۔ فرات بن حبان عجلی۔ عبد اللہ بن اسود مزنی۔ یزید بن ظبیان۔ پس یہ صاف دلالت کر رہا ہے کہ مزنی کاتب کی غلطی سے لکھا گیا اس لیے کہ انکو کہیں قبیلہ بکر سے گردانا گیا ہے اور کہیں قبیلہ سدوس سے اور قبیلہ سدوس بھی بکر ہی کا ایک قبیلہ ہے پس مزنی کو یہاں پر کوئی دخل نہوا۔ پس صحیح یہی ہے کہ یہ عبد اللہ وہی عبد اللہ ابن اسود ہیں جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاصرم۔ انکو ابن شاہین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مدائنی سے انھوں نے ابو معشر سے انھوں نے یزید بن رومان سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عبد عوف بن اصرم بن عمرو بن شعیثہ ہرم بن ربیعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت نے ان سے دریافت کیا کہ تمہارا کیا نام ہے انھوں نے عرض کیا عبد عوف تو آپنے فرمایا کہ (عبد عوف نہیں) بلکہ تم عبد اللہ ہو اُسکے بعد یہ اسلام لے آئے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الاعور۔ بعض لوگوں نے انکے والد کا نام اطول بیان کیا ہے۔ یہ حرمازی ہیں اور مازنی ہیں اس لیے کہ یہ (قبیلہ) بنی مازن بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ یہ شاعر ہیں اعشی مازنی کے ساتھ مشہور ہیں۔ ہمزہ کے باب میں (انکے لقب) اعشی کے تذکرہ میں اس سے زیادہ (انکے احوال) گذر چکے ہیں۔ اس لیے کہ انکا لقب نام سے زیادہ مشہور ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اقرم بن زید۔ خزاعی۔ انکی کنیت ابومعبد ہے انسے انکے لڑکے عبد اللہ نے حدیث روایت کی ہے۔ ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن ابن مہدی نے داؤد بن قیس سے انھون نے عُبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم خزاعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) مین اپنے والد کے ہمراہ (قبیلۂ) نمرہ کے ہموار زمین مین (کھڑا) تھا یکایک ہماری طرف سے سوارون کی (ایک) جماعت گذری اور ان لوگون نے وہین قیام کر دیا۔ مجھسے میرے والد نے کہا کہ تم ہمارے مویشیون کو دیکھتے رہو مین ان سوارون کے پاس جاکر انسے کچھ پوچھ پاچھ کرونگا چنانچہ میرے والد انکے پاس گئے اور انکے ساتھ مین بھی گیا (تو دیکھتا کیا ہون کہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس قافلہ مین ہین (اور آپ نماز پڑھ رہے ہین) پس مین حالت سجدہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون بغلون کی سفیدی کو (خوب اچھی طرح) دیکھتا تھا ابن عیینہ اور ابن مبارک اور عبد الرزاق اور وکیع اور ابواسامہ وغیرہ نے اسکو ابن داؤد سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور اسکو عبد الحمید بن سلیمان نے (قبیلہ) بنی اقرم کے ایک شخص سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیۃ بن المغیرۃ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم۔ ابوامیہ کا نام حذیفہ تھا یہ بھائی تھے ام سلمہ زوجۂ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکی والدہ عاتکہ بنت عبد المطلب تھین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ کی پھوپھی تھین۔ انکے والد ابو زاد الرکب کے لقب سے مشہور تھے۔ کلبی نے بیان کیا ہے کہ قریش مین زاد الرکب تین شخص تھے (ایک) زمعہ بن اسود بن عبد المطلب بن عبد مناف جو غزوۂ بدر مین بحالت کفر مقتول ہوے (دوسرے) مسافر بن ابی عمرو بن امیہ (تیسرے) ابوامیہ بن مغیرہ۔ یہ اس لقب مین سب سے زیادہ مشہور ہین ان لوگون کے زاد الرکب کہلانیکی وجہ یہ تھی کہ ان لوگون کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی انکے ساتھ مسافرت کرتا تھا اُسکا خرچ انھین کے ذمہ ہوتا مصعب اور عدوی کا بیان ہے کہ قریش سے ابوامیہ کے سوا کوئی دوسرا زاد الرکب کے ساتھ مشہور نہین ہوا یہ عبد اللہ بن ابی امیہ (اسلام لانے کے قبل) مسلمانون پر بہت سختی کیا کرتے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیا کرتے تھے انھین نے آنحضرت سے کہا تھا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل الایۃ یہ (ابتدا ہی سے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بہت عداوت رکھتے تھے اور فتح مکہ تک یہی حالت رہی۔ فتح مکہ کے کچھ روز قبل یہ اور ابوسفیان بن حارث بن عبد المطلب ہجرت کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین

سلہ ترجمہ۔ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائینگے یہانتک کہ آپ ہمارے لیے کوئی چشمہ جاری کر دین یا آپکے لیے کوئی باغ چھوہارون کا (انگور کا پیدا) ہو جائے ۱۲

روانہ ہوئے (اور آپ مدینہ سے آرہے تھے) پس دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ ہی مین ملاقات کی۔ ہمین ابوجعفر ابن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابوسفیان ابن حارث اور عبد اللہ بن ابی امیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثنیۃ العقاب مین جو مکہ اور مدینہ کے درمیان مین ہے ملے تو ان دونون نے آپکے پاس جانیکی درخواست کی مگر آپنے اجازت نہ دی پس حضرت ام سلمہ نے (بطور سفارش) آنحضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ابوسفیان تو آپ کے چچازاد بھائی اور پھوپھی زاد بھائی ہین اور عبد اللہ بن ابی امیہ آپکے سسرالی رشتہ دار ہین (پھر آپ کیون اجازت نہین دیتے) تو آپنے جواب دیا کہ مجھکو ان دونون کی کوئی ضرورت نہین میرے چچازاد بھائی نے تو میری آبروریزی کی اور میرے سسرالی رشتہ دار نے جو گفتگو مجھسے کی وہ کی (مگر) پھر آپنے دونون کو اجازت دیدی چنانچہ دونون آپکی خدمت مین حاضر ہوے اور اسلام لے آئے اور دونون کے اسلام (بھی) اچھے ہو گئے۔ عبد اللہ مسلمان ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فتح مکہ مین شریک ہوے اور حنین اور طائف مین شریک ہوے۔ طائف ہی مین کسی نے انکو تیر مارا پس اسی روز انکی وفات ہو گئی۔ انھین ہیت نامی مخنث نے جو حضرت ام سلمہ کے پاس تھا یہ کہا تھا کہ اے عبد اللہ اگر اللہ تعالی طائف کو فتح کرا دیگا تو مین تمکو غیلان کی لڑکی کے پاس لیجاؤنگا جو بہت موٹی تازی ہے کہ سامنے اسکے شکم مین چار بل پڑتے ہین اور پیچھے (سے دیکھو تو) آٹھ بل (معلوم) ہوتے ہین پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے فرما دیا کہ یہ مخنث لوگ ہرگز تم لوگون کے پاس نا وین مسلم بن حجاج نے اپنی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ام سلمہ کے گھر مین ایک ہی کپڑا پہنے ہوے نماز پڑھتے دیکھا تھا۔ آپ اس کپڑے کو اپنے جسم پر لپیٹے ہوے تھے اور اسکا ایک سرا اس شانہ پر اور دوسرا سرا دوسرے شانہ پر ڈالے ہوے تھے اور ایسا ہی ابوالزناد نے اپنے والد سے انھون نے عروہ سے انھون نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے مگر یہ غلط ہے اس لیے کہ عروہ نے عبد اللہ بن ابی امیہ کے زمانہ کو نہین پایا ہے بلکہ انھون نے عمر بن عبد اللہ بن ابی امیہ سے روایت کی ہے۔ اور اسکو اصحاب ہشام نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کیا ہے اور یہی مشہور ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی امیہ بن وہب بنی اسد بن عبد العزی بن قصی کے حلیف تھے اور انکے بھائی بھی تھے یہ غزوہ خیبر مین شہید ہوے انکو واقدی نے ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے نہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انس۔ انکی کنیت ابوفاطمہ ہے۔ اسدی ہین۔ انکا ذکر حمزہ کے باب مین گذر چکا ہے۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ زہیر بن معبد

یعنے ابو عقیل نے اُنسے حدیث روایت کی ہو - اور ابو عمرو (نیز) ابو احمد عسکری نے انکو ازدی قرار دیا ہو - انکا تذکرہ تینون نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس - اسلمی - انسے جابر بن عبد اللہ انصاری نے حدیث روایت کی ہو - عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ مجھکو خبر ملی ہو کہ ایک صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حدیث بیان کرتے ہین جو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو اور مینے اسکو آنحضرت سے نہین سنا پس مین ایک ماہ کی مسافت طے کرکے اُنکے پاس ملک شام مین گیا معلوم ہوا کہ وہ صحابی عبد اللہ بن اُنیس ہین (مین اُنکے مکان پر گیا) اور اندر کہلا بھیجا کہ جابر آپکے دروازے پر کھڑا ہو - وہ شخص اندر سے واپس آکر مجھسے پوچھنے لگا کیا آپ جابر بن عبد اللہ ہین مینے جواب دیا ہان یہ خبر سنتے ہی عبد اللہ بن اُنیس باہر نکل آئے اور انھون نے مجھسے اور مینے اُنسے معانقہ کیا مینے کہا کہ سنا ہو آپنے ظلم کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی ہو جو مینے آنحضرت سے نہین سنی مجھے خیال ہوا کہ مین مرجاؤن یا آپکی وفات ہوجائے (اور مین محروم رہجاؤن اسی حدیث کے لیے یہان آیا ہون) انھون نے کہا ہان مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ قیامت کے دن سب لوگ [یا (آپنے فرمایا) سب بندے] برہنہ بدن اور برہنہ پا اور غیر مختون اور تہیدست محشور ہونگے پھر اللہ انھین ندا دیگا ایسی آواز سے کہ جسطرح اسکو قریب کے لوگ سنین گے اسی طرح اسکو دور کے لوگ بھی سنین گے (اللہ فرمائیگا) مین بادشاہ ہون مین جزا دینے والا ہون (سنو) کوئی جنتی جنت مین جا نہین سکتا اس حال مین کہ کوئی دوزخی اُس سے اپنے ظلم کا طلبگار ہو اور نہ کوئی دوزخی دوزخ مین جا سکتا ہو اس حال مین کہ کوئی جنتی اُس سے اپنے ظلم کا طلبگار ہو جب تک مین قصاص نہ دلاؤن یہانتک کہ ایک طمانچہ کا بھی قصاص دلاؤنگا لوگون نے پوچھا کہ (یا رسول اللہ) قصاص کیونکر دلایا جائیگا وہان تو ہم تہیدست ہونگے حضرت نے فرمایا نیکیون اور بدیون سے قصاص دلایا جائیگا (یعنے ظالم کی نیکیان بقدر ظلم کے مظلوم کو دلادیجائینگی اور مظلوم کی بدیان ظالم کے سر رکھی جائینگی) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر ابن مندہ نے انکو اور عبد اللہ بن اُنیس جہنی کو ایک ہی باب مین بیان کیا ہو اور یہ بھی کہدیا ہو کہ بعض متاخرین نے ان دونون کو دو بتلایا ہو اور دونون کو دو ترجمہ مین بیان کیا ہو اور مینے دونون کو (ایکساہی ترجمہ مین) جمع کردیا ہو اور دونون سے اُسی حدیث کو بیان بھی کیا ہو جسکو ان لوگون نے بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے یہ بیان کیا ہو کہ ابو حاتم نے انکے اور ابن اُنیس جہنی کے درمیان مین فرق بیان کیا ہو اور میرا خیال ہو کہ دونون ایک ہی ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُنیس - جہنی ثم انصاری یہ بنی سلمہ انصاری کے حلیف تھے - اور واقدی نے بیان کیا ہو کہ یہ خاندان برک بن [illegible]

ہین جوکہ کلب بن وبرہ قضاعی کے بھائی تھے ونیز کلبی نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ عبداللہ بیٹے ہین انیس بن اسعد ابن حرام بن حبیب بن مالک بن غنم بن کعب بن تیم بن نفاثہ بن ایاس بن یربوع بن البرک بن وبرہ کے - برک بن وبرہ کے اولاد جہینہ مین داخل ہوگئی تھی - عبداللہ مہاجر انصاری عقبی تھے غزوۂ بدر اور احد ونیز ان دونون کے مابعد کے غزوات مین شریک تھے اور ابن اسحاق کا قول ہے کہ وہ قبیلہ قضاعہ سے تھے اور بنی نابی کے حلیف تھے جوکہ قبیلہ بنی سلمہ سے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ وہ قبیلہ جہینہ سے تھے اور انصار کے حلیف تھے اور بعض کا قول کہ وہ (خود) قبیلہ انصار سے تھے - کلبی کا قول ان کل اقوالون کو جامع ہے - اس لیے کہ انھون نے نسب کے اعتبار سے خاندان برک بن وبرہ سے قرار دیا ہے اور چونکہ برک بن وبرہ کی اولادین جہینہ مین داخل ہوگئی تھین لہذا سب جہنی کہلانے لگے اور چونکہ انصار کے حلیف تھے انصاری کہلانے لگے - انکی کنیت ابویحیی ہے انسے انکی اولادون نے یعنے عطیہ اور عمرو اور ضمرہ اور عبداللہ اور جابر بن عبداللہ اور بسر بن سعید نے حدیثین روایت کی ہے یہ وہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارہ مین سوال کیا تھا اور یہ عرض کیا تھا کہ میرا مکان فاصلہ پر ہے تو آپ اُس رات کو بتلا دیجیے کہ مین بھی اُس شب مین حاضر ہون جسپر آپ نے فرمایا کہ جاؤ تیسوین تاریخ کی شب مین آنا یہ اُن لوگون مین ہین جو لوگ بنی سلمہ کے بتون کو توڑا کرتے تھے - ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد سیحی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوقاسم یعنے نصر بن احمد بن المرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن المثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن بقیہ واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن اسحاق نے محمد بن زید سے انھون نے عبداللہ بن ابی امیہ سے انھون نے عبداللہ بن انیس سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کبیرہ گناہون مین سب سے بڑھکر شرک اور والدین کی نافرمانی اور جھوٹی قسم کھانی ہے اور اس ذات کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے کہ جب کوئی مچھر کے پر کے مقدار بھی جھوٹی قسم کھاتا ہے تو اُسکے دل مین قیامت تک سیاہی پیدا ہوجاتی ہے - انکی وفات ۵۴ ہجری مین ہوئی تھی اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انکو اور اُن عبداللہ کو جو آگے آتے ہین ایک ہی ترجمہ مین لکھا ہے - اور کہا ہے کہ میرے نزدیک دونون ایک ہی ہین اور اس ترجمہ مین ابوعمر کا یہ قول کہ عبداللہ جہنی سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ بھی دونون کو ایک ہی شمار کرتے ہین - اگر پہلے مین ابن مندہ کا ایسا کہنا غلط نہین تو (فی الواقع) یہ دونون دو ہین - اس لیے (کہ ایسا) اس کلام کی صحت مین کوئی گفتگو نہین کہ وہ اسلمی ہین اور کسی عالم نے عبداللہ ثانی کو اسلمی بیان نہین کیا - بلکہ علما نے انکو انصاری اور جہنی اور قضاعی بیان کیا ہے - برک بن وبرہ اور جہینہ قبیلہ قضاعہ سے ہین صحیح یہ ہے کہ یہ دونون ایک ہی ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انیس - زہری - انکا ذکر ابن ابی علی نے کیا ہو اور انھون نے سلیمان بن احمد سے انھون نے حسن بن عبد الاعلی بوسی صنعانی سے انھون نے عبد الرزاق سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے انھون نے عیسیٰ بن عبد اللہ بن انیس زہری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مشک کے پاس تشریف لے گئے جو کسی چیز مین لٹکی ہوئی تھی آپ نے اسکے منھ کو کھولا اور کھڑے ہی کھڑے اس مشک سے پانی نوش فرمایا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو اور یہ بیان کیا ہو کہ اس حدیث کو ہمسے ابو غالب السکوشیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد طبرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن نے بیان کیا اور دوسرے نے عبد الرزاق کی سند سے بیان کیا ہو مگر انکی سند مین زہری کا لفظ نہین ہے اور انکے تذکرہ کو عبد اللہ بن انیس جہنی کے تذکرہ مین بیان کیا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انیس یا ابن انس - ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ انکو ابو عبد اللہ نے ہزال کے ترجمہ مین ذکر کیا ہو انھین کے تیر سے ماعز رجم کے وقت مقتول ہوئے تھے - ممکن ہو کہ یہ عبد اللہ بھی جہنی ہون واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصراً لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن انیس - عامری - لیلی بن اشدق نے عبد اللہ بن انیس بن المنتفق بن عامر سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین وفد بنکر گئے تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین آپکی حضور مین گیا اور آپکو اپنی قوم کے اسلام لانیکی خوشخبری دی تو آپ نے فرمایا کہ تم مبارک وفد ہو چنانچہ صبح ہوتے ہی بنی عامر کا پورا قبیلہ آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور سب نے اسلام ظاہر کیا - پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ فرمایا کہ اللہ عزوجل بنی عامر کے ساتھ بھلائی کرنے کے سوا اور کچھ نہین چاہتا - انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی - یہ عرابہ اور کباثہ کے بھائی تھے - ابو عمر نے انکے تذکرہ کو بدرجاً انکے والد اوس بن قیظی کے تذکرہ مین لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ غزوۂ بدر مین اپنے والد اور اپنے بھائی کباثہ کے ہمراہ شریک تھے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن وقش بن الخزرج - انصاری خزرجی - یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے انسے کوئی روایت مروی معلوم نہین ہوتی ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے ان لوگون کے نام روایت جو غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے (غزوۂ بدر مین) قبیلۂ بنی ظفر مین بن الخزرج سے عبد اللہ بن اوس بن وقش شریک

ابن مندہ نے انکو ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ انکا نسب یون ہے عبد اللہ بن سعد بن اوس بن وقش - اور بعض لوگون نے عبد اللہ بن حق کہا ہے اور بعض نے یون بیان کیا ہے عبد اللہ بن احق بن اوس بن وقش اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے نقل کرکے اصحاب بدر کے نامون مین یون بیان کیا ہے کہ اسمین عبد اللہ بن احق بن اوس بن وقش بن ثعلبۃ بن طریف ابن الخزرج (بھی) تھے - بعض متاخرین نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ اسمین عبد اللہ بن اوس (بھی) تھے اور انکے والد کو خواہ انکا نام حق ہو یا احق (درمیان سے) چھوڑ دیا -

مین کہتا ہون جسکو ابن مندہ نے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے صحیح ہے ایسا ہی بیلنے بھی اسکو روایت کیا ہے جیسا کہ پہلے ترجمہ مین گذر چکا ہے پس (اب) ابن مندہ کی کوئی خطا نہین اس لیے کہ یونس نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور عبد الملک بن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے یون روایت کی ہے عبد اللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبۃ ابن طریف - اور اسکو سلمہ بن فضل نے ابن اسحاق سے یون روایت کیا ہے عبد اللہ بن حق بن اوس بن وقش بن ثعلبۃ بن طریف ابن الخزرج بن ساعدۃ - پس یہ اختلاف درحقیقت ابن اسحاق سے ہوا ہے تو اسمین ابن مندہ کی کیا خطا ہو سکتی ہے - یہ عبد اللہ اور سعد بن عبادہ ثعلبۃ بن طریف مین جا کر ملجاتے ہین انشاء اللہ تعالی عبد اللہ بن سعد کے تذکرہ مین ذکر کیا جائیگا -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی اوفی - ابو اوفی کا نام علقمہ ہے - وہ بیٹے ہین خالد بن الحارث بن ابی اسید بن رفاعۃ بن ثعلبۃ بن ہوازن بن اسلم کے - اسلمی ہین - انکی کنیت ابو معاویہ ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ابو ابراہیم ہے اور بعض کا بیان ہے کہ ابو محمد ہے یہ غزوہ حدیبیہ مین شریک تھے اور بیعۃ الرضوان مین (بھی) شریک تھے و نیز غزوہ خیبر اور اسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے یہ ہمیشہ مدینہ مین رہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو کوفہ مین چلے گئے - کوفہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین آخری صحابی یہی باقی رہ گئے تھے - (امام) احمد بن حنبل نے یزید بن ہارون سے انھون نے اسمعیل بن ابی خالد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مینے عبد اللہ بن ابی اوفی کے بازو پر ایک ضربہ (کا داغ) دیکھا تو انسے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے انھون نے فرمایا کہ یہ ضرب حنین کے دن مجھے لگی تھی مینے پوچھا کیا آپ آنحضرت کے ساتھ غزوۂ حنین مین شریک تھے انھون نے فرمایا ہان - اور بعض لوگون نے اسکے علاوہ اور کچھ بیان کیا ہے عبد اللہ ابن ابی اوفی سے عمرو بن مرہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب شجرہ[۱] ایک ہزار چار سو آدمی تھے اور اسوقت آٹھوان حصہ مہاجرین مین قبیلۂ اسلم کا تھا اسمعیل بن ابی خالد اور شعبی اور عبد الملک بن عمیر اور ابو اسحاق شیبانی اور حکم بن عتیبہ اور سلمہ بن کہیل وغیرہ نے

۱؎ جن لوگون نے واقعۂ حدیبیہ مین درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی انکو اصحاب شجرہ بھی کہتے ہین اور اصحاب بیعۃ الرضوان بھی کہتے ہین ۱۲

انسے حدیث روایت کی ہے ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ اپنی اپنی سندون سے ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ابو یعفور عبدی سے انھون نے عبد اللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبد اللہ بن ابی اوفی سے ٹڈی کے حلت وحرمت کا سوال کیا تو انھون نے جواب دیا کہ ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چھ غزوات کیے ہیں انمین ہم لوگ ٹڈی بھی کھاتے تھے ایسا ہی اسکو سفیان بن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اسکو (امام) ثوری نے ابو یعفور سے نقل کر کے (یون) روایت کیا ہے کہ انھون نے یہ کہا کہ ہمنے (آنحضرت کے ہمراہ) سات غزوات کیے اور ہمین ابو عبد اللہ یعنے محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ بلدی وغیرہ نے اپنی اپنی سند وان سے محمد بن اسمعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ ابن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے عمرو سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اسحاق نے موسی بن عقبہ سے انھون نے سالم بن ابی النضر سے [جو کہ عمرو بن عبید اللہ کے غلام تھے اور انھون نے انکو کاتب بنا دیا تھا] روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انکے پاس عبد اللہ بن اوفی نے ایک خط لکھکر بھیجا تھا (جسکا مضمون یہ تھا کہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ آگاہ ہو جاؤ جنت تلوارون کے سایہ کے نیچے ہے۔ عبد اللہ بن ابی اوفی کی وفات بمقام کوفہ سنہ ۸۶ ہجری میں ہوئی اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ نابینا ہو جانیکے بعد انکی وفات سنہ ۸۷ ہجری میں ہوئی۔ یہ اپنے داڑھی اور سر کے بالون میں مہندی کا خضاب لگاتے تھے انکے (بالون کے) دو گیسو تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب ذوالبجادین تھا۔ یہ بیٹے ہین عبد نہم بن عفیف بن سحیم بن عدی بن ثعلبہ بن سعد بن عدی بن عثمان بن عمرو کے وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے (اسوقت) انکا نام عبد العزی تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھدیا۔ یہ چچا ہین عبد اللہ بن مغفل بن عبد نہم کے۔ انکا لقب ذوالبجادین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب انھون نے اپنی قوم کے نزدیک اسلام ظاہر کیا تو ان لوگون نے انکے کل کپڑے چھین کر (ننگا کر دیا اور) ایک موٹی کملی اڑھادی پس یہ اپنی قوم سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ ہوئے جب آنحضرت کے قریب پہنچے تو اس کملی کو دو چاک کر کے ایک کا ازار بنا لیا اور دوسرے کا چادر اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے پس آپنے انکو ذوالبجادین فرمایا۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکو انکی والدہ نے ایک کملی دیدی تھی اسی کو دو چاک کر کے ازار اور چادر بنا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے واللہ اعلم۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور آپ ہی کے ساتھ قیام اختیار کیا یہ بہت ہی نرم دل اور فقیہ وفاضل شخص تھے قرآن مجید کی کثرت سے تلاوت کرتے تھے۔ ہمین ابو جعفر ابن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن

ابراہیم بن الحارث تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ قبیلۂ مزینہ کے ایک شخص تھے انکا لقب ذو البجادین تھا۔ یتیم تھے اپنے چچا کی گود میں پرورش پاتے تھے وہی انکو (ضرورتون کی چیزین) دیتے تھے اور (طرح طرح کے) احسانات کرتے تھے (پس اسی درمیان مین) انکے چچا کو خبر پہونچی کہ انھون نے دین اسلام قبول کرلیا ہے تو انکے چچا نے انسے کہا کہ اگر تمنے (واقعی) دین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قبول کرلیا ہے تو مجھسے کہدو تاکہ مین اپنی کل چیزین جو پہلے تمکو دی ہین لیلون انھون نے جواب دیا بیشک مین مسلمان ہوگیا ہون (تم جو چاہو کرلو) پس انکے چچا نے اپنی دی ہوئی کل چیزین انسے لے لین یہانتک کہ انکے بدن کے کپڑون کو بھی اتارلیا۔ اسوقت یہ اپنے والدہ کے پاس گئے انکی والدہ نے اپنی کملی کے دو ٹکڑے کرکے انکو دیدیے۔ انھون نے ایک ٹکڑے کو تہبند بنالیا اور دوسرے کو چادر (پس اسی ہیئت مین وہان سے روانہ ہوکر) علی الصباح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پہونچ گئے اور آپہی کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوے تو آپنے تمام لوگون پر نظر ڈالی کہ کوئی شخص باہر سے تو آپکے پاس نہین آیا اور آپ (ہمیشہ فجر کے بعد) ایسا کرتے تھے۔ حضرت نے جب انکو دیکھا تو انسے دریافت کیا کہ تمھارا نام کیا ہے انھون نے جواب دیا کہ میرا نام عبد العزی ہے آپنے فرمایا (عبد العزی نہین) بلکہ تمھارا نام عبد اللہ ذو البجادین ہے تم میرے دروازہ پر رہا کرو۔ چنانچہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر رہنا شروع کیا۔ یہ قرآن مجید اور تسبیح اور تکبیر کو بہت ہی بلند آواز سے پڑھتے تھے (ایک دفعہ) حضرت عمر نے آنحضرت سے عرض کیا کہ کیا یہ شخص ریاکار ہے حضرت نے فرمایا ایسا نکہو یہ رقیق القلب لوگون مین سے ہین انکی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین ہوئی تھی۔ اعمش نے ابو وائل سے انھون نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ ایک دفعہ کہتے تھے کہ یہ واقعہ گویا اسوقت بھی میری نظر کے سامنے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک مین عبد اللہ ذو البجادین کی قبر مین کھڑے ہین اور حضرت ابو بکر اور حضرت ابو عمر (رضی اللہ عنہما) انکی نعش کو قبر مین اتار رہے ہین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہین کہ تم اپنے بھائی کو مجھسے اور قریب کرو۔ (چنانچہ انھون نے اور قریب کردیا) پس آپنے انکی نعش کو قبلہ کی جانب لیکر لحد مین رکھدیا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبر سے نکل آئے اور باقی کام حضرت ابو بکر و عمر کے متعلق کردیا۔ جب وہ اس سے فارغ ہوگئے تو آنحضرت قبلہ کی جانب متوجہ ہوے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی کہ اے خدا مین انسے راضی تھا اب تو بھی راضی ہوجا۔ ابو وائل نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے کہ (عبد اللہ ذو البجادین کے ساتھ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لطف و کرم دیکھکر) واللہ مینے یہ تمنا کی کہ کاش انکی جگہ مین ہوتا حالانکہ مین انسے پندرہ برس پہلے اسلام لاچکا تھا اور ایک دوسری سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر نے فرمایا تھا کہ واللہ مینے تمنا کی کہ کاش اس قبر مین مین ہوتا۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات غزوۂ تبوک مین ہوئی۔ مگر محمد بن ابراہیم بن الحارث نے ابن مسعود سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ انکی وفات غزوۂ موتہ مین ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے وہی دعا کی جو اوپر گذر چکی ہے

اور محمد بن ابراہیم کا بیان ہو کہ عبداللہ نے کہا تھا کہ کاش میں ہی صاحب قبر ہوتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بحینہ۔ بحینہ انکے والد کا نام ہو وہ بیٹی ہین حارث بن المطلب بن عبد مناف کی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی والدہ کا نام ازدیہ تھا انکے والد کا نام مالک ہو وہ بیٹے ہین قشب ازدی کے جو کہ (قبیلہ) ازدشنوءہ سے تھے یہ قبیلہ بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے اور صحابی بھی تھے۔ کبھی یہ اپنے والد اور والدہ کی طرف ایک ہی دفعہ منسوب کیے جاتے ہین اسوقت مین انکا نسب یون بیان کیا جاتا ہو عبداللہ بن مالک بن بحینہ۔ انکی کنیت ابو محمد ہو یہ بہت ہی عابد و فاضل شخص تھے تمام سال روزہ رکھتے تھے۔ انھون نے (مقام) بطن ریم مین (جاکر) جو مدینہ سے تیس میل کے فاصلہ پر ہو سکونت اختیار کر لی تھی انکے تذکرہ کو ابو عمر نے انکی کنیت ہی مین لکھا ہو اس لیے کہ یہ کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہین اور انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ عبداللہ بن مالک کے تذکرہ مین بھی آئیگا۔ اس لیے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو وہین ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن بعجہ بن زید بن معاویہ بن خشان بن سعد بن ودیعہ بن عدی بن غنم بن الربعہ بن رشدان بن قیس جہینہ بن زید جہنی مدنی۔ انکا نام (قبل اسلام کے) عبد العزی تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بعد اسلام کے) عبد اللہ رکھدیا تھا۔ انکی کنیت ابو بعجہ تھی۔ یہ ان لوگون مین ہین جو فتح مکہ مین قبیلہ جہینہ کے علم بردار تھے۔ ان سے انکے لڑکے بعجہ اور معاذ بن عبد اللہ بن خبیب نے حدیث روایت کی ہو یحییٰ بن ابی کثیر نے بعجہ بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد عبد اللہ بن بدر سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آنحضرت نے (عاشورا کے دن) لوگون سے فرمایا تھا کہ یہ دن عاشورا کا ہو سب لوگ اسمین روزہ رکھو ایک شخص نے قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے عرض کیا کہ (یا رسول اللہ) مینے اپنی قوم کو تو ایسے حال مین چھوڑا ہو کہ اسمین سے بعض صائم تھے اور بعض غیر صائم۔ اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور جو غیر صائم ہوا ہو اس سے کہدو کہ اس روزہ کو پورا کرلے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ بعجہ کی وفات (حضرت) قاسم بن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قبل ہو چکی تھی انکا ایک لڑکا تھا انکو لوگ معاویہ کہتے تھے ان سے دراوردی نے حدیث (بھی) روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر انکا نسب پورا نہین بیان کیا گیا حضرمی نے انکا ذکر مفاریدہ مین لکھا ہو اور سلیمان بن احمد نے معجم مین۔ ہمین ابو موسیٰ ابن ابی بکر مدینی نے کتاباً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے

محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو اسامہ نے شعبہ سے انھون نے ابو جویریہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے عبد اللہ ابن بدر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے یہ حدیث بیان کرتے ہوے سنا تھا کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ عصبیت میں مذمت نہین ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم نے اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بدیل بن ورقاء بن عبد العزی خزاعی - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو - یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مکہ کے پہلے اسلام لاچکے تھے اور قبیلہ خزاعہ کے سردار تھے - بعض لوگون کا بیان ہو کہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوے تھے - انھون نے اور انکے بھائی عبد الرحمن نے (حضرت) علی کے ہمراہ صفین مین مقاتلہ کیا تھا - یہ بہادر شخص تھے حضرت علی کے افضل وخاص شاگردون مین تھے - یہ وہی ہین جنھون نے عبد اللہ بن عامر کے ہمراہ ہوکر ۲۹ھ ہجری مین بعہد خلافت عثمان (رضی اللہ عنہ) اہل اصفہان سے مصالحت کی تھی شعبی نے بیان کیا ہو کہ (واقعہ صفین مین) انکے (بدن) پر دو زرہ اور دو تلوارین تھین ادسی کے ساتھ اہل شام سے مقاتلہ کرتے تھے اور (یہ) کہتے تھے شعر

لم یبق الا الصبر والتوکل　　ثم التمشی فی الرعیل الاول
مشی الجمال فی حیاض المنہل　　واللہ یقضی ما یشاء ویفعل

برابر مقاتلہ کرتے رہے یہانتک کہ (حضرت) معاویہ کے پاس پہونچ گئے (اتنے مین) اہل شام نے انکو چارون طرف سے گھیر لیا اور قتل کر دیا - جب حضرت معاویہ نے ان (کے نعش) کو دیکھا تو یہ فرمایا کہ قسم خدا کی اگر (قبیلہ) خزاعہ کی عورتین قدرت پاتین تو وہ بھی ہمسے مقاتلہ کرتین پھر انکے مردون کا کیا کہنا ؎

کلیث ہزبر کان یحمی ذمارہ　　رمتہ المنایا قصدہا فتقطرا
اخو الحرب ان عضت بہ الحرب عضہا　　وان شمرت یوماً بہ الحرب شمرا

واقعہ صفین ۳۷ھ ہجری مین ہوا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو - لیکن ابن مندہ نے فقط یہ بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن بدیل بن ورقا انکا شمار کتاب طبقات مین اہل اصفہان مین کیا گیا ہو - اور ابو نعیم نے یون بیان کیا ہو کہ بعض متاخرین نے عبد اللہ بن بدیل بن ورقا کا ذکر کیا ہو (انکے متعلق جن لوگون نے بیان لیا ہین انکے) جمیع اقوال یہی ہین -

---

۱ ترجمہ - اب صرف یہ باقی رہگیا ہو کہ صبر و توکل کیا جائی ؛ اور پہلے قافلہ کیساتھ کوچ کیا جائی جو قافلہ سیراب کرنے والے حوضون پر پہونچ گیا مثل اونٹون کے - اور خدا جو چاہتا ہو حکم دیتا ہو اور کرتا ہو ۱۲ ؎ ۲ کلیب یا یک شیر تھے جو غصہ دلانے سے جوش مین آجاتے تھے ؛ موت نے ان پر حملہ کیا تو وہ پراگندہ ہوگئے ؛ لڑائی کے وہ دوست تھے اگر لڑائی انکو کاٹتی تھی تو وہ بھی اُسے کاٹ لیتے تھے ؛ اور وہ ان سے مقابلہ کرتے تو وہ مقابلہ کو مستعد ہوجاتے ۱۲ -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے بدیل کے لڑکے ہیں۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے متعلق حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بر۔ داری۔ انکا نام طیب تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھ دیا تھا۔ ابن اسحاق نے انکے تذکرہ کو قبیلۂ داری کے ان لوگوں میں بیان کیا ہے کہ جو لوگ وفد بن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپنے ان لوگوں کے لیے خیبر کے مال غنیمت سے پچاس وسق حکم دیدیا تھا اسکو ابو علی غسانی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبیداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن برار۔ انکی کنیت ابو ہند ہے۔ داری ہیں۔ بعض لوگوں نے بریر بن عبداللہ بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصراً لکھا ہے کوئی تعجب نہیں کہ یہ اور وہ عبداللہ جو پہلے مذکور ہو چکے ہیں دونوں ایک ہی ہوں۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بریر بن ربیعہ۔ ان سے ابو عبدالرحمن نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل مصر میں ہے اسکو ابوسعید بن یونس نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر۔ مازنی۔ خاندان مازن بن منصور بن عکرمہ سے ہیں۔ انکی کنیت ابو بسر ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو صفوان ہے۔ انھوں نے دونوں قبلہ (یعنی بیت المقدس اور کعبہ) کی طرف نماز پڑھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک انکے سر پر رکھا تھا اور انکے لیے دعا کی تھی۔ یہ اور انکی والدہ اور انکے والد بسر اور انکے بھائی عطیہ اور انکی بہن صماء (سب) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان سے اہل شام نے حدیث روایت کی ہے انھیں سے خالد بن معدان اور یزید بن خمیر اور سلیم بن عامر اور راشد بن سعد وغیرہم بھی ہیں۔ ہمیں اسمعیل بن علی بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورہ سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے یزید بن خمیر سے انھوں نے عبداللہ بن بسر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مکان پر تشریف لائے تو ہمنے آپکے حضور میں کھانا پیش کیا پس آپنے اس سے (کچھ) تناول فرمایا اسکے بعد چھوہارے پیش کیے گئے پس آپ انکو کھاتے تھے اور انکی گٹھلی کو اپنی دو انگشت سبابہ اور وسطی سے

پھینکتے تھے انکی وفات ۸۸ھ ہجری میں ہوئی اُسوقت انکی عمر چورانوے سال کی تھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی وفات بمقام حمص ۹۶ھ ہجری میں سلیمان بن عبد الملک کے زمانے میں ہوئی اور اسوقت انکی عمر سو سال کی تھی (ملک شام میں سب صحابہ کے اخیر میں انھین کی وفات ہوئی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو لیکن ابن مندہ نے عبد اللہ بن بسر کو سلمی اور مازنی دونون بیان کیا ہو مگر یہ صحیح نہین اس لیے کہ سُلیم مازن کے بھائی تھے اور عبد اللہ سُلیم کے لوگون کے حلیف بھی نہین تھے تاکہ اسکی وجہ سے انکی طرف منسوب کیے جائین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر نصری - ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ مازنی نہین اس لیے کہ قبیلۂ بنی مازن قبیلۂ بنی نصر کے علاوہ دوسرا قبیلہ ہو انکو طبرانی نے (اپنی) مسند مین مازنی بیان کیا ہو مگر یہ انکی غلطی ہو ان آئمین شک نہین کہ یہ دونون شامی ہین - انکا تذکرہ ابو عبد اللہ صوری اور ابو بکر خطیب وغیرہما نے کیا ہو اور ان لوگون نے ان دونون (قبیلون) مین فرق کیا ہو - پس صحیح یہی ہو - ہمین ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنی احمد بن عباس اور ابو بکر قرانی اور ابو بکر صالحانی نے خبر دی وہ سب کہتے تھے ہمین ابو بکر ابن ریذہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل بن سہل اعرج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسود بن عامر شاذان نے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے ہمسے عبد الواحد نصری نے بیان کیا ہو جو کہ عبد اللہ بن بسر کے اولادون مین تھے وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین تمہارے دادا عبد الواحد بن عبد اللہ بن بسر کے پاس ایسے حال مین گیا کہ غزوہ کرنیوالا تھا اور وہ ملک حمص کے امیر تھے انھون نے مجھسے فرمایا کہ اے ابو عمرو مین تمسے ایک ایسی حدیث نہ بیان کر دون جو تمکو خوش کر دے واللہ مینے بسا اوقات اُس حدیث کو سرکشون سے چھپا رکھی ہے - مینے جواب دیا ہان (ضرور فرمائین) پس انھون نے کہا کہ مجھسے میرے والد عبد اللہ ابن بسر نے بیان کیا کہ ہم سب (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (دولت خانہ کے) صحن مین بیٹھے ہوے تھے کہ اتنے مین آنحضرت علیہ السلام (بشاش بشاش) ہملوگون کے پاس تشریف لائے (اُسوقت خوشی مین) آپکا چہرۂ مبارک خوب ہی چمک رہا تھا پس ہم آپکے سامنے کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ (اسوقت) ہم جو آپکے چہرۂ مبارک کی تروتازگی ولطائف کو دیکھ رہے ہین وہ کیا ہم لوگون کو بھی خوش کر دیگی - آپنے جواب دیا (سنو) ابھی جبرئیل (علیہ السلام) نے آکر مجھکو یہ خوشخبری دی ہو کہ اللہ عز وجل نے مجھکو شفاعت (کا حکم) دیدیا ہو - اسپر ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ کیا شفاعت خاص بنی ہاشم کے لیے ہوگی آپنے فرمایا نہین تیسری مرتبہ مینے پھر عرض کیا کیا یہ شفاعت عام قریشیون کے لیے ہوگی آپنے جواب دیا نہین پھر مینے عرض کیا کیا یہ شفاعت آپکی تمام امت کے لیے ہوگی آپنے فرمایا (ہان) یہ شفاعت میری امت مین اُن لوگون کیلیے

ہوگی جو کہ گنہگار اور بدکار ہین۔ ابوعمر وغیرہ نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن بسر سے عمرو بن ... نے حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔ ابوعمر کا لکھنا ضروری اور خطیب کے قول کی تائید کرتا ہو کہ یہ ... نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل۔ کنانی۔ انکا صحابی ہونا معلوم نہین ہوتا۔ ہان یہ ضرور ہو کہ انھون نے آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ کو پایا ہو۔ اِنسے ابوسلیمان حمصی نے حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ اِن دونون کے علاوہ اور لوگون نے بھی انکا ذکر انکے والد کے تذکرہ مین کیا ہو۔ انشاءاللہ تعالیٰ اُسکو ہم (آگے) بیان کرینگے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر بن ربیعہ سعدی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ خاندان سعد بن بکر سے ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور عامر بن طفیل کے قصہ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عامر بن طفیل کے آنے اور جانے اور انکے موت کے حالات کو بیان کیا ہو۔ ونیز انھون نے ضحاک بن سفیان کلابی کے اسلام لانے کے حالات بیان کیے ہین اور اتنا ہی کافی ہی) یہان پر اُس قصہ کے ذکر کرنیکی ضرورت نہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی بکر صدیق۔ (حضرت) ابوبکر کا اسم مبارک عبداللہ بن عثمان ہو۔ انشاءاللہ تعالیٰ انکا تذکرہ اُن لوگون کے نام مین کیا جائیگا جن لوگون کے والد کا نام عبداللہ ہو۔ یہان پر انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

بکری۔ انکا نسب معلوم نہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ (عملون مین) سب سے افضل عمل کون ہو۔ اُنسے انکی لڑکی ہبینہ بنت عبداللہ بکری نے یہی حدیث روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انصاری۔ انکا شمار اہل کوفہ مین ہو۔ ہمین ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین سفیان نے جابر سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبداللہ بن ثابت سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ حضرت) عمر بن خطاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ مین اپنے ایک قرابتی بھائی کے پاس گیا تھا جو کہ قبیلہ بنی قریظہ سے ہے۔ اُسنے مجھے توریت کا خلاصہ لکھکر دیا ہو۔ اگر اجازت ہو تو میں پڑھکر سناؤن

(اسکو سنتے ہی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک (غصہ سے) متغیر ہوگیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ (اسوقت) میں نے حضرت عمر کی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک (کی حالت) کو نہیں دیکھتے ہیں پس حضرت عمر نے فوراً آنحضرت کی طرف مخاطب ہوکر یہ کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین حق ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے آثار غصہ جاتے رہے اور آپنے یہ فرمایا کہ مجھکو قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اسوقت تم لوگوں میں موسیٰ علیہ السلام بھی آجائیں اور تم لوگ انکی اتباع کرو اور مجھکو چھوڑ دو تو یقینی گمراہ ہو جاؤ تم میرے لئے مخصوص ہو اور میں تم لوگوں کے لیے مخصوص ہوں۔۔ اسکو خالد اور حریث بن ابی مطر اور زکریا بن ابی زائدہ نے شعبی سے انھوں نے ثابت بن یزید سے نقل کرکے روایت کیا ہے۔ و نیز اسکو ہشیم اور حفص بن غیاث وغیرہما نے مجالد سے انھوں نے شعبی سے انھوں نے جابر سے نقل کرکے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے اہل کتاب کے قصہ کو اُن عبداللہ بن ثابت کے تذکرہ میں لکھا ہے جنکا تذکرہ انکے بعد ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انصاری انکی کنیت ابو اسید ہے (فتح الف کے ساتھ) اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو اسید ہے ضمہ الف کے ساتھ۔ مگر صحیح فتحہ ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ حدیث) روایت کی ہے کہ تم لوگ (روغن) زیتون کو کھاؤ اور اُسکا تیل (بدن میں) لگاؤ۔ اسکو تینوں نے بیان کیا ہے۔ اور انکے قائل ابو عمر بھی ہیں کہ شعبی نے (انسے) ایک دوسری حدیث اہل کتاب کے کتابوں کے پڑھنے کے بارہ میں بیان کی ہے مگر انکی یہ حدیث مضطرب ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو اسید انصاری وہی ہیں جن سے ابو الطفیل نے حدیث روایت کی ہے اور بعض کا قول ہے کہ ان ابو اسید انصاری کا نام ثابت ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے (یہانتک) یہ سب ابو عمر کے کلام ہیں۔ ابن مندہ نے کہا ہے عبداللہ بن ثابت انصاری کی کنیت ابو اسید تھی اسکو یحییٰ بن صاعد نے بیان کیا ہے اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو حمزہ سے انھوں نے ابو طفیل سے انھوں نے عبداللہ ابن ثابت سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ثابت نے (اپنے نزدیک) اپنے لڑکوں کو بلوایا اور روغن زیتون منگواکر اُنسے کہا کہ تم لوگ اسکو اپنے سروں میں ڈالو۔ ان لڑکوں نے انکار کیا پس یہ اُن لوگوں کو مارنے لگے اور کہنے لگے کیا تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیل سے اعراض کرتے ہو۔ ابو طفیل نے بھی روایت کی ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ تم لوگ روغن زیتون کو کھاؤ اور بدن میں لگاؤ۔ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن ثابت کی کنیت ابو اسید ہے اسکو بعض متاخرین نے ابن صاعد سے نقل کرکے بیان کیا ہے اور یہ ابن صاعد میرے نزدیک اس سے کہ جس سے شعبی روایت کرتے ہیں مقدم ہیں۔ پس (اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ) ابو عمر اور نعیم کا اسپر اتفاق ہوگیا ہے کہ یہ دونوں

عبد اللہ بن ثابت ایک ہی ہین اور ابن مندہ کے نزدیک دونون درحقیقت دو ہین مگر حق انھین دونون کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت۔ انصاری۔ انکی کنیت ابو ربیع ہے ظفری ہین۔ خاندان ظفر بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے ہین انکا ذکر جابر بن عتیک کے تذکرہ مین ہوچکا ہے۔ ہمین ابو احمد بن سکینہ نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قعنبی نے (امام) مالک سے انھون نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جابر بن عتیک سے انھون نے عتیک بن الحارث بن عتیک سے جو عبد اللہ بن عبد اللہ کے نانا تھے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے جابر بن عتیک بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ثابت کے پاس عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپنے انکو حالت غشی مین دیکھکر بلند آواز سے پکارا مگر انھون نے جواب نہین دیا۔ تو آپنے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا کہ اے ابو ربیع ہم لوگ اب تمھارے بارے مین بے اختیار ہین۔ اسکے بعد عورتون نے چیخ مار کر رونا شروع کیا تو جابر بن عتیک نے عورتون کو منع کیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو عبد الرحمن جب تک یہ زندہ ہین انکو رونے دو۔ آخرش انکی وفات اسی مرض مین ہوگئی۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے کرتہ مبارک مین کفنایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ ابو ربیع کنیت ان عبد اللہ کی ہے جو ان عبد اللہ بن ثابت کے لڑکے ہین انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائیگا صحیح یہی ہے کہ یہ کنیت انکے والد کی ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو ظفری بیان کیا ہے۔ مگر ابو عمر نے انکو کسی قبیلہ کی طرف منسوب نہین کیا کلبی نے بیان کیا ہے کہ ابو ربیع کنیت عبد اللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیۃ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی ہے۔ یہ اور ظفر (دونون) مالک بن اوس مین جاکر ملجاتے ہین۔ اس لیے کہ ظفر بیٹے ہین خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس کے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک بلوی۔ یہ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن خزرج انصاری کے حلیف تھے یہ اور انکے بھائی بحاث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر مین شریک تھے ان دونون کا ذکر بحاث کے تذکرہ مین گذرچکا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ نے انکا نسب یون بیان کیا ہے عبد اللہ بن ثعلبہ بن خزمہ یعنی خزمہ کی جگہ حزامہ بیان کیا ہے مگر خزمہ ہی صحیح ہے۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔ مگر ابن مندہ پر استدراک کرنیکی کوئی وجہ معلوم نہین ہوتی اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا ذکر کیا ہے پھر مین نہین سمجھ سکتا کہ کس بنا پر انکو شبہہ ہوگیا شاید یہ وجہ ہوسکتی ہے کہ انھون نے

یہ دیکھا ہوگا کہ ابن مندہ نے سجاث کو جو عبد اللہ بن ثعلبہ کے بھائی تھے نہیں بیان کیا تو یہ خیال کر لیا ہوگا کہ انھوں نے عبد اللہ کا بھی ذکر نہیں کیا یا دوسری وجہ یہ ہوسکتی ہو کہ جہاں پر ابن مندہ نے الکا نسب اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہو عبد اللہ بن ثعلبہ بن خزمہ تو اسکو دیکھکر خیال کر لیا ہوگا کہ یہ اور ہیں۔ حالانکہ یہ فقط نام کا اختلاف ہو ورنہ فی الحقیقت دونوں ایک ہی ہیں۔ ابوموسی نے الکا تذکرہ مع صحیح نسب انکے بھائی سجاث کے تذکرہ میں بیان کیا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ بن صعیر۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہو۔ انکی کنیت ابو محمد ہو۔ یہ قبیلہ بنی زہرہ کے حلیف تھے زمانہ ہجرت سے چار سال پہلے پیدا ہوئے تھے۔ ہمیں ابوجعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے محمد بن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے زہری نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر زہری سے روایت کر کے بیان کیا [اور عبد اللہ ابن ثعلبہ کی پیدائش فتح مکہ کے سال میں ہوئی تو یہ (بغرض برکت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے تو آپنے اپنا دست مبارک انپر پھیر دیا۔ اور انکے لیے دعاء برکت کی] (ونیز) ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے کہ جنکا لقب دقاق تھا خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو قاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنے محمد بن محمد بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن علی سکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم نے عباد بن اسحاق سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے لیے فرمایا تھا کہ ان لوگوں کو مع خون کے (بغیر غسل دلائے ہوئے) دفن کرو اس لیے کہ جتنے مقتولین فی سبیل اللہ ہیں قیامت کے دن اسی حال سے اٹھینگے کہ انکا بدن خون میں تر ہوگا اور اسکی خوشبو مشک کی خوشبو کے مانند ہوگی انکی وفات سنہ ۸۹ہجری میں ہوئی تھی اسوقت انکی عمر ترانوے سال کی تھی۔ یہ ان لوگوں کے قول کے مطابق ہو کہ جو لوگ اسکے قائل ہیں کہ انکی پیدائش زمانہ ہجرت سے پہلے ہوئی تھی بعض لوگوں نے بیان کیا کہ انکی پیدائش ہجرت کے بعد ہوئی تھی اور انکی وفات سنہ ۸۰ہجری میں ہوئی تھی اسوقت انکی عمر ترانوے سال کی تھی واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ثمالی۔ صحابی ہیں۔ انسے عبد الرحمن بن ابی عوف اور ثور بن یزید نے حدیث روایت کی ہو اور یحیی بن سعید نے ثور بن یزید سے انھوں نے عبد اللہ ثمالی سے نقل کر کے حدیث روایت کی ہو اور ثور بن یزید یہ بھی کہتے تھے کہ عبد اللہ ثمالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں تھے مگر اہل شام کے بعض لوگوں نے انسے اختلاف کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ تابعی تھے۔ انکا تذکرہ

ابن مندہ نے لکھا ہے۔ انکا (صحیح) نسب یون ہے۔ عبداللہ بن عبداللہ ثمالی۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ اپنے موقع پر کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ثقفی۔ یہ سفیان بن عبداللہ ثقفی کے والد ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص ایسی چیزون پر ناز کرنے والے ہین جسکے وہ خود مالک نہون انکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مکر و فریب کے دو جامے اپنے اوپر ڈال لے۔ انسے انکے لڑکے عقبان نے حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ثوب۔ انکی کنیت ابومسلم ہے خولانی ہین۔ انکی کنیت زیادہ مشہور تھی۔ شرحبیل بن مسلم نے کہا ہے کہ ابومسلم مدینہ مین اسوقت آئے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوچکی تھی اور (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔ یہ بہت بڑے فاضل و عابد و زاہد متقی شخص تھے۔ غرض انکے بہت سے فضائل ہین۔ انکا شمار بہتر و افضل تابعیون مین تھا۔ ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ انکی پیدائش غزوۂ حنین کے دن ہوئی تھی اور یہی قول صحیح ہے۔ اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ مین اسلام قبول کر لیا تھا مگر حضرت کو نہین دیکھا تھا اور نیز یہ صحیح ہے۔ انسے محمد بن زیاد الہانی اور ابوادریس خولانی اور شرحبیل بن مسلم اور مکحول نے حدیث روایت کی ہے۔ انھون نے ملک دمشق مین بمقام داریا سکونت اختیار کر لی تھی۔ عمر و یعنی ابوعبیدہ اور معاذ سے مروی ہے کہ ابومسلم ملک روم مین غزوہ کے لیے گئے تو ہمیشہ (اپنی بہادری کی وجہ سے لشکر کے) آگے ہی رہتے تھے ہان جسوقت اور لوگون کو (مقام ہونیکا) حکم دیا جاتا تو اسوقت پیچھے ہو جاتے تھے۔ افسران (لشکر) ابومسلم سے برکت حاصل کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ (اسی وجہ سے) انکو مقدمۃ الجیش بناتے تھے۔ یہ واقعہ صفین مین حضرت معاویہ کے ہمراہ شریک تھے اور بطور رجز یہ پڑھتے تھے۔

ما علتی ما علتی ٭ وقد لبست درعتی ٭ اموت عند طاعتی ٭ ٭ ٭ ٭[1]

ابومسلم کی وفات بحالت غزوہ ملک روم مین حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی تھی۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ وہ شخص جو غزوۂ حنین کے دن پیدا ہوئے تھے وہ ابوادریس خولانی ہین۔ اور ابومسلم تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ مین ایک بڑے آدمی شمار کیے جاتے تھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ کنیت کے باب مین پوری طرح بیان کیا جائیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر۔ بیاضی۔ بیاضہ انصار کا ایک قبیلہ ہے۔ بیاضہ بیٹے ہین عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج اکبر کے۔ ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عمار نے

[1] ترجمہ میری خواہش کیا ہے میری خواہش کیا ہے میری زرہ پہن لی ہے (میری خواہش یہ ہے) کہ اپنے ولی کی اطاعت مین مر جاؤن ۱۲

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن سفیان نے بیان کیا جو اہل مدینہ سے تھے اور وہاں کے پرہیزگار لوگوں میں سے تھے وہ کہتے تھے کہ ہمنے اپنے دادا عقبہ بن ابی عائشہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہمنے عبد اللہ بن جابر بیاضی کو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے نماز میں دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے انسے ایک حدیث فضائل (سورۂ) فاتحہ کے متعلق نقل کی ہے جسکو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر عبدی بعض لوگوں نے انکا نام عبد الرحمن بیان کیا ہے - یہ اپنے والد کے ہمراہ عبد القیس کے اُس وفد میں تھے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا مگر یہ (اسوقت) صغیر السن تھے لہذا انکا شمار نہیں ہوا انھوں نے (پہلے) بحرین میں سکونت اختیار کی تھی (بعد میں) وہاں سے منتقل ہو کر بصرہ میں چلے گئے - حارث بن مرہ نے نفیس سے (جو کہ اہل بصرہ کے ایک شخص ہیں) اور انھوں نے عبد اللہ بن جابر عبدی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ اُس وفد میں تھا جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا تھا آنحضرت نے ہم لوگوں کو ان (چار) ظروف سے یعنی دبا اور حنتم اور نقیر اور مزفت میں پانی پینے سے منع فرمایا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور میں اپنے والد کے ہمراہ حج کے لیے گیا تو جب ہم منی میں پہنچے میرے والد نے کہا کہ ہمارے ہمراہ چلو تا کہ حسن بن علی کو سلام کر آئیں چنانچہ میں (والد کے ہمراہ) انکی خدمت میں پہونچا جب حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) نے میرے والد کو دیکھا تو مرحبا کہکر بیٹھنے کے لیے جگہ دی اُسکے بعد کسی نے حضرت حسن سے مینا کے ظروف کا حکم دریافت کیا تو انھوں نے جواب دیا کہ (اسکا استعمال) جائز ہے میرے والد نے عرض کیا کہ اے ابو محمد (آپ ایسا کہتے ہیں) حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ان ظروف کی بابت (ممانعت) فرما چکے انھوں نے جواب دیا ہاں تمہارے بعد پھر اسکی اجازت ہو گئی ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبر بن عتیک - انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف اسقدر مروی ہے کہ آنحضرت جبر کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تھے - اسکو (امام) نسائی نے اپنی سنن میں ایسا ہی بیان کیا ہے - اس سند میں اختلاف ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اس شخص کی بابت جس میں اختلاف ہوا ہے کہ کس کی عیادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ شخص جبر بن عتیک ہیں اور بعض اسکے قائل ہیں کہ وہ جابر ہیں اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ آپنے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی اور جابر یا جبر ہی اس وجہ سے اکثر لوگ اسی کے قائل ہیں کہ آپنے عبد اللہ بن ثابت کی عیادت کی تھی

اقوال کو اپنے اپنے موقع پر اسی کتاب میں لکھا ہے اور ہر قول کے قائل کو بھی بیان کر دیا ہے۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر خزاعی - انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے - انکے صحابی ہونے میں اختلاف ہے انھوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی تھی سماک ابن حرب نے ان سے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ایک شخص کے پیٹ میں کسی لکڑی یا مسواک کا کونچا لگ گیا تو اس شخص نے آپ سے عرض کیا کہ آپ نے مجھکو تکلیف دی مجھے اسکا بدلہ دیجیے۔ آپ نے وہ لکڑی جو آپکے دست مبارک میں تھی انکو دیدی اور فرمایا کہ تم اپنا بدلہ لے لو پس اس شخص نے آپکے شکم مبارک کا بوسہ لیا اور کہنے لگا کہ میں نے معاف کیا تاکہ آپ اسی کے عوض میں قیامت کے دن میری شفاعت کریں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے - ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ عبد اللہ ابن جبیر وہی ہیں جنھوں نے ابو عقیل سے روایت کی ہے۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن جبیر بن النعمان بن امیہ بن امرء القیس - امرء القیس کا دوسرا نام برک ہے وہ بیٹے ہیں ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک ابن اوس کے - انصاری ہیں اوسی ہیں - بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شریک تھے غزوۂ احد میں شہید ہوئے - یہ بھائی ہیں خوات ابن جبیر کے جو صاحب ذات النحیین[1] کے لقب سے مشہور ہیں - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے دن عبد اللہ کو تیر اندازوں پر جو پچاس آدمی تھے سردار بنا دیا تھا اور فرما دیا تھا کہ تم لوگ اپنی جگہ سے نہ ہٹنا اگرچہ تم دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں پس جب مشرکوں نے شکست کھائی تو لوگ عبد اللہ بن جبیر کو چھوڑ کر غنیمت لینے کو چلے تو عبد اللہ نے ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا کیا جواب دو گے (مگر انھوں نے نہ مانا) آخر ش انکو چھوڑ کر سب چلے گئے پس اتنے میں مشرکوں نے آکر انکو شہید کر دیا انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۱؎ انکو صاحب ذات النحیین اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ایک عورت جس کا لقب ذات النحیین تھا انکا واقعہ مشہور تھا وہ واقعہ یہ ہے کہ بنی تیم کی ایک عورت زمانہ جاہلیت میں گھی بیچنے کے لیے گھی کی دو مشکیں لے کے گھر سے چلی اثناء راہ میں خوات بن جبیر ملے انھوں نے اس عورت کے حسن و جمال کو پسند کیا اور قریب جا کر کہا کہ تم مجھے اس گھی کا نرخ بتا دو میں تمہیں خریدلوں نرخ طے ہو جانیکے بعد خوات نے کہا مجھے گھی کی بانگی تو دکھاؤ وہ ایک مشک کھول کر انھوں نے گھی دکھایا بعد اسکے وہ مشک بغیر بند کیے ہوئے اس عورت کو پکڑا دی اور دوسری مشک کھولی اور وہ بھی اس عورت کو پکڑا دی تب اسکے دونوں ہاتھ پھنس گئے تو خوات نے اس سے مقاربت کی اور بعد فراغت کے بھاگ گئے پس اسکا مشہور ہو گیا پھر خوات اسلام لائے اور غزوۂ بدر میں شریک ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مزاح کی طور پر انسے فرمایا کرتے تھے کہ اے خوات تمہاری خریداری کیونکر ہوئی تھی اور آپ مسکراتے تھے یہ عرض کرتے تھے کہ یا رسول اللہ میں اس فعل سے پناہ مانگتا ہوں ۱۲

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جحش بن رباب بن یعمر بن صبرۃ بن مرۃ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ - انکی کنیت ابو محمد ہے - اسدی ہیں - انکی والدہ امیمہ بنت عبد المطلب ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں - یہ (قبیلۂ) بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے (مگر اسمیں کوئی مخالفت نہیں اس لیے کہ) جب حرب بن امیہ کے حلیف ہونگے تو عبد شمس کے بھی (ضرور) حلیف ہونگے - اسواسطے کہ عبد شمس اُسی قبیلہ کے آدمی ہیں - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دار ارقم میں چھپے ہیں اس سے پہلے عبد اللہ اسلام لاچکے تھے - یہ اور انکے دونون بھائی ابو احمد اور عبید اللہ اور انکی بہنین زینب بنت جحش جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین اور ام حبیبہ بنت جحش اور حمنہ بنت جحش یہ سب دونون دفعہ ہجرت کرکے حبش میں گئین تھین - عبید اللہ وہین حبش میں نصرانی ہوکر مرے (انکے بعد) انکی بی بی ام حبیبہ بنت ابی سفیان وہین حبش میں تھین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے نکاح کرلیا - (جب) عبد اللہ مع اپنے اہل وعیال اور بھائی کے مدینہ میں ہجرت کرکے گئے تو عاصم بن ثابت کے مکان پر اُترے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک سریہ کا سردار بنادیا بقول بعض یہ سب سے پہلے سردار ہیں جنکو رسول خدا نے مقرر کیا اور انکی غنیمت بھی پہلی غنیمت ہے جسکو مسلمانون نے لیا - انھون نے مال غنیمت کو پانچ حصون پر تقسیم کرکے بقیہ کو تقسیم کردیا اور ایک کو بیت المال کے لیے رکھ لیا) پس پہلا خمس اسلام میں اُسی دن ہوا - غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوۂ احد میں شہید ہوے - اسحاق بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن جحش نے (میرے والد) سعد سے غزوۂ احد کے دن کہا کہ آؤ اللہ تعالی سے دعا کرین - چنانچہ دونون ایک جانب ہوگئے (پہلے) سعد نے دعا کی کہ اے خدا جسوقت میں کل دشمنون سے ملون تو میرا مقابلہ ایسے شخص سے کر جو (حملہ میں) سخت ہو اور اُسکا رعب غالب ہو پس میں اُس سے لڑون اور اُسکو تیری راہ میں قتل کردون اور اُسکے ہتھیارون کو لیلون اسپر عبد اللہ بن جحش نے آمین کہی اُسکے بعد خود یہ دعا کی کہ اے خدا کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو (حملہ میں) سخت ہو اور اُسکا رعب غالب ہو - اُس سے میں تیرے لیے مقاتلہ کرون اور وہ مجھسے مقاتلہ کرے وہ غالب آکر مجھکو قتل کردے اور مجھکو پکڑکر میری ناک کان کاٹ لے پس جسوقت میں تیرے حضور میں حاضر ہون تو تو مجھسے پوچھے کہ اے عبد اللہ کسکی راہ میں تمھاری ناک اور تمھارے دونون کان کاٹے گئے ہین میں عرض کرون کہ تیرے اور تیرے رسول کی راہ میں - پس جواب میں تو یہ کہے کہ تمنے سچ کہا - سعد کہتے تھے کہ عبد اللہ بن جحش کی دعا میری دعا سے بہتر تھی اس لیے کہ اخیر دن میں میںنے انکی ناک اور دونون کانون کو دیکھا ایک تاگہ میں معلق تھے - ہمین ابو القاسم یعنی یحیی بن اسعد بن یحیی بن یونس ارجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب ابن بنار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین یعنی محمد بن احمد بن علی انبوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنی

ابراہیم بن محمد بن الفتح حلبی مصیصی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابو یوسف یعنی محمد بن سفیان بن موسی صفار مصیصی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعثمان یعنی سعید بن احمد بن نعیم اصبحی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان ابن عیینہ نے علی بن زید بن جدعان سے انھون نے سعید بن مسیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن جحش نے غزوۂ احد کے دن یہ دعا کی کہ اے خدا مین تجھے قسم دلاتا ہون کہ جب مین کل دشمن سے مقابلہ کرون تو وہ مجھکو قتل کرے اور میرے پیٹ کو چاک کرے اور میری ناک کان کاٹ لے پھر جسوقت مین تجھسے ملون تو تو مجھسے پوچھے کہ کس کی راہ مین تمھاری یہ حالت ہوئی مین عرض کرون کہ تیری راہ مین - چنانچہ انکا دشمنون سے مقابلہ ہوا اور انھون نے انکو قتل کردیا اور جو جو انھون نے کہا تھا سب کیا ابن مسیب کہتے تھے کہ مین امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی عبداللہ کی اخیر قسم کو پورا کریگا جیسا کہ پہلی قسم کو پورا کیا ہو - زبیر بن بکار نے موفقیات مین بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن جحش کی تلوار غزوۂ احد کے دن ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عرجون یعنے خرمہ کے درخت کی ایک شاخ دیدی - پس وہ انکے ہاتھ مین تلوار ہوگئی (اسی دن سے) وہ عرجون کے لقب سے مشہور ہوے یہ تلوار برابر لوگون کے پاس رہی یہانتک کہ بغا ترکی کے ہاتھ دوسو دینار کو فروخت کی گئی جس نے انکو غزوۂ احد مین شہید کیا وہ ابوالحکم بن اخنس ابن شریق ثقفی تھا اسوقت انکی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی - یہ اور انکے ماموں حمزہ بن عبدالمطلب ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے جنازہ کی نماز پڑھائی - عبداللہ بن جحش کے ترکہ کے متولی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوے تھے پس آپنے انکے لڑکے کے لیے خیبر کا مال خریدلیا - عبداللہ کو لوگ مجدع فی اللہ کہتے تھے زبیر ابن بکار نے حسن بن زید بن حسن بن علی سے نقل کرکے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالی ابن ہشام کو غارت کرے وہ اللہ کا ادب نکرتا تھا - مین ایک روز اپنے والد کے ہمراہ اس گھر یعنے دار ارقم مین داخل ہوا اور ہشام بن عبدالملک ابن مروان نے انکو یعنے اپنے لڑکے کو حکم دیا تھا کہ لوگون کا وظیفہ مقرر کردو اسنے مین عبداللہ مجدع فی اللہ کے لڑکے اسکے پاس آئے اور انھون نے اپنا نسب بیان کیا اور وظیفہ مقرر کرنے کی درخواست کی مگر ابن ہشام نے انکا وظیفہ مقرر نکیا حالانکہ اگر کوئی شخص (اپنے شرف کی وجہ سے) آسمان پر اٹھایا جاتا تو عبداللہ کے لڑکے بیشک اسی قابل تھے کہ اپنے والد کے شرف کی وجہ سے آسمان پر اٹھالیے جاتے (پھر بھی ابن ہشام نے انکا وظیفہ نہ مقرر کیا) اور ابن ابی نجراۃ کندی کا وظیفہ مقرر کردیا اس لیے کہ انھون نے یہ کہا تھا کہ مین تمھارے چچا عمارہ بن ولید بن مغیرہ کے ساتھ رہا ہون - پس انھون نے یہ جواب دیکر کہ بیشک ساتھ رہنا انکو نفع دیگا وظیفہ مقرر کردیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جد بن قیس - انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذرچکا ہو - یہ خاندان بنی سلمہ سے ہین جو انصار کا ایک قبیلہ ہے -

غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے - ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ان لوگوں کے نام ہیں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ بیان کیا ہے کہ قبیلۂ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بن بنی خنساء بن سنان بن عبید سے عبداللہ بن جد بن قیس بن خنساء بھی تھے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جدعاء - بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکے والد کا نام ابوجمساء ہے - ابوعمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ کنانی ہیں اور بعض لوگ اسکے قائل ہیں کہ یہ تمیمی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عبدی ہیں - انسے عبداللہ بن شقیق نے حدیث روایت کی ہے ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں وہیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے خالد حذاء نے عبداللہ بن شقیق سے انھوں نے عبداللہ بن جدعاء سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ میری امت کے ایک آدمی کے شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں داخل ہونگے جو قبیلۂ تمیم کے لوگوں سے زائد ہونگے - عبداللہ بن جدعاء کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا (یارسول اللہ) کیا وہ شخص آپکے سوا کوئی دوسرا ہوگا آپنے جواب دیا (ہاں) میرے سوا دوسرا ہوگا اس حدیث کو ایسا ہی بشر بن مفضل اور (امام) ثوری اور ابن علیہ اور یزید بن زریع اور علی بن عاصم نے خالد سے انھوں نے عبداللہ بن قیس سے نقل کر کے روایت کیا ہے اور عبداللہ بن جدعاء سے عبداللہ بن شقیق نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کب نبی ہوے تو آپنے جواب دیا جب آدم (علیہ السلام) روح اور جسم کے درمیان میں تھے (یعنی پیدا بھی نہوے تھے) - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جراد - خفاجی - خفاجہ بیٹے ہیں عمرو بن عقیل کے انکو ابونعیم نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے انکا نسب یوں بیان کیا ہے عبداللہ بن جراد بن المنتفق بن عامر بن عقیل عقیلی - یہ صحابی ہیں انکے اس نسب کو ابن ماکولا نے بیان کیا ہے - انکا شمار اہل بادیہ میں ہے - انسے انکے بیٹے یعلی بن اشدق نے حدیث روایت کی ہے - ہمیں یحیی بن محمود بن سعد اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر شحامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین یعنی محمد بن علی ہاشمی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوحفص یعنی عمر بن احمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عیسی بن سکین بلدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم بن قاسم حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعلی بن اشدق نے عبداللہ بن جراد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ لبید (شاعر) نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو مصرعے پڑھکر سنائے تو آپنے اول میں یہ فرمایا کہ تمنے سچ کہا اور دوسرے میں یہ فرمایا

کہ تمنے غلط کہا وہ دونون مصرعے یہ تھے سہ

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل — و کل نعیم لا محالۃ زائل

پہلے کے بعد تو آپنے فرمایا کہ تمنے سچ کہا اور دوسرے کے بعد آپنے فرمایا کہ تمنے غلط بیان کیا اس لیے کہ جنت کی نعمتین ہمیشہ رہنے والی ہین اور یعلی بن اشدق نے انسے یہ بھی روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس شخص نے اس ذمی پر ظلم کیا جو اپنا جزیہ ادا کرتا ہو اور اپنی ذلت کا مقر ہو تو مین اوس شخص کا دشمن ہون۔ عبداللہ بن جراد سے یعلی بن اشدق کے سوا اور کسی نے روایت نہین کی اور وہ ضعیف ہین چنانچہ ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ یعلی بن اشدق ضعیف الراوی ہین وہ ایک دیہاتی آدمی تھے۔ لوگون سے پوچھا کرتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزء بن انس بن عامر بن علی سلمی۔ انکا شمار اہل بصرہ مین ہو۔ نائل بن مطرف بن رزین بن انس نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ جب اسلام کی فتح ہوئی (اسوقت) ہمارا ایک کنوان وادیہ مین تھا (یعنی انکے لیے) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے مجھکو ایک تحریر لکھکر دیدی۔ اور اسی کو یحیی بن یونس شیرازی نے عبدالسلام بن عمر سے انھون نے نائل بن عبدالرحمن بن عبداللہ جزء بن انس سے روایت کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اپنے باپ دادون سے انھون نے عبداللہ بن جزء سے روایت کرکے بیان کیا کہ اس تحریر کی ابتدا یہ تھی۔ ان ہذا الکتاب من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جزء زبیدی۔ انکو ابوبکر بن ابی علی نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور انھون نے حیوۃ بن شریح سے انھون نے عقبہ بن مسلم سے انھون نے عبداللہ بن جزء زبیدی سے نقل کرکے روایت کی وہ کہتے تھے ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بھنا ہوا گوشت کھایا اسوقت ہم مسجد مین تھے استنے مین نماز شروع ہوئی پس کسی نے بجز کنکریون مین ہاتھ پونچھنے کے اور کچھ نا نکیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہو اور کہا ہو کہ انکو لوگون نے ایسا ہی بیان کیا ہو۔ مگر صحیح یہ ہو کہ یہ عبداللہ بن حارث بن جزء ہین جو انکے بیٹے ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جعفر ذی الجناحین بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشی ہاشمی۔ یہ صحابی ہین۔ انکی والدہ

سلسلہ ترجمہ۔ آگاہ ہو کہ ہر چیز سوا اللہ (عزوجل) کے فانی ہین سب باطل ہین۔ اور جنتی نعمتین ہین سب بالآخر زائل ہو نیوالی ہین ۱۲

اسماء بنت عمیس خثعمیہ ہیں انکی پیدائش حبش میں ہوئی تھی (اس لیے کہ) انکے والدین رضی اللہ عنہما ہجرت کرکے حبش میں
گئے تو یہ وہاں پیدا ہوئے - پس حبش میں سب سے پہلے مسلمان ہو کر پیدا ہونے والے یہی ہیں یہ (وہاں سے) اپنے والد کے
ہمراہ مدینہ میں گئے - محمد بن ابی بکر صدیق اور یحییٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے یہ اخیافی بھائی ہیں - انھوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں و نیز انھوں نے اپنی والدہ اسماء اور اپنے چچا علی بن ابی طالب سے
حدیث روایت کی ہے اور ان سے انکے لڑکے اسمعیل اور اسحاق اور معاویہ اور محمد بن علی بن حسین اور قاسم بن محمد اور عروہ بن
زبیر اور شعبی وغیرہم نے حدیث روایت کی ہیں جس وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت عبداللہ دس
سال کے تھے - ہمیں ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سندوں سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
احمد بن منیع اور علی بن حجر نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے جعفر بن خالد سے انھوں نے اپنے والد سے
انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جسوقت جعفر کے موت کی خبر
آئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جعفر کے اہل و عیال کے لیے کھانا طیار کرو اس لیے کہ ان لوگوں کو (آج) ایسی خبر پہونچی
ہے جو (سب کاموں سے) اُن سب کو باز رکھنے والی ہے - اور ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے ابو یعلیٰ موصلی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن اسماء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہدی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے حسن بن سعد سے جو حسین بن علی بن عبداللہ بن جعفر کے غلام تھے روایت کرکے
بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھکو اپنا ردیف بنا کر اپنے پیچھے بٹھلا لیا اور آہستہ سے مجھکو
ایک حدیث بتلائی جسکو میں کسی سے بیان نہیں کرتا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے وقت پردہ کے لیے ریگستان کے
ٹیلہ کو پسند فرماتے تھے یا دیواروں کو پس (حسب عادت مبارک) ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اُس باغ میں
ایک (بھوکا) اونٹ (بندھا) تھا اُس اونٹ نے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چیخنے لگا اور اُسکی دونوں آنکھوں سے
پانی جاری ہوا (اسکو دیکھکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے نزدیک تشریف لے گئے اور اپنا دست مبارک اُسکے سر سے
کوہان تک اور اُسکے دونوں موڈھوں تک پھیر دیا پس وہ چپ ہو گیا - اُسکے بعد آنحضرت نے دریافت کیا کہ یہ کسکا اونٹ ہے -
اتنے میں انصار کا ایک جوان شخص آیا اور اُسنے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ ہے تو آپ نے فرمایا کیا تم اس جانور کے متعلق
خدا سے خوف نہیں ہوتا کہ اُسنے تمکو اسکا مالک بنا دیا ہے اور تم اسکو بھوکا رکھتے ہو (اسنے (مجھسے) شکایت کی ہے کہ تم (سوار ہو کر)
اسکو دوڑاتے ہو اور (بہت کم) بھوکا رکھتے ہو - ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھوں نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کرکے
روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتوں میں بہتر مریم بنت عمران ہیں اور عورتوں میں

بہتر خدا مجھے نصیب فرمائے ہمیں عبد اللہ بن جعفر ایک کریم اور سخی اور بردبار شخص تھے انکو لوگ بحر الجود کہا کرتے تھے۔ ہمیں ابو محمد یعنی قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے اذناً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو الحسن بن علی ابن احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن بن ابی الحدید نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا ابو بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن احمد بن معیة بن زبیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن قاسم بن خلاد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اصمعی نے عمری وغیرہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ عبد اللہ بن جعفر نے زبیر بن عوام کو دس لاکھ درم قرض دیے پس جب زبیر شہید ہوئے تو انکے لڑکے عبد اللہ نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ میں نے اپنے والد کے وصیت نامہ میں لکھا ہوا دیکھا ہے کہ انکا دس لاکھ درم آپکے ذمہ چاہیے عبد اللہ بن جعفر نے جواب دیا (ہاں بیشک) وہ سچے ہیں جب تم چاہو لے لو وصول کر لو اسکے بعد جب دوبارہ ملاقات ہوئی تو عبد اللہ بن زبیر نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا کہ اے ابو جعفر مجھکو وہم ہوگیا تھا وہ مال آپ ہی کا انکے ذمہ ہے اسپر ابو جعفر نے جواب دیا (نہیں) اب وہ مال انہیں کا ہے (یعنی میں نہیں لونگا) عبد اللہ بن زبیر نے کہا میں اسکو گوارا نہیں کرتا (کہ آپ نہ لیں) اسپر پھر ابو جعفر نے کہا کہ اگر تم منظور کرو تو وہ مال انہیں کا ہو (دینے کی ضرورت نہیں) اور اگر تم اسکو بہتر نہیں سمجھتے تو میں انھیں مہلت دیتا ہوں تم جب چاہو ادا کرو اور اگر تم اسے بھی پسند نہیں کرتے تو میرے ہاتھ انکا کوئی مال فروخت کر دو عبد اللہ بن زبیر نے (اسکو پسند کیا اور) کہا کہ میں ضرور کوئی چیز آپکے ہاتھ فروخت کرونگا مگر پہلے اسکی قیمت کرا لوں پس وہ گئے اور قیمت کرا کر ابو جعفر کے پاس آئے اور کہا کہ میں بہتر سمجھتا ہوں کہ آپ ہی خود چلیں اور کسی دوسرے کی جانیکی ضرورت نہیں چنانچہ ابو جعفر انکے ہمراہ گئے اور عبد اللہ بن زبیر نے انکو ایک ویران زمین دیدی اور اسکی قیمت انسے بیان کر دی جب اس سے فارغ ہو گئے تو عبد اللہ بن جعفر نے اپنے غلام سے ایک جگہ اشارہ کرکے کہا کہ اس جگہ مصلی بچھا دو پس اس غلام نے اسی جگہ ایک غیر ہموار زمین میں مصلی بچھا دیا۔ اسپر عبد اللہ بن جعفر نے دو رکعت نماز نہایت ہی طویل سجدہ کیساتھ پڑھی اور دعا کی جب دعا وغیرہ سے فارغ ہوئے تو اپنے غلام کو حکم دیا کہ میرے سجدہ کی جگہ کو کھودو چنانچہ اسنے کھودا پس یکایک اس میں پانی کا چشمہ نکل آیا۔ عبد اللہ بن زبیر نے اسکو دیکھکر کہا کہ میری زمین واپس کر دیجیے تو عبد اللہ بن جعفر نے جواب دیا کہ میری دعا اور اسکی مقبولیت کہاں جائیگی میں (ہرگز) واپس نہ کرونگا (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور جب انکے قبضہ میں وہ زمین آگئی تو پھر ابن زبیر کے زمانہ کے اعتبار سے بہت کچھ زیادہ آباد ہوگئی۔ عبد اللہ بن جعفر کے جود و کرم اور تحمل و بردباری کے اسقدر واقعات ہیں کہ انکا احاطہ نہیں ہو سکتا انکی وفات مدینہ میں ہجرت کے سال سنہ ۸۰ ہجری میں ہوئی تھی اسوقت حاکم مدینہ ابان بن عثمان تھے انھوں نے خود آکر انکے غسل اور تجہیز و تکفین میں شرکت کی لونڈیاں انکے تخت کے پیچھے تھیں اور انہوں نے اپنے گریبانوں کو چاک کر ڈالا تھا۔ بہت بڑا اژدحام انکے جنازہ پر تھا ابان بن عثمان نے انکے جنازہ کو اٹھایا اور بقیع تک برابر ساتھ رہے

انکی دونون آنکھون سے آنسو بہ رہے تھے اور کہتے تھے واللہ تم بہت اچھے آدمی تھے تم مین کوئی برائی نہ تھی واللہ تم شریف اور بہت ہی بھلائی اور صلہ رحم کرنیوالے آدمی تھے - سال جحاف کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ (جحاف کے معنی سیلاب کے ہین) اُس سال مدینہ مین بہت بڑا سیلاب آیا تھا جسمین بہت سے حجاج اور اونٹ مع اسباب کے بہ گئے تھے اِنکے جنازہ کی نماز ابان بن عثمان نے پڑھائی - انکی قبر پر (بعد مین) یہ دو شعر لکھے ہوے دیکھے گئے اشعار

سلہ مقیم الی ان یبعث اللہ خلقہ ۔ لقاؤک لا یرجی وانت قریب
تزید بلی فی کل یوم ولیلۃ ۔ وتنسی کما تبلی وانت حبیب

بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات سنہ ۸۰ھ مین ہوئی تھی مگر پہلا قول اکثرون کا ہے مدائنی نے کہا ہے کہ اسوقت انکی عمر نوے سال کی تھی اور بعض کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی تھی اور بعض اسکے قائل ہین کہ اسوقت ۹۲ سال کی عمر تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حمزہ ہے - یہ ابو ظبی ہین - انسے انکی لڑکی حمزہ نے حدیث روایت کی ہے اور وہ بھی صحابیہ ہین چنانچہ وہ کہتی تھین کہ مجھکو میرے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے اور یہ عرض کیا کہ میری اس لڑکی کے لیے دعا برکت کر دین پس آپنے مجھکو اپنی گود مین بٹھال لیا اور اپنا دست مبارک میرے سر پر پھیرا -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی جہم بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبد اللہ بن عبید بن عویج بن عدی قریشی عدوی ہین - یہ عبید اللہ بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی ہین فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے ملک شام مین غزوہ کے لیے گئے اور بمقام اجنادین شہید ہوے -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جہیم بن الحارث بن الصمۃ بن زید مناۃ بن حبیب اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ صمۃ بیٹے ہین عمرو بن جموح بن حرام بن غنم ابن کعب بن غنم بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج کے - انصاری ہین سلمی ہین - انکی کنیت ابو جہیم ہے - یہ معاذ اور خراش فرزندان صمہ کے بھتیجے ہین اور ابی بن کعب کے بھانجے ہین - انسے بشیر بن سعید اور عمیر نے جو ابن عباس کے غلام تھے حدیث روایت کی ہے - یزید بن خصیفہ نے مسلم بن سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے ابو جہیم نے خبر دی کہ دو شخصون نے ایک آیت مین اختلاف کیا اور دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ صحیح کون ہے تو آپنے جواب دیا کہ بلاشبہ قرآن سات لغتون مین نازل کیا گیا ہے لہذا تم لوگ ہرگز قرآن مین نہ جھگڑو اس لیے کہ قرآن مین جھگڑنا (موجب) کفر ہو جاتا ہے

سلہ ترجمہ اسوقت تک کہ اللہ اپنی مخلوق کو مبعوث فرمائے (تم گور مین) رہوگے تمہارے دیدار کی امید نہین حالانکہ تم قریب ہو ہر روز ہر شب تمہارا جسم گلتا چلا جائیگا اور جیسے جیسے تمہارا جسم گلیگا تمہاری یاد بھی فراموش ہوجائیگی حالانکہ تم دوست ہو ۱۲

اور یہ حدیث یزید بن بشر بن سعید سے بھی مروی ہو اور یہی صحیح ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث - انکی کنیت ابو اسحاق ہو - انکا تذکرہ عسکری اور ابوبکر بن ابی علی وغیرہما نے صحابہ مین کیا ہو - ہمام نے قتادہ سے انھون نے اسحاق بن عبد اللہ بن الحارث سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حُلّہ ستائیس اونٹنی کے عوض مین خرید کیا تھا اور اسکو پہنا بھی کرتے تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ عبد اللہ حارث بن نوفل کے بیٹے ہین۔

مین کہتا ہون کہ اس استدراک کی کوئی وجہ نہین اس لیے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور انشاء اللہ تعالی انکا تذکرہ کیا جائیگا ان عبد اللہ کا پورا نسب یہ ہو - عبد اللہ بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم - ہاشمی ہین مدینہ کے رہنے والے تھے بعد کو بصرہ مین سکونت اختیار کر لی تھی جب یزید بن معاویہ کا انتقال ہوا تو بصرہ والون نے بالاتفاق انکو پسند کیا اور سب نے ملکر اپنا سردار بنا لیا - لوگ کہتے ہین کہ انکے والد ہاشمی ہین اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے ہین اس لیے کہ انکی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب ہین اور ان لوگون نے خلیفہ وقت کے متعلق بھی بیان کیا کہ وہ بھی ہمارے کام سے راضی ہو انکا لقب ببہ ہو انکی کنیت انکے لڑکے اسحاق کی وجہ سے ابو اسحاق ہو - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہو مگر انکی حدیث مرسل ہو بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوے تھے اور انھون نے حضرت عمر اور عثمان اور علی اور عباس اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم وغیرہم سے حدیث روایت کی ہو اور ان سے انکے دونون لڑکے اسحاق اور عبد اللہ اور سلیمان بن یسار اور ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور سبیعی اور عمر بن عبد العزیز نے حدیث نقل کی ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن اسد بن جندل بن عامر بن مالک بن تیم بن الدول بن حبل بن عدی بن عبد مناۃ بن اد بن طابخہ بعض نے انکے دادا کا نام اسید بیان کیا ہو انکی کنیت ابو فاطمہ ہو - عدوی ہین انکا شمار بصرہ کے صحابہ مین تھا - انکے نام مین لوگون نے اختلاف کیا ہو - بعض کہتے ہین کہ انکا نام عبد اللہ ہو اور بعض کہتے ہین کہ تیم بن اسد ہو - انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین انکا تذکرہ پوری طرح کیا جائیگا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن امیۃ الاصغر بن عبد شمس - لوگ حارث کو ابن علیہ بھی کہتے ہین اور بعض لوگ امیۃ اصغر کی اولاد کو امیہ کی الوۃ عبلہ کی طرف منسوب کر کے عبلات بھی کہتے ہین - عبد اللہ نے بڑی عمر پائی تھی یہانتک کہ انھون نے بڑھاپے مین حضرت

معاویہ کے خلافت کا زمانہ پایا تھا چونکہ عبد شمس انکے قریبی رشتہ کے تھے لہذا مکہ مین انکا مکان عبد اللہ کو وراثتاً ملا جب حضرت معاویہ اپنی خلافت کے زمانہ مین حج کے لیے مکہ مین تشریف لے گئے تو اُس مکان مین بھی گئے اور اُسکو دیکھنا شروع کیا پس یہ تلوار لیکر اُنکے مارنیکو نکل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تمھارا پیٹ بھر دے کیا تمکو خلافت کافی نہین ہو کہ یہان آکر اب مکان چھیننے کی فکر کرتے ہو۔ پس اُسکے بعد حضرت معاویہ پیچھے ہٹے اُس مکان سے نکل کر چلے گئے یہ والد ہین ثریا بنت علی بن عبد اللہ کے جنکے ساتھ عمر بن ابی ربیعہ کو عشق تھا۔ اسکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن اوس۔ عامر۔ ابوالفضل نے ابن مبارک سے انھون نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبد الملک بن مغیرہ سے انھون نے عبد الرحمن بن بیلمانی سے انھون نے اوس سے انھون نے عبد اللہ بن الحارث بن اوس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب کوئی حج کرے یا عمرہ تو چاہیے کہ چلتے وقت خانہ کعبہ کا طواف کرے۔ اوس کہتے تھے اس حدیث کو سنکر حضرت عمر بن خطاب نے فرمایا کہ تمھاری خرابی ہو تم نے مجھسے پہلے سے یہ حدیث کیون نہ بیان کی اسکے علاوہ اس حدیث کو اور لوگون نے ابن مبارک سے نقل کرکے بیان کیا ہو مگر ان لوگون نے ابن بیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے روایت کرکے بیان کیا ہو نیز اس حدیث کو بخاری نے حجاج سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہو اور وہ صحیح ہو۔ ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی اپنی سند ابو عیسیٰ تک بسماعہ دی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن عبد الرحمن کوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محاربی نے حجاج بن ارطاۃ سے انھون نے عبد الملک بن مغیرہ سے انھون نے عبد الرحمن بن بیلمانی سے انھون نے عمرو بن اوس سے انھون نے حارث بن عبد اللہ بن اوس سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی فرماتے ہوے سنا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث۔ باہلی۔ انکی کنیت ابو مجیبہ ہو۔ انکی حدیث صوم کے متعلق مشہور ہے۔ ابو عبد اللہ بن علی بن بحر بلخی نے مفردات صحابہ مین بیان کیا ہو کہ انکا نام عبد اللہ بن الحارث ہو مگر ابن مندہ وغیرہ نے انکو ان لوگون مین بیان کیا ہو جنکا نام معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن جزء بن عبد اللہ بن معدیکرب بن عمرو بن عصیم بن عمرو بن عویج بن عمرو بن زبید۔ زبیدی۔ زبید یمن کے قبیلہ کے

سردار تھے۔ یہ ابو وداعہ سہمی کے حلیف تھے انہوں نے مصر میں سکونت اختیار کر لی تھی اور یہ بڑی عمر پاکر وہیں انکی وفات ہوئی یہ بھتیجے ہیں محمیہ بن جزء کے جو غزوہ بدر کے دن مال غنیمت پر مامور تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہیں ابو مالک بن حارث بن عبید بن مالک کے قبیلہ بنی سہم کے حلیف تھے انکی کنیت ابو حارث ہے غزوہ بدر میں شریک تھے ۸۶ھ ہجری میں انکی وفات ہوئی بعض لوگوں کا بیان ہے کہ غزوہ یمامہ میں شہید ہوئے اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے یزید بن ابی حبیب اور عقبہ بن مسلم وغیرہما نے ان سے حدیث روایت کی ہے ہمیں اسمعیل بن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی اپنی سند سے محمد ابن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن لہیعہ نے عبد اللہ بن مغیرہ سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث بن جزء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے کسی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم کرنیوالا نہیں دیکھا۔ اور دراج یعنی ابو سمح نے عبد اللہ بن حارث زبیدی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بیشبہ دوزخ میں بہت سے سانپ اونٹ کی گردنوں کے برابر ہوتے ہیں اگر وہ کسی کو ایک نیش لگا دینگے تو وہ شخص چالیس سال تک اسکے زہر میں مبتلا رہیگا انکی وفات ۸۵ھ یا ۸۸ھ ہجری میں ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میرے نزدیک ابن مندہ کا یہ قول کہ یہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ یمامہ کے دن شہید ہوئے تھے وہم ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن ابی ربیعہ بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ یہ صحابہ میں ذکر کیے گئے ہیں مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک انکا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے اور انکی حدیث مرسل ہوا کرتی ہے۔ ابن جریج نے عبد اللہ بن ابی امیہ سے انھوں نے عبد اللہ بن حارث بن ابی ربیعہ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے ایک حدیث سارق کے قطع ید کے متعلق روایت کی ہے۔ پس ابو عمر کہتے تھے کہ میرا گمان ہے کہ یہ عبد اللہ راوی حدیث وہی ہیں جو حارث بن عبد اللہ ابن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کے بیٹے ہیں اور عبد الرحمن بن حارث کے بھائی ہیں۔ پس اگر واقعی یہ عبد اللہ وہی ہیں تو اس حدیث کے مرسل ہونے میں کوئی شک نہیں۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ مگر اسکے متعلق انکا کلام بھی ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن یزید بن صفوان بن صباح بن طریف بن زید بن عمرو بن عامر بن ربیعہ بن کعب بن ربیعہ بن ثعلبہ بن سعد ابن [illegible] عبسی [illegible] یہ وفد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے تھے تو آپ نے انکا نام عبد اللہ رکھ دیا انکا یہ نسب ابن کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہے۔ اور ابن [illegible] نے بیان کیا ہے کہ [illegible]

قبیلہ عبد قیس میں ہی ایک صباح ہین۔ اس جگہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور انھون نے ابن حبیب اور کلبی سے نقل کرکے انکے نسب کو ایسا ہی بیان کیا ہے۔ اور مین جس روایت کو جمہرہ کلبی کے متعلق خیال کر رہا ہون وہ روایت ان ابن حبیب کی ہے جنکو یقین عبداللہ بن [illegible] بن صفوان کے تذکرہ مین لکھا ہے جو عنقریب ذکر کیے جائینگے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث۔ انکی کنیت ابو فاطمہ ہے۔ عدوی ہین انکا تذکرہ تمیم بن اسید اور عبداللہ بن حارث بن اسد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالی پھر انکا ذکر کنیت کے باب مین کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن ابی ضرار۔ ابو ضرار کا نام حبیب ہے وہ بیٹے ہین حارث بن عائذ بن مالک بن جذیمہ کے جو مصطلق کے لقب سے مشہور تھے۔ انکے مصطلق کہلانے کی وجہ یہ تھی کہ (مصطلق کے معنی خوش گلو کے ہین اور) انکی آواز اچھی تھی۔ جذیمہ بیٹے ہین سعد بن کعب ابن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو مزیقیہ بن عامر کے جنکا لقب ماء السماء تھا۔ لوگ عمرو بن ربیعہ کی اولاد کو خزاعہ کہتے ہین۔ عبداللہ بھائی تھے جویریہ بنت حارث کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قبیلہ بنی مصطلق کے تحت یون ہین آئی تفصیل یہ ہے کہ عبداللہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے اور راستہ مین کسی جگہ توشہ دان جو انکے ہمراہ تھا اور ایک سیاہ فام لونڈی گم ہوگئی۔ جب آپکے حضور مین پہونچے تو آپنے سب قبیلہ والون کو دیکھ بھالکر فرمایا کہ تم کیا اچھی چیز لائے تو انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین تو کچھ نہین لایا تو آپنے فرمایا توشہ دان اور سیاہ لونڈی کہان ہے جو فلان جگہ غائب ہوگئی ہیں انھون نے یہ عرض کیا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ معبود ہے اور آپ اسکے رسول ہین واللہ میرے ساتھ کوئی تھا اور نکوئی مجھے بتلاتا کرکے آپکی خدمت مین حاضر ہوا۔ اسکے بعد عبداللہ اسلام لے آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو فرمایا کہ تم ہجرت کرکے بمقام برک الغماد چلے جاؤ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عبدالمطلب بن ہاشم جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ انکا نام (پہلے) عبد شمس تھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھدیا۔ عبداللہ کی وفات (بمقام) صفراء رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی مین ہوئی اور آنحضرت نے انکو قمیص مبارک مین کفنا دیا اور آپنے (اسوقت) یہ فرمایا کہ یہ سعید تھے انکو انکی سعادت نے اٹھا لیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ انکو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عمرو بن مومل - قریشی عدوی - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے تھے مگر صحابی نہیں ہیں انکی اولاد میں ابو بکر یعنے محمد بن عبد اللہ بن حارث بن عمر ہیں وہ خوارج کی رائے کو پسند کرتے تھے اور قدیم کے دن عبد اللہ ابن یحیی کندی کے ساتھ کہ جنکو لوگ طالب حق کہتے تھے اتفاق کرکے آئے تھے اور اپنی قوم سے مقابلہ کرتے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن عویمر - انصاری اور بعض لوگوں نے مزنی کہا ہے - انسے محمد بن نافع بن عجیر نے حدیث روایت کی ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پھوپھی سہیمہ بنت عویمر کے بارہ میں وہی حکم فرمایا تھا جو حکم پہلے مسلمانوں کی عورت کے لیے فرما چکے تھے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم - قریشی سہمی - یہ سائب کے بھائی ہیں - ابن کلبی نے انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے واقدی اور ابن اسحاق نے انکے نسب میں بجائے سعد کے سعید بیان کیا ہے - انکو ابو عمر نے کہا ہے حبش میں ہجرت کرکے گئے تھے اور شاعر بھی تھے یہ وہی ہیں جو مبرق کے لقب سے بوجہ اس شعر کے مشہور تھے شعر

اذا انا لم ابرق فلا یسعنی ۞ من الارض برذو فضاء ولا بحر [1]

اسی قصیدہ کا ایک شعر یہ بھی ہے

وتلک قریش تجحد اللہ ربہا ۞ کما جحدت عاد ومدین والحجر [2]

یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے کہ ان اشعار میں جو حبش میں کہے گئے تھے عبد اللہ بن حارث بن قیس بن عدی کے بھی اشعار ہیں جب انھوں نے حبش میں امان پائی تو نجاشی کے وزیروں کی تعریف کی ہے اور بلا خوف و خطر اللہ کی عبادت کرنے لگے اپنے دین میں کسی خوف نہیں کرتے تھے پس (اسوقت) انھوں نے چند اشعار کہے انکے بعض شعر یہ ہیں

انا وجدنا بلاد اللہ واسعۃ ۞ تنجی من الذل والمخزاۃ والہون
فلا تقیموا علی ذل الحیاۃ والا ۞ خزی الممات وعیب غیر مامون [3]

---

[1] ترجمہ اگر میں اپنی تلوار نہ نکالوں تو مجھ کو کوئی حکایت والی زمین جگہ نہیں دیگی خواہ خشکی ہو یا تری ہو ۱۲ [2] ان قریشیوں نے بھی اپنے پروردگار یعنی اللہ کا انکار کیا ہے جس طرح قوم عاد اور اہل مدین اور اہل حجر نے کیا تھا ۱۲ [3] ترجمہ بے شک خدا کے شہروں کو بہت وسیع پایا ہے کہ وہ ذلت و رسوائی اور خواری سے نجات دیتے ہیں پس اے لوگو تم ذلت کی زندگی پر قائم نہ رہو اور نہ موت کی ذلت پر راضی ہو کیونکہ ایسی حالت میں عیب سے امن نہیں ۱۲

اتبعنا رسول اللہ واطرحوا　　قول النبی وھل توافی الموازین[1]

عبد اللہ بن حارث اور انکے بھائی سائب بن حارث غزوۂ طائف کے دن شہید ہوئے یونس نے ابن اسحاق سے نقل کرکے ایسا ہی بیان کیا ہے نیز اسکو ابو عبیدہ نے بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ اور انکے بھائی ابو قیس غزوۂ یمامہ کے دن شہید ہوئے پس اسی دن سے بنی حارث کی اولادوں کا سلسلہ منقطع ہوگیا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم - قریشی ہاشمی - یہ اور انکے والد صحابی تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انھوں نے آنحضرت کا زمانہ پایا تھا اور انکے والد صحابی تھے - انکی والدہ ہند بنت ابی سفیان بن حرب بن امیہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پہلے یہ پیدا ہوئے تھے انکو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لیگئے تو آپنے اپنے منہ سے چبا کر انکے تالو میں لگادیا اور انکے لیے دعا فرمائی - کنیت انکی ابو محمد ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو اسحاق لقب انکا ببّہ ہے یہ لقب اس وجہ سے ہوا کہ انکی والدہ بچپن میں انکو کھلایا کرتی تھیں اور کہتی تھیں شعر

لانکحن ببّہ　　جاریۃ خدبہ　　مکرمۃ محبۃ　　تجب اہل الکعبہ[2]

یہی ہیں جنکو یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد اہل بصرہ نے ملکر اپنا سردار بنالیا تھا اسوقت تک کے لیے جب تک کہ لوگ کسی خلیفہ کی خلافت پر متفق ہوں انکے سردار بنانے کی وجہ یہ تھی کہ انکے والد بنی ہاشم سے تھے اور انکی والدہ خاندان بنی امیہ سے تھیں پس لوگوں نے یہ خیال کیا کہ جو خلیفہ ہوگا وہ انکی سرداری سے خوش رہیگا - پھر یہ عبد اللہ بصرہ ہی میں رہے اور ۸۴ھ میں بمقام عمان وفات پائی عمان جانیکی وجہ یہ ہوئی کہ یہ ابن اشعث کے ہمراہ تھے جب ابن اشعث نے حجاج کی بیعت توڑی اور اس سے جنگ کی تو ابن اشعث کو شکست ہوئی پس عبد اللہ عمان کی طرف بھاگ گئے اور وہیں وفات پائی - علی بن مدینی نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن حارث بن نوفل نے حضرت عمر اور عثمان اور علی اور ابن عباس اور صفوان بن امیہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے یہ معمر شخص تھے ان سے انکے بیٹے عبد اللہ اور عبید اللہ اور اسحاق اور عبد الملک بن عمیر وغیرہم نے روایت کی ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو موسی نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لیے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکا نام اس طرح بیان کیا ہے عبد اللہ بن حارث ابو اسحاق - انکا تذکرہ اور جو کچھ اسکے متعلق باتیں تھیں اوپر بیان ہوچکی ہیں

---

[1] ترجمہ - ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرلی ہے اور ان لوگوں نے نبی کے قول کو چھوڑ دیا ہے یہ لوگ قیامت کے دن نقصان میں رہینگے ۱۲

[2] اسکا ترجمہ - میں ببّہ کا نکاح کسی فربہ لڑکی سے کرونگی جو عزت دار اور (اپنے شوہر سے) محبت کرنے والی ہوگی اور حسن و جمال میں تمام اہل مکہ سے فائق ہوگی ۱۲

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو لیکن بعض لوگوں نے کہا ہو کہ انکی حدیث مرسل ہو اور یہ صحابی نہیں ہیں واللہ اعلم بالصواب اتنا ضرور ہو کہ انکی پیدائش آنحضرت علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو یہ ابوجہل بن ہشام کے بھتیجے ہیں اور انکے والد مشہور شخص ہیں۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن حبشہ بن حارثہ بن امیہ بن معاویہ بن مالک انصاری۔ یہ غزوہ احد میں شہید ہوئے اور انکی کوئی اولاد باقی نہ رہی اور انکے بھائی عمرو بن حارثہ بھی غزوہ احد میں شہید ہوئے اور انکی بھی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ بن النعمان انصاری۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ میں گذر چکا ہو۔ یہ اہل مدینہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ اسحاق بن ابراہیم بن عبد اللہ بن حارثہ بن نعمان نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن حارثہ سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ جب صفوان بن امیہ ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ تم کسکے مکان پر اترے ہو انھوں نے جواب دیا کہ عباس بن عبد المطلب کے مکان پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہت بڑے قریشی کے یہاں ٹھیرے ہو جو کہ قریش کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھنے والے ہیں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو

(سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حبشی خثعمی۔ یہ ابو بکر کے ... صحابی ہیں ... اور محمد بن جبیر بن مطعم نے انسے حدیث روایت کی ہو۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے حجاج بن محمد نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عثمان بن ابی سلیمان نے علی ازدی سے انھوں نے عبید بن عمیر سے انھوں نے عبد اللہ حبشی سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہو تو آپ نے جواب دیا کہ وہ ایمان جس میں کسی طرح کا شک نہ ہو اور وہ جہاد جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور انسے پھر انسے دریافت کیا کہ نمازوں میں سب سے افضل کون نماز ہو تو آپ نے فرمایا کہ وہ نماز جس میں قیام دراز ہو پھر انسے دریافت کیا کہ صدقوں میں افضل صدقہ کون ہو تو آپ نے جواب دیا کہ بے مقدوری کی کوشش پھر انسے پوچھا کہ افضل ہجرت کون ہو تو آپ نے فرمایا افضل مہاجر وہ شخص ہو کہ جتنی چیزیں اللہ نے اسپر حرام کی ہیں سب کو چھوڑ دے۔ پھر انسے عرض کیا کہ افضل جہاد کون ہو تو آپ نے فرمایا کہ افضل مجاہد وہ شخص ہو جو اپنا مال و جان دیکر کافروں سے لڑے انسے کہا گیا پھر انسے دریافت کیا کہ سب سے

اچھا قتل کون ہے تو آپنے جواب دیا کہ اچھا مقتول وہ شخص ہے جو (اللہ کی راہ میں) مارا جائے اور اسکے ہاتھ پیر یا کاٹ ڈالے جائیں انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب - انکا پورا نسب معلوم نہیں - انسے عبید بن عمیر نے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جس شخص کی طبیعت میں مال خرچ کرنے میں بخل (کا مرض) ہو اور رات کو اسکی حفاظت میں تکلیف اٹھاتا ہو اسکو چاہیے کہ سبحان اللہ وبحمدہ کا ورد رکھے (انشاء اللہ مرض بخل زائل ہو جائیگا) انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حبیبہ - ابو حبیبہ کا نام ادرع ہے - انکا نسب عبداللہ بن ادرع کے تذکرہ میں گذر چکا ہے - اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عبداللہ بیٹے ہیں ابی حبیبہ بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ کے جو خاندان عمرو بن عوف سے ہیں اور وہ انصاری ہیں قبیلہ بنی عبد الاشہل کے لوگوں میں سے ہیں - اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں مگر یہ دونوں قول برابر ہیں صحیح یہی ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہیں - ہمیں یحیی بن محمود ثقفی نے اجازتاً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مجمع بن یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن ابی حبیبہ سے دریافت کیا کہ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کون حدیث لی تو انھوں نے کہا [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں تشریف لائے اور ہم وہاں موجود تھے - میں [illegible] آپ [illegible] بیٹھ گیا اسکے بعد آپنے پانی منگواکر نوش فرمایا پھر وہ پانی آپنے مجھے عنایت فرمایا [illegible] پانی [illegible] نماز کے لیے کھڑے ہوئے پس میں نے آپکو دیکھا کہ آپ اپنے دونوں جوتوں کو پہنے ہوئے [illegible] - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

میں کہتا ہوں کہ عبداللہ بن ابی حبیبہ کا یہ قول کہ ہم لوگوں کے پاس آنحضرت مسجد قبا میں تشریف لائے اسپر دلالت کرتا ہے کہ یہ خاندان عمرو بن عوف سے ہیں بنی عبد الاشہل سے نہیں اس لیے کہ قبا قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے لوگوں کا مسکن تھا

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حجاج ہے - شامی ہیں - انکا نسب معلوم نہیں - بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام عبد تھا - انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ پھر کیا جائیگا - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی حدرد اسلمی۔ ابو حدرد کا نام سلامہ ہے وہ بیٹے ہیں عمیر بن ابی سلامہ بن سعد بن سنان بن الحارث بن عبس بن ہوازن ابن اسلم کے یہ صحابی ہیں انکی کنیت ابو محمد ہے سب سے پہلا غزوہ جسمیں یہ شریک ہوئے حدیبیہ ہے اور اسکے بعد خیبر وغیرہ غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مالک بن عوف نصری کے پاس جاسوس بناکر بھیجا تھا اور ایک دوسرے سریہ میں بھی بھیجا تھا جسمیں عامر بن اضبط (غلطی سے) قتل کر دیے گئے تھے انکے قتل کی یہ صورت ہوئی کہ انھوں نے مسلمانوں کی طرح آکر سلام کیا مگر محلم بن جثامہ نے (کچھ خیال نکیا اور کافر سمجھ کے) انکو مار ڈالا اسوقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایہا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا الآیہ۔ محققین کا اسپر اتفاق ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صحابی نہیں انکی حدیثیں مرسل ہیں مگر یہ انکی غلطی ہے اس لیے کہ بیان سابق میں انکا جاسوس بناکر بھیجا جانا اور ایک امر ثانیہ اس سریہ میں بھیجا جانا جسمیں محلم نے عامر بن اضبط کو قتل کر دیا تھا انھیں لوگوں کی تائید کرتا ہے جو انکے صحابی ہونیکے قائل ہیں۔ انکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اور جعفر بن زبیر نے عبداللہ بن ابی حدرد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اس سریہ میں تھا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام اضم کی طرف بھیجا تھا اضم نام ہے ایک نالے کا قبیلہ اشجع کے نالوں میں سے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انکا انتقال ہو گیا تو یہ اسکے بیٹے قعقاع بھی صحابی ہیں مگر یہ قول قابل سماعت بھی نہیں۔ جو لوگ انکے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہیں انکی دلیل یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے حدیثیں روایت کرتے ہیں مگر یہ دلیل ہرگز قابل حجت نہیں اس لیے کہ ابن عمر نے بھی اپنے والد سے حدیثیں روایت کی ہیں تو کیا وہ صحابی نہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ اور انکے والد دونوں صحابی ہیں اور وہ کبھی (خود) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور کبھی اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں اور ایسی بھی روایتیں بہت ہیں جنمیں بعض صحابہ نے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے حتی کہ حضرت علی نے باوجود کثرت صحبت و قدامت کے حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کے واسطہ سے روایت کی ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبدالوہاب نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن محمد بن ابی یحیی نے اپنے والد سے انھوں نے ابن ابی حدرد اسلمی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبداللہ بن ابی حدرد کے ذمہ ایک یہودی کے چار درہم آتے تھے پس اسنے انپر نالش کر دی اور آنحضرت علیہ السلام سے کہا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عبداللہ بن ابی حدرد کے ذمہ میرے چار درہم چاہیئے وہ مجھے نہیں دیتے آپنے انسے فرمایا کہ تم اسکا حق دیدو تو عبداللہ بن ابی حدرد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے

ف حاصل ترجمہ پوری آیت کا یہ ہے کہ اے مسلمانو جب جہاد کے لیے نکلو تو بے تحقیق کسی پر ہاتھ نہ چلایا کرو اور نہ کسی کو بے وجہ کافر سمجھ لیا کرو ۱۲

میرے پاس اتنا نہیں جو اُسکے حق کو ادا کرون - اسکے بعد پھر آپنے یہی فرمایا کہ اس کا حق دیدو - پھر عبد اللہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے میری اتنی استطاعت نہیں جو اسکے حق کو ادا کرون ہان مینے اس یہودی سے کہدیا ہے کہ آپ ہمکو غزوہ خیبر مین بھیجین گے تو مجھے امید ہے کہ مال غنیمت سے کچھ مل جائے گا پس جب مین وہان سے واپس آؤن تو تم اپنا حق لے لینا مگر پھر بھی آپنے یہی فرمایا کہ اسکا حق دیدو جب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری دفعہ فرمایا تو عبد اللہ نے پھر اعادہ نہ کیا اُس یہودی کو لیکر بازار مین چلے گئے اسوقت انکے سر پر ایک مختصر سا عمامہ تھا اور ایک چادر کی تہ بند باندھے ہوئے تھے جب بازار مین پہونچے تو انھون نے اس عمامہ کو اتار کر تہ بند بنالیا اور تہ بند والی چادر کو علیحدہ کرکے اُس یہودی سے کہا کہ تم اس چادر کو مجھسے خرید لو چنانچہ انھون نے اُس چادر کو اُسی یہودی کے ہاتھ چار درہم مین فروخت کردیا - اتنے مین ایک بڈھی عورت آئی - اور اس نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے پوچھا کہ ای صحابی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کیا حالت ہے تو انھون نے اس بڈھی عورت کو اپنی پوری سرگذشت کہہ سنائی - بڈھیا نے کہا اچھا یہ میری یہ چادر لے لیجئے یہ کہکر اُسنے اپنی چادر اتار کر انکے جسم پر ڈالدی عبد اللہ کی وفات سنہ ۷۱ ہجری مین ہوئی - اس کو واقدی اور عمرو بن ربیعہ اور یحییٰ بن بکیر اور ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہے اسوقت انکی عمر اسّی برس کی تھی اور خلیفہ نے کہا ہے کہ انکی وفات مصعب بن زبیر کے زمانہ مین ہوئی تھی - ان سے انکے لڑکے قعقاع وغیرہ نے حدیث روایت کی ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی قرشی سہمی - انکی کنیت ابو حذافہ ہے اس کو ابو نعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہے - اور ابن منذر نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن حذافہ بن سعد بن عدی بن قیس بن سعد سہم کے مگر صحیح اول ہی ہے - ابن مندہ کے قول کو صحیح قرار دیکر ان سے نقل کیا ہے مگر وہ غلط ہے - انکی والدہ تمیمہ بنت حرثان کی صاحبزادی ہیں جو کہ خاندان بنی حارث بن عبد مناۃ سے تھیں - عبد اللہ قدیم الاسلام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین رہ چکے ہین - مع اپنے بھائی قیس بن حذافہ کے دوسری دفعہ ہجرت کر کے حبش گئے تھے یہ اپنے بھائی خنیس بن حذافہ کے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حفصہ بنت عمر بن خطاب کے شوہر تھے - ابو سعید بدری نے کہا ہے کہ عبد اللہ غزوہ بدر مین شریک تھے مگر صحیح نہین اسلئے کہ موسیٰ بن عقبہ اور عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے انکو اصحاب بدر مین شمار نہین کیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لئے گواہی دی تھی کہ یہ حذافہ کے بیٹے ہین ہمکو ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زوال شمس کے بعد (مکان سے) نکلے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ سلام پھیر کر فارغ ہوئے تو (وعظ کے لئے) ممبر پر کھڑے ہوگئے پس آپنے (پہلے) قیامت کا

بیان فرمایا (بعدہ) فرمایا کہ قیامت کے قریب چند بڑے بڑے حوادث ہونگے اسکے بعد آپ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو
پوچھنا چاہے تو پوچھے واللہ میں جبتک بیان پر کھڑا ہوا ہوں تم لوگ جو پوچھو گے ضرور اسکا جواب دونگا پس عبد اللہ بن حذافہ نے
آپ سے یہ دریافت کیا کہ میرے باپ کون ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تمھارے باپ حذافہ ہیں [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ کو
ایک خط دیکر کسری (شاہ فارس) کے پاس بھیجا تاکہ اسکو دعوت اسلام دیں مگر (یہ جب [illegible] پہنچے تو) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے خط کو کسری نے چاک کردیا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت [illegible] بددعا کی کہ [illegible] اسکی سلطنت کو اسی طرح چاک کر دے
چنانچہ اس کو اسکے بیٹے شیرویہ نے قتل کردیا اور اسکی سلطنت حضرت فاروق اعظم کے [illegible]
طبیعت میں ایک قسم کی ظرافت تھی انکو اہل روم نے مقام قیساریہ کے کسی لڑائی میں قید کر لیا تھا [illegible]
نے اذنا خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو [illegible] اور ابو علی [illegible] نے خبر دی وہ [illegible]
کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ثابت بن بندار بن اسد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں [illegible]
استرابادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد الملک بن محمد نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں صالح بن علی نوفلی نے خبر دی وہ کہتے تھے [illegible]
عبد اللہ بن محمد بن ربیعہ قدامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن مغیرہ نے عطاء بن عجلان سے انھوں نے [illegible] روایت
کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن حذافہ سہمی صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طاغیہ روم نے قید کر لیا [illegible]
بادشاہ نے ان سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ ورنہ میں تم کو تانبے کی اس دیگ میں ڈالدونگا انھوں نے کہا میں ایسا نہ کرونگا [illegible]
بادشاہ نے انکے خوف دلانے کے لیے تانبے کی ایک دیگ منگوائی اور اسمیں روغن زیتون بھروا کر آگ پر خوب جوش دلوایا [illegible]
مسلمانوں کے قیدیوں میں سے ایک قیدی کو بلوایا اور اس سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ اس [illegible] نصرانی ہونے سے انکار کیا
پس اس ظالم نے انکو اسی دیگ میں ڈالدیا انکا گوشت پوست جلکر انکی ہڈیاں تیل کے اوپر آگئیں اسکے بعد [illegible] بادشاہ نے
عبد اللہ سے کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ ورنہ ہم تمکو بھی دیگ میں ڈالدینگے مگر انھوں نے اسوقت بھی نصرانی ہونے سے انکار کیا [illegible]
بادشاہ نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ انکو بھی دیگ میں ڈالدو پس یہ رونے لگے خدام نے جاکر بادشاہ سے کہا کہ وہ ڈر گئے [illegible]
بادشاہ نے کہا اچھا اب انکو پھر میرے پاس لے آؤ (اب میرا کہنا انپر اثر کریگا) چنانچہ لوگ انکو پھر بادشاہ کے سامنے لے گئے عبد اللہ نے
کہا تم یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ میں تمھارے اس فعل سے جو میرے ساتھ کرنا چاہتے ہو گھبرا گیا [illegible] میرے رونے کی وجہ [illegible]
میرے پاس صرف ایک جان ہے جو اسی کے ساتھ اللہ کی راہ میں یہ معاملہ کیا جائیگا [illegible]
جانیں ہوتیں جتنے میرے جسم پر بال ہیں [illegible]

[illegible] اسکو پوچھنے کی وجہ یہ تھی کہ لوگ انکے نسب میں شک کرتے تھے اور ان کو حذافہ کے سوا [illegible]

اس ظالم کو سخت تعجب ہوا اور اُس نے چاہا کہ انکو چھوڑ دے چنانچہ اُسنے ان سے کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو چھوڑ دون مگر انھون نے اس سے بھی انکار کیا اس کے بعد اُس بادشاہ نے یہ کہا کہ تم نصرانی ہو جاؤ تو مین اپنی لڑکی سے تمھاری شادی کر دونگا اور اپنا ملک تمھین بانٹ دونگا مگر انھون نے اسکو بھی منظور نکیا تب اس نے یہ کہا کہ تم میرے سر کا بوسہ لے لو تو تم کو اور تمھارے ساتھ اسی مسلمان قیدیون کو چھوڑ دونگا اسپر انھون نے کہا کہ اچھا (اور مسلمان بھائیون کی رہائی کے لئے) مین اسکو منظور کرتا ہون چنانچہ انھون نے اسوقت اُسکے سر کا بوسہ لیا تو اس نے انکو اور انکے ساتھ اسی مسلمانون کو رہا کر دیا۔ جب یہ (وہان سے روانہ ہوکر) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین پہونچے تو حضرت عمرؓ انکی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے اور انکے سر کا بوسہ لیا بعد مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بطور مزاح کے عبداللہ سے کہا کرتے تھے کہ تم نے ایک بے دین کے سر کا بوسہ لیا تو یہ اسوقت جواب دیتے تھے کہ اللہ تعالی نے اس بوسہ کی وجہ سے اسی مسلمانون کو رہا کر دیا۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبداللہ یعنی ابن ابی بکر اور سالم یعنی ابو النضر سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے عبداللہ بن حذافہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیدیا تھا کہ ایام تشریق مین اعلان کر دو کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے۔ عبداللہ کی وفات مصر مین حضرت عثمان کے خلافت کے زمانہ مین ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حرام۔ انکو ابو بکر بن ابی علی نے ذکر کیا ہے اور انھون نے اپنی سند سے ابراہیم بن ابی عبلہ تک روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مین نے عبداللہ بن حرام کے سر پر چادر دیکھی تھی اور وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دونون قبلون کی جانب نماز پڑھی ہے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تم لوگ روٹی کی قدر کرو اسلئے کہ اللہ تعالی نے اُسکے لئے آسمان اور زمین کی برکتون کو مسخر کر دیا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اور لوگون نے ایسا ہی انکا نسب بیان کیا ہے مگر صحیح یہی ہے کہ یہ [illegible] ابن عمرو بن ام حرام کے اور قبا مین وفات پائی تھی انکو ابن ام حرام بھی کہتے ہین پس کوئی تعجب نہین کہ حرام ان کی والدہ ہون یا انکے والد کی والدہ ہون۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

سلہ آسمان و زمین کی برکتون کے مسخر ہونے کا یہ مطلب ہے کہ روٹی کی پیدائش مین بہت سی آسمانی قوتین اور بہت سی زمین کی قوتین خرچ ہوتی ہین اسی مضمون کو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے [illegible] ادا کرتے ہین۔ ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند۔ تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری۔ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار۔ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ۱۲

ابن ام حرام کنیت انکی ابو اُبی ہے میں نے اپنے پہلے مسودہ میں انکا نام لکھا ہوا دیکھا اور اس پر ہندون کی علامت بنی ہوئی تھی مگر انکا نام اُن ہندون کی کتاب میں مثلاً ان عبد اللہ بن عمرو بن قیس کے نام میں انکا ذکر کیا گیا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مرثد - مذحجی - انکا پورا نسب معلوم نہیں ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جہاد میں جانے اور ہجرت کو محبوب رکھتا ہوں مگر میں ایک ایسا کام کر رہا ہوں جس کو کوئی دوسرا نہیں کر سکتا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اللہ تعالی تمہارے کسی عمل کو ضائع نہ کرے گا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جریر - بجلی - یہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ سب سے افضل عمل کون ہے تو آپ نے جواب دیا کہ وضو اچھی طرح کرنا اور نماز کو وقت پر پڑھنا - ان سے انکی لڑکی جمیلہ نے حدیث روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزام - یہ صحابہ میں ذکر کیے گئے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ یہ شام کے تابعین میں سے ہیں ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حسن - انکا ذکر علی عسکری ابن ابی علی نے تذکرہ میں کیا ہے اور انھوں نے داود بن عبد الرحمن عطار سے انھوں نے عبد اللہ ابن حسن سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کی بیٹی یا بہن بے شوہر ہو تو وہ عثمان بن عفان کے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کر دے میری اگر کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں ضرور عثمان کے ساتھ اس کا نکاح کر دیتا اور یہ جو اپنی دو بیٹیوں کا نکاح عثمان کے ساتھ کیا تو بحکم خدا کیا انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل بلکہ منقطع ہے کیونکہ عبد اللہ بن حسن صحابی نہیں ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصن - انکی کنیت ابو مدینہ ہے - دارمی ہیں - ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ہشام مستملی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے ثابت سے انھوں نے ابو مدینہ دارمی سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے تھے کہ جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہونے لگتے تو ایک دوسرے پر سورۂ والعصر پڑھکر دم کر دیتے بعد اسکے ایک دوسرے کو سلام کرکے جدا ہو جاتے طبرانی نے کہا ہی کہ علی بن مدینی بیان کرتے تھے کہ ابو مدینہ کا نام عبداللہ بن حصن ہی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن مندہ وغیرہ نے انکی کنیت ابو مدینہ لکھی ہی اور کنیت کے باب میں انکا ذکر تابعین کے ذیل میں کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ عبدالرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہین۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ۔ ازدی شامی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ دارالاسلام کی بنیاد گویا ملک شام ہی۔ ان سے خالد بن معدان نے حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا تذکرہ صحابہ مین کیا گیا ہی مگر فی الواقع یہ تابعی ہین۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم جہنی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہی مگر ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی معلوم نہین ہوتی۔ ان کو امام بخاری نے کہا ہی اور ابو حاتم رازی نے بیان کیا ہی کہ یہ عبداللہ بن عکیم کے بیٹے ہین انکی کنیت ابو معبد ہی جہنی ہین۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم بن حزام۔ قرشی اسدی۔ انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہی۔ یہ اور انکے والد اور انکی والدہ زینب بنت عوام اور انکے بھائی ہشام اور خالد اور یحییٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین تھے یہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے [illegible] حضرت عائشہ کے ساتھ تھے اور وہین قتل کئے گئے اور یہ (حضرت) طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کے علم بردار تھے [illegible] انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔

(سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم ضبی۔ [illegible] انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبدالحارث بن حکیم ضبی سے روایت کی ہی کہ وہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تو آپنے ان سے پوچھا کہ تمھارا نام کیا ہی انھون نے جواب دیا کہ مین عبدالحارث بن حکیم ہون آپنے فرمایا (نہین) تم عبداللہ ہو۔ اسکے بعد آنحضرت نے انکو انکی قوم کے صدقات کا عامل بنا دیا۔ [illegible] اس کو قتیل نے عبدالحارث بن حکیم سے روایت کیا ہی۔ اگر صحیح یہی ہی کہ ان کا نام عبدالحارث ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون کہ ابو موسیٰ نے بھی عبداللہ بن زید ضبی کو بیان کیا ہی اور کہا ہی کہ انکا نام [illegible] عبدالحارث تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھدیا تھا۔ اور ابو عمر نے عبداللہ بن حارث

غنبی کو بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھدیا تھا میرا خیال ہے کہ یہ تینون ایک ہی ہین
بس اس صورت مین خاندان عقبہ سے زیادہ دو لوگ اسلام لا نہوا لے نہونگے تا کہ یہ کہا جائے کہ انکا اور انکے باپ دادا کا نام باہم مشتبہ
ہو گیا۔ عبد اللہ بن زید کے تذکرہ مین اس سے زیادہ بیان کیا جائیگا۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حکیم کنانی۔ صحابی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع مین یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اے اللہ کعبہ کے
حج کو دکھانے سنانے کے عیب سے پاک رکھ۔ انکا تذکرہ ابن منیع نے لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے انکا ذکر کیا ہے کہ عبد اللہ بن
حکیم کنانی اہل مین سے ہین بشر بن قدامہ سے مروی ہے کہ انھون نے کہا میری آنکھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو عرفات مین کھڑا دیکھا انکی روایت کردہ حدیث کو محمد بن عبد اللہ ابن الحکم نے سعید بن بشیر سے انھون نے عبد اللہ
بن حکیم سے نقل کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تابعی ہین اور ابو عمر نے انکو بشر بن قدامہ ضبابی کے تذکرہ مین ذکر کیا ہے
اور کہا ہے کہ انسے عبد اللہ بن حکیم روایت کرتے ہین اور اسیکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بشر بن قدامہ کے تذکرہ مین بیان
کیا ہے یعنی ان سے عبد اللہ بن حکیم روایت کرتے ہین اور آخر حدیث تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ میری آنکھون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات مین کھڑا دیکھا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ عبد اللہ تابعی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا لقب حمار تھا۔ انکی طبیعت مین ظرافت تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے اور آپ انکو پیٹا بھی کرتے تھے
ہمین اسمٰعیل ابن علی بن عبید وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن بکیر نے لیث سے روایت کرکے خبر دی وہ
کہتے تھے مجھسے خالد بن یزید نے سعید بن ابی ہلال سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے انھون
نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک آدمی عبد اللہ
نامی تھے جنکا لقب حمار تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ہنسا دیا کرتے تھے آپنے انکو شراب پینے پر کوڑے لگائے
تھے ایک دن وہ (شراب نوشی کے جرم مین) پھر پیش ہوئے۔ آپ نے کوڑے مارنے کا حکم دیا اور کوڑے لگائے
گئے۔ ایک آدمی نے کہا اے اللہ اسپر لعنت کر یہ کس قدر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پکڑکر لایا جاتا ہے تو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو لعنت کرو۔ خدا کی قسم مین جانتا ہون کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکھتا ہے۔
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی الحمساء عامری ہین قبیلہ عامر بن صعصعہ سے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ انکا شمار بصریون مین ہے۔ بعض لوگ کہتے ہین مکہ مین رہتے تھے۔ ہمین ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن علی بن محمد بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد بن ابی عثمان دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم حسن بن حسن بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سنان عوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن طہمان نے بدیل بن میسرہ سے انھون نے عبد الکریم سے انھون نے عبد اللہ بن شقیق سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن ابی الحمساء سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی بعثت سے پہلے ایک معاملہ بیع کا کیا اور مین نے آپ سے وعدہ کیا کہ مین آپ کے پاس اسی جگہ آتا ہون مگر مین اُسدن بھی بھول گیا اور دوسرے دن بھی بھول گیا پھر تیسرے دن آپ کے پاس آیا آپ اُسی جگہ پر تھے۔ آپ نے مجھسے فرمایا اے جوان تونے مجھسے سخت تکلیف دی مین اسجگہ تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہون۔ ابن مندہ ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعاء کہتے ہین اور یہ اوپر گذر چکا ہے ابو عمر نے انکا تذکرہ اُسی جگہ لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ وہ تمیمی ہین۔ اور بعض لوگ انکو کنانی اور بعض عبدی کہتے ہین۔ اور ابو عمر نے ابن ابی الحمساء کو عامری لکھا ہے گویا انھون نے انکو دو شخص خیال کیا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون جگہ انکا نسب نہین بیان کیا اور دونون تذکرون مین لکھا ہے کہ یہ ابن ابی الحمساء ہین اور بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعاء کہتے ہین۔ اور ان دونون نے انکو ایک شخص خیال کیا ہے کیونکہ انھون نے ایسا نسب نہین بیان کیا جس سے ان دونون مین فرق ہوا اور باوجود اسکے انھون نے انکو ایک شخص قرار دیا ہے دو تذکرے لکھے ہین جنمین سے ہر ایک مین دونون یہی بیان کرتے ہین کہ یہ ابن ابی الحمساء ہین اور بعض لوگ انکو ابن ابی الجدعاء کہتے ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حمیر اشجعی۔ قبیلہ بنی دہمان سے ہین۔ انصار کے حلیف ہین۔ بدر مین اپنے بھائی خارجہ کے ساتھ شریک ہوئے تھے اور احد مین بھی شریک ہوئے۔ ان کے بھائی خارجہ کے بیان مین اس سے زیادہ گذر چکا ہے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ انکا تذکرہ ابو عبد اللہ نے خمیر (خاء معجمہ سے) کے نام مین کیا ہے اور ابن ماکولا نے حمیر حاء مہملہ سے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم بن یقظہ۔ قریشی۔ مخزومی مطلب کے والد ہین ہمین ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سند ون سے ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبد العزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے انھون نے عبداللہ بن حنطب سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا اور فرمایا یہ کہ دونون کان اور آنکھ ہین۔ ان سے انکے بیٹے نے بھی روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام جحفہ مین ہم لوگون کے سامنے خطبہ پڑھا اور پوچھا کیا مین تمسے زیادہ تمھارا دوست نہین ہون لوگون نے جواب دیا ہان یا رسول اللہ۔ آپنے فرمایا مین تمسے دو چیزون کے بارے مین جواب طلب کرونگا یعنی قرآن اور میرے عترت ترمذی نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن حنطب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پایا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حنظلہ بن ابی عامر راہب۔ انصاری ہین اوسی ہین۔ ان کے والد حنظلہ وہی ہین جنکو ملائکہ نے غسل دیا تھا۔ انکا نسب ان کے والد کے بیان مین گذر چکا ہے۔ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوئے تھے کیونکہ ان کے والد اُحد مین شہید ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت عبداللہ سات برس کے تھے۔ انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور بقول بعضے ابو بکر انکی والدہ جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول تھین۔ حنظلہ اُسکے پاس اس شب کو جسکی صبح کو اُحد کا مقابلہ ہوا داخل ہوئے اور رات بھر انکے پاس رہے۔ اور جب صبح کی نماز پڑھ چکے تو پھر انکے پاس گئے جمیلہ نے اپنی قوم کے چار آدمیون کو بلا بھیجا اور انکو حنظلہ پر اس بات کا گواہ کیا کہ وہ ان سے ہمبستر ہوئے ہین۔ بعد مین انسے دریافت کیا گیا کہ تمنے ایسا کیون کیا۔ انھون نے جواب دیا کہ مین نے دیکھا کہ گویا آسمان پھٹ گیا اور یہ اسمین داخل ہوگئے پھر وہ برابر ہوگیا تو مین نے کہا کہ یہ شہادت ہے اور مین نے ان پر گواہی کرا دی۔ اور جمیلہ اسی شب مین عبداللہ سے حاملہ ہوگئین۔ عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور آپکو دیکھا ہے۔ ان سے عبداللہ بن یزید خطمی اور اسماء بنت زید بن خطاب اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہم نے روایت کی ہے مسیب بن رافع اور معبد بن خالد نے عبداللہ بن یزید خطمی امیر کوفہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا ہم قیس بن سعد بن عبادہ کے پاس ان کے مکان مین گئے اور نماز کے واسطے اذان ہوئی ہمنے کہا آپ کھڑے ہوجائیے ہمارا امام بنیے انھون نے جواب دیا کہ مین ایسے لوگون کا امام نہین بنتا جنکا مین سردار نہون عبداللہ بن حنظلہ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے کہ آدمی اپنی سواری پر سوار ہونے اور اپنے فرش کے صدر مقام میں بیٹھنے اور اپنے گھر میں امامت کرنیکا زیادہ مستحق ہے۔ عبداللہ بن یزید کہتے ہیں کہ قیس نے اپنے غلام سے کہا اٹھو اور انکو نماز پڑھاؤ۔ عبداللہ واقعہ حرہ ذی الحجہ سنہ ۶۳ھ میں شہید ہوئے انکو شامیوں نے شہید کیا تھا واقعہ حرہ کا یہ سبب ہوا کہ یہ اور اور لوگ مدینہ سے وفد میں یزید بن معاویہ کے پاس گئے مگر ان لوگوں نے اسکے ناشائستہ افعال دیکھکر جو کچھ اس سے حاصل کیا تھا اس سے فائدہ نہیں اٹھایا اور مدینہ لوٹ کر یزید کی بیعت توڑ ڈالی اور عبداللہ بن زبیر سے بیعت کرلی اور اہل مدینہ نے ان لوگوں کی موافقت کی یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو ان لوگوں کی طرف روانہ کیا اسی مسلم کا نام لوگوں نے واقعہ حرہ کے بعد مجرم رکھا۔ اور مسلم نے اہل مدینہ پر سخت حملہ کیا اور بہت لوگوں کو معرکہ میں شہید کیا اور بہتیروں کو قید کرکے بھوکا پیاسا رکھکر مارا۔ اور عبداللہ بن حنظلہ ان لوگوں میں سے ہیں جو معرکہ میں شہید ہوئے اور جب لڑائی بہت سخت ہوگئی تو انھوں نے اپنے لڑکوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا یہانتک کہ سب بیٹے شہید ہوگئے اور وہ آٹھ تھے پھر انھوں نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور لڑنے لگے یہانتک کہ شہید ہوگئے یہ فاضل صالح عظیم الشان بڑے مرتبے والے عالی خاندان شریف النسب تھے کسی قاری کو پڑھتے سنا کہ پڑھ رہا ہے لهم من جهنم مهاد ومن فوقهم غواش (ان کے واسطے جہنم کا فرش ہے اور ان کے اوپر (اسی کا) اوڑھنا ہے) (اسکو سنکر) رونے لگے یہانتک کہ لوگوں کو خیال ہوا کہ انکی جان نکل جائیگی پھر کھڑے ہوئے لوگوں نے کہا اے ابو عبدالرحمن بیٹھ جاؤ انھوں نے جواب دیا کہ دوزخ کی یاد نے بیٹھنے سے مجھکو منع کردیا۔ مجھے کیا معلوم شاید میں انھیں میں سے ہوں۔ عبداللہ کے غلام سعید نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ کیواسطے سونے کا بستر نہ تھا بلکہ جب نماز سے تھک جاتے تو اپنے آپ کو زمین پر ڈالدیتے اور اپنی چادر اور ہاتھ کا تکیہ لگا کر کچھ سو لیتے۔ عبداللہ بن ابی سفیان بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن حنظلہ کو شہید ہونے کے بعد خواب میں بہت اچھی صورت میں دیکھا میں نے پوچھا کیا تم شہید نہیں ہوئے انھوں نے جواب دیا ہاں اور میں اپنے رب سے ملا اسنے مجھے جنت میں داخل کیا اور میں جنت کے میووں میں سے جو چاہتا ہوں کھاتا ہوں میں نے پوچھا تمھارے ساتھیوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا انھوں نے جواب دیا وہ میرے ساتھ میرے جھنڈے کے گرد ہیں اسکی گرہ قیامت تک نہ کھلیگی اسکے بعد میں بیدار ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حوالہ ہیثم بن عدی نے انکا نسب ازد تک بیان کیا ہے اور واقدی نے بنی عامر بن لوی تک۔ لیکن پہلا زیادہ مشہور ہے اور ممکن ہے کہ یہ ازدی ہوں اور بنی عامر کے حلیف ہوں۔ ملک شام کے مقام اردن میں رہتے تھے

انکی کنیت ابو حوالہ ہے۔ ہمین ابو یاسر ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یزید بن ابی حبیب نے ربیعہ بن لقیط سے انھون نے عبد اللہ بن حوالہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تین چیزون سے بچا اُس نے نجات پائی (وہ تین چیزین یہ ہین) میری موت اور دجال اور صابر خلیفہ کا قتل جو حق کا دینے والا ہوگا۔ ابو ادریس خولانی نے عبد اللہ بن حوالہ سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تم لوگ لشکر لشکر ہوجاؤ گے ایک لشکر شام مین اور ایک عراق مین اور ایک یمن مین ہوگا۔ حوالی نے پوچھا یا رسول اللہ آپ میرے لئے (مقام) تجویز کر دیجیے آپ نے جواب دیا کہ تم شام کو لازم پکڑو۔ مکحول اور جبیر بن نفیر وغیرہما نے عبد اللہ بن حوالہ سے اسکے مثل روایت کی ہے اور ان سے اہل مصر مین سے ربیعہ بن لقیط تجیبی نے روایت کی ہے۔ یہ مصر مین گئے تھے اور شام مین ۵۸ھ مین وفات پائی ان کی روایت سے اور حدیثین بھی ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حولی۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہے کہ حولی وہی عبد اللہ بن حولی ہین بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ ابن حوالی صحابی ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حازم بن اسماء بن صلت بن حارثہ بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امری القیس بن بہثہ بن سلیم بن منصور۔ انکی کنیت ابو صالح ہے۔ سلمی۔ خراسان کے سردار اور مشہور بہادر اور نامی جوانمرد ہین۔ ان سے سعید بن ازرق اور سعید بن عثمان نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ انکو صحابی بتاتے ہین۔ انھون نے سرخس کو فتح کیا اور ابن زبیر کے فتنہ کے زمانہ مین یہ خراسان کے سردار تھے۔ یہ پہلے پہل ۶۴ھ مین یزید اور اُس کے بیٹے معاویہ کے انتقال کے بعد خراسان کے والی ہوئے۔ خراسان مین انکے پورے تسلط ہونے تک بہت لڑائیان ہوئین جنکی خبرین پوری طور پر تاریخ کامل مین ہمنے بیان کی ہین اور ۷۱ھ مین خراسان کے فتنہ مین قتل ہوئے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس۔ قریشی۔ اموی عتاب بن اسید کے بھتیجے ہین۔ ان کے صحابی ہونے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے مین اعتراض ہے۔ ان سے انکے بیٹے عبد العزیز نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفہ وہ دن ہے جسمین لوگ پہچانے جاتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے

لکھا ہے - اور ابن مندہ نے لکھا ہے کہ وہ مخزومی ہیں لیکن یہ کچھ نہیں ہے یہ بلا شبہ اموی ہیں - انکو زیاد نے بلاد فارس کا عامل مقرر کیا تھا اور مرتے وقت زیاد نے انکو اپنا خلیفہ کیا تھا اور انھیں نے زیاد کی نماز (جنازہ) پڑھائی تھی انکو حضرت معاویہ نے زیاد کے بعد انکی جگہ پر برقرار رکھا - اسکو زبیر نے ذکر کیا ہے -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن سعد - انکو ابوبکر بن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں قبیلہ بنی فہر کے زمرہ میں بیان کیا ہے - ہمیں ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی مقبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن ابی بکر بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ ابن محمد قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عائذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہیثم بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علاء نے حرام بن حکیم سے {انکا نسب اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ حرام بن حکیم ابن خالد بن سعد قریشی} انھوں نے اپنے چچا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو جسمیں فقہاء بہت ہیں خطباء کم ہیں اور مانگنے والے کم ہیں اور دینے والے بہت ہیں عمل اسمیں علم سے بہتر ہے اور عنقریب ایک ایسا زمانہ آئیگا جسمیں خطباء بہت ہونگے فقہاء کم ہونگے مانگنے والے زیادہ ہونگے دینے والے کم ہونگے علم اس زمانہ میں عمل سے بہتر ہوگا - اس آدمی کو (جسکا نسب ابھی بیان ہوا) ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور انکا نام عبد اللہ بن سعد بیان کیا ہے اور ان کے نسب میں خالد کو نہیں ذکر کیا واللہ اعلم انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ انھوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے - اور اگر ابو موسی پر اس تذکرہ کا استدراک کریں جسمیں انھوں نے کچھ نسب چھوڑ دیا ہے تو انکو ابن مندہ کی اکثر کتاب پر استدراک کرنا چاہیے کیونکہ انھوں نے اکثر انساب کو چھوڑ دیا ہے اور خاص کر اسکے ذکر کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی ہے -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن عروہ بن شہاب - انھوں نے بیان کیا ہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی - اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکیدر دومۃ الجندل (کے بادشاہ) کو لے آیا تھا -

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو خالد ہے - شام کے رہنے والے ہیں - انکی روایت کردہ حدیث کو عقیل بن مدرک نے خالد بن عبد اللہ

سلمی سے انھون نے اپنے باپ سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے تمکو تمھارے مال کی تہائی پر تمھین اختیار دیا ہو (کہ بعد موت کے جسکو چاہو دلا جاؤ) تاکہ تمھارے ثواب مین ترقی ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ)

ابن ابی خالد بن قیس بن مالک بن کعب بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ ابن دینار بن نجار۔ انصاری خزرجی قبیلہ بنی دینار سے ہین۔ غزوہ خندق مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابن کلبی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب بن ارت۔ انکا نسب انکے والد کے بیان مین گذر چکا ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور ان کے والد صحابی ہین۔ انھون نے اپنے والد اور ابی بن کعب سے روایت کی ہو زکریا بن علاء نے بیان کیا ہے کہ اسلام مین سب سے پہلے عبد اللہ بن زبیر اور عبد اللہ بن خباب پیدا ہوئے انکو خارجیون نے شہید کیا

خارجیون کا ایک گروہ بصرہ سے اپنے کوفی ہم مشربون کی طرف جا رہا تھا کہ عبداللہ بن خباب سے ملاقات ہوئی انکے ساتھ انکی بی بی بھی تھین۔ خارجیون نے انسے پوچھا تم کون ہو انھون نے جواب دیا کہ مین عبداللہ بن خباب صحابی ہون ان لوگون نے ان سے حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی کے بارے مین سوال کیا انھون نے سب کی تعریف کی خارجیون نے انکو ذبح کرڈالا اور انکا خون پانی مین بہگیا اور انکی حاملہ بی بی کو جنکی مدت حمل پوری تھی قتل کرڈالا انکی بی بی نے کہا مین عورت ہون تم خدا سے کیون نہین ڈرتے ان لوگون نے انکا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ یہ واقعہ ۳۷ھ مین ہوا۔ یہ مسلمانون کے سردارون مین سے تھے خدا ان سے راضی ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خبیب جہنی۔ انصار کے حلیف تھے۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے یہ اور انکے والد صحابی ہین۔ انسے ان کے بیٹے معاذ نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو احمد عبد الوہاب بن ابی منصور بن سکینہ امین نے اپنی سند سے ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے ابن ابی ذئب سے انھون نے ابو اسید براد سے انھون نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا ہم ایک سخت تاریک بارش کی رات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش مین نکلے تاکہ آپ ہمارے واسطے دعا کرین وہ کہتے ہین مین نے آپ کو پایا آپ نے فرمایا کہو مین نے کچھ نہ کہا پھر آپ نے فرمایا کہو مین نے کچھ نہ کہا۔ آپ نے فرمایا کہو مین نے پوچھا کیا کہون آپ نے جواب دیا کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین صبح و شام تین مرتبہ

پڑھا کرو تمکو ہر چیز سے بچا لیگا۔ اِنکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خِرِیت۔ بکری ہین قبیلہ بنی بکر بن معاویہ سے۔ انکا شمار حجازیون مین ہے۔ نہ ان سے کوئی مسند حدیث ہی اور نہ انکا صحابی ہونا صحیح ہے اور نہ دیکھنا صحیح ہے۔ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انھون نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انھون نے عبداللہ بن خِرِیت سے روایت کی ہے (اُنھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہے) کہ اُنھون نے کہا قریش مین کوئی ایسا خاندان نہ تھا جسکے واسطے مسجد (حرام) مین نشست گاہ مقرر نہ ہو جسمین وہ لوگ بیٹھتے تھے چنانچہ بنی بکر کی بھی ایک جائے نشست تھی اس حال مین کہ ہم مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک لڑکا آیا اور مسجد کے دروازہ سے دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا یہان تک کہ خانہ کعبہ کے پردون سے لٹک گیا۔ اس کے بعد ایک بڈھا اس کے لینے کے ارادہ سے آیا یہان تک کہ اس لڑکے تک پہونچ گیا اور جب اسکو پکڑنے کے لئے بڈھا اسکا ہاتھ خشک ہو گیا۔ ہمنے کہا غالب گمان یہ ہے کہ یہ بڈھا بنی بکر مین سے ہے اور ہم اُٹھکر اُسکے پاس گئے اور پوچھا تم کس قبیلہ سے ہو۔ اُس نے جواب دیا بنی بکر سے۔ مین نے کہا (تجھکو کشادگی نہو) تجھکو اس لڑکے سے کیا تعلق ہے۔ اُسی لڑکے نے کہا خدا کی قسم کچھ تعلق نہین مگر میرا باپ جب مرا اُس وقت ہم لوگ بچے تھے اور ہماری بیوہ مان کے پاس کچھ مال نہ تھا لہذا انھون نے اُس گھر سے پناہ لی اور ہمکو یہان لیکر چلی آئین اور ہمکو وصیت کی کہ جب مین مرجاؤن اور تم میرے بعد باقی رہو اور تمپر کوئی ظلم کرے اور وہ اس گھر کو دیکھے تو اس کے پاس آکر پناہ طلب کرے یہ گھر اُسکو بچا لیگا اب اس شخص نے مجھکو پکڑ لیا ہے اور مجھسے خدمت لیتا ہے اور مجھسے اپنے اونٹ چرواتا ہے۔ اور یہ اپنے اونٹون کی ایک جماعت کو لئے آتا تھا اور مجھکو بھی اسی کے ساتھ لاتا تھا جب مین نے اس گھر کو دیکھا اپنی مان کی وصیت یاد کی۔ ہمنے کہا خدا کی قسم ہم دیکھتے ہین کہ اس گھر نے تجھکو بچا لیا ہے۔ اور ہم اس آدمی کو کھینچے یکایک دیکھا کہ اسکے ہاتھ سوکھ گئے ہم نے اسکو اسکے ایک اونٹ پر کس دیا اور اس سے کہا جا خدا تجھپر لعنت کرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد ابن ملیح بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ طلحۃ الطلحات کے والد۔ یہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے دیوان بصرہ کے کاتب تھے۔ انکی والدہ صفیہ بنت ابی طلحہ عبدری تھین حضرت عائشہ صدیقہ کے ساتھ جنگ جمل مین شہید ہوئے۔ اور ان کے بھائی عثمان بن خلف واقعہ جمل مین حضرت علی کے شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ اور اُنھون نے بیان کیا ہے کہ مجھے انکا صحابی ہونا معلوم نہین

اوران کے صحابی ہونے مین اعتراض ہو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خمیر۔ قبیلہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ کے حلیف ہین۔ خاندان بنی دہمان سے تھے جو قبیلہ اشجع کا خاندان ہے۔ حارثہ بن خمیر کے بھائی ہین۔ بدر مین شریک ہوے۔ اسکو ابن اسحاق اور عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہی۔ اموی نے ابن اسحاق سے انکا نام حمیر حاے مہملہ کے ساتھ نقل کیا ہے اور یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے خمیر خاے معجمہ کے ساتھ نقل کیا ہی۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنیس۔ بعض لوگ انکا نام عبدالرحمن بتاتے ہین۔ اور یہی صحیح ہے۔ اور عبدالرحمن کے نام مین انشاء اللہ انکا ذکر ہوگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خولانی۔ ابی ادریس خولانی کے والد مین صحابی ہین۔ یہ شام کے رہنے والون مین سے ہین۔ ابو ادریس کا نام عائذ اللہ تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔ بخاری نے بیان کیا ہی کہ یہ صحابی ہین ان سے ان کے بیٹے ابو ادریس نے سماعت حدیث کی ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی خولی۔ کلبی نے انکو شرکاء بدر مین ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے انکو ان کے بھائی خولی بن ابی خولی کے تذکرے مین ضمناً ذکر کر دیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خیثمہ۔ انکا ذکر ابن شاہین نے کیا ہی۔ محمد بن سعد واقدی کا بیان ہے کہ انکی کنیت ابو خیثمہ ہے سالمی ہین۔ انکا نام عبداللہ بن خیثمہ ہے قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہین۔ احد مین شریک ہوے اور یزید بن معاویہ کے زمانہ تک باقی رہے۔ ابو بکر بن جعابی نے کتاب الاخوۃ مین بیان کیا ہی کہ عبداللہ بن خیثمہ سعد یعنی ابی خیثمہ کے بھائی ہین۔ احد مین شریک ہوے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔ مین کہتا ہون ابو موسی نے جعابی کا کلام ذکر کیا تو وہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ ابو موسی نے ان عبداللہ اور سعد کو جنکا ذکر ابن جعابی نے کیا ہی اور ان عبداللہ کو جو اس تذکرے مین مذکور ہین ایک شخص خیال کر لیا ہے حالانکہ ایسا نہین ہے کیونکہ انھون نے ذکر کیا ہی کہ یہ عبداللہ قبیلہ خزرج کے خاندان بنی سالم سے ہین۔ اور اسیطرح ابو موسی کے سوا اورون نے بھی انکو سالمی بیان کیا ہی۔ لیکن وہ عبداللہ اور سعد جو خیثمہ کے بیٹے ہین اور جنکا ذکر ابن جعابی نے کیا ہی وہ

خزرج سے نہین ہین بلکہ وہ دونون قبیلے اوس کے امری القیس بن مالک بن اوس کی اولاد مین ہین اور خزرج سے کچھ بھی تعلق نہین رکھتے ہین۔ اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ سعد بن خثیمہ کے بیٹے ہین بھائی نہین ہین اور یہی مشہور ہے پس اگر ابن حبان نے سعد بن خثیمہ کو ان عبداللہ بن خثیمہ سالمی کا بھائی خیال کیا تو یہ انکا وہم ہے۔ کیونکہ سعد بالاتفاق اوس سے ہین اور اگر انھون نے یہ خیال کیا کہ سعد اوس سے ہین اور عبداللہ انکے بھائی ہین تو یہ بھی انکا وہم ہے کیونکہ وہ ان کے بیٹے ہین اور انکا ذکر عبداللہ بن سعد بن خثیمہ کے تذکرہ مین مشرح وارد ہوگا واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دارہ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین موجود تھے۔ ان سے محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہو۔ انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہونا معلوم نہین ہوتا ہے انھون نے عثمان سے انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام تھے۔ انکو بعض متاخرین نے بیان کیا ہو اور گمان کیا ہو کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین موجود تھے۔ انکو کسی نے صحابہ مین نہین کہا۔ ان کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ انکا نام عبداللہ اور بعض زید بن دارہ بیان کرتے ہین۔ انکی روایت حمران اور عثمان سے ہو۔ محمد بن کعب قرظی نے عبداللہ بن دارہ عثمان کے غلام سے انھون نے حمران غلام عثمان سے انھون نے عثمان سے روایت کی ہو کہ انھون نے وضو کیا اور وضو کو پوری طور پر کیا۔ اور کہا اگر مین نے اسکو ایک یا دو یا تین مرتبہ نہ سنا ہوتا تو مین اسکو تم سے نہ بیان کرتا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ کوئی بندہ پوری طور پر وضو کرکے نماز کے واسطے نہین کھڑا ہوتا ہو مگر خدا اسکے اور دوسری نماز کے درمیان مین جتنے گناہ ہوتے ہین سب کو بخش دیتا ہو اسکو محمد بن عبداللہ بن ابی مریم نے ابن دارہ سے انھون نے خود حضرت عثمان سے نقل کیا ہے اور انکا نام زید بن دارہ بتایا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دیان۔ دیان کا نام یزید بن قطن بن زیاد بن حارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب تھا۔ حارثی ہین۔ انکا نام عبد الحجر تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا۔ اور بعض لوگ انکا نام عبداللہ بن عبد المدان بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ انکا نام عمرو تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے انکا نام عبداللہ رکھدیا اور یہ مسلمان ہوئے اور آپ سے بیعت کی۔ انکی بیٹی عائشہ عبیداللہ بن عباس کی زوجیت مین تھین۔ یہ وہی عائشہ ہین جنکے باپ اور بیٹون کو بسر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا اور یہ قصہ مشہور ہو اور ہم اسکو اسی کتاب مین بسر بن ارطاہ کے

تذکرہ میں لکھ چکے ہیں۔ اسی طرح اس نام کا ذکر ابو عمر کی کتاب استیعاب میں بیان ہوا ہے اور بعض میں نہیں وارد ہوا اور شاید یہ کاتب سے رہ گیا ہے۔ لیکن عبداللہ بن عبدالمدان انکی کتاب کے تمام نسخوں میں پایا جاتا ہے اور اسکا ذکر اسی جگہ ہوگا اور ہم اسکی طرف اشارہ کرینگے کہ ہم اسکو اس جگہ ذکر کر چکے ہیں۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن درہ۔ مزنی ہیں۔ خزاعی بن عبد نہم اور بلال بن حارث کے ہمراہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے۔ انکا نسب ابو احمد عسکری نے اسطرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن درہ مزنی بن عائذ بن طانجہ بن لای بن خلادہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہدمہ ابن لاطم بن عثمان بن عمرو مزنی۔ عبداللہ بن عون بن ارطبان کے دادا ارطبان کے غلام ہیں۔ انکی کنیت ابو بردہ تھی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام زوال بھجہ کے ساتھ ہے۔ اور انکا ذکر کبھی بن عبد نہم کے تذکرہ میں گذر چکا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن دینار بن عمرو بن زمزمہ بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔ بلوی ہیں انصار کے حلیف ہیں۔ مالک کا دوسرا نام مجذر ہے زیاد کے بیٹے ہیں۔ مجذر کے معنی درشت خو یہ عبداللہ بھی مجذری کے لقب سے مشہور ہیں۔ ردیف میم میں انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ ہوگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن راشد کندی۔ اشعث بن قیس کے ہمراہ (قبیلہ) کندہ کے وفد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بن سوید بن حرام بن ہیثم بن ظفر۔ انصاری اوسی خزرجی ظفری غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن قیس بن عمرو بن عباد بن ابجر یہ ابجر خدرہ (کے نام سے مشہور) ہیں جو عوف بن حارث کے بیٹے ہیں (یہ عبداللہ انصاری خزرجی خدری ہیں۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے عروہ نے کہا ہے کہ بدر میں بھی شریک تھے۔ ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے اُن انصار کے نام میں جو خاندان خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک ہوئے کہا ہے کہ بنی ابجر یعنی بنی خدرہ بن عوف بن حارث بن خزرج سے عبداللہ بن ربیع بن قیس بھی تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن اغفل عامری۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ یہ قول ابو عمر کا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب اسطرح بیان

کیا ہے کہ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ بن مسروح بن معاویہ۔ اور بعض لوگوں نے اسطرح بیان کیا ہے (عبد اللہ بن) عامر بن صعصعہ مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ عبد اللہ عامر بن طفیل کے ساتھ وفد میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے۔ عامر کا قصہ اور انکا اسلام سے باز رہنا اور آنحضرت کا انکے حق میں بد دعا کرنا (کتب سیر میں) مذکور ہے۔ ابن مندہ نے پورا قصہ بیان کیا ہے لیکن ابن عبد البر اور ابو نعیم نے اسکو مختصر کرکے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا انکے نسب میں ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کو بیان کرنا محل کلام ہے کیونکہ جو شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا ہے اسکے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان ایک پشت نہیں ہو سکتی بلکہ چند پشتیں ہونگی جیسا کہ علقمہ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ اور لبید بن ربیعہ بن مالک بن جعفر بن کلاب میں ہیں پس یہ لبید باوجود اسکے کہ انکی عمر زمانہ جاہلیت میں بہت گذر چکی تھی انکے نسب میں عامر تک پانچ پشتیں ہیں اور علقمہ کے چھ پھر کیونکر ہو سکتا ہے کہ عبد اللہ اور عامر میں صرف ایک ہی پشت ہو شاید ربیعہ اور عامر کے درمیانی نام انکو نہیں ملے اسوجہ سے انھوں نے خیال کیا کہ عامر ربیعہ کے والد ہیں واللہ اعلم۔ بعض لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ انکا عقل نہیں تھا اور ذرا سی بات پر (؟) اسکے ساتھ ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

بن ربیعہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف۔ قرشی مطلبی۔ انکی ماں حضرت زبیر بن عبد المطلب کی صاحبزادی تھیں۔ عروہ بن زبیر اور فضل بن حسن ضمری نے انسے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے یزید سے انھوں نے عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ ام الحکم بنت زبیر نے انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے بھیجا آپ ام سلمہ کے مکان کی طرف جا رہے تھے یہ اس زمانہ میں بچے تھے ام حکم نے انسے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جاکر کہنا کہ اور آپکی چادر اتروالاو چنانچہ یہ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس گئے (کہتے تھے) میں نے (جاکر) آپکی چادر پکڑی تو حضرت نے میری طرف پھر کر دیکھا اور فرمایا تم کون ہو میں نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے آپ نے اپنی چادر لپیٹکر مجھے عنایت کی اور کہا کہ اپنی ماں کے پاس لیجاؤ اور انسے کہو کہ اسکو پھاڑ کر دو ٹکڑے بنا لو اور ایک اوڑھو۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور انکو بنی مطلب بیان کیا ہے جیسا کہ ہم نے (اوپر) ذکر کیا ہے میں نے ایسا ہی کئی نسخوں میں دیکھا ہے حالانکہ وہ بنی عبد المطلب سے ہیں (چنانچہ) زبیر بن بکار نے حارث بن عبد المطلب کی اولاد کے تذکرہ میں ربیعہ بن حارث کو بھی بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ اپنے چچا عباس سے عمر میں بڑے تھے اسکے بعد انھوں نے کہا ہے کہ ربیعہ بن حارث کے تین لڑکے تھے محمد اور عبد اللہ اور عباس ان سب کی ماں ام الحکم بنت زبیر بن عبد المطلب تھیں تینوں صاحب اولاد تھے۔ ابو عمر نے (بھی) ام حکیم بنت زبیر بن عبد المطلب کے بیان میں لکھا ہے کہ وہ ضباعہ بنت زبیر کی بہن تھیں اور ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب کو بیاہی تھیں ان سے انکے بیٹے عبد اللہ پیدا ہوئے

کرتے ہین - ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی بنت زبیر کے بیان مین لکھا ہے کہ انکو ام حکیم اور بعض ام الحکم کہتے ہین اسکے بعد ایک حدیث فضل بن حسن کی روایت سے نقل کی ہو جسکو وہ عبداللہ ابن ربیعہ بن حارث سے وہ اپنی مان سے روایت کرتے ہین پھر عبداللہ کے والد ربیعہ کے ذکر مین لکھا ہے کہ ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب ابو احمد عسکری نے ربیعہ بن حارث کے ذکر کے بعد بیان کیا ہو کہ انکے بیٹے عبداللہ بن ربیعہ بن حارث ہین - ان روایات سے روشن ہوگیا کہ عبداللہ عبدالمطلب بن ہاشم کی اولاد سے ہین نہ انکے چچا مطلب ابن عبدمناف کی اولاد سے - انھین ربیعہ کی بابت آنحضرت نے (حجۃ الوداع میں) مین فرمایا تھا کہ پہلا خون جسکو مین معاف کرتا ہون ربیعہ ابن حارث کا خون ہو - اسکو ہم ربیعہ کے بیان مین ذکر کر چکے ہین انشاءاللہ تعالیٰ

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ ثقفی - ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ابن ابو عاصم نے انکو احادیث مین بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ ان سے ایک حدیث مروی ہے ابو موسیٰ نے ہمین اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے حسن بن احمد مقری نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے عبدالرحمن بن محمد بن احمد نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے وہ کہتے تھے عبداللہ بن محمد بن فورک نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے احمد بن عمرو بن ضحاک نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے معاویہ بن ہشام نے ہمسے بیان کیا انھون نے سفیان سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے اسود بن یزید سے روایت کی کہ عبداللہ بن ربیعہ رمضان کے علاوہ اور زمانہ مین بھی اپنے ساتھیون کو نوافل جماعت سے پڑھایا کرتے تھے اور خود امام ہوتے تھے - ابو موسیٰ نے اسکو اسیطرح روایت کیا ابن ابی عاصم نے بروایت ابوبکر بن ابی شیبہ انکو احادیث مین ذکر کیا ہو - اور اسی حدیث کو انکی روایت سے بیان کیا ہو اور کہا ہے کہ ابو بکر نے بیان کیا ہو کہ ان سے ایک اور حدیث مسند (یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مروی) ہو جو مجھے نہین ملی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ نمیری - کنیت انکی ابو یزید - حضرمی نے انکو وحدان مین ذکر کیا ہو عفیف بن سالم نے سالم سے انھون نے یزید بن عبداللہ بن ربیعہ نمیری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بستیون کیطرف دو خط دعوت اسلام کے بھیجے انمین سے ایک کو مٹی سے خشک کیا تھا اور دوسرے کو اسی طرح رہنے دیا جس بستی مین مٹی سے خشک کیا ہوا خط پہونچا وہان کے لوگ مسلمان ہوگئے ابو موسیٰ و ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہم)

اس سے معلوم ہوا مٹی سے خط کو خشک کرنا باعث برکت ہو ایک حدیث مین اسکی تصریح بھی وارد ہوئی ہے ۱۲

لے مطلب یہ ہو کہ زمانہ جاہلیت کے جسقدر خون تھے سب معاف کرتا ہون اپنا کوئی مطالبہ نہ کرے ۱۲

ابن ابو ربیعہ ثقفی۔ سفیان کے والد ہین انسے انکے بیٹے سفیان روایت کرتے ہین (لیکن) انکی حدیث مین اعتراض ہے۔
حمید بن اسود نے ہشام ابن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی
چیز سے اپنے کو سیراب ظاہر کرنیوالا جو اسے نہین ملی مثل اس شخص کے ہے جو فریب کے دو کپڑے پہنے[۱]

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو ربیعہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ انکی ماں قبیلہ ثقیفہ کی ہین اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکی ماں اور انکے بھائی عیاش بن ابو ربیعہ کی ماں اسما بنت مخرمہ ہین (جو خاندان) بنی مخزوم سے تھین اور بعض کے نزدیک نہشل بن دارم سے واللہ اعلم۔ یہ عبد اللہ عمر بن عبد اللہ بن ابو ربیعہ شاعر مشہور کے والد ہین۔ کنیت انکی ابو عبد الرحمن ہے انکا نام زمانہ جاہلیت مین بحیر تھا جب یہ مسلمان ہوئے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا انھین کی بابت ابن زبعری نے یہ شعر کہا ہے[۲]

بحیر ابن ذی الرمحین اجلس مجلسی ۔۔۔ وراح علینا فضلہ غیر عاتم

ابو ربیعہ کے والد کا نام عمرو تھا اور بعض لوگو نکا بیان ہے کہ حذیفہ تھا اور یہ روایت بلفظ انکی کنیت ہی انکا نام کلی ہے۔ مگر اکثر لوگ انکو عمرو کہتے ہین۔ ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ انکا نام عمرو ہے اور انکے بھائی ابو امیہ کا حذیفہ ہے۔ ابو ربیعہ کو ذو الرمحین کہتے تھے۔ زمانہ جاہلیت مین قریش کے بزرگون مین سے تھے۔ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔ بہت خوبصورت تھے یہی ہین جنکو قریش نے عمرو بن عاص کے ہمراہ نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ساتھیون کو لینے کے واسطے بھیجا تھا جو حبش مین (ہجرت کر گئے) تھے بعض لوگون کے نزدیک (یہ نہ تھے) کوئی اور تھا بعض لوگون نے کہا ہے کہ انھون نے حارث بن ہشام کے ساتھ ام ہانی کے گھر مین فتح مکہ کے دن پناہ لی تھی حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے دونون کے مارنے کا ارادہ کیا ام ہانی نے حضرت علی کو روک دیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر آپکو اس واقعہ کی خبر دی آپنے ارشاد فرمایا کہ جسکو تمنے پناہ دی اسکو ہمنے بھی دی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو یمن اور اسکے گرد و نواح کی فوج کا افسر مقرر کیا تھا یہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی شہادت تک برابر اسی کام پر مقرر رہے (بلکہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت بھی انھین کے سپرد کر دی تھی پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو انھون نے بھی انکو بدستور

---

[۱] یعنی جو وصف اوسمین نہو اوسکو اپنے مین ظاہر کرے مثلاً علم سے بے بہرہ ہو اور اپنے کو عالم کہے سخاوت سے معرا ہو اور اپنے کو سخی بتائے ۱۲ [۲] قریب کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل اس سبب سے فرمائی کہ اس شخص نے بھی دو فریب کئے ایک یہ کہ اپنی جھوٹی تعریف کی دوسرے یہ کہ خدا کی جھوٹی [illegible] چیز خدا نے نہین دی تھی اسکے دینے کی نسبت اسکی طرف کی ۱۲ [۳] بحیر ابن ذی الرمحین مجھے اپنے پاس بٹھایا اور بحیر اسکی عطا ابتدائی ہے

قائم رکھا جب حضرت عثمان محصور ہوئے یہ انکی مدد کے واسطے آرہے تھے مکہ کے قریب پہونچکر سواری سے گر کر مر گئے انکا شمار اہل مدینہ میں ہو اور انکی حدیث کی روایت بھی انہیں لوگوں سے ہے۔ ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے باسناد اپنی سند سے خبر دی انھوں نے ابو عبد الرحمن نسائی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے عمرو ابن علی نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے عبد الرحمن نے ہمسے بیان کیا انھوں نے سفیان سے انھوں نے اسمعیل بن ابراہیم بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے دادا عبد اللہ سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے چالیس ہزار درہم قرض لیے تھے جب آپکے پاس مال آیا تو آپنے مجھکو دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تیرے مال اور گھر والوں میں برکت عنایت کرے قرض کا بدلہ یہی ہے کہ ادا کیا جائے اور شکر ادا کیا جائے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ سلمی کوفی۔ عبد الرحمن بن ابی لیلے نے انسے روایت کی ہے حکم اور شعبہ نے بیان کیا ہے کہ یہ صحابی تھے اور ان دونوں کے سوا اور لوگ انکے صحابی ہونے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انکی حدیث مرسل ہے۔ علی بن مدینی نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ربیعہ سلمی صحابی ہیں اور وہ عمرو بن فرقد سلمی کے ماموں ہیں اور منصور بن معتمر کے چچا ہیں کیونکہ منصور بن معتمر بن عتاب بن ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ شعبہ نے حکم سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا میں نے عبد اللہ بن ربیعہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپنے موذن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے جواب میں کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اسکے بعد موذن نے کہا اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر آپنے فرمایا اشہد ان محمدا رسول اللہ اسکے بعد آپ اپنے اصحاب سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ یہ اذان دینے والا یا تو بکریاں چرانیوالا ہے یا کوئی گھر بار چھوڑنیوالا (بادیہ نشین) جب نشیب میں اُترے تو معلوم ہوا کہ چرواہا ہے وہیں ایک مری ہوئی بکری بھی پڑی تھی (اُسکی طرف اشارہ کر کے) فرمایا کیا تم یہ جانتے ہو کہ یہ اپنی مالک کے نزدیک (کیسی) بے قدر ہے بخدا دنیا اللہ کے نزدیک اس مردہ بکری سے بھی زیادہ حقیر و ذلیل ہے۔ عمرو بن میمون اور مالک بن حارث اور علی بن اقمر وغیرہم نے انسے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رزق مخزومی۔ انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے (لیکن) انکی صحبت اور روایت کا (کچھ) حال معلوم نہیں ہے۔ عمران بن ابی انس نے عبد اللہ بن رزق مخزومی سے روایت کی ہے کہ کہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام مخلوق میں اللہ کے نزدیک دو گروہ چنے ہوئے ہیں عرب میں خدا کے برگزیدہ قریش ہیں اور عجم میں اہل فارس۔ ابن مندہ

اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع زرقی ۔ انکا پورا نسب انکے باپ کے بیان میں گذر چکا ہے حسن بن سفیان نے انکو وحدان میں ذکر کیا ہے اور بعض متاخرین نے بھی انکی موافقت کی ہے ۔ ابو یاسر بن حبہ نے ہمیں اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھسے بیان کیا انھوں نے کہا ہمسے مروان بن معاویہ فزاری نے عبد الواحد بن ایمن مکی سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن رفاعہ زرقی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا۔ امام احمد کہتے تھے کہ فزاری (راوی) نے ایک دوسری مرتبہ اس سند میں رفاعہ کے بیٹے کا نام نہیں ظاہر کیا اور فرزاری کے علاوہ اور راویوں نے انکا نام سچا عبد اللہ بن رفاعہ کے عبید بن رفاعہ بیان کیا ہے) کہ وہ کہتے تھے جب غزوۂ احد میں مشرکین کو شکست ہوئی تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگ صف بستہ ہو جاؤ تاکہ میں اپنے پروردگار کا شکر یہ ادا کروں چنانچہ سب لوگ آپکے پیچھے صفیں باندھکر کھڑے ہو گئے پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثنا شروع کی اور کہا اے اللہ تیرے ہی واسطے سب تعریف ہے جسکو تو وسعت دے اوسکو تنگی میں ڈالنے والا کوئی نہیں اور جسکو تو تنگی میں ڈالے اوسکو وسعت دینے والا کوئی نہیں ۔ اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکی حدیث کی اسناد میں اعتراض ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس اکبر بن مالک اغر بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج انصاری خزرجی حارثی انکی کنیت ابو محمد ہے اور بعض نے ابو رواحہ اور ابو عمرو بیان کی ہے ۔ انکی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن اطنابہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں ۔ یہ عبد اللہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بنی حارث بن خزرج کے سردار تھے بدر اور احد اور خندق اور حدیبیہ اور خیبر اور عمرۃ القضاء (وغیرہا) تمام مشاہد میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے بجز فتح مکہ اور اسکے بعد کے واقعات کے یہ اسکے پہلے (یعنی غزوۂ موتہ میں) شہید ہو چکے تھے۔ غزوۂ موتہ کے سرداروں میں سے ایک یہی تھے ۔ نعمان بن بشیر کے ماموں ہیں ۔ حماد بن زید نے ثابت سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ اسوقت خطبہ پڑھ رہے تھے اثنائے خطبہ میں آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ یہ سنتے ہی مسجد سے باہر جہاں کھڑے تھے وہیں (فوراً) بیٹھ گئے جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپکو پہونچی تو آپنے انسے فرمایا کہ اللہ تمکو (اس سے) زیادہ خدا اور خدا کے رسول کی پیروی کی خواہش عنایت کرے یہ جہاد میں سب سے

پہلے گھر سے نکلنے اور سب کے بعد لوٹتے تھے یہ اُن شاعروں میں سے ہیں جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے (کفار قریش کی ہجو کا) جواب دیا کرتے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو اشعار انہوں نے کہے ہیں اونمیں سے چند شعر یہ ہیں

انی تفرست فیک الخیر اعرفہ[۱]　　واللہ یعلم ان ما خاننی البصر

انت النبی ومن یحرم شفاعتہ　　یوم الحساب فقد ازری بہ القدر

فثبت اللہ ما آتاک من حسن[۲]　　تثبیت موسی ونصرا کالذی نصروا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے (ان اشعار کو سنکر) فرمایا کہ اسے ابن رواحہ اللہ تمکو بھی ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ نے انکو (اس دعا کی برکت سے) خوب ثابت قدم رکھا (حتی کہ آپ شہید ہوے اور انکے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور آپ شہید ہوکر داخل ہوے۔ ابو الدردا کہتے تھے کہ میں اوس دن سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جسمیں میں عبد اللہ بن رواحہ کا ذکر نکروں (انکو بھی مجھسے بہت محبت تھی) جب وہ مجھسے ملتے اور سامنے کھڑے ہوتے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھدیتے اور اگر پیچھے کھڑے ہوتے تو میرے شانوں کے درمیان میں ہاتھ رکھدیتے اور مجھسے کہتے کہ اسے عویمر بیٹھو تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں پس ہم بیٹھتے اور خدا کا ذکر کرتے جتنا خدا چاہتا تھا پھر وہ کہتے کہ اسے عویمر یہ ایمانی مجلسیں ہیں۔ ابن عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا انھوں نے کہا عبد اللہ بن رواحہ غزوۂ موتہ کیطرف جہاد کے واسطے چلے پیچھے زید نے انہیں بوقت شب خود انکے تصنیف کردہ اشعار پڑھتے سنا وہ یہ ہیں

اذا ادیتنی وحملت رحلی[۳]　　مسیرۃ اربع بعد الحساء

فشانک فانعمی وخلاک ذم　　ولا ارجع الی اھلی ورائی

وجاء المومنون وغادرونی[۴]　　بارض الشام مشہور الثوار

وردک کل ذی نسب قریب　　الی الرحمن منقطع الاخاء

ھنالک لا ابالی طلع بعل　　ولا نخل اسافلھا رواء

جب زید نے ان اشعار کو سنا رو دیے

[۱] یعنے آپ (کی ذات مقدس) میں بھلائی پہچان لی تھی میں بھلائی کو پہچانتا ہوں۔ اور خدا جانتا ہے کہ میری بصیرت نے خطا نہیں کی۔ آپ نبی ہیں قیامت کے دن جو شخص آپکی شفاعت سے محروم کر دیا گیا بیشک قضا وقدر نے اسکو نکما کر دیا پس اللہ آپ کو قائم رکھے جو آپنے اختیار کی ہیں جسطرح موسی کو ثابت قدم رکھا اور آپکی مدد ہو جیسا انکی قوم کی مدد کی گئی ۱۲

[۳] ترجمہ (اے نفس) جب تو نے مجھے نزدیک کیا اور میرے کجاوے کو کسا چار ماہ کی مسافت کے لئے مقام حسار کے بھی آگے۔ بس اپنی شان کو دیکھ اور خوش ہو مذمت تجھسے دور رہے میں اپنے پیچھے اپنے اہل کی طرف نہ لوٹونگا ۱۲

[۴] مسلمان آئے اور مجھے شام کی مشہور خوابگاہ میں چھوڑ دیا اور مجھکو ہر عزیز قریب نے ناتا توڑ کر خدا کے سپرد کر دیا۔ اسوقت مجھے نہ کسی شوہر سے بیوی کے شادی کرنے کی کچھ پروا ہے اور نہ ان اونچے باغ کی جنکے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ۱۲

عبد اللہ بن رواحہ نے انکو ڑے سے دھمکا کر کہا ا ے بیچے تیرا کیا نقصان ہے اگر خدا مجھکو شہادت نصیب کرے اور تو (فریبیے) اسی کجاوہ کے بیچون بیچ مین بیٹھا گھر لوٹ جائے۔ عبد اللہ بن رواحہ نے زید سے (خطاب کرکے) یہ شعر کہا ہے

یا زید زید الیعملات الذبل ٭ تطاول اللیل ہدیت فانزل

جیسے ابن اسحاق نے بیان کیا انھون نے کہا مجھسے محمد بن جعفر بن زبیر نے بیان کیا انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ موتہ مین زید بن حارثہ کو سردار لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہوجائین تو جعفر بن ابی طالب انکی جگہ پر ہون پھر اگر جعفر بن ابوطالب بھی شہید ہوجائین تو عبد اللہ بن رواحہ سردار ہین اگر عبد اللہ بھی شہید ہون تو مسلمان جسکو پسند کرین اوسکو اپنا سردار بنالین پس جب لشکر تیار ہوگیا اور اہل لشکر کوچ کرینگے تو لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردارونکو رخصت کیا اور انکو سلام کیا جب لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے (بنائے ہوئے) سردارونکو اور عبد اللہ بن رواحہ کو رخصت کیا تو عبد اللہ بن رواحہ رونے لگے لوگون نے رونے کا سبب دریافت کیا انھون نے جواب دیا کہ بخدا مجھے کچھ دنیا کی محبت اور اسکا خیال نہین ہے (جسکے چھوٹنے پر روتا ہون) بلکہ مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک آیت پڑھتے سنی ہے کہ وان منکم الا واردھا کان علی ربک حتما مقضیا۔ یعنی تم مین کوئی ایسا نہین جو دوزخ پر (ہوکر) گذرنے والا نہو (کیونکہ صراط اسی پر ہوگا) تمہارے رب پر (وعدہ) مقرر ہو۔ پس مین نہین جانتا کہ پل صراط پر چڑھنے کے بعد پار اترنے مین میرا کیا حال ہو۔ مسلمانون نے کہا اللہ تمہارے ہمراہ ہے اور وہی تمکو ہم تک خیر و خوبی سے واپس لائے اور تمپر نظر عنایت رکھے۔ عبد اللہ بن رواحہ نے اسوقت یہ اشعار کہے

لکننی اسأل الرحمن مغفرۃ ٭	وضربۃ ذات فرع یقذف الزبدا
او طعنۃ بیدی حران مجہزۃ	بحربۃ تنفذ الاحشاء والکبدا
حتی یقولوا اذا مروا علی جدثی ٭	یا ارشد اللہ غاز وقد رشدا

پھر عبد اللہ (مسلمانون کے پاس آ کر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئے آپنے انکو رخصت کیا۔ پھر لوگ چلے یہانتک کہ مقام معان مین جاکے فروکش ہوئے (وہان جاکر) معلوم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج لیکے

لہ اسے زید اے زید اونٹنیان (ہماری) دبلی ہوگئی ہین اور رات بہت آگئی خدا تمہین ہدایت دے اب اتر پڑو یعنے اب ساتھ والے جب آجائین تو اُنکے ساتھ چلنا ۱۲ لہ ترجمہ۔ لیکن مین خدا سے مغفرت طلب کرتا ہون۔ اور تلوار کے ایک ایسے کشادہ گھاؤ کو جو تازہ خون پھینکتا ہو۔ یا تیار کئے ہوئے نیزہ کے ایک زخم کو جو کسی خون کے پیاسے کے ہاتھ مین ہو اور وہ ایسا وار کرے کہ جگر اور اندرونی اعضا کے پار ہو جائے۔ یہانتک کہ جب لوگ میری قبر کے پاس سے گذرین تو کہین اے غازی اللہ تجھے رشد عنایت کرے اور اسنے عنایت کر دیا۔

یا تھے (مقام) مآب مین پڑا ہو مسلمانون نے دو دن معان مین مقام کیا اور آپس مین کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کسیکو بھیجکر اپنے دشمن کی کثرت سے خبر دین یا تو وہ (امدادی جماعت بھیجکر) ہماری مدد کرینگے یا پھر اور ہی حکم دینگے مگر عبد اللہ بن رواحہ نے مسلمانون کو جوش دلایا چنانچہ وہ لوگ باوجودیکہ تین ہزار تھے آگے بڑھے یہانتک کہ شہر بلقا کی ایک بستی مین بلکو شہرانی کہتے ہین رومیون سے جا ملے پھر مسلمان (وہان سے) موتہ کی طرف ہٹ آئے۔ عبد السلام بن نعمان بن بشیر نے روایت کی ہے کہ جعفر بن ابی طالب جب شہید ہوے تو لوگون نے عبد اللہ بن رواحہ کو (سپہ سالاری کیواسطے) بلایا یہ (اسوقت) لشکر کے ایک گوشہ مین تھے (فوراً) آگے بڑھے اور لڑنے لگے اور اپنے نفس کو مخاطب کرکے یہ اشعار پڑھے

یا نفس الا تقتلی تموتی ۞　ہذا حیاض الموت قد صلیت　وما تمنیت فقد لقیت　وان تفعلی فعلہما ہدیت ۞

وان تاخرت فقد شقیت

پھر اپنے نفس سے کہا تو کس چیز کا مشتاق ہے کیا تجھکو (اپنی بیوی کا نام لیکر) فلانی کا اشتیاق ہے اسکو طلاق ہے اور فلان فلان غلامون کا تجھکو خیال ہے (جاؤ) وہ بھی آزاد ہین اور کیا تجھکو اپنے باغ معجب (نامے) کا خیال ہے پس وہ بھی خدا و رسول کیواسطے (وقف) ہے پھر کہا۔

یا نفس مالک تکرہین الجنۃ　اقسم باللہ لتنزلنہ ۞۞　طائعۃ او لتکرہنہ

فطالما قد کنت مطمئنۃ　ہل انت الا نطفۃ فی شنۃ　قد اجلب الناس وشدوا الرنۃ

مصعب بن شیبہ نے روایت کی ہے کہ ابن رواحہ لڑنے کیواسطے میدان مین گئے انکے نیزہ لگا انھون نے خون کو اپنے ہاتھ سے پونچھ کر منہ پر ملا پھر دونون صفون کے درمیان مین گر گئے اور (مسلمانون سے پکارکر) کہا اے مسلمانون اپنے بھائی کے جسم کی حفاظت کرو مسلمان حملہ کرکے انکو برابر بچاتے رہے حتی کہ یہ اسی مقام پر انتقال کر گئے۔ یونس بن بکیر کہتے تھے مجھسے ابن اسحاق نے بیان کیا انھون نے کہا ان لوگون پر جب یہ مصیبت واقع ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ مین اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ (اسوقت) زید بن حارثہ نے فوج کا علم لیا اور اسکو لیکر بڑھے یہانتک کہ شہید ہوگئے پھر اسکو جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ بھی شہید ہوگئے پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چپ ہوگئے یہانتک کہ انصار کے چہرے متغیر ہوگئے اور انھون نے خیال کیا کہ عبد اللہ بن رواحہ

لہ ترجمہ۔ اے نفس اگر تو قتل نہ کیا جائیگا تو بھی ایک نہ ایک دن مریگا۔ یہ حوض موت کے (تیار) ہین انمین تو بھی ڈالا جائیگا۔ تیری جو آرزو شہادت تھی وہ تجھے مل گئی۔ اگر تو زید اور جعفر کے مثل کام کریگا تو (مقصود تک) پہنچ جائیگا۔ اور اگر تو (انسے) پیچھے رہجائیگا تو (البتہ) نامراد ہوگا۔

لہ ترجمہ اے نفس تجھے کیا ہوا کہ تو جنت کو ناپسند کرتا ہے مین خدا کی قسم کہاتا ہون کہ تو ضرور اسمین داخل ہوگا۔ (خواہ خوشی سے یا ناخوشی سے) بہت زمانہ تک تو مطمئن رہتا تھا۔ تو (مثل) آب صافی (کے) ہے جو مشک مین ہو۔ لوگ آگئے ہین۔ اور انھون نے کمانین کھینچ لی ہین۔

کی نسبت جس امر کو برا جانتے تھے وقوع میں آیا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اوس علم کو عبد اللہ بن رواحہ نے لیا اور لڑے یہانتک کہ وہ بھی شہید ہوگئے پھر تینون آدمی سونے کے تختون پر جنت مین بلند کرکے دکھائے گئے۔ مینے عبد اللہ بن رواحہ کا تخت انکے ساتھیون کے تختون سے کچھ ہٹا ہوا دیکھا مینے پوچھا اس دوری کا کیا سبب مجھسے کہا گیا کہ ان دونون نے بے کھٹکے کام کیا اور عبد اللہ بن رواحہ نے کچھ تردد کے بعد۔ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ غزوہ موتہ جمادی ۸ھ مین ہوا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ رباب کے بیٹے ہین۔ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور انکی حدیث مرسل ہے جسکو معمر نے کثیر سے انھون نے عبد اللہ بن رباب سے روایت کیا ہے یہ ابو عمر کا بیان ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرائدہ بن اصم۔ یہ ابن ام مکتوم کے نام سے مشہور ہین ایسا ہی انکا نام قتادہ نے بیان کیا ہے اور دوسرون نے کہا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن قیس بن زائدہ (ہے) اور اسکے سوا بھی لوگون کے اقوال ہین جنکا ذکر انشاء اللہ اپنے مقام پر آئیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم بن عمرو بن حصیص بن کعب بن لوی۔ قریشی سہمی شاعر انکی والدہ عاتکہ بنت عبد اللہ بن عمرو بن وہیب بن حذافہ بن جمح تھین۔ زمانہ جاہلیت مین یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر اپنی زبان و جان سے بہت ہی سخت تھے۔ قریش کی طرف سے مقابلہ کرتے اور مسلمانون کی ہجو کہتے تھے۔ یہ قریش کے بہترین شاعرون مین سے تھے ابن زبیر نے کہا ہے کہ قریش کے راوی ایسا ہی بیان کرتے ہین کہ جاہلیت مین یہ قریش کے بہترین شاعر تھے لیکن انکے اور ضرار بن خطاب کے اشعار جو ہمین پہونچے ہین (انکے لحاظ سے) ضرار انسے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہین انکے کلام مین گرے ہوئے الفاظ کم ہین۔ عبد اللہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوے اور انکا اسلام اچھا رہا۔ یونس بن بکیر نے کہا ہے کہ ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو ہبیرہ بن وہب اور عبد اللہ بن زبعری نجران کیطرف بھاگ گئے۔ جسوقت یہ نجران مین تھے حسان بن ثابت نے انکی بابت یہ شعر کہا

لا تعدمن رجلا احلک بغضہ ـــــ نجران فی عیش احذ لئیم

ابن زبعری نے جب اس شعر کو سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئے اور مسلمان ہوگئے مسلمان ہوتے وقت انھون نے کچھ اشعار کہے جنمین سے چند شعر یہ ہین

لہ ترجمہ۔ تو اس شخص کو نہ دور کر جسکے بغض نے تجھکو شہر نجران مین سخت بری زندگی مین پہونچا دیا۔

یا رسول المليك ان لسانی	راتق ما فتقت اذ انا بور	اذ اجاری الشيطان فی سنن	الغی ومن مال ميله مثبور
آمن اللحم والعظام بما قلت	فنفسی الشهيد انت النذير	ان ما جئتنا به حق صدق	ساطع نوره مضیء منير
جئتنا باليقين والبر والصدق	وفی الصدق واليقين سرور	اذهب الله ضلة الجهل عنا	واتانا الرخاء والميسور

مندرجہ ذیل اشعار بھی ان ہی کے ہیں

منع الرقاد بلابل وهموم	والليل معتلج الرواق بهيم	مما اتانی ان احمد لامنی	فيه فبت كانی محموم
يا خير من حملت علی اوصالها	عيرانة سرح اليدين غشوم	انی لمعتذر اليك من الذی	اسديت اذ انا فی الضلال اهيم
ايام تامرنی باغوی خطة	سهم وتامرنی بها مخزوم	وامد اسباب الهوی ويقودنی	امر الغواة وامرهم مشؤوم
فاليوم آمن بالنبی محمد	قلبی ومخطئ هذه محروم	مضت العداوة وانقضت اسبابها	ودعت اواصر بيننا وحلوم
فاغفر فدی لك والدای كلاهما	وارحم فانك راحم مرحوم	وعليك من علم المليك علامة	نور اغر وخاتم مختوم
	اعطاك بعد محبة برهانه	شرفا وبرهان الاله عظيم	

ابن زبعری کی اولاد منقطع ہو گئی تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیب جندی۔ صحابہ میں انکا ذکر کیا گیا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ عبد الرزاق نے معمر سے انھوں نے کثیر بن عطا جندی سے اس حدیث کو نقل کیا انھوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو الولید اے عبادہ بن صامت جب تو دیکھے کہ صدقہ چھپا لیا جائے اور جہاد چھوڑ دیا جائے اور آباد ویران اور ویران آباد ہو جائے پس تم اور قیامت بمثل ان دو

۱؎ ترجمہ۔ اے خدا کے رسول بیشک میری زبان (کلمۂ شہادت سے) بند تھی۔ میں نے دل کا جو شگاف کیا تھا [illegible] جس زمانہ میں کہ میں غلطی میں تھا یعنی جبکہ میں شیطان کے برابر گمراہی کے راستہ میں چلتا تھا۔ اور جو شخص اسکی طرف جھکا برباد ہوا ۲؎ ترجمہ میرا گوشت اور ہڈیاں آپکے کہنے پر ایمان لائیں بس میرا نفس گواہ ہے کہ آپ انبیا سے ہیں جو کچھ آپ ہمارے پاس لائے وہ بیشک درست ہے اسکی روشنی بلند تابان ہے۔ آپ ہمارے پاس یقین بھلائی سچائی لیکر آئے اور سچائی اور یقین ہی میں خوشی ہے۔ خدا نے جہالت و گمراہی ہم سے دور کر دی اور ہمارے پاس نرمی اور آسانی لایا۔ ۳؎ رنج اور غموں نے نیند دور کر دی اور رات کے پردے پڑے ہیں یعنی معلوم ہوا کہ احمد نے رات مجھ پر ملامت کی ہے [illegible] گویا کہ میں بخار میں مبتلا ہو [illegible] ان لوگوں میں بہتر [illegible] میں [illegible] جبکہ میں گمراہی کی حالت میں [illegible] سہم [illegible] مخزوم [illegible] میرا دل نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لایا [illegible] آپ رحم کرنیوالے ہیں اور آپ پر رحم کیا گیا ہے آپکے خدا کی نشانیوں [illegible] اور خدا کی دلیل [illegible] بڑی ہے۔

دسبابہ اور اسکی پاس والی انگلی کیطرف اشارہ کرکے کہا ہو (یعنے بہت ہی قریب ہی) ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہاشمی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہین۔ انکی ماں عاتکہ بنت وہب ابن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھین۔ انکے اولاد نہین ہے۔ یہ ضباعہ بنت زبیر کے بھائی ہین اور زبیر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے والد عبد اللہ اور ابو طالب کے حقیقی بھائی تھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین جنگ روم ہو گئے اور اجنادین کے معرکہ مین شہید ہوے انکے گرد رومیون کی ایک جماعت کشتہ پڑی ہوئی تھی جسکو انھون نے قتل کیا تھا پھر زخمون نے انکا خون بہادیا اور انکی جان نکلگئی۔ واقدی نے لکھا ہے کہ رومیون کا پہلا آدمی جو اجنادین کی جنگ مین مارا گیا وہ وہی بطریق تھا جسکو عبد اللہ بن زبیر بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا۔ بطریق نشان لگائے ہوے نکلا تھا عبد اللہ بن زبیر نے بڑھکر اسکو مار ڈالا اور اسکے سامان کی طرف کچھ متوجہ ہوئے پھر دوسرا بطریق آیا عبد اللہ بن زبیر اسکی طرف بھی بڑھے دونون مین نیزہ بازی ہونے لگی تھوڑی دیر کے بعد دونون نے تلوارین میان سے نکال لین پھر عبد اللہ بن زبیر نے اس رومی کے کندھون پر زرہ تھی ایک ہی ہاتھ مین کاٹکر مونڈھون تک ضرب پہونچا دی اور کہا کہ اسکو لے مین عبد المطلب کا بیٹا ہون رومی ایک ہی وار مین بھاگ گیا۔ عمرو بن عاص نے انکو قسم دیکر کہا کہ اب نہ لڑو انھون نے جواب دیا کہ مجھے اسمین اب صبر کی طاقت نہین ہی۔ جب باہم تلوارین چلنے لگین اور ایک دوسرے کو کاٹنے لگے (اسوقت) عبد اللہ ایک ٹیلہ پر شہید ملے انکے گرد دس رومی کٹے پڑے تھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکو (محبت سے) میرے چچا کے بیٹے اور میرے دوست کہا کرتے تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ آپ میری ماں کے بیٹے، فرمایا کرتے تھے انکی روایت سے کوئی حدیث محفوظ نہین ہی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت انکی عمر قریب تیس سال کے تھی۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب بن مرہ۔ قریشی اسدی۔ انکی کنیت ابو بکر ہی۔ انکی دوسری کنیت ابو خبیب (انکے بڑے بیٹے کے نام سے) بھی ہے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکو اس کنیت سے وہ لوگ پکارتے تھے جو انکو عیب لگاتے تھے۔ انکی والدہ اسما بنت ابی بکر بن قحافہ ہین جو ذات النطاقین کے لقب سے مشہور ہین اور انکی دادی صفیہ بنت عبد المطلب ہین جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین اور خدیجہ بنت خویلد انکے باپ زبیر بن عوام کی پھوپھی تھین اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا انکی خالہ ہین۔ ہجرت کے بعد مہاجر مسلمانون مین سب سے پہلے یہی پیدا ہوے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خرمے کو اپنے دہن مبارک مین چباکر انکے تالو مین ملا اسلئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن سب سے پہلے انکے پیٹ مین گیا۔ نبی صلے اللہ

علیہ وسلم نے انکے نانا ابو بکر کے نام اور کنیت پر انکا نام اور کنیت رکھی - یہ ابو عمر کا کلام تھا - انکی والدہ نے جب ہجرت کی ہے تو یہ پیٹ میں تھے - اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ہجرت کے بعد یہ حمل میں آئے - ہجرت سے دس مہینے بعد پیدا ہوے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوے ان کی پیدایش کے وقت تمام مسلمانون نے اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے اسوجہ سے کہ یہود کہا کرتے تھے کہ ہمنے مسلمانون پر جادو کر دیا ہے اب انکے اولاد نہ ہوگی - انکی پیدایش سے خدا نے یہود کی بات جھوٹی کر دی یہ بڑے نمازی روزہ دار بہادر تھے - جب یہ سات آٹھ برس کے ہوے انکے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ انکو بیعت کے واسطے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے - رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو تے دیکھکر تبسم فرمایا پھر انسے بیعت لی - انھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد اور حضرت عمر وغیرہم سے روایت کی ہے - اور انکے بھائی عروہ اور انکے دونون صاحبزادے عامر عباد اور عبیدہ سلمانی اور عطا بن رباح اور شعبی وغیرہم نے انسے روایت کی ہے ہمین ابو محمد قاسم بن علی بن حسن دمشقی نے کتابتہً خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے مجھے خبر دی وہ کہتے تھے ابو الحسن بن ابی یعلی اور بنا کے دو بیٹون ابو غالب اور ابو عبد اللہ نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے ابو جعفر نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے ابو طاہر مخلص نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن سلیمان نے ہمین خبر دی وہ کہتے تھے زبیر بن ابی بکر نے ہمسے بیان کیا - انھون نے کہا عبد الملک بن عبد العزیز نے مجھسے بیان کیا انھون نے اپنے مامون یوسف بن ماجشون سے انھون نے ایک ثقہ کی سند سے روایت کی انھون نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر نے اپنے وقت کو تین راتون پر بانٹ دیا تھا ایک رات قیام کی جسمین وہ صبح تک کھڑے رہتے ایک رات رکوع کی جسمین وہ صبح تک رکوع مین رہتے ایک رات سجدہ کی جسکو وہ صبح تک سجدہ ہی مین گذارتے - احمد بن سلیمان نے کہا ہے کہ زبیر نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے سلیمان بن حرب نے مجھسے بیان کیا انھون نے یزید ابن ابراہیم تستری سے انھون نے عبد اللہ بن سعید سے انھون نے مسلم بن یناق مکی سے روایت کی انھون نے کہا کہ ابن زبیر نے ایکدن ایک (ایسا لمبا) رکوع کیا کہ میننے سورہ بقرہ اور آل عمران اور نسا اور مائدہ ختم کر دی (مگر) انھون نے سر نہ اٹھایا - ہشیم نے مغیرہ سے انھون نے قطن بن عبد اللہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ مینے ابن زبیر کو ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک بلا افطار برابر روزہ رکھتے دیکھا ہے جب افطار کی رات آتی تو دودھ کا ایک پیالہ منگواتے پھر روغن کی ایک قعب منگوا کر دودھ پر چھوڑ دیتے پھر ایلوا منگوا کر چھڑکتے اسکے بعد اسکو پی جاتے - دودھ سے قوت حاصل ہوتی روغن سے پیاس مرجاتی - ایلوے سے آنتون کے دہن کھلجاتے - ابو الفضل بن ابو الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلے موصلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ابو خیثمہ نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے یحیی بن سعید نے ہمسے بیان کیا انھون نے محمد بن عجلان سے انھون نے عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو

سلہ معلوم ہوا کہ اس قدر کثرت عبادت ممنوع نہیں ہے بشرطیکہ نفس متحمل ہو سکے ۱۲

عبداللہ بن زبیر نے عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے ہمراہ افریقہ مین جہاد کیا تھا جرجیر افریقہ کا بادشاہ ایک لاکھ بیس ہزار فوج لیکر مسلمانون کے مقابلہ کو آیا مسلمانون کی تعداد صرف بیس ہزار تھی مسلمان متحیر ہوئے۔ عبداللہ نے (دشمنون پر) ایک نگاہ ڈالی دیکھا کہ جرجیر اپنے لشکر سے باہر نکلا ہے۔ عبداللہ مسلمانون کی ایک جماعت اپنے ہمراہ لیکر بادشاہ کو مارنے کے ارادے سے چلے اور جاتے ہی اسکو مار ڈالا اور انھین کے ہاتھون یہ مہم فتح ہوئی۔ انھون نے جنگ جمل مین اپنے والد حضرت زبیر کے ہمراہ حضرت علی سے مقابلہ کیا تھا حضرت علی کہا کرتے تھے کہ زبیر برابر ہم مین یعنے اہلبیت مین رہے یہانتک کہ انکے بیٹے کا نشو نما ہوا۔ انھون نے حضرت معاویہ کے انتقال کے بعد انکے بیٹے یزید کی بیعت سے انکار کیا یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو انکی طرف بھیجا اسنے مدینہ کا محاصرہ کرلیا اور اہل مدینہ کے ساتھ بہت ظلم کیا جو واقعہ حرہ کے نام سے مشہور ہے۔ پھر ابن زبیر سے لڑنیکے واسطے مکہ کی طرف بڑھا اور رستہ مین مرگیا۔ اور اپنی جگہہ پر حصین بن نمیر سکونی کو مقرر کیا حصین نے مکہ پہونچکر ابن زبیر کو گھیر لیا یہ حصار ۲۶ محرم سنہ ۶۴ھ مین ہوا تھا اور اسی حصار مین خانہ کعبہ اور حضرت اسمعیل بن ابراہیم خلیل اللہ کے مینڈھے کے سینگ جو انکے فدیہ مین آیا تھا جلگئے۔ یہ محاصرہ یزید کے مرنے تک برابر قائم رہا یزید کا انتقال نصف ربیع الاول سنہ ۶۴ھ مین ہوا۔ اسکے بعد حصین نے عبداللہ کو بلایا تاکہ انسے بیعت کرے اور انکو ساتھ لیکر شام کو جائے اور جو کچھ مکہ اور مدینہ کے واقعات مین انسے دونون مین کشت وخون ہوا ہے درگذر کیجائے۔ ابن زبیر نے اسکو نامنظور کیا اور کہا کہ مین خون نہ معاف کرونگا۔ حصین نے کہا خدا تمہارا برا کرے کون شخص تمکو ہوشیار وعقلمند خیال کرسکتا ہے۔ مین تو تمکو خلافت کیواسطے بلاتا ہون اور تم مجھے لڑائی کیطرف بلاتے ہو۔ عبداللہ بن زبیر کی بیعت خلافت یزید کے مرنیکے بعد ہوئی۔ اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان انکے مطیع ہوے۔ انھون نے خانہ کعبہ کو نئے سر سے بنوایا اور (مقام) حجر کو کعبہ کی بنا مین داخل کردیا۔ جب ابن زبیر شہید ہوئے عبدالملک ابن مروان نے حکم دیا کہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی پھر بنا دیا جائے اور (مقام) حجر کعبہ کی بنا سے نکال دیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اور ابتک اُسی طرح موجود ہے۔ ابن زبیر کی خلافت عبدالملک بن مروان کی تخت نشینی تک رہی جب عبدالملک اپنے باپ کی جگہہ پر بیٹھا اور مصر وشام مین پورا تسلط ہوگیا تو عراق پر فوج کشی کی اور مصعب بن زبیر کو قتل کر ڈالا اور حجاج بن یوسف کو حجاز کیطرف روانہ کیا اسنے جاکر یکم ذالحجہ سنہ ۷۲ھ کو عبداللہ بن زبیر کا محاصرہ کرلیا اور خود لوگون کو حج کرایا خانہ کعبہ اور صفا ومروہ کا طواف نہین کیا جبل ابوقبیس پر منجنیق قائم کی وہان سے مسجد حرام پر پتھر مارتا تھا جبتک ابن زبیر شہید نہوئے برابر محاصرہ قائم رکھا۔ نصف جمادی الاخری سنہ ۷۳ھ مین عبداللہ بن زبیر شہید ہوگئے۔ عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ پر حصار سخت ہوا قتل سے دس دن پہلے اپنی والدہ اسماء کے پاس آئے وہ بیمار پڑی تھین عبداللہ نے اپنی مان سے کہا کہ مرنے مین راحت ہے انھون نے عبداللہ کو جواب دیا کہ شاید تمنے موت کی آرزو میرے واسطے کی ہے مین مرنیکو اسوقت تک ہرگز نہین پسند کرتی جبتک مجھے تمہاری دو حالتون مین سے ایک نہ ظاہر ہوجائے یاتو تم شہید ہو اور مین تمپر صبر کرکے خدا کے یہان ثواب کی مستحق ہون اور یا تم دشمن

پر کامیاب ہوا اور میری آنکھ کو ٹھنڈک نصیب ہو عبداللہ یہ کلام سنکر نہیں ٹہرے جسدن عبداللہ شہید ہونگے اسدن اپنی والدہ کے پاس گئے انھون نے کہا کہ (بیٹا) مرنے سے ڈرکر کسی ایسے امر کو ہرگز نہ گوارا کرنا جسمین ذلت ہو بخدا عزت کے ساتھ تلوار کی مار کھانا ذلت کے کوڑون سے بہتر ہے - پھر عبداللہ دشمن کے لشکر کی طرف گئے اور تنہا حرم مین لڑنے لگے جس طرف رخ کرتے تھے اسطرف شامیون کے پیر اوکھڑ جاتے تھے (اسی اثنا مین) ایک پتھر صفا کی طرف سے آیا اور عبداللہ کی پیشانی پر لگا اور خون بہا اور یہ شعر پڑھا

ولسنا علے الاعقاب تدمی کلومنا ولکن علے اعقابنا یقطر الدم

اسکے بعد لوگ انکے اوپر ٹوٹ پڑے اور انکو شہید کرڈالا - جب شامیون نے انکو شہید کیا تکبیر کہی عبداللہ بن عمر نے کہا انکی پیدایش کے وقت تکبیر کہنے والے وفات پر تکبیر کہنے والون سے بہتر تھے - یعلے بن حرملہ نے بیان کیا ہے کہ جب عبداللہ بن زبیر کی شہادت کے بعد مین مکہ مین آیا (دیکھا کہ) عبداللہ کی والدہ (جو دراز قد بوڑھی نابینا تھین) پکڑا کر آئین اور حجاج سے کہا کیا اوس سوار (یعنے عبداللہ بن زبیر) کے اترنے کا وقت نہین آگیا - حجاج نے انسے کہا کہ اس منافق کا انھون نے کہا خدا کی قسم وہ منافق نہ تھا بلکہ وہ بڑا روزہ دار نمازی صلہ رحم کرنیوالا تھا حجاج نے کہا تم لوٹ جاؤ تم سٹھیا گئی ہو انھون نے کہا خدا کی قسم مین سٹھیائی نہین ہون مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے کہ قبیلہ ثقیف مین جھوٹا اور ہلاک کرنے والا ہوگا سو جھوٹے کو ہم دیکھ چکے اور ہلاک کرنیوالا تو ہے - جھوٹے سے مراد مختار بن ابی عبید ہے - ابن زبیر کو سچ تھے - ابن عمر عبداللہ کے پاس سے گذرے یہ سولی پر لٹکے ہوئے تھے انھون نے ٹھہر کر سلام کیا اور انکے حق مین دعاے خیر کی اور کہا بخدا جس امت کے برے تم ہو وہ امت کیا ہی اچھی ہے - یہ ابن عمر نے اسوجہ سے کہا کہ شامی عبداللہ بن زبیر کو برے برے نامون مثل ملحد منافق وغیرہ کے یاد کیا کرتے تھے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زغب ایادی - ابو زرعہ دمشقی نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہین اور دوسرون نے انکے صحابی ہونے سے انکار کیا ہے - عبدالرحمن بن عائذ نے انسے روایت کی ہے انھون نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ جو شخص مجھپر قصداً جھوٹ باندھے چاہئے کہ اپنا ٹھکانا آگ مین کرے - ضمرہ بن حبیب نے بھی انسے روایت کی ہے - انھون ہی نے قیس بن ساعد کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے - تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی - قریشی اسدی - انکی والدہ قریبہ بنت ابی امیہ بن مغیرہ ام المومنین ام سلمہ کی بہن تھین - یہ عبداللہ سرداران قریش سے تھے - یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دربان تھے لوگون کو آپ سے اجازت لادیا

کہ اللہ ترجمہ ہماری ایڑیون پر ہمارے زخمون کا خون نہین گرتا - بلکہ ہمارے قدمون پر گرتا ہے

لادیا کرتے تھے۔ ابوبکر بن عبدالرحمن اور عروہ بن زبیر نے انسے روایت کی ہی۔ ابراہیم بن محمد فقیہ اور اسمعیل بن علی وغیرہما نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہارون بن اسحق ہمدانی نے ہمسے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدہ بن سلیمان نے بیان کیا انھون نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن زمعہ سے روایت کی انھون نے کہا کہ مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ ایکدن (حضرت صالح علیہ السلام کی) ناقہ اور اوسکے مارنے والے کا ذکر کر رہے تھے اسی ذکر مین آپ نے فرمایا کہ اونٹنی مارنے کیواسطے قوم کا ایک شخص مستعد ہوا جو زمعہ کی طرح شریر و قوت ور تھا۔ پھر عورتون کا ذکر کرنے لگے کہ تم مین سے بعض اپنی عورتون کو مثل غلامون کے کوڑون سے مارتے ہین اور شاید دوسرے وقت اوسی سے ہمبستر ہون پھر لوگون کو خروج ریح پر ہنسنے کی بابت نصیحت کی کہ تم اس بات سے ہنستے ہو جسکو خود کرتے ہو۔ ابو زمعہ اسود بن مطلب کی کنیت ہے جو بدر کی لڑائی مین بحالت کفر مارا گیا یہ اسود ان لوگون مین سے تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استہزا کیا کرتے تھے جنکی بابت یہ آیت نازل ہوئی (انا کفیناک المستہزئین یعنی ہم تمکو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہنسی کرنیوالون سے بچالینگے۔ عبداللہ عثمان کے ہمراہ یوم الدار مین شہید ہوے۔ ابو احمد عسکری نے اسکو ابو احسان زیادی کی روایت سے بیان کیا ہے۔ عبداللہ کے ایک بیٹا یزید نامی تھا جو واقعہ حرہ مین مسلم بن عقبہ مری کے ہاتھ سے شہید ہوا۔ تینون نے انکا تذکرہ لکھا ہی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زمل جہنی سلیمان بن عبداللہ جہنی نے اپنے چچا ابو مسیحہ بن ربعی سے انھون نے ابن زمل جہنی سے روایت کی ہی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے ستر بار سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ ان اللہ کان توابا فرماتے اس حال مین آپ دو زانون (بیٹھے) ہوتے اور انھون نے ابن زمل کا خواب بھی نقل کیا ہے جو انھون نے دیکھا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور دونون نے انکا نام عبداللہ بن زمل بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے انکا نام ضحاک بن زمل (جہنی) بیان کیا ہے لیکن یہ دونون قول صحیح نہین ہین کیونکہ عبداللہ تابعی ہین اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن زمل اور ضحاک تبع تابعی ہین صحیح یہ ہے کہ ابن زمل کا نام معلوم نہین اور یہ عبداللہ اور ضحاک دونون کے سوا ہین واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر عسکری نے انکو افراد مین بیان کیا ہے۔ ابوبکر بن ابو علی نے حماد بن سلمہ کی سند سے انکو بیان کیا ہی انھون نے عطا بن سائب سے انھون نے عبداللہ بن زہیر سے روایت کی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص خرچ کرتا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہی یعنی ایک درہم بعوض سات سو درہم کے۔ ابو موسیٰ نے انکو ابن مندہ پر استدراک کیا ہے۔ ابن مندہ نے بھی انکو ذکر کیا ہے مگر انھون نے (بجاے ابن زہیر کے) ابو زہیر لکھا ہی۔ یہ بعض راویون کا

وہم ہے جنہون نے اسمین غلطی کی یا لکھنے والون سے سہو ہوگئی یا یہ کہ بعض راویون نے انکو انکے والد کی طرف منسوب کیا ہو اور دوسرون نے انکے بیٹے کو انکی تعریف مین ذکر کردیا ہو انسے روایت کرتے ہین عنوان دو قرار دیئے ہین لیکن بیان دونون کا ایک ہی ہے ۔ ہم اسکو بعد کے عنوان مین انشاء اللہ ذکر کرینگے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابو زہیر ۔ انکے بیٹے نے انسے روایت کی ہے اور یہ درست نہین ہے اسکی اسناد مین اختلاف ہے ۔ علی بن عاصم نے عطا بن سائب سے انھون نے زہیر بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے ۔ علی بن عاصم نے اسکو عطا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور یہ وہم ہے ۔ اس حدیث کی اسناد مین عطا بن سائب پر اختلاف واقع ہوا ہے یہ ابن مندہ کا کلام تھا ۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور انھون نے اسکو علی بن عاصم کی روایت سے انھون نے عطا بن سائب سے انھون نے زہیر سے انھون نے اپنے والد سے متصل کرکے بیان کیا ہے انھون نے (یعنی ابو نعیم نے) کہا ہے کہ ٹھیک وہی ہے جو ہمسے محمد بن علی نے اپنی سند سے منصور بن ابی الاسود سے انھون نے عطا بن سائب سے انھون نے ابو زہیر ضبعی سے انھون نے ابو بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مین خرچ کرنا مثل خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ہے یعنی ایک درہم سات سو درہمون کے برابر ۔ ابو عوانہ اور ابن عیینہ نے اسکو عطا سے منصور کی روایت کی طرح بیان کیا ہے ۔ وہم کرنیوالے نے جو کچھ علی بن عاصم سے انھون نے عطا سے انھون نے زہیر سے انھون نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ بالکل غلط ہے ۔ اور یہ ابو زہیر ہے ابو کا لفظ گر گیا اور صحیح یون ہے کہ ابو زہیر نے عبداللہ بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی وہم کرنیوالے نے (غلطی سے) یہ کہا کہ زہیر بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی ۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید ۔ خاندان بنی جشم مین حارث بن خزرج سے ہین انصاری خزرجی حارثی انکی کنیت ابو محمد ہے ۔ یہ ابو عمر کا بیان ہے ۔ عبداللہ بن محمد انصاری نے کہا ہے کہ ثعلبہ انکے آباء مین نہین ہین یہ تو عبداللہ بن زید بن عبد ربہ بن ثعلبہ بن زید بن حارث ہین ۔ اور ثعلبہ بن عبد ربہ عبداللہ بن زید کے چچا ہین جنکو نسب بیان کرنیوالون نے انکے نسب مین داخل کر دیا اور یہ محض خطا ہے ۔ ابن مندہ اور ابن کلبی اور ابو نعیم نے انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین ۔ اور ثعلبہ کو ثابت رکھا ہے ۔ عبداللہ بیعت عقبہ اور بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے

ہوئے۔ انہیں کو اذان خواب میں دکھائی گئی تھی جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ عبداللہ کے خواب کے مطابق اذان دیا کریں۔ انکا خواب پہلے سال ہجری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد نبوی بنانے کے بعد ہوا تھا۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن زید سے روایت کی انھوں نے کہا کہ ہم نے جب صبح کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انسے اپنا خواب عرض کیا آپ نے فرمایا یہ سچا خواب ہے پس تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو کیونکہ وہ تمسے بلند آواز ہیں اور جو کچھ تمسے خواب میں کہا گیا ہے وہ بلال کو بتاؤ تاکہ وہ اوسکو پکار کر کہدیں پس جب عمر بن خطاب نے نماز کی ندا حضرت بلال سے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور کہا اس ذات کی قسم جسنے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب میں دیکھا جیسا کہ انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ اسکو یاد رکھو۔ محمد بن عیسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن زید وہ ابن عبد ربہ ہیں۔ اور ہم کوئی صحیح حدیث انکی روایت سے بجز اس ایک حدیث کے نہیں جانتے ہیں۔ اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی کی روایت سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں اور یہ یزید بن تمیم کے چچا ہیں۔ اور زید بن ثعلبہ بن حارث یعنی عبداللہ کے والد کے بیان میں گذر چکا ہے کہ انکے بیٹے عبداللہ نے اپنا تمام مال خیرات کر دیا تھا۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا بیان عبداللہ کے نسب میں کہ خاندان جشم بن حارث بن خزرج سے ہیں صرف ابو عمر کا وہم ہے (کیونکہ) وہ تو زید بن حارث بن خزرج کی اولاد سے ہیں۔ ابن اسحاق نے بیعت عقبہ کے شرکا کے بیان میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن رواحہ پر انھوں نے اور عبداللہ ابن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن حارث بن خزرج اور زید ابن حارث بن خزرج (یہ دونوں یعنی جشم بن حارث اور زید بن حارث) ہمنے بیان کئے ہیں (اسنے حبیب بن اساف بن عتبہ بن عمرو بن خدیج بن جشم اور عبداللہ بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید ابن حارث بن خزرج شریک (بدر) ہوئے۔ اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب اسیطرح بیان کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہو گیا کہ عبداللہ بنی جشم سے نہیں ہیں۔ ابو عمر کو اس وجہ سے دھوکا ہوا کہ انھوں نے ابن اسحاق کو دیکھا کہ انھوں نے لکھا ہے کہ خاندان بنی جشم بن حارث اور زید بن حارث سے حبیب (شریک بدر) ہوئے۔ اور انکو جشم کی طرف منسوب کر دیا پھر کہا اور عبداللہ بن زید پس ابو عمر نے انکو بھی بنی جشم سے خیال کر لیا اور اگر وہ تامل کرتے تو انکو معلوم ہو جاتا کہ وہ زید کی اولاد سے ہیں نہ جشم کی اولاد سے واللہ اعلم۔ ابو عمر نے اسی نسب کو جسکو ہمنے شروع میں بیان کیا ہے عبداللہ سے نقل کر کے بیان کیا ہے (مگر) انکے نسب میں ثعلبہ کا نام گر گیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جہنی۔ انکی حدیث کی سند میں اعتراض ہے۔ حرام بن عثمان نے معاذ بن عبداللہ بن حبیب سے انھوں نے عبداللہ بن زید جہنی سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (جو شخص) چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالو اگر (دوبارہ) چوری کرے اسکا

پیر کاٹ ڈالو اگر تیسری بار چوری کرے اوسکا (دوسرا) ہاتھ کاٹ ڈالو اگر چوتھی مرتبہ چوری کرے اسکا (دوسرا) پیر کاٹ ڈالو اگر پھر بھی چوری کرے گردن مار دو۔ حرام نے معاذ بن عبد اللہ سے اسیطرح روایت کیا ہے۔ اور دوسروں نے انکی مخالفت کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے عبد اللہ بن زید کو بیان کرکے کہا ہے کہ انکی حدیث کی اسناد میں اعتراض ہے۔ ابن مندہ نے اس حدیث کو محمد بن یحیی مازنی کی روایت سے انھوں نے حرام سے انھوں نے معاذ سے انھوں نے عبد اللہ ابن حبیب سے انھوں نے عبد اللہ بن زید سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالو الخ یحیی نے حرام سے انھوں نے معاذ سے ایسا ہی بیان کیا ہے اور درست یوں ہے کہ معاذ بن عبد اللہ بن حبیب نے عبد اللہ بن بدر جہنی سے روایت کی جیسا اوپر گذر چکا

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن صفوان بن صباح ابن طریف ذہلی۔ انکا نسب عبد اللہ بن حارث بن زید کے بیان میں گذر چکا ہے۔ دارقطنی نے انکو اپنی سند سے سیف سے [illegible] انھوں نے عمر سے انھوں نے کعب بن خطیم سے انھوں نے بلال بن ابی بلال ضبی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ عبد الحارث بن زید ضبی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا نسب بیان کیا آپنے انکو دعوت اسلام کی یہ مسلمان ہوگئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم عبد اللہ ہو نہ عبد الحارث انھوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ درست فرمایا نہیں ہے پرہیزگاری مگر خدا کے بچانے سے اور نہیں ہے کوئی عمل مگر توفیق سے اور ثواب کیواسطے کام کرنا سب سے زیادہ درست ہے اور عذاب سے ڈرنا سب سے زیادہ زیبا ہے خدا کی پروردگاری سے ہم راضی ہیں اور ہم اوسکے حکم تک پہونچے تاکہ ہم اوسکے وعدہ سے حصہ پاویں اور اوسکے عذاب سے بچیں پھر یہ گھر لوٹ گئے اور ہجرت نہیں کی۔ ابو موسی نے اسکو بیان کیا ہے۔ میں کہتا ہوں ابو موسی نے اس نام کو اس مقام پر اور عبد اللہ بن حکیم کے تذکرہ میں بیان کیا ہے اور بعینہ یہی روایت موسی نے سیف سے انھوں نے [illegible] سے روایت کی ہے اور ابو عمر نے اسکو عبد اللہ بن حارث کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ عبد اللہ بن زید ہیں جیسا کہ ابو موسی نے اسکو ذکر کیا ہے اور ماکولا اور ابن حبان اور ابن کلبی وغیرہم نے انکی موافقت کی ہے۔ ابو عمر نے شاید عبد الحارث کو دیکھا ہو اسکو عبد اللہ بن حارث خیال کرلیا لیکن معلوم نہیں کہ ابو موسی نے اسکو دو بیان کیوں قرار دیا ہے۔ غایۃ الامر یہ کہ انکے والد میں اختلاف واقع ہوا ہو۔ حالانکہ قبیلہ ضبہ کا ذکر کچھ اتنا بڑا بھی نہ تھا جسمیں تین شخص عبد الحارث نام کے ہوں جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلکر عبد اللہ کردیا ہو

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عاصم بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم ابن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ ابن ام عمارہ

کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو محمد انکی کنیت ہے۔ ابو عمر نے انکے والد کے بیان میں انکا نسب بیان کیا ہے۔ بعض جگہ کچھ اختلاف بھی کیا ہے جسکو ہم وہیں بیان کر چکے ہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ احد وغیرہ میں شریک تھے اور بدر میں نہ تھے اور یہی صحیح ہے۔ خلیفہ بن خیاط وغیرہ کے بیان کے موافق یہی مسیلمہ کذاب ملعون کے قاتل ہیں مسیلمہ نے انکے بھائی کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا تھا جسکو ہم ذکر کر چکے ہیں پس عبداللہ کی یہ خواہش ہوئی کہ اپنے بھائی کا بدلہ لیں (چنانچہ) جب انھوں نے انکو مسیلمہ کے مارنے میں وحشی کا شریک کر دیا وحشی نے مسیلمہ کو حملہ کر کے گرا دیا اور عبداللہ نے تلوار سے اسکو مار ڈالا۔ عبداللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث کی ہے اور انکے بھتیجے عباد بن تمیم اور یحییٰ بن عمارہ اور واسع بن حبان وغیرہم نے انسے روایت کی ہے۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم حریری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق برمکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن نجیت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو کریب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن ابی زائدہ نے بیان کیا انھوں نے شعبہ سے انھوں نے حبیب بن زید سے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے عبداللہ بن زید سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے وضو کیا اور دونوں کانوں کا مسح کیا۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن محمد نے بیان کیا انھوں نے ابن جریج سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھے ابن خدیج نے خبر دی انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے روایت کی انھوں نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پیر پر پیر رکھے چت لیٹے دیکھا ہے۔ مالک اور یونس اور ابن جریج اور یحییٰ بن سعید اور معمر اور عبداللہ بن عمر اور ابراہیم بن سعد وغیرہم (جیسے سفیان) نے اس حدیث کو ابن شہاب سے روایت کیا ہے اور عبدالعزیز بن ماجشون نے انکی مخالفت کی ہے انھوں نے کہا ہے کہ زہری نے محمود بن ولید سے انھوں نے عباد بن تمیم سے انھوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے (لیکن) پہلا قول صحیح ہے۔ عبداللہ بن زید واقعہ حرہ ۶۳ھ زمانہ یزید میں شہید ہوے۔ تینوں نے انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عمرو بن مازن۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسباب پر مقرر تھے۔ یونس نے ابن اسحاق سے روایت کی انھوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کو لوٹے آرہے تھے آپکے ہمراہ اسباب غنیمت تھا جسپر عبداللہ بن زید بن مازن مقرر تھے۔ یہ ابن مندہ کا کلام ہے۔ ابو نعیم نے اسکو نقل کر کے کہا ہے کہ انھوں نے اسمیں وہم و تصحیف کی ہے۔ وہم تو یہ کہ وہ عبداللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہیں۔ اور تصحیف یہ کہ نفل جو انفال کا مفرد ہے اور جسکے معنی عطیہ کے ہیں اسکو نقل سے

جسکے انکی سواری اور عورتون کے پیچھے بدل دیا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدر سے مدینہ کی واپسی مین غنائم کی دیکھ بھال انکے سپرد کی تھی۔ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا باب الگ مین عبداللہ بن کعب کے بیان مین ذکر کیا ہے۔ لیکن ابو نعیم کا قول درست ہے ابو عمر اور ابن کلبی وغیرہ ہمانے انکی موافقت کی ہے۔ علاوہ اسکے ابن مندہ کو اس بارے مین کچھ معذوری بھی ہے کیونکہ ابن اسحاق نے بواسطہ یونس بن بکیر کے عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بدر سے لوٹتے ہوئے مدینہ آرہے تھے اور جو مال غنیمت آپکو ملا تھا وہ ساتھ تھا اس مال کی حفاظت کیلئے عبداللہ بن زید بن عمرو بن مازن کو آپنے مقرر کیا تھا ابن مندہ نے جو کچھ سنا اوسکو نقل کر دیا مگر ہمین بھی کلام نہین کہ ابن مندہ نے نقل کی الفاظ کو بدلکے نقل کر دیا ہو واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سابط بن ابی حمیضہ بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح۔ قریشی جمحی مکی انکا نسب انکے بیٹے عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط نے روایت کی ہے۔ بعض لوگون نے جو انکے بیٹے کو عبداللہ بن سابط لکھدیا ہو انھون نے دادا کی طرف منسوب کر دیا ہو۔ تابعین کے اسی طبقہ مین ہین۔ اکثر لوگ انکو ابن سابط اور بعض لوگ عبدالرحمن ابن سابط کہتے ہین۔ انکے والد عبداللہ صحابی ہین۔ اور بعض علما نے نسب یہ بیان کیا ہو کہ عبداللہ اور عبدالرحمن فرزندان سابط دونون بھائی بھائی ہین۔ اور دونون صحابی نہین ہین دونون فقیہ تھے۔ زبیر اور انکے چچا مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن سابط کی مان اور انکے بھائیون عبداللہ اور ربیعہ اور موسی اور فراس اور عبیداللہ اور اسحاق۔ اور حارث کی مان ام موسی بنت جواعور کی بیٹی تھین۔ اعور کا نام خلف بن عمرو بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا اور ام موسی کا نام ہاضرتھا۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط بڑے تابعین مین تھے اور فقیہ تھے۔ انسے ابن جریج وغیرہ نے روایت کی ہے انکے والد عبداللہ بن سابط کا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہو۔ قریش کے قبیلہ بنی جمح کے مشہور صحابی اور مشہور نسب کے آدمی ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عامر۔ کنیت انکی ابو خیثمہ ہے۔ انصاری ہین۔ ہمنے انکا تذکرہ عامر کے نام مین بھی کیا ہو۔ یہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہین۔ سہل بن ابی خیثمہ کے والد ہین۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالے کنیت کے باب مین کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ بن عائش بن قیس بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس۔ انصاری اوسی ہین ابن کلبی نے انکا تذکرہ اسی طرح بیان کیا ہو اور کہا ہے کہ اصل مین یہ قبیلہ بلی سے ہین۔ عویم بن ساعدہ کے بھائی ہین مدینہ کے رہنے والے

ابن کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ... تھے۔ انسے سمرہ بن جندب نے روایت کی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ابن بکر ایسا ہوں انسے چاہیے کہ مدینہ سے لیکر انکو چلا جائے۔ کیونکہ مدینہ خدا کی زمینوں میں بلحاظ پانی کے سب سے کم ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ انکی وفات سنہ [illegible] ہجری میں ہوئی۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ساعدہ ہذلی۔ کنیت انکی ابو محمد ہی۔ انھوں نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے سنہ [illegible] ہجری میں انکی وفات ہوئی انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے۔ ابن مندہ نے عبداللہ بن ساعدہ انصاری کا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہے کہ سنہ [illegible] ہجری میں انکی وفات ہوئی۔ ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں انکا تذکرہ ابو موسی نے کیا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم۔ انسے عبادہ بن نسی نے روایت کی ہو کہ انھوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کتاب۔ خدا (یعنی توراۃ) میں ایک محمد کرنیوالی امت کا ذکر پاتے ہیں۔ بعد اسکے انھوں نے ایک طویل حدیث ذکر کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبد العزی۔ انکی والدہ عاتکہ بنت اسود بن مطلب بن اسد تھیں۔ بزرگ شخص تھے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔ اور کہا ہو کہ ہمارے بعض مشائخ نے انکا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہو۔ یہ فاطمہ بنت ابی حبیش کے بھتیجے ہیں بہت بعید معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحابی ہوں۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی سائب۔ ابو سائب کا نام صیفی بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ قریشی ہیں مخزومی ہیں۔ قاری ہیں۔ انسے اہل مکہ نے قرأت حاصل کی تھی اور انہیں کی قراءت کے موافق مجاہد وغیرہ قرآن پڑھتے تھے۔ یہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور وہیں عبداللہ بن زبیر کی شہادت سے کچھ پہلے وفات پائی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے آقا تھے اور بعض نے کہا ہے کہ مجاہد کے آقا قیس بن سائب تھے۔ ابن کثیر نے قرآن مجاہد سے پڑھا۔ اور مجاہد نے عبداللہ بن سائب سے پڑھا۔ ہشام بن محمد کلبی نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ زمانہ جاہلیت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک رہتے تھے۔ اور واقدی نے کہا ہو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک سائب بن ابی سائب تھے اور اور لوگوں نے کہا ہے کہ آپ کے شریک قیس بن سائب تھے۔ ہر ایک کے متعلق حدیث وارد ہوئی ہے اور یہ اختلاف مجاہد سے شروع ہوا ہے۔ یہ کلام ابو عمر کا تھا اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ عبداللہ بن سائب بن ابی سائب عابدی مخزومی قاری قبیلہ قارہ کے ہیں۔

کنیت انکی ابو عبد الرحمن ہے - ہمین ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہوذہ بن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن جریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عباد ابن جعفر نے ایک حدیث بیان کی جسکی سند ابو سلمہ بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن سائب تک پہونچائی کہ عبد اللہ بن سائب کہتے تھے مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین فتح مکہ کے دن حاضر ہوا - آپ نے صحن خانہ کعبہ مین نماز پڑھی اور اپنی نعلین مبارک اتار کر بائین جانب رکھ لین - پھر آپ نے سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی - جب حضرت موسی یا عیسی (علیہما السلام) کا ذکر آیا آپکو کھانسی آئی اور آپ نے رکوع کر دیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان کہ یہ عبد اللہ قاری ہین قبیلۂ قارہ سے - یہ ان دونون کے الفاظ تھے - قارہ ایک مشہور قبیلہ ہے جسکی طرف ان کی نسبت کی جاتی ہے - قارہ کا نام اثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ ابن مدرکہ بن الیاس بن مضر ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انکا نام دیش بن محلم بن غالب بن عابدہ بن یثیع بن ملیح بن ہون بن خزیمہ ہے - اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہے لہذا انکی طرف نسبت قاری تشدید یا کے ساتھہ ہونا چاہئے حالانکہ ایسا نہین ہے اور یہ عبد اللہ بنی مخزوم سے ہین قبیلہ قارہ سے نہین ہین - اور یہ قاری ہمزہ کے ساتھہ (یعنے قرائت سے) ہے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہے پھر ابن مندہ اور ابو نعیم انکو مخزوم کی طرف منسوب کرتے ہین اور باوجود اسکے انکو قبیلہ قارہ سے بھی بتلاتے ہین - واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ - جہنی ہین - انکا شمار اہل بصرہ سے ہے - ان سے انکے بیٹے مسلم نے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مین تمکو تین باتون (یعنی قیل و قال اور کثرت سوال - اور بربادی مال) سے منع کرتا ہون انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ - ہمدانی ہین - مجہول شخص ہین - انکو ابن ابی خیثمہ نے صحابہ مین ذکر کیا ہے - محمد بن مہاجر نے محمد بن سعد سے انھون نے عبد اللہ بن سبرہ ہمدانی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپاہج ہو جانے کی وجہ سے تندرست آدمیون کی طرح کام نکر سکتا ہو اور پہلے وہ اچھے کام کرتا تھا تو خدا اسکی اپاہجی کو اسکے گناہون کا کفارہ کر دیگا اور اسکے اعمال زائد رہینگے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے - ابو عمر کہتے ہین کہ یہ عبدی ہین قبیلۂ عبد القیس سے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

سدوسی ہین - تمیر سدوسی کے بیٹے ہین - انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبد اللہ سدوسی سے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے - انکا ذکر اپنے مقام پر انشاء اللہ تعالے آئیگا -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سراقہ۔ بن معتمر بن انس بن اذاہ بن ریاح بن عبد اللہ ابن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔ انکا نسب کلبی نے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کے نسب میں معتمر اور عبد اللہ کے درمیانی نام گرادئیے ہیں۔ یہ قریشی ہیں۔ عدوی ہیں اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس [illegible] مل جاتے ہیں۔ یہ عمرو بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ ان دونون کی والدہ امنہ بنت عبد اللہ بن عمیر بن اہیب بن [illegible] ابن اسحاق اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بن سراقہ اور انکے بھائی عمرو بدر میں شریک ہوئے تھے [illegible] ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ عبد اللہ بدر میں نہیں شریک ہوئے اور احد اور اسکے بعد کے مشاہد میں شریک ہوئے۔ انکو ابو عمر نے نقل کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے موسی بن عقبہ سے انھون نے ابن شہاب سے نقل کرکے انکا بدر میں شریک ہونا بیان کیا ہے۔ عمران قطان نے قتادہ سے انھون نے عقبہ بن وشاح سے انھون نے عبد اللہ بن سراقہ سے انھون نے [illegible] اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا (رمضان میں) پچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہو تو پانی ہی سہی۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے عمران کی روایت کو محمد بن بلال تک نقل کیا ہے۔ انھون نے عمران سے انھون نے قتادہ سے انھون نے عقبہ سے انھون نے عبد اللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (رمضان میں) پچھلے کو ناشتہ ضرور کرو کچھ نہو تو پانی ہی سہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سرجس۔ مزنی ہیں۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گوشت اور روٹی کھائی تھی۔ اور آپ نے انکے واسطے استغفار کیا تھا۔ انکا شمار بصریون میں ہے۔ ان سے عاصم احول اور قتادہ نے روایت کی ہے۔ عاصم کہتے ہیں کہ عبد اللہ ابن سرجس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ اور یہ صحابی نہ تھے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ انکا صحابہ میں بغیر اختلاف کے ذکر ہے۔ اور یہ ان لوگون کے مذہب پر بھی صحابی ہونے میں لقا اور رویت اور سماع کو کافی سمجھتے ہیں صحابی ہیں لیکن عاصم نے میرے خیال میں صحابیت سے اس معنی کو لیا ہو جسکی طرف تھوڑے سے علما گئے ہیں۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی بن مذہب نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے عاصم سے انھون نے عبد اللہ بن سرجس سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سفر کرتے فرماتے "اے اللہ تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور گھرون میں خلیفہ ہے۔ اے خدا سفر میں ہمارے ساتھ رہ۔ ہمارے پیچھے ہمارے گھر کی کفالت کر خدا سفر کی سختی اور لوٹنے کے

رنج سے اور آسانی کے بعد سختی سے پناہ مانگتا ہون"۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ ازدی ہین۔ شامی ہین۔ ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبردی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے بحیر بن سعد سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے عبداللہ بن سعد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے مجھکو ملک فارس اور وہان کی عورتین اور لڑکے اور ہتھیار اور مال عنایت کئے۔ اور خدا نے مجھکو روم اور وہان کے لڑکے اور ہتھیار عنایت کئے۔ اور قبیلہ حمیر سے میری مدد کی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبداللہ بن سعد انصاری کے تذکرے مین لکھا ہے اور ان دونون نے اس تذکرے کو نہین لکھا۔ اور ابو عمر نے دونون تذکرون کو لکھا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ اسلمی ہین۔ مدنی ہین۔ انکی روایت واقدی کے پاس ہے انھون نے ہشام بن عاصم اسلمی سے انھون نے عبداللہ ابن سعد اسلمی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مسافت رات مین اسقدر طے ہوتی ہے جتنی دن مین نہین ہوتی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد۔ انصاری ہین۔ حرام بن حکیم کے چچا ہین۔ اور بعض لوگ انکو حرام بن معاویہ کا چچا بتاتے ہین۔ انکا شمار شامیون مین ہے۔ بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ یہ جنگ قادسیہ مین شریک ہوئے تھے اور یہ اسدن مقدمۃ الجیش کے سردار تھے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو انکے بھتیجے حرام بن حکیم اور خالد بن معدان نے نقل کیا ہے۔ ہمین ابو احمد بن عبدالوہاب ابن علی صوفی نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبردی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معاویہ نے علاء ابن حارث سے انھون نے حرام بن حکیم سے انھون نے اپنے چچا عبداللہ ابن سعد انصاری سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے کہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اُن چیزونکو) پوچھا جنسے غسل واجب ہوتا ہے اور یہ کہ اگر غسل کے بعد پھر رطوبت نکلے (تو کیا پھر غسل کرنا چاہئے) آپ نے (اُن چیزونکو بیان کرکے جنسے غسل واجب ہوتا ہے میرے دوسرے سوال کے جواب مین) فرمایا کہ وہ رطوبت مذی ہے اور ہر مرد کے مذی نکل آتی ہے تم اسکی وجہ سے اپنی شرمگاہ دہو ڈالا کرو اور جس طرح نماز

نماز کے واسطے وضو کرتے ہو وضو کر لیا کرو۔ بقیہ بن ولید نے بحیر ابن سعد سے انھون نے خالد بن معدان سے انھون نے عبداللہ بن سعد انصاری سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے مجھکو ملک فارس اور اور وہان کی عورتین اور لڑکے اور ہتھیار اور اموال عنایت کیئے اور خدا نے مجھکو ملک روم اور وہان کے لڑکے اور ہتھیار اور مال دیا اور قبیلۂ حمیر سے میری مدد کی،، ابو احمد عسکری نے انکو ذکر کیا ہے اور انکو قبیلہ عنبر کے خاندان تمیم سے بیان کیا ہے اور انکو ذویب بن شعثم بن قرط عنبری کا بھائی بتایا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے انکے تذکرہ مین اس حدیث کو نہین ذکر کیا ہے اور انکا جنگ قادسیہ مین شریک ہونا اور انسے خالد بن معدان اور حرام بن حکیم کا روایت کرنا ذکر کیا ہے۔ فارس اور روم کی حدیث کو عبداللہ بن سعد ازدی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو اسی مقام پر ذکر کیا ہے اور ان کے سوا کہین کا ذکر نہین کیا۔ اور ابو عمر نے انکو دو تذکرون مین بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن خیثمہ بن مالک بن حارث بن نحاط بن کعب ابن عمرو۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہین اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ کلبی اور ابن حبیب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بیٹے ہین سعد بن خیثمہ بن حارث بن مالک بن کعب بن نحاط بن کعب بن حارثہ بن سلم بن امری القیس بن مالک بن اوس کے۔ یہ اور انکے والد اور دادا صحابی ہین۔ ان کے والد بدر کے دن اور دادا احد کے دن شہید ہوئے۔ ابن مبارک نے رباح بن ابی معروف سے انھون نے مغیرہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عبداللہ بن سعد بن خیثمہ انصاری سے پوچھا وہ کیا تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احد مین شریک ہوئے تھے،، انھون نے جواب دیا ہان اور بیعت عقبہ مین بھی۔ اور اسوقت مین اپنے والد کا ردیف تھا۔ اور بشر بن سری نے رباح سے انھون نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عبداللہ سے پوچھا وہ کیا تم بدر مین شریک تھے،، انھون نے جواب دیا ہان بلکہ بیعت عقبہ مین بھی اور مین اسوقت اپنے والد کے پیچھے سوار تھا۔ ابو عمر کہتے ہین کہ روایت مین اسی طرح بدر کا لفظ ہے لیکن ابن مبارک احفظ اور اضبط ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ اس حدیث کو ابو عامر عقدی اور ابو احمد زبیری اور ابو داؤد طیالسی اور ابو عاصم نے رباح بن ابی معروف سے نقل کیا ہے اور سبھون کی روایتون مین ہے کہ مین نے عبداللہ سے پوچھا کیا تم بدر مین شریک ہوئے تھے؟ انھون نے جواب دیا ہان بلکہ بیعت عقبہ مین بھی، اور مین اسوقت اپنے والد کا ردیف تھا،،

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ ابن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ قریشی ہین۔ عامری ہین

یہ قریش ظواہر مین سے ہین قریش بطاح مین سے نہین ہین - انکی کنیت ابو یحیٰی ہے - عثمان بن عفان کے رضاعی بھائی ہین انکی والدہ نے حضرت عثمان کو دودھ پلایا تھا - یہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوے - اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی اور آپکی خدمت مین یہ کتابت کیا کرتے تھے - پھر یہ مرتد ہوکر مشرکین مکہ سے مل گئے تھے اور ان سے بیان کیا کہ مین محمد کو جس طرح چاہتا تھا پھیر دیتا تھا وہ مجھکو عزیز حکیم لکھاتے ہین مین پوچھتا کیا علیم حکیم وہ کہتے ہان ہر ایک ٹھیک ہے - جب مکہ فتح ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ کے مار ڈالنے کا حکم دیا - اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردون مین چھپے ہوے ملین - عبداللہ ابن سعد عثمان بن عفان کے پاس بھاگ کر گئے اور عثمان نے انکو پوشیدہ کر دیا یہانتک کہ جب مکہ مین اطمینان ہوگیا وہ انکو لیکر آپ کی خدمت مین حاضر ہوے اور آپ سے امان کے خواستگار ہوے - آپ بہت دیر تک خاموش رہے - پھر آپ نے درخواست منظور کر لی - جب عثمان چلے گئے آپ نے اپنے گرد و پیش والون سے فرمایا مین اس وجہ سے خاموش تھا تاکہ تم مین سے کوئی شخص اٹھکر اسکی گردن اڑا دے - ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے میری جانب کیون نہ اشارہ کیا - آپ نے جواب دیا کہ نبی کی آنکھ کو خائن نہونا چاہئیے " اور یہ اسی دن مسلمان ہوگئے اور پھر اسلام پر ثابت قدم رہے اور پھر انسے کوئی ایسی بات نہین ظاہر ہوئی جس سے انکو ملامت کی جاتی - یہ قریش کے دانشمندون اور بزرگون مین سے ہین - پھر حضرت عثمان نے سنہ ۲۵ھ مین انکو مصر کا سردار مقرر کیا - اور خدا نے انکے ہاتھ پر افریقہ کو فتح کیا فتح بہت بڑی تھی - اسمین سوار کو تین ہزار مثقال سونا ملا اور پیادہ کو ایک ہزار مثقال "

اس فتح مین انکے ساتھ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص شریک تھے - یہ خاندان بنی عامر بن لوی کے شہسوارون مین تھے اور فتح مصر کے دن عمرو بن العاص کے میمنہ پر تھے - اور اس جگہ انکی جتنی لڑائیان ہوئین ان سب مین شریک رہے - جب حضرت عثمان نے انکو مصر کا عامل مقرر کیا اور عمرو کو معزول کر دیا تو وہ حضرت عثمان پر اعتراض کرنے لگے اور انکی مخالفت اور انکے انتظام بگاڑنے مین کوشان ہوے عبداللہ بن سعد نے افریقہ کے بعد سرزمین نوبہ مین حبشیون سے جنگ کی اور انھون نے انکو ایسا پست کر دیا جسکا اثر آج تک باقی ہے - اور انھون نے جہاد سواری سمندر مین روم تک کیا تھا - اور جب لوگون نے حضرت عثمان پر نرغہ کیا تو یہ مصر مین سائب بن ہشام بن عمرو عامری کو اپنا خلیفہ کرکے حضرت عثمان کے پاس حاضر ہونیکے ارادے سے چلے - ادہر سائب پر محمد ابن ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن امیہ اموی نے غلبہ کرکے وہان سے انکو ہٹا دیا اور خود مصر کے سردار بن گئے - اور جب عبداللہ بن سعد لوٹ کر آئے محمد بن حذیفہ نے انکو فسطاط مصر کے

اندر داخل ہونے سے روکا۔ وہ عسقلان چلے گئے اور وہین اقامت کی یہانتک کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے۔
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے فتنون سے بچنے کے لئے رملہ مین سکونت اختیار کی اور انتقال کر گئے۔ ہم اُن لڑائیون
اور واقعات کو تاریخ کامل مین کامل طور سے درج کر چکے ہین۔ عبداللہ بن سعد نے دعا کی تھی کہ اے خدا میرا آخری
عمل نماز کو کرنا۔ چنانچہ انھون نے (ایکدن) فجر کی نماز پڑھی پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ اور والعادیات پڑھی اور دوسری
مین سورہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھی اور داہنی طرف سلام پھیرنے کے بعد بائین طرف سلام پھیرتے تھے کہ انتقال
کر گئے۔ انھون نے نہ حضرت علیؓ کی بیعت کی اور نہ حضرت معاویہؓ کی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ صفین مین حضرت معاویہؓ کے
ساتھ شریک ہوئے تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ نہین شریک ہوئے اور یہی صحیح ہے انکی وفات عسقلان مین ہوئی
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ افریقہ مین۔ ۳۶ھ مین یا ۳۷ھ مین انکا انتقال ہوا۔ اور بعض کا قول ہے کہ حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ
تک زندہ رہے اور ۵۹ھ مین انتقال کیا۔ لیکن پہلا قول اصح ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون کہ ابن مندہ
اور ابو نعیم نے انکے نسب مین غلطی کی ہے کیونکہ ان دونون نے حبیب کو حارث پر مقدم کر دیا ہے حالانکہ یہ بالکل بے اصل ہے
پھر ان دونون نے بیان کیا کہ جذیمہ بیٹے ہین نصر بن مالک کے حالانکہ وہ مالک کے بیٹے ہین۔ پھر انھون نے کہا کہ وہ
قریشی ہین خاندان بنی معیص سے اور یہ دوسرا وہم ہے کیونکہ حسل معیص بن عامر کے بھائی ہین۔ انکے باپ اور بیٹے نہ
تھین ہین۔ اور صحیح یہ ہے کہ حارث کو حبیب پر مقدم کرنا چاہیئے۔ زبیر بن بکار جو انساب قریش کے بہت بڑے ماہر
ہین انکا بیان ہے کہ عامر بن لوی بن غالب سے حسل بن عامر اور معیص بن عامر پیدا ہوئے۔ اور حسل بن عامر سے
مالک بن حسل پیدا ہوئے اور مالک بن حسل سے نصر اور جذیمہ بن مالک بن حسل پیدا ہوئے۔ پھر زبیر نے نصر بن مالک
کی اولاد کو ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ جذیمہ یعنی شحام بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی سے حبیب پیدا ہوئے اور یہی
حبیب ابن شحام ہین۔ اور حبیب بن جذیمہ سے حارث پیدا ہوئے اور حارث بن حبیب سے ربیعہ اور ابو سرح پیدا ہوئے
اور ابو سرح بن حارث بن حبیب بن جذیمہ بن مالک بن حسل سے سعد پیدا ہوئے اور سعد سے عبداللہ بن سعد پیدا ہوئے
اور یہ عبداللہ حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ ابن زبیر کے کلام کا ماحصل ہے۔ اور اسی طرح ابن کلبی نے بیان کیا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن سفیان بن خالد بن عبید شاعر بن سالم بن مالک بن سالم بن عوف۔ انکی کنیت ابو سعد ہے احد اور اسکے
بعد کے مشاہد مین شریک ہوئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ تبوک سے واپسی مین انتقال کر گئے۔ بنو عوف
بن خزرج کا بیان ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے قمیص کا کفن دیا۔ انکا تذکرہ غسانی نے ابن قداح

سے نقل کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن معاذ۔ اشہلی ہین۔ انکی اولاد نہین ہے۔ انکا تذکرہ غسانی نے عدوی سے نقل کرکے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعدی۔ انکے والد کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ اور بعض وقدان اور بعض عمرو بن وقدان بیان کرتے ہین اور یہی صحیح ہے۔ اور وقدان بیٹے ہین عبدشمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کے قریشی ہین۔ عامری ہین۔ انکے والد کو سعدی اسوجہ سے کہتے ہین کہ انھون نے قبیلۂ سعد بن بکر مین دودھ پیا تھا۔ یہ اور سہیل بن عمرو عبدشمس مین ملجاتے ہین۔ انکی کنیت ابو محمد ہے۔ عطاء خراسانی نے عبداللہ بن محیریز سے انھون نے عبداللہ بن سعدی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین اپنی قوم کے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا مین اُن سب مین سب سے کمسن تھا۔ وہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور اپنی حاجتین پوری کین اور مجھکو فرودگاہ پر چھوڑ دیا۔ پھر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے حاجت ہے۔ آپ نے پوچھا تمھاری کیا حاجت ہے مین نے عرض کیا ہجرت منقطع ہوگئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب کفار سے لڑائی ہوتی رہیگی ہجرت منقطع نہوگی۔ انکی وفات ۵۰ھ مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن عاصی بن امیہ بن عبدشمس بن عبدمناف۔ قریشی ہین۔ اموی ہین۔ انکی والدہ صفیہ بنت عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھین۔ انکا نام جاہلیت مین حکم تھا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے انھون نے جواب دیا کہ حکم۔ آپ نے فرمایا تمھارا نام عبداللہ ہے۔ یہ جاہلیت مین لکھنا جانتے تھے اسوجہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ اہل مدینہ کو لکھنا سکھادین۔ یہ اچھے کاتب تھے۔ بدر مین شہید ہوے۔ زبیر کہتے ہین کہ غزوۂ موتہ مین شہید ہوے۔ اور ابو معشر نے بیان کیا ہے کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوے اور یہی زیادہ مشہور ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان۔ ازدی ہین۔ شامی ہین۔ حمص مین رہتے تھے۔ انسے عثامہ بن قیس نے روایت کی ہے (اور یہ دونون صحابی ہین) کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا کے واسطے ایک دن روزہ رکھے خدا اسکو دوزخ سے بقدر سو برس کے راہ کے دور کردیتا ہے۔ عبداللہ بن سفیان کہتے ہین کہ مین تم سے وہی بیان کرتا ہون جسکو

نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ قریشی ہین۔ ہاشمی ہین۔ انکا ذکر صحابہ مین ہے لیکن انکا صحابی ہونا اور آپکو دیکھنا صحیح نہین ہے۔ انکی روایت کردہ حدیث کو شعبہ نے سماک سے انھون نے عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے (اور یہ کبیر السن تھے) کہ انھون نے کہا ایک یہودی کچھ خرمے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر تھے وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا آپ نے خولہ بنت حکیم سے خرمے قرض لیکر اوسکو دیدیئے الی آخرہ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد الاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر ابن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ سلمہ بن عبد الاسد کے بھتیجے ہین اور ہبار بن سفیان کے بھائی ہین۔ ان دونون نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ یرموک مین شہید ہوے۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ ابو سلمہ بن عبد الاسد کے چچا زاد بھائی ہین۔ اور صحیح یہ ہے کہ ابو سلمہ عبداللہ کے چچا ہین

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابجی سفیان۔ انکو ابن ابی عاصم نے ذکر کیا ہے۔ ہمین یحییٰ ابن محمود ثقفی نے اجازۃً اپنی سند سے احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معمر بن سلیمان نے زید بن حبان سے انھون نے ابو امیہ سے انھون نے مجاہد سے انھون نے عبداللہ بن سفیان سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ظہر سے پہلے) قبل زوال آفتاب کے چار رکعتین پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسگھڑی آسمان کے دروازے کھلتے ہین اسوجہ سے مین دوست رکھتا ہون کہ میرا کوئی نیک عمل آسمان مین چڑھے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو سفیان ثقفی۔ عروہ بن زبیر نے سفیان بن عبداللہ ثقفی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اس روایت مین سفیان بن عبداللہ کا اپنے والد سے راوی ہونا صحیح نہین ہے۔ بلکہ یہ روایت خود سفیان سے درست ہو جاتی ہے بغیر والد کے ذکر کے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلام بن حارث - اسرائیلی ہین - انصار کے حلیف تھے - قبیلہ بنی قینقاع سے ہین - یہ یوسف بن یعقوب علیہما السلام کی اولاد سے ہین - انکا نام جاہلیت مین حصین تھا جب یہ مسلمان ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا - یہ اسوقت مسلمان ہوے ہین جب آپ مدینہ ہجرت کرکے آئے تھے - انسے انکے دونون بیٹون یوسف اور محمد اور انس بن مالک اور زرارہ بن اوفی نے روایت کی ہے ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون سے ابو عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن سعید کندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو محیاۃ یعنے یحیی بن یعلے نے عبدالملک بن عمیر سے انھون نے عبداللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت کرکے بیان کیا - انھون نے بیان کیا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو باغیون نے شہید کرنا چاہا، عبداللہ بن سلام آئے - حضرت عثمان نے انسے پوچھا تم کیون آئے ہو؟ انھون نے جواب دیا کہ تمہاری مدد کو آئے ہین - حضرت عثمان نے کہا "لوگون کے پاس جاکر اُن کو مجھسے ہٹا دو اور تمہارا باہر رہنا میرے واسطے تمہارے اندر رہنے سے بہتر ہے" پھر عبداللہ بن سلام لوگون کے پاس گئے اور کہا "اے لوگو میرا نام جاہلیت مین فلان تھا پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبداللہ رکھا - اور میری بابت قران مین بہت سی آئتین نازل ہوئی ہین - وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنۢ بَنِىٓ إِسۡرَٰٓءِيلَ عَلَىٰ مِثۡلِهِۦ فَـَٔامَنَ وَٱسۡتَكۡبَرۡتُمۡ میری حق مین نازل ہوئی ہے" اور یہ آیت بھی میرے ہی بابت ہے کہ قُلۡ كَفَىٰ بِٱللَّهِ شَهِيدَۢا بَيۡنِى وَبَيۡنَكُمۡ وَمَنۡ عِندَهُۥ عِلۡمُ ٱلۡكِتَٰبِ" بیشک خدا کے (غضب کی) تلوار میان مین ہے اور فرشتے تمہارے اس شہر کی مجاورت کرتے ہین جس مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نازل ہوے - سو تم اس شخص کے قتل مین خدا سے ڈرو خدا کی قسم اگر تم انکو قتل کر ڈالوگے تو فرشتے تمہاری ہمسائگی سے بھاگ جائینگے - اور خدا کی بند تلوار تم لوگو پر کھنچ جائیگی پھر قیامت تک میان مین نہوگی" باغیون نے کہا اس یہودی کو مار ڈالو - اور ان لوگون نے حضرت عثمان کو شہید کر ڈالا - راوی کہتا ہے ہمین ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے معاویہ سے انھون نے ابن صالح سے انھون نے ربیعہ سے انھون نے یزید سے انھون نے ابو ادریس خولانی سے انھون نے زید بن عمیرہ سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا جب معاذ بن جبل کی وفات کا وقت آیا - لوگون نے اُنسے کہا اے ابو عبدالرحمن ہمکو وصیت کیجیے - انھون نے کہا مجھکو اٹھاکر بٹھالو - پھر انھون نے کہا کہ علم اور ایمان کے مرتبہ کو جو شخص طلب کرتا ہے اُنکو پالیتا ہے - اور تم علم کو چار شخصون (عویمر یعنے ابوالدرداء اور سلمان فارسی اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن سلام) کے پاس طلب کرنا

"عبد اللہ بن سلام وہ شخص ہیں جو یہودی تھے پھر مسلمان ہوئے۔ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ زرارہ بن اوفی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آئے، میں بھی آپ کے دیدار کرنے والوں میں گیا۔ جب میں نے آپ کا چہرہ دیکھا پہچان لیا کہ آپ جھوٹے نہیں ہیں۔ اور سب سے پہلے میں نے آپ سے جو کلام سنا وہ یہ تھا کہ "سلام کو پھیلاؤ اور کھانا کھلاؤ اور صلۂ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھو۔ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو" عبد اللہ بن سلام کی وفات سنہ ۴۳ھ میں ہوئی۔ اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ بن عمیر یعنے عبد اللہ بن ابی حدرد۔ اسلمی ہیں۔ معززین صحابہ میں سے تھے۔ انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لشکروں کا سردار مقرر کیا کرتے تھے۔ انکا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ صرف ابو احمد نے انکی صحابیت اور سماعت حدیث سے انکار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انکے والد صحابی اور صاحب روایت تھے۔ لیکن یہ انکی غلطی اور وہم ہے واللہ اعلم۔ مدائنی کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن ابی حدرد کی کنیت ابو محمد تھی۔ انکی وفات سنہ ۷۱ھ میں بعمر ۸۱ سال ہوئی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بلوی ہیں۔ عجلانی ہیں۔ انصاری اوسی ہیں یہ قبیلۂ بلی سے ہیں اور انکے حلف انصار کے قبیلۂ بنی عمرو بن عوف سے تھے۔ انکی کنیت ابو محمد تھی۔ انکی والدہ انیسہ بنت عدی تھیں۔ یہ بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شہید ہوئے۔ انکو ابن زبعری نے شہید کیا تھا یہ ابن اسحاق وغیرہ کا کلام تھا۔ دارقطنی اور ابن ماکولا کا بیان ہے کہ سلمہ جب شہید ہوئے تو یہ اور مجذر بن زیاد دونوں ایک ہی عبا میں لپیٹ کر سلمہ کے اونٹ پر اٹھا آئے۔ اور سلمہ کی والدہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ میرا بیٹا عبد اللہ بن سلمہ بدری تھا اور احد میں شہید ہوا میں چاہتی ہوں کہ اوسکو لے آؤں تاکہ اوسکی نزدیکی سے مانوس رہوں" آپ نے انکو لانے کی اجازت دی عبد اللہ بہت ہی جسیم تھے اور مجذر بہت ہی دبلے پتلے، لیکن اونٹ پر دونوں برابر رہے۔ لوگوں کو ان دونوں کے حال سے بہت تعجب ہوا۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کے عمل نے ان دونوں میں مساوات کر دی۔ (ابن اسحاق نے ان لوگوں کے بیان میں (جو بدر میں شریک ہوئے) ذکر کیا ہے

کہ انصار کے قبیلہ اوس سے عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن عدی بن عجلان بنی عبید بن زید کے حلیف (شریک بدر ہوئے) اور احد میں شہید ہوئے۔ موسی ابن عقبہ بیان کرتے ہین کہ عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن حارث بن زید قبیلہ بنی عجلان سے ہین۔ انصاری ہین۔ بدر مین شریک ہوئے۔ لیکن انھون نے انکا بلوی ہونا نہین بیان کیا۔ حالانکہ بنو عجلان بلوی ہین۔ اور یہ سب کے سب بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلمہ۔ مرادی ہین۔ تابعی ہین کوفہ کے رہنے والے ہین۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ انھون نے زمانہ جاہلیت پایا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سلیط۔ انکے والد بدری تھے۔ اور انکے صحابی ہونے مین اعتراض ہے۔ یہ مدینہ کے باشندے ہین انھون نے پالو گدھون کے گوشت کھانیکی ممانعت مین حدیث روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیمان بن اکیمہ۔ لیثی ہین۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہے۔ محمد ابن عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ سے حدیث سنتا ہون لیکن جس طرح مین سنتا ہون اسکو اسی طرح نہین ادا کرسکتا۔ بلکہ کوئی حرف گھٹ بڑھ جاتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ جب تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال نکرو اور ٹھیک ٹھیک معنی بیان کردو تو کچھ حرج نہین ہے پھر اسکا ذکر حسن (بصری) کے سامنے ہوا۔ انھون نے کہا اگر یہ نہوتا تو ہم حدیث نہ بیان کرتے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم نے ابن مندہ کا کلام ذکر کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی روایت ولید بن سلمہ طبرانی نے یعقوب سے انھون نے عبد اللہ بن سلیمان بن اکیمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ اور اسکا ذکر حرف سین مین گذر چکا ہے لہذا ابو نعیم اور ابن مندہ کے بیان پر نہ سلیمان صحابی ہون گے نہ عبد اللہ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سنان۔ مزنی ہین۔ ابن ابی خیثمہ بیان کرتے ہین کہ عبد اللہ بیٹے ہین عمرو بن سنان بن نبیشہ بن سلمہ کے خاندان بنی لاطم بن عثمان بن عمرو سے۔ یہ علقمہ بن عبد اللہ مزنی کے والد ہین۔ بصرہ مین فروکش ہوئے۔ انکو ابن مندہ

ہو نے عبداللہ بن عمرو کے نام مین ذکر کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر جذامی ہین۔ انکی کنیت ابو الاسود تھی۔ ان کے والد سندر زنباع بن سلامہ جذامی کے غلام تھے سندر اور انکے بیٹے عبداللہ صحابی ہین۔ انسے انکے بیٹے اور ابو الخیر یعنے مرثد بن عبداللہ مزنی اور ربیعہ بن لقیط نے روایت کی ہے۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ابو الخیر نے انسے بیان کیا کہ انھون نے ابن سندر سے سُنا وہ کہتے تھے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلۂ اسلم کو خدا سلامت رکھے اور قبیلۂ غفار کو خدا بخشدے اور قبیلۂ تجیب نے خدا اور اُسکے رسول کی دعوت کو قبول کیا۔ ابو الخیر نے پوچھا اے ابو الاسود کیا تمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو قبیلہ تجیب کا ذکر کرتے ہوے سنا ہے! انھون نے جواب دیا ہان، ابو الخیر نے پوچھا کیا لوگون نے تمسے اسکی روایت کی ہے انھون نے کہا ہان، اور عبداللہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ انکے والد زنباع جذامی کے غلام تھے انھون نے اِنکے والد کو خصی کرڈالا اور اُنکی ناک کاٹ لی۔ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے حال بیان کیا۔ آپ نے زنباع کو سخت ملامت کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف۔ انصاری ہین۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوے تھے۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے۔ انکی والدہ امیمہ تھین جو حسان بن وحداح کی زوجیت مین رہ چکی تھین۔ انھین کے بارے مین آیت ”اذا جاءک المومنات یبایعنک“ نازل ہوئی۔ اسکی روایت ابن وہب نے ابن لہیعہ سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے کی ہے کہ اُنکو یہ خبر پہونچی ہے۔ اور صحیح یہ ہے کہ عبداللہ اپنے والد سہل بن حنیف سے روایت کرتے ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ذکریا بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبیداللہ بن عمر نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انھون نے عبداللہ بن سہل بن حنیف سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا انھون نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے خدا کی راہ مین جہاد کرنے والے یا مکاتب کی انکی خلاصی مین مدد کی خدا اسکو اس دن سایہ مین رکھیگا جس دن اسکے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہوگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم

سے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن رافع - انصاری ہیں - اشہلی ہیں خاندان بنی زعورا بن عبدالاشہل سے - اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبیلۂ غسان سے ہیں اور بنی عبدالاشہل کے حلیف ہیں - ابو عمر کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے انکا نسب اسطرح بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل بن زید بن عامر بن عمرو بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری ہیں - اوسی ہیں - پہلے نسب کو ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور انھوں نے بیان کیا ہے کہ ابن اسحاق اور موسی بن عقبہ نے انکو ان لوگوں میں ذکر کیا ہے جو قبیلۂ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل اور اوسکے حلفا میں سے بدر میں شریک ہوے ہیں - ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے اُن لوگوں کے ناموں میں جو قبیلۂ انصار کے خاندان بنی عبدالاشہل سے بدر میں شریک ہوے) روایت کی ہے کہ عبداللہ بن سہل شریک بدر تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے ابو موسی نے ابو نعیم سے انکی سند سے ابن شہاب تک روایت کر کے بیان کیا - کہ یہ بدر میں شریک ہوے اور انہیں ابو موسی نے بیان کیا کہ تنہا ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور ممکن ہے کہ جنکا ذکر ہم نے رافع بن سہل کے تذکرہ میں کیا ہے کہ وہ خیبر میں شہید ہوے یہی ہوں - ابو موسی کا کلام ختم ہو گیا - ابن اسحاق نے اُن لوگوں کے بیان میں جو غزوۂ خندق میں شہید ہوے ذکر کیا ہے کہ عبداللہ بن سہل اشہلی بھی انہیں شہداء خندق میں تھے - واللہ اعلم - میں کہتا ہوں کہ میرا گمان ہے کہ جس نسب کو ابو عمر نے بعض لوگوں سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ پہلا نسب نہیں ہے اسوجہ سے کہ پہلا نسب خاندان عبدالاشہل سے ہے اور یہ خاندان بنی عمرو بن جشم بن حارث سے اور عمرو عبدالاشہل کے بھائی ہیں - اور اکثر کم اولاد والے بھائی کے لڑکے نامی بھائی کی طرف منسوب کر دیئے جاتے ہیں - اور ہم اس قسم کی بہت سی مثالیں اسی کتاب کے متعدد مقاموں پر ذکر کر چکے ہیں واللہ اعلم - اور یہ عبداللہ وہ نہیں ہیں جنکا تذکرہ اس تذکرہ کے بعد آویگا کیونکہ جنکا ذکر اس تذکرہ کے بعد ہے وہ عبداللہ بن سہل بن زید ہیں جو عتیبہ کے بھتیجے ہیں خاندان بنی حارثہ بن حارث بن خزرج سے - یہ اور جنکا ذکر ابو عمر نے کیا ہے حارث بن خزرج میں لکھا ہے ہیں ہیں یا تو یہ عبداللہ ان دونوں سے علیحدہ ہیں اور یا دونوں ایک ہیں) اختلاف نسب سے الگ الگ ہو گئے ہیں اور انکا نسب انکے بھائی رافع بن سہل کے تذکرہ میں گذر چکا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید۔ انصاری ہین۔ حارثی ہین۔ یہود نے خیبر مین انکو شہید کر ڈالا تھا۔ یہ عبد الرحمن کے بھائی اور حویصہ اور محیصہ کے بھتیجے ہین۔ اور انہین کی وجہ سے قسامت ہوئی تھی۔ ابن مندہ نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہون نے ابن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے بشیر بن ابی حبشان یعنے بنی حارثہ کے غلام سے انھون نے سہیل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا کہ عبد اللہ بن سہل خیبر مین شہید ہوئے۔ یہ خیبر اپنے ساتھیون کے ساتھ گئے تھے وہ لوگ خرمے خریدنے گئے تو یہ ایک چشمہ مین ملے انکی گردن توڑ کر کسی نے انکو اوسمین ڈالدیا تھا۔ ان لوگون نے ان کو دفن کیا۔ پھر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو انکے حال سے آگاہ کیا اور حدیث کو آخر تک بیان کیا۔ اسکی روایت امام مالک نے موطا مین ابو لیلے یعنے عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن سہل سے انھون نے سہل بن حنیف سے کی ہے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہے۔ ابو نعیم کہتے ہین کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے یونس کی سند سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے بشیر بن ابی حبشان سے (یعنے بنی حارثہ کے غلام سے) انھون نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے۔ انھون نے اس سند مین دو جگہ غلطی کی ہے ایک ابی حبشان مین۔ حالانکہ وہ یسار ہے۔ اور باتفاق بشیر یسار کے لڑکے ہین۔ اور دوسری سہل بن حنیف مین۔ حالانکہ وہ سہل بن ابی حثمہ ہین۔ اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے۔ اور تعجب ہے کہ انھون نے امام مالک کی حدیث کو شہادت مین پیش کیا کہ اسکو امام مالک نے موطا مین ابو لیلی سے انھون نے سہل بن حنیف سے نقل کیا ہے باوجودیکہ موطا مین اسکے برخلاف ہے۔ کیونکہ انھون نے سہل بن ابی حثمہ کو ذکر کیا ہے۔ اور سہل بن حنیف کا اس حدیث مین نام بھی نہین۔ مین کہتا ہون کہ جو مین نے بیان کیا ہے اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے کتاب المغازی مین نقل کیا ہے کہ وہ بشیر بن یسار ہین۔ جس طرح کہ اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے پھر مین نہین جانتا کہ ابن مندہ کو کہان سے دہوکا ہو گیا شاید کاتب نے یسار کو کسی سنا تھہ لکھدیا ہو۔ جسکو انھون نے حارثیان کر لیا ہو۔ لیکن موطا کی حدیث اسکی خبر ہمین فتیان جوہری نے اپنی سند سے قعنبی تک دی۔ انھون نے مالک سے انھون نے ابو لیلی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سہل سے انھون نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی ہے کہ انکو انکی قوم کے بڑے لوگون نے خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ دونون مصیبت کی وجہ سے خیبر گئے اور محیصہ نے آکر خبر دی کہ

عبد اللہ بن سہل مار کر چشمہ میں ڈالدیئے گئے - یہودیون نے آکر کہا کہ خدا کی قسم ہمین نے انکو مارا ہے - پھر رقصہ آخر تک بیان کی - اور سہل بن حنیف کا اس حدیث مین ذکر تک نہین ہے - واللہ اعلم - اور امام مالک نے اسکی روایت یحییٰ بن سعید سے انھون نے بشیر بن یسار سے بھی کی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو - عامری ہین قبیلہ بنی عامر بن لوی سے - انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہے - انکے اور انکے بھائی ابو جندل کی والدہ فاختہ بنت عامر بن نوفل بن عبد مناف تھین - اور ابو تاب بن عزیز بن قیس بن سوید تیمی ان دونون کے مادر زاد بھائی تھے - ابن مندہ انکو صحابی بتاتے ہین - انھون نے انکا ذکر کتاب المغازی مین کیا ہے - انکا روایت کرنا نہین معلوم ہوتا ہے - ابن مندہ نے اسکو ابن اسحاق سے نقل کیا ہے - ابو عمر کہتے ہین کہ انکی کنیت ابو سہیل تھی - انھون نے حبشہ کو دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی - موافق بیان ابن اسحاق اور واقدی کے پھر یہ مکہ مین لوٹ کر آئے - اور انکے والد نے انکو پکڑ کر قید کیا - اور دین کے بارے مین انکو بہت ستایا مجبوراً انھون نے اپنا اسلام سے لوٹنا ظاہر کیا - حالانکہ انکا دل اسلام کی طرف سے مطمئن تھا - پھر یہ اپنے والد کے ساتھ بدر مین گئے اور یہ اپنے والد سے اپنے مسلمان ہونے کو چھپائے ہوئے تھے - اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بدر مین اُترے تو یہ بھی اپنے باپ کے پاس سے بھاگ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے - یہ بدر اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے - یہ بزرگ صحابہ مین سے ہین - اور یہ صلح حدیبیہ کے گواہون مین سے ہین - یہ اپنے بھائی ابو جندل سے بڑے تھے - انھین نے فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے والد کے واسطے امان لی تھی - انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے والد کو امان دینگے؟ آپ نے جواب دیا کہ وہ خدا کی امان سے ہے وہ ظاہر ہو جائین - پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس والون سے فرمایا کہ جو شخص سہیل بن عمرو کو دیکھے تو انکو سختی کی نگاہ سے نہ دیکھے - زندگی کی قسم ہے کہ وہ عقلمند اور شریف آدمی ہین - اور سہیل جیسا آدمی اسلام سے جاہل نہین رہ سکتا - عبد اللہ اُٹھکر اپنے والد کے پاس گئے اور انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو سے آگاہ کیا - سہیل نے کہا کہ خدا کی قسم وہ بڑا اچھا ہے اور بچپن مین نیکوکار تھے - عبد اللہ سنہ ۱۲ھ مین بعمر ۳۸ سال جنگ یمامہ مین شہید ہوئے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

❀ ❀ ❀

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل بن عمرو - ابوجندل بن سہیل کے بھائی ہیں - بدر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے صرف ابن مندہ نے انکا دوسرا تذکرہ لکھا ہے - اور انہیں ابن مندہ نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے روایت کہ انھون نے شرکاء بدر کے نامون مین بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی عامر بن لوی کے خاندان بنی مالک بن حسل سے عبداللہ بن سہیل بن عمرو شریک بدر ہوئے انتہی کلامہ - ابونعیم کہتے ہین کہ بعض متاخرین نے ان عبداللہ کو مکرر بیان کیا ہے اور انکے دو تذکرے لکھے ہین - ایک مین عبداللہ بن سہیل بن عمرو بن عبد شمس بیان کیا ہے اور دوسرے تذکرہ مین عبداللہ بن سہیل ابوجندل بن سہیل کا بھائی بیان کیا ہے حالانکہ دونون ایک ہی شخص ہین - مین کہتا ہون کہ ابونعیم کا کہنا کہ وہ دونون ایک ہی شخص ہین ٹھیک ہے لیکن انھون نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکو مکرر بیان کیا ہے اور انکے دو تذکرے لکھے ہین - حالانکہ ابن مندہ کے متعدد نسخون مین مین نے دیکھا ہے کہ انھون نے تین تذکرے انکے نام کے لکھے ہین - باوجودیکہ سب ایک ہی ہین - جنمین سے دو اوپر گذر چکے تیسرے تذکرہ کو مین اسکے بعد بیان کرتا ہون - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہیل - مہاجرین حبشہ مین سے ہین - بعض لوگ کہتے ہین کہ پہلے عبداللہ سے علحدہ ہین - اسکے قائل ابن مندہ ہین - اور انھون نے اپنی سند سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا اُن لوگون مین سے جنھون نے حبشہ کو ہجرت کی عبداللہ بن سہیل (بھی) ہین - ابن مندہ کا کلام ختم ہوگیا - مین کہتا ہون کہ یہ عبداللہ وہی پہلے اور دوسرے شخص ہین انمین کوئی (شک) شبہہ نہین ہے اور شاید ابن مندہ کو اس وجہ سے غلطی ہوئی کہ انھون نے انکا ذکر (ایک جگہ) شرکاء بدر مین دیکھا - اور مہاجرین حبشہ مین نہین دیکھا اور دوسری جگہ انکا ذکر مہاجرین حبشہ مین دیکھا تو انکو گمان ہوا کہ یہ دوسرے شخص ہین اور ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھنے مین بہت خوبی کی ہے کہ انھون نے سب کو ایک ہی تذکرہ مین بیان کر دیا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سوید - انصاری ہین - حارثی ہین قبیلہ بنی حارثہ سے - صحابی ہین - انکا شمار اہل مدینہ مین ہے - لیث بن سعد نے عقیل سے انھون نے زہری سے انھون نے ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت کی ہے کہ انھون نے عبداللہ بن سوید حارثی صحابی سے عورات ثلاثہ کے اذن کے بارے مین سوال کیا جنکا ذکر اس آیت مین

لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم الآیہ عبداللہ بن سوید نے کہا ان ان اوقات کے سوا بغیر اجازت اندر جانے مین کچھ حرج نہین ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا بیان کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین اور کہا ہو کہ یہ اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہین وہ ابو حمید ساعدی کی بی بی تھین انسے ثعلبہ بن ابی مالک نے روایت کی ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیدان سلمی- ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہو کہ لوگون نے بیان کیا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو انھون نے ابوبکر صدیق سے روایت کی ہو کہ انھون نے اُنکے پیچھے نماز پڑھی اور کہتے تھے کہ میں نے ابوبکر اور عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے بھی نماز پڑھی ہو اسکو ابن شاہین نے محمد بن سعد کاتب واقدی سے روایت کی ہو- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیلان- انکا شمار اہل کوفہ مین ہو- انسے قیس بن ابی حازم نے روایت کی- حافظ ابوعلی نیشاپوری نے انکا نام لکھا ہو- قیس نے ابن سیلان سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپنے آسمان کی طرف سر اُٹھاکر فرمایا سبحان اللہ تم لوگون پر فتنے اس طرح اتر رہے ہین جس طرح پانی برستا ہو- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو- امیر ابونصر نے بیان کیا ہو سیلان کی سین مکسور اور یائے تحتانیہ ساکن ہو وہ صحابی ہین انکی حدیث بیان بن بشر نے قیس سے انھون نے سیلان سے روایت کی ہو-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن نجدہ بن مالک بن عمرو- بنی تمیم سے ہین پھر خزرج مین داخل ہو سے سرداران انصار مین سے ہین ابن الکلبی نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن شبل سرداران انصار مین سے ایک شخص تھے اور ان لوگون مین تھے جو مقام حمص مین فروکش ہوے- بیعۃ الرضوان مین شریک تھے بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ عبداللہ عبدالرحمن بن شبل کے بھائی تھے ابن ابی عاصم اور ابوعروبہ اور ابن شاہین وغیرہم نے انکا تذکرہ لکھا ہو ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ضحاک ابن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل بن عیاش نے اپنے والد سے انھون نے ضمضم سے انھون نے زرعہ سے انھون نے شریح بن عبید سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے یزید ابن جمیر نے بواسطہ عبداللہ بن شبل کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپنے ایک شخص کا نام لیکر فرمایا کہ یا اللہ اسکو لعنت کر اور اُسکے دل کو بہت برا دل بنادے اور اُسکے پیٹ کو جہنم کی آگ سے بھردے- ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانے مین ہوئی- ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسی نے انکا تذکرہ لکھا ہو-

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل احمسی۔ انکے صحابی ہونے مین کلام ہے ۲۸ھ ہجری مین بعہد خلافت حضرت عثمان جہاد کرنے کے لیے آذربیجان گئے تھے وہان کے لوگون نے ان شرائط کو پورا کردیا جنپر حضرت حذیفہ سے اور ان لوگون سے صلح ہوئی تھی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور طبری نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شبیل غزوۂ آذربیجان مین جبکہ اُن لوگون نے نقض صلح کی ولید بن عقبہ کے لشکر کے سردار تھے پس عبداللہ نے اہل موقان اور ببر اور طیلسان پر شبخون مارا اور ان مقامات کو فتح کیا اور مال غنیمت حاصل کیا اور کچھ لوگون کو قید کیا پھر آذربیجان والون نے صلح کی درخواست کی لہذا انھون نے ان لوگون سے صلح کرلی۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شخیر بن عوف بن کعب بن وقدان بن حریش۔ نام انکا معاویہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے۔ عامری ہین کعبی ہین قبیلۂ بنی حریش سے ہین جو بنی عامر بن صعصعہ کی ایک شاخ ہے صحابی ہین بصرہ مین رہتے تھے ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے علی بن محمد بن حسین بن حسنون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنے احمد بن علی بن حسن دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین قاضی ابوالقاسم بن حسن بن علی بن منذر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی یعنے ابوعلی حسین بن صفوان بردعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خالد بن خداش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مہدی بن میمون نے غیلان بن جریر سے انھون نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین بنی عامر کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر ہوا ان لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے سردار ہین اور آپ ہمارے باپ ہین اور آپ ہمسے افضل ہین اور آپ ہمارے محسن ہین اور آپ بڑے مہمان نواز ہین غرض ان لوگون نے بہت کچھ تعریف آپ کی بیان کی آپنے فرمایا تم اپنا مطلب بیان کرو اور شیطان کے پھندے مین نہ آؤ۔ ہمین اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند سے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے قتادہ سے انھون نے مطرف بن عبداللہ بن شخیر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچے اسوقت آپ الھکم التکاثر پڑھ رہے تھے اور فرماتے تھے کہ ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال وہی ہے جو تو خیرات کرجائے یا کھاکے ختم کردے یا پہن کر ختم کردے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شداد بن اسامہ بن عمرو۔ عمرو کا مشہور نام ہاد بن عبداللہ بن جابر بن بر بن عتوارہ بن عامر بن لیث بن بکر بن

عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی ثم العتواری ہیں۔ انکے دادا کو ہاداس وجہ سے کہتے ہین کہ وہ شب کے وقت مہمانون کو راہ معلوم ہونے کی غرض سے آگ جلا دیا کرتے تھے ان عبد اللہ کے والد کو شداد بن ہاد دادا کی طرف منسوب کر کے کہتے ہین۔ یہ عبد اللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے انھون نے اپنے والد سے اور حضرت عمر سے اور حضرت علی سے روایت کی ہے۔ انسے شعبی نے اور اسمعیل بن محمد بن سعد وغیرہما نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شدیدہ۔ انکا شمار اہل طائف مین ہے انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ انسے مغیرہ بن سعید طائفی نے روایت کی ہے مغیرہ کہتے تھے مین عبد اللہ بن ابی شدیدہ کے ہمراہ ایک باغ مین گیا وہان ایک بیری کا درخت بہت بلند تھا مینے کہا کاش آپ اس درخت کو کاٹ ڈالتے انھون نے کہا معاذ اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر ضرورت کے بیری کا درخت کاٹ ڈالے اللہ اُسکے لیے جہنم مین گھر بنائیگا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ ابن قانع نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبد اللہ بن ابی شدیدہ بن عبد اللہ بن ربیعہ بن حارثہ بن حبیب بن حارثہ بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی قسی کا نام ثقیف ہے ثقفی ہین۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل۔ کنیت انکی ابو علقمہ ہے۔ انکا نسب یحیی بن یونس شیرازی نے بیان کیا ہے انکا ذکر صحابہ مین کیا جاتا ہے اور شمار انکا تابعین مین ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عمرو ہے کنیت انکی ابن ام مکتوم ہے قبیلہ بنی عبد غنم بن عامر بن لوی سے ہین۔ انکا نسب ابو موسی نے ابن شاہین سے اسی طرح نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ غزوہ بدر کے دو برس بعد ہجرت کر کے مدینہ آئے تھے انکی بینائی چلی گئی تھی غزوہ قادسیہ مین شریک تھے اور جھنڈا انھین کے پاس تھا پھر مدینہ لوٹ کر آ گئے اور وہین وفات پائی حضرت عمر کے عہد۔ انکا ذکر نہین سنا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات مین انکو مدینہ پر خلیفہ بنایا تھا انکے نام مین اختلاف ہے انکا تذکرہ عمرو بن قیس کے نام مین ہوگا اور وہین انکے نسب کی تحقیق بھی انشاء اللہ تعالی کی جائیگی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریک بن انس بن رافع بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل۔ انصاری اوسی ثم الاشہلی۔ اُحد مین اپنے والد شریک کے ہمراہ حاضر تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شفی بن رقی بن ذی العابل بن رحیب بن نحیص بن ترابد بن عجل بن عمرو بن مالک بن زید بن رعین۔ رعینی ثم العجلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں وفد بن کے گئے تھے اور وہان سے لوٹ کر یمن گئے یمن میں حضرت معاذ نے انکے لیے ایک جھنڈا باندھ دیا تھا یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو یمن میں باندھا گیا انھون نے مرتدین سے جہاد کیا انکے بھائی جبرادہ ابن شفی اسی میں شہید ہوے یہ عبداللہ فتح مصر میں شریک تھے انکا تذکرہ ہانی بن منذر نے کیا ہے اہل مصر میں یہ ایک مشہور شخص ہین قبیلۂ عجل سے ہین یہ سب حالات ابوسعید بن یونس نے لکھے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شمر خولانی۔ صحابی ہین۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ انکا شمار تابعین مین ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب ابن عبداللہ بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی زہری۔ بقول بعض یہ عبداللہ ابن شہاب زہری فقیہ کے دادا ہین اور زبیر نے کہا ہے کہ یہ دو بھائی تھے دونون کا نام عبداللہ تھا یہ عبداللہ بڑے بھائی تھے انکا نام عبدالجان تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا یہ ان لوگون میں ہین جو حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے مدینہ کی طرف ہجرت سے پہلے ہی مکہ میں انکی وفات ہو گئی تھی انکے بھائی عبداللہ اصغر غزوۂ احد میں مشرکون کی طرف تھے پھر بعد میں اسلام لائے مکہ ہی میں انکی بھی وفات ہوئی یہی ابن شہاب زہری کے دادا ہین یہ قول زبیر کا ہے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہی ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک زخمی کیا تھا اور ابن قمیہ نے آپکا رخسارہ زخمی کیا تھا اور عتبہ بن ابی وقاص نے آپکا دندان مبارک شہید کیا تھا اور زبیر نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عتبہ بن ابی وقاص کی اولاد میں جو شخص سن بلوغ کو پہونچا یا تو اُسکے منہ میں بو آنے لگی یا اُسکے دانت گر گئے یہ اُسی کی سزا تھی جو عتبہ نے آپکا دندان مبارک شہید کیا تھا بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن شہاب اصغر زہری فقیہ کے نانا تھے اور عبداللہ اکبر انکے دادا تھے اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ عبداللہ اصغر ہی حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور وہی زہری کے دادا ہین اور وہی ہین جو حبش سے لوٹ کر مکہ میں انتقال کر گئے قبل اسکے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرین اور یہ بھی روایت ہے کہ ابن شہاب زہری سے پوچھا گیا کہ کیا آپکے جد غزوۂ بدر میں شریک تھے انھون نے کہا ہان مگر مشرکون کی طرف سے واللہ اعلم انھون نے جد سے دادا مراد لیا یا نانا۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شہاب زہری - یہ انھیں عبد اللہ کے بھائی ہین جنکا ذکر پہلے ہوا یہ اُنسے چھوٹے ہین انکا ذکر اُنکے بھائی کے تذکرہ مین ہو چکا ہے جو کافی ہے شہاب بن عبد اللہ کی نسل بہت جلد ختم ہو گئی - یہ زبیر کا قول ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شباب - انکا شمار اہل حمص مین ہے - انکا نام ابن ابی داؤد نے عبد اللہ رکھا ہے خالد بن معدان نے ابن ابی بلال سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ابن شباب نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شعب کے دن اپنے تمام صحابہ کے پیچھے تھے آپکے اور دشمن کے درمیان مین آپکے چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا وہ کافرون سے لڑ رہے تھے وحشی اُنکی گھات مین بیٹھا ہوا تھا پس یکایک اُسنے انھین شہید کر دیا اللہ نے حضرت حمزہ کے ہاتھ سے اکتیس کافرون کو قتل کرایا حضرت حمزہ کو اسی وجہ سے شیر خدا کہتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی شیخ محاربی - ابن ابی داؤد نے انکا نام عبد اللہ بتایا ہے - انسے عاصم بن بحیر نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے گھر مین گئے اور آپنے فرمایا کہ اے گروہ محارب خدا انھین فتحمند رکھے تم کسی عورت کا دوہا ہوا دودھ نہ پلانا ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ابی شیخ نے اسکے سوا اور کوئی حدیث روایت نہین کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری خزرجی ثم النجاری احد مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک ہوئے اور یوم جسر مین شہید ہوئے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ بن خلف جمحی - انکا نسب انکے والد کے نام مین بیان ہو چکا ہے - انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا ایک لشکر اس گھر (یعنے کعبہ) پر چڑھائی کریگا وہ لشکر جنگل مین دھس جائیگا بعض لوگون نے اس حدیث کو مرسل قرار دیا ہے اور بعض لوگ اسکو مسند کہتے ہین - انسے بہت لوگون نے روایت کی ہے منجملہ انکے انکے بیٹے امیہ ہین - یہ ابن زبیر کے ہمراہ تھے جب حجاج نے انکا محاصرہ کیا جب ابن زبیر کی جماعت ٹوٹی تو مخالفین نے انکو امان دی ابن زبیر نے بھی انسے کہا کہ مینے اپنی بیعت سے تمکو آزاد کر دیا تم امان قبول کر لو مگر انھون نے کہا کہ واللہ مین آپکے ساتھ آپکے لیے نہ لڑتا تھا بلکہ مین تو اپنے دین کے لیے لڑتا تھا اور انھون نے امان نہ قبول کی - یہ بھی اسی دن شہید ہو گئے

جس دن عبد اللہ بن زبیر شہید ہوئے یعنی نصف جمادی الآخرہ ۷۳ھ ہجری میں حجاج نے انکا سر اور ابن زبیر کا سر اور عمارہ بن عمرو بن حزم کا سر مدینہ بھیجا وہان لوگون نے اُن سرون کو لٹکایا اور بطور مسخر اپن کے ابن صفوان کا سر ابن زبیر کے سر کے پاس رکھتے تھے کہ گویا یہ انسے کچھ آہستہ باتین کر رہے ہین بعد اُسکے پھر اُن سرون کو عبد الملک بن مروان کے پاس بھیجدیا مجاہد نے عبد اللہ بن صفوان سے روایت کی ہو کہ میتے حضرت عباس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سفارش کرائی کہ آپ میرے والد سے ہجرت کے لیے بیعت لے لین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت باقی نہین ہی حضرت عباس نے آپکو قسم دلائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے بیعت لے لی اور فرمایا کہ مینے اپنے چچا کی قسم پوری کر دی مگر فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہین رہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان - انصاری - بعض لوگ انکو صفوان بن عبد اللہ کہتے ہین اور بعض لوگ محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد کہتے ہین - داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انھون نے صفوان بن عبد اللہ یا عبد اللہ بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوکر گزرا مینے دو خرگوش شکار کیے تھے انکو لٹکائے ہوئے جارہا تھا اسکے بعد انھون نے پوری حدیث ذکر کی ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو پورا تذکرہ انکا محمد بن صفوان کے نام مین انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان خزاعی - صحابی ہین حماد بن سلمہ نے ابو سنان سے انھون نے یعلی بن شداد سے روایت کی ہو کہ عبد اللہ بن صفوان جو صحابی تھے انھون نے وصیت کی تھی کہ انکے کفن کا جو حصہ زمین سے ملا ہوا رہے وہ چاک کر دیا جائے اور انپر مٹی اچھی طرح ڈالدی جائے یہ ابن مندہ کا قول ہو اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہو کہ بعض متاخرین کا گمان ہو کہ یہ صحابی ہین مگر انھون نے انسے کوئی حدیث روایت نہین کی اور انکو ردیف عبادہ مین صفوان بن عبد اللہ لکھا ہو اور یہی حدیث بعینہ حماد سے نقل کی ہو اور کہا ہو کہ اسکو ابو سنان نے عبد اللہ بن اوس سے انھون نے صفوان بن عبد اللہ سے روایت کیا ہو - ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے انکو حدیث کے راویون مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابی ہین مگر میرے نزدیک یہ ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا صحیح نہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قدامہ تمیمی - اپنے والد صفوان کے ہمراہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوئے تھے عبد الرحمن

ابن صفوان کے بھائی ہین - یہ اور انکے والد اور انکے بھائی سب صحابی ہین جب یہ اور انکے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے تو ان دونون کا نام عبد العزی اور عبد نہم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ اور عبد الرحمن رکھا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

صنابحی - انسے عطاء بن یسار نے روایت کی ہے - ابن ابی خیثمہ نے یحیی بن معین سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے انکا نام عبد اللہ یا ابو عبد اللہ بیان کیا جاتا ہے اور اور لوگون نے انکی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو عبد اللہ کے علاوہ دوسرے شخص ہین ابو عبد اللہ کا نام عبد الرحمن ہے اور انکا نام عبد اللہ ہے - ہمین ابو الفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنی احمد بن علی ابن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مصعب بن عبد اللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے مالک بن انس نے زید بن اسلم سے انھون نے عطاء سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عبد اللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ آفتاب کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب سمت الراس پر آتا ہے تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے زوال کے بعد پھر شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب قریب غروب آتا ہے تو شیطان اس سے ملجاتا ہے اور بعد غروب کے پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے اسی وجہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات مین نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور نیز انسے عطاء نے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے گناہ اُسکے منہ سے نکلجاتے ہین اُسکے بعد پوری حدیث انھون نے ذکر کی - اور امام مالک نے موطا مین زید بن اسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے - ابو عمر نے کہا ہے کہ ابو عبد اللہ صنابحی بڑے درجہ کے تابعین مین سے ہین انکا نام عبد الرحمن بن عسیلہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین ملے اور عبد اللہ صنابحی صحابہ مین مشہور نہین ہین ابن معین نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ انکی حدیث مرسل ہے اور ایک مرتبہ کہا کہ عبد اللہ صنابحی جنسے اہل مدینہ روایت کرتے ہین ممکن ہے کہ صحابی ہون مگر میرے نزدیک وہ ابو عبد اللہ ہین نہ عبد اللہ اور ابو عیسی ترمذی نے کہا ہے کہ صنابحی جنھون نے ابو بکر صدیق سے روایت کی ہے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث نہین سنی نام انکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہے کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثین روایت کی ہین اور صنابح بن اعسر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکو لوگ صنابحی بھی کہتے ہین انکی حدیث یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مین (قیامت کے دن) سب امتون سے اپنی امت کے زیادہ ہونیکا فخر کرونگا بس تم لوگ باہم میرے بعد قتال نکرنا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

عبداللہ

ابن صیاد - انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ صائد کے بیٹا تھا اسکے والد یہودی تھے یہ نہیں معلوم کہ کس خاندان سے ہین - اسکی نسبت بعض لوگون کا خیال ہی کہ دجال تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکا تھا یک چشم تھا اور مختون تھا اُسکی اولاد مین سے عمارہ بن عبداللہ بن صیاد اچھے مسلمانون مین سے تھے سعید بن مسیب کے شاگرد تھے انسے امام مالک وغیرہ نے روایت کی ہی کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابوعیسی سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے کہ ہمسے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین معمر نے زہری سے انھون نے سالم سے انھون نے ابن عمر سے روایت کرکے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک مرتبہ ابن صیاد کی طرف ہوا آپکے ساتھ آپکے صحابہ بھی تھے حضرت عمر بن خطاب بھی تھے ابن صیاد لڑکون کے ساتھ بنی مغالہ کے ٹیلہ کے پاس کھیل رہا تھا اُس زمانے مین کم سن تھا اسے بالکل خبر نہین ہوئی یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی پیٹھ پر ہاتھ مارا اُسکے بعد پوری حدیث ذکر کی نیز ہمین ابوعیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالاعلی نے جریری سے انہون نے ابونضرہ سے انھون نے ابوسعید سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ابن صیاد ہمارے ساتھ ہوا ہم حج کر رہے تھے یا عمرہ کر رہے تھے اُسکے بعد پوری حدیث ذکر کی کہتے تھے مجھسے ابن صیاد کہتا تھا کہ میرا ارادہ یہ ہوتا ہی کہ ایک رسی لیکر درخت مین باندھون اور اُس سے گلا گھونٹ لون بوجہ اسکے کہ لوگ میری نسبت یہ یہ باتین کہہ رہے ہین کیا کوئی شخص ہی جو میرے حالات نہ جانتا ہو کیا تم نہین جانتے کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال لاولد ہوگا اسکی کوئی اولاد نہوگی حالانکہ مین مدینہ مین اپنی اولاد چھوڑ آیا ہون اور کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ دجال مکہ اور مدینہ مین داخل نہوگا مگر مین خاص مدینہ کا رہنے والا ہون اور اب مکہ جا رہا ہون ابوسعید کہتے تھے کہ اسنے اسی قسم کی بہت سی باتین کین یہانتک کہ مینے اپنے دل مین کہا کہ شاید اسپر جھوٹ جوڑا جاتا ہی پھر اسنے کہا کہ اے ابوسعید واللہ مین تمسے ایک سچی بات بیان کرتا ہون واللہ مین دجال کو پہچانتا ہون اور اُسکے والد کو بھی پہچانتا ہون اور یہ بھی جانتا ہون کہ وہ اسوقت کہان ہی مینے کہا تیری خرابی ہو - یہ تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

مین کہتا ہون کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہی کہ یہ دجال نہ تھا جیسا کہ اسی حدیث مین بیان ہوا اور اس وجہ سے کہ ابن صیاد کی وفات مدینہ مین بحالت اسلام ہوئی پس اگر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین اسلام لے آیا تھا تو صحابی ہی کیونکہ اسنے حضرت کو دیکھا اور حضرت سے باتین کین اور اگر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا تو صحابی نہوگا مگر

صحیح یہی ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام لایا کیونکہ بہت سے صحابہ جنمیں حضرت عمر بھی تھے اس شخص کو دجال سمجھتے رہے اور اگر وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اسلام لے آیا ہوتا یہ گمان جاتا رہتا - واللہ اعلم

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جبیفی بن وبرہ بن ثعلبہ بن غنم بن سری بن سلمہ بن انیف بلوی انصار کے حلیف ہیں پھر بنی عمرو بن عوف کے حلیف ہوئے حدیبیہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے درخت کے نیچے آپ سے بیعت الرضوان کی تھی -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ بن مالک بن سلمہ بن عبد العزی بجلی - انکا شمار اہل بصرہ میں ہے - یزید بن عبد اللہ بن ضمرہ نے اپنی بہن ام قصافہ بنت عبد اللہ بن ضمرہ سے انھوں نے اپنے والد عبد اللہ بن ضمرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں تھا اور آپکے پاس اور صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے انمیں اکثر لوگ یمن کے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اس پہاڑی کیطرف سے ایک شخص آنے والا ہے جو تمام اہل یمن سے بہتر ہے پس سب لوگ اس بات کی آرزو کرنے لگے کہ کاش وہ شخص ہمارے ہی گھرانے کا ہو پس یکایک جریر بن عبد اللہ اس سے برآمد ہوئے جب وہ آئے تو انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جتنے لوگ موجود تھے اُن سب نے سلام کا جواب دیا پھر حضرت نے اپنی چادر اُنکے لیے بچھادی اور فرمایا کہ اے جریر اسپر بیٹھو مگر جریر اور صحابہ کے پاس ہی بیٹھ گئے تھوڑی دیر کے بعد چلے گئے جب وہ جا چکے تو چند صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج ہمنے جو کیفیت آپکی جریر کے ساتھ دیکھی وہ کسی کے ساتھ نہیں دیکھی آپنے فرمایا ہاں وہ اپنی قوم کے بزرگ تھے اور جب تمھارے پاس کسی قوم کا بزرگ آئے تو اُسکی عزت کرو - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی اولاد میں صابر بن سالم بن حمید بن یزید بن عبد اللہ بن ضمرہ محدث تھے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طارق ظفری - بدر میں شریک تھے یہ زہری کا قول ہے اور عروہ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن طارق بلوی جو انصار کے حلیف تھے بدر میں شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام عبد اللہ بن طارق بن عمرو بن مالک بلوی تھا انصار کے قبیلہ بنی ظفر کے حلیف تھے بدر میں شریک ہوئے اور احد میں شریک ہوئے تھے - یہ ان چھ آدمیوں میں تھے جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ تین ہجری میں قبیلہ عضل اور قارہ کے چند آدمیوں کے پاس بھیجا تھا تاکہ انھیں علم دین سکھائیں اور قرآن اور شرائع اسلام کی تعلیم کریں چنانچہ یہ لوگ جب مقام رجیع میں پہونچے جو حجاز میں ایک چشمہ ہے جو قبیلہ ہذیل کی ملکیت تھا اسوقت ہذیل نے ان لوگوں سے غداری کی اور ... سے انھیں قتال کیا ان چھ آدمیوں کے نام یہ ہیں - عاصم بن ثابت - مرثد بن ابی مرثد

خبیب بن عدی۔ خالد بن بکیر۔ مرثد بن ابی مرثد۔ عبد اللہ بن طارق پس مرثد اور خالد اور عاصم تو وہین مقتول ہو گئے اور
خبیب اور عبد اللہ اور زید نے صلح کر لی لہذا اُن کافرون نے انھین قید کر لیا اور انکو لے چلے جب مقام ظہران مین پہونچے
تو عبد اللہ بن طارق نے اپنا ہاتھ رسی سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار ہاتھ مین لی یہ کیفیت دیکھکر کافر انسے پیچھے ہٹ گئے اور انکو
پتھرون سے مار کر قتل کر دیا اور وہین مقام ظہران مین انکو دفن کر دیا حضرت حسان نے اپنے شعر مین انکا تذکرہ کیا ہے۔ انکا
تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام انکا نسب اور انکے والد کے نام مین گذر چکا ہے۔ انصاری ہین قبیلۂ خزرج کی
شاخ بنی مالک بن نجار سے۔ کنیت انکی ابو یحیی ہے نام انکا عبد اللہ بن ابی طلحہ ہے۔ انس بن مالک کے اخیافی بھائی ہین
ماں ان دونون کی ام سلیم بنت ملحان ہین۔ یہی ہین جنکا ذکر اس حدیث مین ہے ہمین یحیی بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم اصفہانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن یعقوب وراق نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الرحمن سقطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے ابن عون سے انھون نے
ابن سیرین سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو طلحہ کا ایک لڑکا بیمار تھا ابو طلحہ اپنے
کسی کام سے گئے انکے پیچھے لڑکے کا انتقال ہو گیا جب ابو طلحہ لوٹ کر آئے تو انھون نے پوچھا کہ لڑکے کا کیا حال ہے ام سلیم نے
کہا پہلے سے اچھا ہے اور کھانا انکے سامنے رکھا ابو طلحہ نے کھانا کھایا پھر ام سلیم سے ہمبستری بھی کی جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے
کہا کہ اس لڑکے کو دفن کراؤ صبح کو ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے اور یہ کیفیت آپ سے بیان کی آپنے پوچھا کہ
کیا تم شب کو اپنی بی بی کے پاس بھی رہے ابو طلحہ نے کہا ہان حضرت نے فرمایا اللہ تمھین برکت دے چنانچہ جب وہ بچہ پیدا ہوا
تو مجھسے ابو طلحہ نے کہا کہ اس بچہ کو تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاؤ پس مین آپکے پاس اُسے لے گیا ام سلیم نے
میرے ساتھ کچھ چھوہارے بھی کر دیے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن چھوہارون کو لیکر چبایا اور اپنے منھ سے نکالکر بچہ کے
منھ مین دیدیا اور اُسکے تالو مین لگا دیا اور اسکا نام عبد اللہ رکھا اور بعض روایتون مین اس طرح ہے کہ جب ابو طلحہ (ہمبستری سے)
فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا کہ اے ابو طلحہ دیکھو فلان لوگون نے فلان لوگون سے کچھ عاریت لی تھی اب جو وہ لوگ عاریت طلب
کرتے ہین تو یہ نہین دیتے ابو طلحہ نے کہا یہ انھین مناسب نہین ہے ام سلیم نے کہا تو سنو وہ تمھارا بیٹا خدا کی عاریت تھا جب تک
خدا نے چاہا اسے رکھا اور جب چاہا اسے لے لیا حضرت انس کہتے تھے کہ انصار مین کوئی نوجوان عبد اللہ بن ابی طلحہ سے افضل نہ تھا
علی بن مدینی کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کے دس بیٹے ہوئے سب قاری قرآن تھے اور انمین سے اکثر لوگون نے علم کی

روایت کی ہے عبد اللہ حضرت علی کے ہمراہ صفین میں شریک تھے انہیں کے دونوں بیٹوں اسحاق اور عبد اللہ نے روایت کی
ہے عبد اللہ فارس میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مدینہ میں ایام خلافت ولید بن عبد الملک وفات
پائی اور وہ بچہ یعنے انکا بھائی جسکا انتقال ہوگیا تھا ابو عمیر تھا جس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مذاق فرمایا کرتے تھے اور (مذاق
میں) فرماتے تھے کہ اے ابو عمیر تمھارا لال کیا ہوگیا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) طہفہ (رضی اللہ عنہ)

غفاری ہیں اور انکے والد دونوں صحابی ہیں۔ [illegible] علما کا انکے بارے میں بہت اختلاف ہے [illegible]
والد کے نام میں [illegible] کیا ہے۔ انکی حدیث [illegible] یحیی بن ابی کثیر نے [illegible] عبد الرحمن سے انہوں نے ابو سلمہ
ابن عبد الرحمن سے انہوں نے عبد اللہ بن طہفہ سے [illegible] انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپکے یہاں بہت سے مہمان آجاتے تو آپ فرماتے کہ ہر شخص کو چاہیے کہ اپنے مہمان کو لیجائے
اسکے بعد انہوں نے پورا قصہ ذکر کیا ہے۔ انکا ذکر تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن انس بنی قشیر بن عقیل بن عامر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہیں۔ اسمعیل بن اشدق نے
روایت کی ہے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے اسلام کی خبر لیکے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے مصافحہ کیا اور دعا دی اور فرمایا [illegible] صبح کے وقت بنی عامر کے لوگ بھی انکے پاس پہنچ گئے اور وہ
سب مسلمان ہوگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ بنی عامر کے ساتھ بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں کرنا چاہتا۔
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بلوی۔ انصار کے قبیلہ بنی ساعدہ کے حلیف تھے [illegible] شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن مالک [illegible] قبیلہ [illegible] ایک شخص [illegible] تھے اور
انکے خاندان کی دوستی تھی [illegible] بکر بن وائل کا بھائی تھا [illegible] ربیعہ بن نزار کا مشہور قبیلہ ہے
اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ [illegible] عبد اللہ [illegible] اکبر ہے۔ اور انکے والد رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی [illegible] دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ [illegible]

لکھا ہے اور انھوں نے اس نام کے دو آدمی لکھے ہیں ایک یہی عبد اللہ اکبر اور دوسرے عبد اللہ اصغر۔ زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے انھوں نے بھی اس نام کے دو آدمی لکھے ہیں ایک اکبر اور دوسرے اصغر مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف ایک ہی شخص کو ذکر کیا ہے جنکا ذکر ہم بعد اس تذکرہ کے لکھتے ہیں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن مالک بن عامر عنزی حضرت عمر کے والد خطاب کے حلیف تھے یہ انھیں عبد اللہ کے بھائی ہیں جنکا ذکر اوپر ہوا ان عبد اللہ کا لقب اصغر ہے کنیت انکی ابو محمد ہے اور قبیلہ عنزہ کے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں یمن کے قبیلہ مذحج کے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عنزہ یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ سنہ ۶ ہجری میں پیدا ہوئے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو انکی عمر چار برس کی تھی ابونعیم نے کہا ہے کہ پانچ برس کی تھی انکی والدہ وہی ہیں جو انکے بھائی کی والدہ تھیں یعنے لیلی بنت ابی حثمہ بن عبد اللہ ابن عویج بن عدی بن کعب۔ ان دونوں کے والد حضرت عامر تھے جو اکابر صحابہ میں سے تھے انھیں عبد اللہ بن عامر نے زید بن عمر بن خطاب کے مرثیہ میں یہ اشعار کہے زید اس لڑائی میں مقتول ہوئے تھے جو عدی بن کعب میں ہوئی تھی یہ لڑائی بنی ابی حذیفہ اور ابن مطیع کے درمیان میں تھی اشعار

الّا یالیلۃ البقیع　تکشفوا عن رجل صریع　مقاتل فی الحسب الرفیع　ادرکہ شؤم بنی مطیع

شعیب نے زہری سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ نے جو بنی عدی میں سب سے بڑے تھے خبر دی ابو عمر کہتے تھے کہ نسب انکا انکے حلیف قبیلہ کی طرف ہے اور اکثر لوگ ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہاشم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے محمد بن عجلان سے انھوں نے زیاد سے جو عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ عدوی کے غلام تھے انھوں نے عبد اللہ بن عامر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ہمارے گھر میں آئے اسوقت میں بچہ تھا کھیل رہا تھا میری والدہ نے کہا اے عبد اللہ یہاں آؤ میں تمھیں چیز دوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انکو کیا دینا چاہتی ہو انھوں نے کہا میں انکو ایک چھوہارا دینا چاہتی ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو اگر تم ایسا نکروگی تو ایک جھوٹ تمھارے ذمہ لکھ لیا جائیگا۔ عبد اللہ بن عامر کی وفات ۸۵ھ میں ہوئی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قریشی عبشمی۔ حضرت عثمان بن عفان کے ماموں کے

بیٹے ہین حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز ہین اور اروی کی اور عامر بن کریز کی والدہ ام حکیم بیضا بنت عبدالمطلب
ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھین اور ان عبداللہ کی والدہ دجاجہ بنت اسما بن صلت سلمیہ ہین ۔ یہ عبداللہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوچکے تھے یہ بچپن مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے تھے
حضرت نے فرمایا یہ لڑکا ہمارے مشابہ ہوا اور حضرت نے انپر تھتکار پھونکا عبداللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب
دھن نگل لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکے کو پانی بہت ملیگا چنانچہ جب یہ زمین کھودتے تھے تو فوراً
پانی نکل آتا تھا یہ بزرگ اور بابرکت تھے حضرت عثمان نے انکو سنہ ۲۹ ہجری مین بعد ابوموسی کے بصرہ کا حاکم بنایا تھا
اور بعد عثمان بن ابی العاص کے بلاد فارس کا بھی انکو حاکم کردیا تھا جب یہ بصرہ کے حاکم ہوئے تو انکی عمر چوبیس یا پچیس برس
کی تھی انھون نے خراسان پورا فتح کرلیا اور اطراف فارس و سجستان و کرمان و زابلستان کو جو غزنہ کے متعلقات سے فتح کرلیا تھا
انھون نے لشکرکشی کرکے ان تمام مقامات کو فتح کیا انھین کی حکومت مین کسری یزدگرد قتل ہوا ۔ انھون نے نیشاپور سے بطور
شکرانہ ان فتوحات کے عمرہ اور حج کا احرام باندھا اور مدینہ مین حضرت عثمان کے پاس پہونچے حضرت عثمان نے ان سے کہا کہ اپنے
قرابت والون سے اور اپنی قوم سے نیک سلوک کرو تو انھون نے بہت مال اور کپڑے اپنی قوم کو دیئے سب انکی تعریف کرتے تھے
بعد اسکے پھر یہ اپنی حکومت پر واپس گئے یہی ہین جنھون نے عامر بن عبد القیس کو بصرہ سے شام کی طرف بھیجا تھا اور انھین نے
بصرہ مین بازار بنائی تھی کئی گھر مول لیکر انھون نے گرادیئے اور وہان بازار بنادی انھین نے سب سے پہلے بصرہ مین اونی
جبہ پہنا تو لوگون نے کہا دیکھو امیر نے سوسمار کی پوستین پہنی ہے پھر انھون نے سرخ جبہ پہنا ۔ انھین نے سب سے پہلے مقام عرفہ مین
حوض بنائے اور وہان نہر پہونچائی ۔ حضرت عثمان کی وفات تک یہ بصرہ کے حاکم رہے جب انھون نے حضرت عثمان کی
شہادت کی خبر سنی تو بیت المال کا ذخیرہ لے کے مکہ کی طرف چلے گئے مکہ مین انھین طلحہ اور زبیر اور حضرت عائشہ ملے وہ لوگ شام
جانیکا ارادہ رکھتے تھے انھون نے کہا نہین بلکہ بصرہ جاؤ وہان میرے بہت کچھ بنایا ہوا اور وہ زرخیز زمین ہے اور وہان بہت سے
مرد ہین چنانچہ وہ لوگ بصرہ کی طرف چلے واقعہ جمل مین یہ بھی طلحہ اور زبیر کے ہمراہ شریک تھے جب ان لوگون کو شکست ہوئی
تو یہ دمشق چلے گئے اور وہین مقیم رہے صفین مین انکا کوئی ذکر نہین سنا گیا مگر جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت
کرلی اور خلافت انکو سپرد کردی اور حضرت معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو حاکم بصرہ مقرر کیا تو ابن عامر نے حضرت معاویہ سے کہا
کہ بصرہ مین کچھ لوگون کے پاس میرا مال ہے اگر آپ مجھے حاکم بصرہ مقرر نکرینگے تو وہ مال جاتا رہیگا چنانچہ تین برس کے لیے
حضرت معاویہ نے انکو حاکم بصرہ مقرر کیا مصعب بن عبداللہ زبیری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا مصعب بن ثابت سے انھون نے حنظلہ بن قیس سے انھون نے عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عامر سے روایت

کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کے لیے مقتول ہو وہ بھی شہید ہے ابن عامر کی وفات ۵۵ھ اور بقول بعض ۵۸ھ میں ہوئی انھون نے عبداللہ بن زبیر کو اپنا وصی بنایا تھا یہ اُن سخی لوگون مین سے تھے جنکی تعریف کی جاتی ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن لویم - انکا ذکر عبداللہ بن عمرو بن لویم کے نام مین آئیگا ابونعیم نے انکا ذکر عبداللہ بن عمرو کے نام مین کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ انکو ابن عامر کہتے ہین -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ ثمالی - ابوحاتم نے کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن عبد ہے اور بعض لوگ عبدالرحمن بن عائذ کہتے ہین اور بعض لوگ انکو عبید بن عبد کہتے ہین یحیی بن جابر نے کہا ہے کہ عبدالرحمن بن عائذ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپکے صحابہ کے اصحاب مین سے تھے صفوان بن عمرو نے عبدالرحمن بن ابی عوف جرشی سے انھون نے عبداللہ بن عائذ ثمالی سے روایت کی ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ اگر مین کسی بات پر قسم کھاؤن تو ضرور اسکو پورا کرون الحدیث انکا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ بن قرط - بعض لوگ انکو ابن قرط کہتے ہین [illegible] عمرو بن عثمان اور محمد بن ہاشم نے ابن حمیر سے انھون نے عمرو بن قیس سکونی سے انھون نے عبداللہ بن عائذ بن قرط سے جو صحابی ہین [illegible] روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے [illegible] آدمی کی نماز لی جائیگی اگر اسنے کامل طریقہ سے نماز ادا کی ہے تو خیر ورنہ وہ نوافل سے پوری کی جائیگی اس حدیث کو حیوۃ بن شریح اور ابوالتقی یعنی ہشام بن عبدالملک نے ابن حمیر سے انھون نے عمرو سے انھون نے ابن عائذ بن قرط سے روایت کیا ہے اور تمام ابن عائذ کا نہین لیا اور ولید بن شجاع اور حسین بن ابی السری اور ہشیم بن خارجہ نے ابن حمیر سے انھون نے عمرو بن عائذ بن قرط سے اسکو روایت کیا ہے اور ابن مہنا نے اسکو ابن حمیر سے انھون نے عمرو بن عائذ بن عمرو سے روایت کیا ہے حالانکہ یہ وہم ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

حبر الامۃ ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف - کنیت انکی ابوالعباس ہے قریشی ہین ہاشمی ہین - رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے ہیں انکی کنیت انکے والد عباس ہی کے نام پر رکھی گئی ہے حضرت عباس کی اولاد میں یہ سب سے بڑے ہیں۔ انکی والدہ لبابہ کبریٰ بنت حارث بن حزن ہلالیہ ہیں۔ یہ عبد اللہ حضرت خالد بن ولید کے خالہ کے بیٹے تھے۔ انکو لوگ حبر کہتے تھے بوجہ اسکے کہ انکا علم بہت وسیع تھا اور لوگ انکو حبر الامۃ بھی کہتے تھے جب یہ پیدا ہوئے اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اہل بیت مکہ میں شعب (ابی طالب) میں رہتے تھے انکو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے آپنے اپنا لعاب دہن انکے منہ میں ڈالدیا یہ ہجرت سے تین برس پہلے کا واقعہ ہے انھوں نے جبریل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا تھا۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ سلمی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بندار اور محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابواحمد نے سفیان سے انھوں نے لیث سے انھوں نے ابی جہضم سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے جبریل کو دو مرتبہ دیکھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے دو مرتبہ دعا کی نیز ابراہیم کہتے تھے ہمسے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد حذاء نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لپٹا لیا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو حکمت تعلیم کر۔ ہمیں ابویاسر ابن ابی حبہ وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمعیل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن محمد بن سابق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو مالک جنبی نے جویبر سے انھوں نے ضحاک سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم اہل بیت (نبوی) ہیں ہم شجرۂ نبوت ہیں ہمارے گھر میں ملائکہ کی آمد و رفت تھی ہم اہل بیت رسالت ہیں ہم اہل بیت رحمت ہیں اور معدن علم ہیں۔ ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام بہاء یعنی فاطمہ بنت محمد نے خبر دی وہ کہتی تھیں ہمیں ابوطاہر ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن جعفر زراد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سریج بن نعمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت عمر کے پاس جب پیچیدہ مقدمات آتے تو وہ حضرت ابن عباس سے کہتے کہ یہ پیچیدہ مقدمات ہمارے پاس آئے ہیں ایسے مقدمات کے لیے تمہیں ہو پھر انھیں کے قول پر عمل کرتے اور اس قسم کے کاموں کے لیے سوا ابن عباس کے کسی کو نہ بلاتے حالانکہ حضرت عمر حضرت عمر تھے یعنی خدا قت میں اور ائمہ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے اجتہاد کرنے میں (بے نظیر تھے) عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے

عقبہ کہتے تھے کہ حضرت ابن عباس چند باتون مین تمام لوگون سے فوقیت رکھتے تھے انسے پہلے جسقدر احادیث ہوچکی تھین
انکے علم مین اور علم فقہ مین جسکی لوگون کو ضرورت رہتی ہو اور حلم مین اور نسب مین اور تاویل مین مینے کسی کو نہین دیکھا کہ انسے
زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی گذشتہ حدیثون کا علم رکھتا ہو یا ابوبکر و عمر و عثمان کے فیصلون کا علم انسے زیادہ رکھتا ہو
یا شعر و عربیت یا تفسیر قرآن یا حساب یا فرائض کا علم انسے زیادہ رکھتا ہو یا لوگون کو جن باتون کی ضرورت ہو ان باتون مین
انسے زیادہ مضبوط راے رکھتا ہو وہ ایک دن بیٹھتے تھے اور سوا فقہ کے اُسدن اور کچھ نہ بیان کرتے تھے اور ایک دن
تفسیر بیان کرتے تھے اور ایک دن شعر اور ایک دن واقعات عرب مینے جس عالم کو دیکھا کہ اُنکے پاس بیٹھا اُسنے ضرور انکے
سامنے سر جھکا لیا جس سائل نے انسے کوئی بات پوچھی اُسنے اُنکے پاس علم پایا۔ لیث بن ابی سلیم کہتے ہین مینے طاؤس سے
کہا کہ تم اس لڑکے یعنے ابن عباس کے پاس بیٹھتے ہو اور تمنے اکابر صحابہ کو چھوڑ دیا طاؤس نے جواب دیا کہ مینے ستر آدمیون کو
اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا کہ جب وہ کسی امر مین اختلاف کرتے تھے تو حضرت ابن عباس کے قول کی طرف
رجوع کرتے تھے اور معتمر بن سلیمان نے شعیب بن درہم سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عباس کا یہ مقام یعنے
رُخسارون مین آنسو بہنے کی جگہہ پوشیدہ چمڑے کی طرح (سیاہ) ہو رہی تھی بوجہ اسکے کہ وہ زیادہ تھے۔ انکو حضرت علی نے بصرہ کا
حاکم بنایا تھا چنانچہ یہ وہان رہے مگر قبل شہادت حضرت علی کے یہ وہان سے چلے آئے تھے اور حجاز مین لوٹ گئے تھے
حضرت علی کے ہمراہ جنگ صفین مین شریک تھے اور اس جنگ مین یہ بھی ایک سردار تھے۔ حضرت ابن عباس نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر اور حضرت علی اور معاذ بن جبل اور ابوذر سے روایت کی ہو اور انسے حضرت عبد اللہ بن عمر
اور انس بن مالک اور ابو الطفیل اور ابو امامہ بن سہل بن حنیف اور انکے بھائی کثیر بن عباس اور انکے بیٹے علی بن عبد اللہ
ابن عباس اور اُنکے غلامون عکرمہ اور کریب اور ابو معبد نافذ نے اور عطا بن ابی رباح اور مجاہد اور ابن ابی ملیکہ اور عمرو
ابن دینار اور عبید بن عمیر اور سعید بن مسیب اور قاسم بن محمد اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور سلیمان بن یسار اور عروہ
ابن زبیر اور علی بن حسین اور ابو الزبیر اور محمد بن کعب اور طاؤس اور وہب بن منبہ اور ابو الضحی اور بہت سے لوگون نے
علاوہ انکے روایت کی ہو۔ ہمین کئی آدمیون نے اپنی سند سے ابو عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن موسی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث اور ابن لہیعہ نے قیس بن حجاج سے نقل کر کے
بیان کیا ترمذی کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے قیس بن حجاج نے بیان کیا مضمون دونون روایتون کا ایک ہو قیس بن حجاج
قیس صنعانی سے انھون نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مین (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضرت نے فرمایا اے لڑکے میں تجھے چند باتیں تعلیم کرتا ہوں تو اللہ پاک کو یاد رکھ اللہ تجھے یاد رکھیگا تو اللہ کو یاد رکھ ہر وقت
اسکو اپنے سامنے پائیگا جب کوئی سوال کرنا ہو تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد مانگنا ہو تو اللہ سے مدد مانگ اور یہ سمجھ لے کہ
اگر تمام دنیا اس بات پر اتفاق کر لے کہ تجھے مضرت پہونچائے تو وہ مضرت نہیں پہونچا سکتے سوا اسکے جو اللہ نے تیری قسمت
میں لکھدیا ہو وہ بات لکھی جا چکی ہے۔ محمد بن سعد کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر واقدی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے قاضی حسین
ابن حسین بن عطیہ بن سعد بن جنادہ عوفی نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے
جب عبداللہ بن زبیر اور عبدالملک بن مروان کے درمیان میں فتنہ واقع ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس اور محمد بن حنفیہ
اپنے بچوں اور عورتوں کو لیکر مکہ چلے گئے عبداللہ بن زبیر نے ان لوگوں سے کہلا بھیجا کہ میری بیعت کرو مگر ان دونوں نے منظور
نہیں کیا اور کہا تم جانو اور تمہارا کام ہم نہ تمسے کچھ مطلب رکھتے ہیں نہ تمہارے دشمن سے ابن زبیر نے نہ مانا اور سخت اصرار
کیا یہانتک کہ کہلا بھیجا یا تو بیعت کرلو ورنہ میں تمہیں آگ میں جلا دونگا پس ان دونوں نے ابوالطفیل کو کوفہ میں اپنے دوستوں
کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ہمکو ابن زبیر کی طرف سے کھٹکا ہے پس چار ہزار آدمی وہاں سے مکہ آئے اور انھوں نے بلند آواز سے
تکبیریں کہیں کہ تمام مکہ والوں نے اور ابن زبیر نے سنیں ابن زبیر بھاگ کر دار الندوہ میں چھپ گئے اور یہ بھی بیان کیا جاتا
ہے کہ کعبہ کا پردہ پکڑ کر لٹک گئے اور کہا میں خدا کے گھر سے پناہ لیتا ہوں راوی کہتے ہیں پھر سب لوگ ابن عباس اور ابن حنفیہ اور انکے
دوستوں کے پاس گئے [illegible] گھروں میں [illegible] تھے لکڑیاں انکے گرد جمع تھیں دیواروں تک
لکڑیوں کا ڈھیر تھا اگر ان لکڑیوں میں آگ دیدیجاتی تو [illegible] لوگوں نے ان لکڑیوں کو ہٹایا اور حضرت ابن عباس
سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیجئے تو ہم ابن زبیر کو قتل کردیں حضرت ابن عباس نے کہا نہیں یہ حرمت والا شہر ہے خدا نے اسمیں
قتل کو حرام کیا ہے [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے لیے یہاں قتال جائز نہیں کیا اور آپ کے لیے بھی تھوڑی
دیر کو جائز ہوا تھا پس تم ہماری حفاظت کرو اور ہمیں پناہ دو پس وہ لوگ حضرت ابن عباس کو لیکے چلے اسوقت ایک منادی
یہ اعلان کررہا تھا کہ [illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی لشکر کو ایسا مال غنیمت حاصل نہیں ہوا جیسا انکو حاصل ہوا اور
لشکر [illegible] غنیمت میں حاصل کرتے تھے اور ہم ہماری جانیں غنیمت میں حاصل کرتے ہیں پس ان لوگوں نے حضرت
ابن عباس کو لیجا کر مقام منی میں ٹھیرایا اور وہاں قیام کیا جب تک اللہ تعالی نے چاہا پھر وہاں سے ان لوگوں کے ہمراہ
طائف کی طرف چلے گئے۔ طائف میں پہونچکر عبداللہ بن عباس بیمار ہوگئے [illegible] ہم لوگ انکے نزدیک بیٹھے
ہوئے تھے تو انھوں نے اپنی حالت مرض میں یہ فرمایا کہ میں [illegible] مرتا ہوں [illegible] بہتر
افضل ہو۔ وہ جماعت جو کہ [illegible] اللہ کے نزدیک سب سے مقرب ہے [illegible]

پس اگر میں تم لوگوں میں مروں تو وہ جماعت تم ہی لوگ ہو۔ اسکے فرمانے کے بعد آٹھ شب سے زیادہ زندہ نہیں رہے کہ انکی وفات ہوگئی [اللہ تعالی ان پر رحمت کرے] انکے جنازہ کی نماز محمد بن حنفیہ نے پڑھائی ہیں (اتنے میں) ایک سفید چڑیا آکر انکے کفنوں میں گھس گئی اور وہ چڑیا انکے کفنوں سے نہیں نکلی یہانتک کہ وہ بھی انکے ساتھ مدفون ہوگئی۔ جب قبر کی مٹی برابر کردی گئی تو محمد ابن حنفیہ نے یہ فرمایا کہ واللہ آج کے دن اس امت کا عالم مرگیا۔ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی اسوقت انکی عمر تیرہ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ پندرہ سال کی تھی۔ انکی وفات (بمقام) طائف ۶۸ھ ہجری میں ہوئی اسوقت انکی عمر ستر سال کی تھی اور بعض کا قول ہو کہ انکی عمر اکہتر سال کی تھی اور بعض کا بیان ہو کہ انکی وفات ۶۹ھ ہجری میں ہوئی اور بعض اسکے قائل کہ انکی وفات ۷۳ھ ہجری میں ہوئی۔ مگر یہ قول خلاف جمہور ہو یہ اپنی داڑھی میں زرد خضاب لگاتے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہو کہ مہدی کا خضاب لگاتے تھے خوبصورت اور طویل قد اور موٹے آدمی تھے انکا سینہ ابھرا ہوا تھا چہرہ روشن تھا (گفتگو میں) فصیح و بلیغ تھے (حضرت) عثمان محبوس ہوئے تھے۔ اسی سال میں انھوں نے حج کیا تھا۔ یہ آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے تو انھوں نے اسی کے متعلق (یہ اشعار) کہے تھے اشعار۔

ان یاخذ اللہ من عینی نورہما ففی لسانی وقلبی منہما نور
قلبی ذکی وعقلی غیر ذی دخل وفی فمی صارم کالسیف ماثور

انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم بن یقظہ بن مرۃ بن کعب لوی۔ قریشی مخزومی۔ انکی کنیت ابوسلمہ ہو۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی کے لڑکے تھے۔ انکی والدہ برہ بنت عبد المطلب ہیں اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور (حضرت) حمزہ بن عبد المطلب کے رضاعی بھائی بھی ہیں اس لیے کہ ان دونوں کو ثویبہ نے جو کہ ابی لہب کی لونڈی تھیں دودھ پلایا تھا۔ پس انھوں نے پہلے حمزہ رضی اللہ عنہ کو (دودھ) پلایا اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکے بعد ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو۔ ابوسلمہ ان لوگوں میں ہیں جو اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب میں (پھر) انکا تذکرہ کیا جائیگا۔ ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ (حضرت) ابوسلمہ غزوہ بدر اور احد اور حنین اور بہت سے غزوات میں شریک تھے پس غزوہ بدر سے واپس آکر مدینہ میں مرے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے (حضرت) ام سلمہ کے خاوند تھے۔ انھوں نے دس آدمیوں کے بعد اسلام قبول کیا تھا اور گیارہویں شخص ہی تھے۔ اسکو ابن اسحاق نے

ترجمہ اگر اللہ نے میری آنکھوں سے روشنی لے لی (تو کچھ پروا نہیں) میری زبان اور میرے قلب میں آنکھوں کی روشنی موجود ہو میرا دل ہوشیار ہو اور میری عقل صحیح و سالم ہو اور میرے منہ میں برہنہ تلوار کی طرح ایک شمشیر ہو ۱۲

بیان کیا ہو - یہ ملک حبش میں ہجرت کرکے چلے گئے تھے اور حبش کے مہاجرین میں پہلے مہاجر یہی تھے - اسکو ابو عمر نے
بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ پہلے شخص ہیں جو قطعیت سے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کرکے گئے اور ابو نعیم کا یہ بیان
ہو کہ یہ اول اُن لوگوں کے ہیں جو خاندان قریش سے ہجرت کرکے مدینہ میں گئے قبل بیعت کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے انصار کو بیعت عقبہ میں - اور (اسوقت) انکی بی بی (حضرت) ام سلمہ انکے ساتھ تھیں اور بعض لوگوں نے کہا ہو
کہ ام سلمہ انکے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ میں نہیں گئی تھیں بلکہ انھوں نے انکے بعد ہجرت کی تھی ہمنے اسکو انکے نام میں
بیان بھی کردیا ہے - اور حضرت ابو سلمہ کو حبش میں لڑکا ہوا تھا (کہ جسکا نام عمر بن ابی سلمہ تھا) اور وہ غزوۂ بدر اور احد میں شریک
تھے - چنانچہ اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی فاما من اوتی کتابہ بیمینہ فیقول ہاؤم اقرأوا کتابیہ الایہ[۱] - ہمسے یونس بن بکیر نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قریش نے اہل قریش کے اسلام لانیوالوں پر تعدی
کی انکو باندھا اور (طرح طرح کی) ایذائیں دیں مسلمانوں پر مصیبت سخت ہوگئی اور وہ بڑی آزمائش میں پڑگئے اور سخت
زلزلہ میں ڈالدیے گئے قبیلہ بنی جمح کے لوگوں نے (حضرت) عثمان بن مظعون پر تعدی کی اور ابو سلمہ بنی الاسد بھاگ کر
(حضرت) ابو طالب کے پاس گئے تاکہ انکو بچالیں [ابو طالب کے پاس گئے تاکہ ابو سلمہ کو گرفتار کرلیں مگر ابو طالب نے
انکو نہیں دیا - تو ان لوگوں نے کہا کہ اے ابو طالب تمنے ہم لوگوں سے اپنے بھتیجے کو بچالیا تو آپ کیا ہیں ہمارے بھتیجے کو
بھی بچاتے ہو - ابو طالب نے کہا ہاں میں اپنے بھانجے کو (بھی) اس چیز سے بچاؤنگا جس سے میں اپنے بھتیجے کو بچایا ابو لہب
نے کہا کہ ابو طالب سچ کہتے ہیں وہ ابو سلمہ کو تمھارے حوالہ نکرینگے ابو لہب سے سوا اسدن کے کبھی کوئی کلمہ خیر نہیں سنا گیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو سلمہ کو مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جسوقت کہ ۲ ہجری میں غزوۂ عشیرہ میں تشریف
لے گئے تھے - ہمیں ابو الفرج بن ابی رجا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے قراءۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد
ابن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن جعفر بجاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن احمد بن مثنی نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی ذویب نے زہری سے انھوں نے
قبیصہ بن ذویب سے انھوں نے ام سلمہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھیں کہ جب ابو سلمہ کی موت قریب آپہونچی
تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے جب انکی روح قبض ہوگئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکی دونوں آنکھوں کو بند کردیا اور اس حدیث کو ابو ذویب نے (بھی) قبیصہ سے روایت کرکے بیان کیا مگر انھوں نے
اتنا اور زیادہ بیان کیا ہو کہ آپنے آنکھ کے بند کرنے کے بعد یہ فرمایا کہ جسوقت روح قبض ہوتی ہو تو آنکھ اسکو دیکھتی

[۱] ترجمہ لیکن جسکا اعمال نامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو ۱۲

رہتی ہیں (لہذا آنکہ کھلی رہجاتی ہے) ۔ پس بعد قبض روح انکے اہل و عیال چیخنے (اور کچھ زبان سے نکالنے لگے) تو آپنے فرمایا کہ تم لوگ اپنے نفسوں کے لیے خیر کے سوا کوئی دعا نکرو۔ اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہیں ۔ اسکے بعد آپنے دعا کی کہ اے خداوند کریم تو ابو سلمہ کی مغفرت کر اور اسکے درجہ کو مہدیین میں بلند کر اور انکے بعد انکے باقی ماندہ میں (کوئی) خلیفہ کر اے رب العالمین ہمارے لیے اور انکے لیے مغفرت کر ۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد کی وفات بعد غزوۂ احد کے سکہ ہجری میں ہوئی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ انکی وفات سلمہ ہجری جمادی الاخری کے مہینہ میں ہوئی تھی اور ابو عمر کا بیان ہے کہ انکی وفات سلمہ ہجری میں بعد غزوۂ بدر کے ہوئی تھی اور ابن اسحاق کا یہ قول ہے کہ انکی وفات بعد (غزوۂ) احد کے ہوئی تھی ۔ لوگوں کا بیان ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بی بی ام سلمہ سے ماہ شوال سکہ ہجری میں نکاح کیا (مختصر) ابو سلمہ کی وفات کا وقت جب قریب پہونچا ۔ تو انھوں نے یہ دعا کی کہ اے اللہ تعالی میرا خلیفہ میری اہل سے بہتر شخص کو بنا پس اللہ تعالی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انکا خلیفہ انکی بی بی (حضرت) ام سلمہ پر بنا دیا جسکے باعث وہ تمام مسلمانوں کی ماں ہوگئیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکی اولاد عمر و سلمہ و زینب و درہ کے نگہبان و سرپرست ہوگئے ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے یہ کہا ہے کہ ابو سلمہ (غزوۂ) بدر و احد اور غزوۂ حنین اور بہت سے غزوات میں شریک تھے یہ بعد اسکے یہ بیان کیا ہے کہ انکی وفات مدینہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اسوقت ہوئی جبکہ وہ غزوۂ بدر سے واپس آئے تھے پس جو شخص کہ غزوۂ بدر سے لوٹکر مرجاوے تو وہ غزوۂ حنین میں کیونکر شریک ہوسکتا ہے اس لیے کہ غزوۂ حنین سنہ ہجری میں ہوا ہے ۔ پس انکا یہ قول کہ غزوۂ بدر سے واپس آنے کے بعد انکی وفات ہوئی اچھا نہیں ہے ۔ اس لیے کہ وہ غزوۂ احد میں شریک تھے اور اسکے بعد انکی وفات ہوئی جیسا کہ ہمنے اسکو ذکر کیا ہے ۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی وفات سلمہ ہجری میں بعد (غزوۂ) بدر ہوئی تھی ۔ اور غزوۂ بدر سلمہ ہجری کے رمضان شریف میں ہوا تھا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج ۔ انصاری خزرجی سالمی ہیں چونکہ انکا پیٹ بڑا تھا لہذا لوگ انکو حبلی کہتے تھے عبد اللہ انصار میں معزز اور شریف تھے انکے والد عبد اللہ بن ابی بن سلول کے ساتھ مشہور تھے سلول قبیلہ خزاعہ کی ایک عورت کا نام تھا وہ ابی کی والدہ تھیں ابی کے فرزند عبد اللہ بن ابی منافقین کے سردار تھے ۔ اور ان عبد اللہ بن ابی کے (حضرت) عبد اللہ بن عبد اللہ افضل اور بہترین صحابہ میں تھے ۔ انکا نام (قبل اسلام کے) حباب تھا اور یہی وجہ ہے کہ انکے والد ابو حباب کے ساتھ کنیت سے پکارے جاتے تھے جب یہ اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھدیا ۔ یہ غزوۂ بدر و غزوۂ احد اور کل غزوات میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے قبل اسلام کے قبیلۂ خزرج کے لوگوں نے اتفاق کر کے انکے والد عبد اللہ
بن ابی کو اپنا سردار بنا لیا تھا۔ اور اپنے کل کاموں کا دار مدار انہیں کے سپرد کر دیا تھا۔ پس جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے گئے تو لوگ اس ارادہ سے لوٹ گئے (اور انکا اتباع چھوڑ دیا) پس انکو انکی بڑائی اور عظمت نے گمراہ کیا کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے رشک کرنے لگے اور دلمیں نفاق رکھنے لگے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے آنحضرت سے غزوہ بنی مصطلق میں یہ
کہا تھا۔ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل تو انکے لڑکے عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا
کہ میرا باپ بڑا ہی ذلیل و خوار ہے اور آپ غالب و معزز ہیں۔ یا رسول اللہ اگر آپ مجھکو اسکے قتل کے لیے حکم دیں تو میں (فوراً)
اسے قتل کر دوں اس حالت میں کہ واللہ آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ قبیلۂ خزرج میں مجھسے زیادہ کوئی اپنے والد کے ساتھ نیک
سلوک کرنیوالا نہیں تھا مگر میں اس سے خوف کرتا ہوں کہ آپ کسی اور مسلمان کو اسکے قتل کا حکم دیں پس وہ شخص اسے
قتل کرے اور میرا نفس اسکو نہ دیکھ سکے کہ اپنے والد کے قاتل کو زمین پر زندہ چلتا پھرتا دیکھے یہانتک کہ میں بھی اسے
قتل کر دوں پس میں ایک مومن کو ایک کافر کے عوض میں قتل کروں جسکے باعث میں جہنم میں داخل ہو جاؤں۔ اسکے بعد
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ تم قتل نہیں کرو) بلکہ انکی اچھی طرح خدمت کیا کرو جب تک میرے ساتھ رہیگا میں بھی اسکے
ساتھ نرمی کیا کرونگا۔ ہرگز اسکی نوبت نہیں آئیگی کہ لوگ یہ گفتگو کریں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں ہرگز ایسا نہوگا) تم اپنے
والد کیساتھ احسان و نیک سلوک کیا کرو جب انکے والد مر گئے تو انکے بیٹے (حضرت) عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی
درخواست کی کہ آپ انکے جنازہ کی نماز پڑھا دیں۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے خبر دی ان سبھوں نے اپنی اپنی اسناد سے
ابو عیسی ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمیں نافع نے ابن عمر سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی کے والد کا انتقال ہوا تو
وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور یہ عرض کیا کہ آپ اپنا قمیص (مبارک) دیں کہ میں اسمیں اپنے
والد کو کفنا دوں اور آپ انکے جنازہ کی نماز پڑھا دیں اور انکے لیے دعائے مغفرت کریں۔ (پس) آپ نے انکو اپنا قمیص دیدیا
اور یہ فرمایا کہ جب تم لوگ (غسل وغیرہ سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھکو خبر دینا۔ (چنانچہ انہوں نے خبر دی اور آپ تشریف لے گئے)
پس جب آنحضرت نے انپر نماز پڑھانیکا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے (آپکا دامن پکڑکر) کھینچا اور یہ عرض کیا کہ کیا اللہ عزوجل نے
آپکو منافقوں پر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ مجھکو دونوں باتوں کا اختیار ہے فرمایا اللہ تعالی نے) چاہے
تم ان لوگوں کے لیے استغفار کرو چاہے نہیں کرو اسکے بعد آپ نے انپر نماز پڑھائی تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔
ترجمہ۔ اگر ہم مدینہ لوٹ کر جائینگے تو جو ہم میں باعزت ہے وہ ذلیل کو وہاں سے نکال دیگا۔

ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ[1] پس اسکے بعد آپنے منافقین پر نماز پڑھانی چھوڑدی ابن مندہ نے بیان کیا ہو کہ غزوۂ احد مین عبداللہ بن عبداللہ کی ناک کٹ گئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لیے حکم دیا تھا کہ چاندی کی ناک بنوالین اور ابونعیم کا بیان ہو کہ عروہ بن زبیر نے عائشہ سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سے نقل کرکے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ میرا دانت ٹوٹ گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ تم چاندی کا بنوالو - ابونعیم نے کہا ہو کہ یہی قول مشہور ہو اور قول متاخرین یعنے ابن مندہ کا یہ قول کہ انکی ناک کٹ گئی تھی (فقط) وہم ہو - حضرت عبداللہ زندہ رہے یہانتک کہ یمامہ کے دن بعہد خلافت حضرت ابوبکر صدیق اکبر کی لڑائی مین شہید ہوئے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ اعشی مازنی - انکا تذکرہ ہمزہ کے باب مین گذرچکا ہو - عبداللہ والے نامون مین سب سے پہلے انھین کا ذکر ہوا ہو اسلیے کہ انکے والد عبداللہ اعور کے لقب سے مشہور تھے - انسے معن بن ثعلبہ اور صدقہ مازنی نے جو کہ طیسلہ بن نصر کے والد تھے حدیث روایت کی ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن ابی امیہ مخزومی - یہ بھائی تھے (حضرت) ام سلمہ کے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھین - ایک گروہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو - مگر اسمین شبہ ہو اسلیے کہ ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ بوجہ انکی صغرسنی کے انکا صحابی ہونا میرے نزدیک صحیح نہین - عروہ بن زبیر اور محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے انسے حدیث روایت کی ہو - ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبردی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے ابن اسحاق سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ مخزومی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے مین نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا کہ آپ اسکو لپیٹے ہوئے تھے اور آپ پر کوئی دوسرا کپڑا نہین تھا - اسکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ جسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر آٹھ سال کی تھی - انسے مروی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا - طبری نے بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن عبداللہ بن ابی امیہ اپنے والد کے ساتھ اسلام لائے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زندہ رہے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو - مگر ابو موسی نے یون بیان کیا ہو - عبداللہ بن ابی عبداللہ بن امیہ

[1] ترجمہ اور (اے نبی) اگر انمین سے کوئی مرجائے تو تم اسکی نماز نہ پڑھو اور اسکی قبر پر نہ کھڑے ہو ۱۲

پس انھون نے اُبی کو اُبیہ سے بدل دیا اور اسکو عبد اللہ ثانی کے ساتھ کر دیا مگر یہ صحیح نہین بلکہ صحیح وہ ہو جسکو پہلے اول ترجمہ مین بیان کیا ہو (انکا پورا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ثابت بن قیس بن ہیشہ۔ انکی کنیت ابو ربیع ہو۔ انصاری ہین۔ واقدی اور کلبی نے کہا ہو کہ یہ وہی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی عیادت کی تھی اور یہ فرمایا کہ اے ابو ربیع ہم تمھارے بارہ مین مجبور ہین اور بعض لوگون کا قول ہو کہ یہ اپنے والد کے ہمراہ تھے۔ واقدی اور کلبی نے بیان کیا ہو کہ جب یہ عبد اللہ مرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنی قمیص مین کفنایا۔ واللہ اعلم۔ غسانی نے اسکو ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عثمان۔ یہ عبد اللہ (حضرت) ابو بکر صدیق کے لڑکے ہین۔ انکا پورا نسب انکے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہا کے تذکرہ مین لکھا جائیگا اور یہ اسماء بنت ابی بکر کے عینی بھائی ہین۔ ان دونون کی والدہ قتیلہ تھین جو کہ قبیلہ بنی عامر ابن لوی کی ایک عورت تھین۔ یہ عبد اللہ وہی ہین جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے والد حضرت ابو بکر کے پاس غار مین ہر شب کھانا اور اہل قریش کی خبرین پہونچایا کرتے تھے۔ آپ دونون حضرات غار مین تین شب ٹھہرے تھے۔ اسمین بعض لوگون کے اور اقوال بھی ہین۔ عبد اللہ جوان ہوشیار آدمی تھے (جب رات کو ٹھہر لیکر جاتے تو) تمام رات وہین غار مین آپ دونون حضرات کی خدمت مین رہتے۔ اور سحر کے وقت اٹھکر (اسقدر سویرے) آتے کہ صبح ہوتے ہوتے قریش مین پہونچ جاتے اور تمام دن وہان رہکر جن جن باتون کو سنتے خوب خیال کر لیتے جب رات خوب اندھیری ہو جاتی تو ان خبرون کو لیکر پھر آپ حضرات کی خدمت مین پہونچ جاتے۔ یہ عبد اللہ غزوہ طائف مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے پس انکو وہان ایک تیر لگا کہ جسکو ابو محجن ثقفی نے چلایا تھا تو انھون نے اس تیر کو نکال لیا اور زخم بھی بھر گیا مگر اسکے بعد پھر ہرا ہو گیا پس اُسی زخم سے اپنے والد (حضرت) ابو بکر کے شروع خلافت مین انتقال کر گئے یہ واقعہ ماہ شوال سنہ ہجری میں ہوا تھا۔ یہ قدیم الاسلام تھے۔ انکا شریک ہونا فتح مکہ اور غزوہ حنین اور طائف کے سوا اور کسی غزوہ مین نہین سنا گیا انھون نے ایک چوغہ کو سات دینار مین اس ارادہ سے خریدا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسمین دفن کیے جائینگے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسمین دفن نکیے گئے تو انھون نے اسکو اپنے لیے رکھ لیا تاکہ اسمین دفن کیے جاوین مگر جب انکی موت کا وقت قریب پہونچا تو انھون نے لوگون کو منع کر دیا۔ کہ مجھکو اسمین ہرگز نکفنانا اگر اسمین کوئی بھلائی ہوتی تو نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسمین کفنائے جاتے۔ یہ بعد ظہر کے دفن کیے گئے اور انکے جنازے کی نماز انکے والد نے

پڑھائی انکی قبر مین اسکے بھائی عبد الرحمن اور عمر اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم اترے تھے اس جگہ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو اور قبل مین ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو اور ابو موسی نے یہان پر انکا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنیکے لیے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب۔ انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے احادمین بیان کیا ہو۔ یزید بن ہارون نے کہا ہو کہ عبید اللہ ابن عبد اللہ بن عمر (اپنے والد) عبد اللہ کی اولاد مین سب سے بڑے تھے۔ سعید بن جبیر نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت (حجۃ الوداع مین) عرفہ سے چلے تو آپنے اپنے پیچھے سے شور و غل اور اعراب مین لڑائی کی آواز سنی تو آپ انکی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا کہ اے لوگو خاموشی اختیار کرو شور اور غل مین کوئی بھلائی نہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ابی مالک۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کر کے روایت کی ہو وہ کہتے تھے انصار مین خاندان بنی عوف بن خزرج سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی مالک غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو۔
مین کہتا ہون جیسا کہ مینے سنا ہو ایسا ہی انکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا ہو مگر یہ وہم ہو اسلیے کہ جو قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے غزوہ بدر مین شریک تھے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن مالک ہین ایسا ہی اسکو ابن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہو وغیرہ اسکو ... ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہو یہی صحیح ہو۔ تینون نے یعنی یونس اور بکائی اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ان لوگون مین جو غزوہ بدر مین قبیلہ بنی عوف بن خزرج سے شریک تھے دو شخصون کو بیان کیا ہو ایک تو یہی عبید اللہ دوسرے اوس بن خولی لیکن یونس نے یون کہا ہو عبید اللہ بن ابی مالک پس چونکہ انھون نے خلاف کیا اسلیے درست نہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الرحمن انصاری اشہلی۔ یہ صحابی ہین ان سے حدیث بھی مروی ہو بعض ابو الفرج بن ابی الرجا نے کہا ہو ... ابن ابی عاصم تک [illegible] ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن محمد نے [illegible] بن ابی حبیبہ سے انھون نے عبید اللہ بن عبد الرحمن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible] ... لوگون کو ... عبد الاشہل ...

شہادت پڑھائی تو میں نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ جس وقت آپ سجدہ کرتے تھے تو آپ اپنا دست مبارک گھٹنے پر رکھتے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن۔ انکی کنیت ابو روحہ ہے حمصی ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ان کا ذکر کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق۔ یہ غزوہ طائف میں شہید ہوئے انکا تذکرہ فقط ابن مندہ نے [illegible] لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ غلطی ہے اسلئے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں جو طائف کے دن شہید ہوئے وہ عبداللہ بن ابی بکر ہیں [illegible] والله اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدالمدان۔ عبدالمدان کا نام عمر تھا [illegible] ان کا نام [illegible] انکا رشتہ بن مالک [illegible] عمرو بن [illegible] علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] نام کیا [illegible] (حضرت) علی [illegible] عبداللہ بن ابی [illegible] عبدالرحمن بن عباس [illegible]

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ [illegible] روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا [illegible] ذکر کیا جائے [illegible] تذکرہ [illegible] خلافت [illegible] تذکرہ [illegible] نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ [illegible] عبداللہ بن عبداللہ بن [illegible]

مالک بیٹے ہیں عبد اللہ بن ثعلبہ بن غفار بن ملیل کے ۔ یہ عبد اللہ آبی اللحم کے (لقب کے) ساتھ مشہور تھے اس لقب کے ساتھ مشہور ہونیکی وجہ یہ تھی کہ زمانہ جاہلیت میں جو جانور بتوں کے اوپر ذبح کئے جاتے تھے انکا گوشت نہیں کھاتے تھے ۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ (مطلقاً) گوشت نہیں کھاتے تھے بلکہ اس سے انکار کرتے تھے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام حویرث تھا سینہ اسکو ذکر کر دیا ہے یہ غزوہ حنین کے دن شہید ہوئے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد مناف بن نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ بنی غنم بن خزرج سے ہیں ۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں سلمی ہیں کنیت انکی ابو یحییٰ ہے غزوہ بدر میں شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور احد میں بھی شریک تھے ۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) ۔ عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن ہلال ۔ انصاری ۔ انکا شمار اہل قبا میں ہے بشر بن عمران نے جو اہل قبا سے تھے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے مولی عبد اللہ بن عبد بن ہلال بیان کرتے تھے کہ مجھے یاد ہے جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکے لئے دعا فرمائیے اور برکت مانگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا آپکے ہاتھ کی ٹھنڈک مجھے نہیں بھولتی ۔ بشر بن عمران کہتے تھے کہ یہ عبد اللہ رات بھر نماز پڑھا کرتے تھے اور دن کو روزہ رکھتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو انکی سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے بالوں کی کثرت کے سبب انکے بال علیحدہ نہیں کئے جا سکے ۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے انکے والد کا نام صرف عبد ہے اللہ تعالی کے نام کیطرف مضاف نہیں ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہیں عبد بن ہلال کے اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہیں عبد اللہ بن ہلال کے واللہ اعلم ۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن ہلال یا عبید بن ہلال اور بعض لوگوں نے کہا ہے عبد ہلال۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اور بعض لوگ انکو عبد بن عبد کہتے ہیں ثمالی ہیں کنیت انکی ابو الحجاج ہے ثمالہ ایک شاخ ہے قبیلہ ازد کی ۔ انکا شمار اہل شام میں ہے حمص میں رہتے تھے بقیہ نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے عبد الرحمن بن عوف جرشی سے انہوں نے عبد اللہ بن عبد ثمالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا اگر میں قسم کھاؤں تو سچ ہو گی کہ میری امت کے سابقین سے پہلے صرف چند لوگ جنت میں داخل ہونگے یعنی ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ہونگے انسے ایک حدیث اور بھی مروی ہے اسکو اسمٰعیل بن عیاش نے صفوان سے

روایت کیا ہی اور کہا ہو کہ وہ عبدالرحمن بن عائذ سے اور وہ عبداللہ بن عبد ثمالی سے روایت کرتے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی اور سب نے کہا ہی کہ ان عبداللہ کی کنیت ابوالحجاج ہی ثمالی ہی . اور ابن مندہ نے انکو عبداللہ ثمالی لکھا ہی اور بیان کیا کہ انسے عبدالرحمن بن ابی عوف نے روایت کی ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

بن عبس بعض لوگ انکو عبیس کہتے ہین انصاری ہین - بنی عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج بدری ہین اور اسکے بعد کے تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے - زہری نے کہا ہی کہ غزوہ بدر مین انصار کے خاندان بنی حارث بن خزرج سے عبداللہ بن عبس بھی شریک تھے انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی - ہمین عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے ان لوگون کے نام مین جو خزرج کے خاندان بنی زید بن مالک بن ثعلبہ سے غزوہ بدر مین شریک تھے عبداللہ بن عبس کا نام بھی روایت کیا ہی - یہ ثعلبہ بیٹے ہین کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج کے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - اور ابو عمر نے کہا ہی کہ یہ عبداللہ ابو عبس نہین ہین یہ خزرجی ہین اور ابو عبس اوسی ہین یہ دونون انصار سے ہین -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبس - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے لوگون نے انکا نسب اسیطرح بیان کیا اور کہا ہی کہ یہ بنی حارث بن خزرج کی اولاد سے ہین - مین کہتا ہون کہ میرے خیال مین یہ وہی شخص ہین جنکا ذکر پہلے ہو چکا ابو عمر کو اشتباہ اس وجہ سے ہوا کہ انھون نے اس تذکرہ مین دیکھا کہ یہ حلیف ہین اور پہلے تذکرہ مین اسکا ذکر نہین دیکھا حالانکہ اس قسم کے اختلافات بہت ہوا کرتے ہین بعض علما ایک شخص کو ایک قبیلہ کا حلیف لکھتے ہین اور بعض اس شخص کو اسی قبیلہ سے لکھتے ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیداللہ بن عتیق عسکری نے انکا تذکرہ افراد مین لکھا ہی اور ابوبکر بن علی نے اپنی سند سے علی بن سعید عطاردی سے انھون نے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عتیق سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اپنے گھر سے اللہ عزوجل کی راہ مین ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر آپنے اپنی تین انگلیان ملائین اور فرمایا الخ پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہی یا اسے کوئی جانور کاٹ لے اور اس سے مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہی یا اور کسی طرح مر جائے تب بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہی یا کوئی شخص لڑائی مین مارا جائے تو اسکا بھی ٹھکانہ جنت ہی

ہوگا انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور مختصر بیان انکا ذکر عبداللہ بن عتبان کے نام میں آئیگا۔

(بیستا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبان انصاری۔ عبدالباقی بن قانع نے انکا یہی نام لکھا ہے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھوں نے ابو احمد زبیری سے انھوں نے کثیر بن زید سے انھوں نے مطلب بن عبداللہ سے انھوں نے ابن عتبان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی بی بی کے ساتھ (خلوت میں) تھا آپکی آواز سنکر میں نے جلدی کی (اور قبل از فراغت اٹھ کھڑا ہوا) اور میں نے غسل کر لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسی حالت میں) تمھیں غسل کی ضرورت نہ تھی (غسل تو انزال سے واجب ہوتا ہے) انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے عتبان کے نام میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ واقعہ انکا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ عتبان کا ہے عبداللہ بن عتبان کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے میں نہیں جانتا کہ عبداللہ کا نام کیوں لیا گیا۔ ابوجعفر طبری نے ذکر کیا ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے عبداللہ بن عتبان کو عراق سے جزیرہ کی طرف بھیجا تھا اور وہ مقام نصیبین کی طرف جو موصل کے متعلقات سے ہے گئے تھے اور وہاں کے لوگوں سے صلح کی تھی اب نہیں معلوم کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور۔

(بیستا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ۔ کنیت انکی ابو قیس ہے۔ ذکوانی ہیں مدنی ہیں انسے سالم بن عبداللہ بن عمر نے روایت کی ہے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے ابوموسی نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا ذکر صحابہ میں لکھا ہے اور انھوں نے ان عبداللہ اور عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انھوں نے زہری سے روایت کی ہے وہ سالم سے وہ عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے ہم عبداللہ بن عتبہ کے ہمراہ مقام سقیا میں گئے تھے سقیا مدینہ سے بیس فرسخ ہے وہاں ہمنے نماز جمعہ پڑھی تھی۔

(بیستا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن مسعود ہذلی۔ عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں ابو عبدالرحمن کنیت ہے۔ ابن منیع نے عبداللہ بن مسعود کے ذکر میں انکے بیٹے حمزہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات یاد ہے انھوں نے کہا ہاں مجھے یاد ہے کہ میں پانچ یا چھ برس کا تھا آپ نے مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے اور میری اولاد کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔ ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ عقیلی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے حالانکہ یہ تابعین کے اعلی طبقہ میں تھے یہ والد ہیں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود فقیہ مدنی کے جو زہری کے استاد تھے حضرت عمر بن خطاب نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کو عامل بنایا تھا۔

ملخصہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا بعد اسکے منسوخ ہوگیا اب بدون دخول سے غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو حنفیہ کا یہی مذہب ہے ۱۲

السلمی کے بیٹے عبداللہ سے اور سعید بن عبدالرحمن اور محمد بن سیرین اور عبداللہ بن معبد وغیرہ نے روایت کی ہے بخاری نے انکا ذکر تاریخ میں کیا ہے اور عقیلی نے انکو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور حسن بن سفیان نے ابو اسحاق سبیعی سے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو نجاشی کے پاس بھیجا ہم قریب اسی آدمی کے تھے جنمیں ابن مسعود اور جعفر (طیار) بھی تھے جعفر نے کہا تھا میں آج تم سب کی طرف سے بادشاہ سے گفتگو کرونگا عقیلی نے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہو تو انکی ہجرت حبشہ کی طرف ثابت ہو گی مگر صحیح یہ ہے کہ ابو اسحاق نے اس حدیث کو عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے پاس بھیجا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابو عمر کا یہ کہنا کہ حضرت عمر نے عبداللہ کو عامل بنایا تھا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عبداللہ بڑے آدمی تھے کیونکہ حضرت عمر کی وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرہ برس بعد ہوئی ہے اگر یہ چھوٹی عمر کے ہوتے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں انکی عمر زیادہ نہ ہوتی تو حضرت عمر انکو عامل نہ بناتے واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عتیک انصاری۔ جابر بن عتیک انصاری کے بھائی ہیں جو مالک بن سلمہ کی اولاد سے ہیں [illegible] ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ابو رافع بن ابی الحقیق یہودی کو قتل کیا تھا۔ انکا نسب ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور ہم انکا ذکر ہمراہ جابر اور انکے بھائیوں کے ذکر کے لکھینگے اور ہم انکا صحیح نسب انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے۔ اور ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ والد ہیں جابر کے نیز [illegible] ان کے بیٹے انکی حدیث انکے بیٹے کے پاس ابو بکر بن عبداللہ اور عبدالرحمن بن جابر کے پاس ہو چکا ہے۔ انکی حدیث عبدالرحمن بن جابر سے ہے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین بغدادی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن عتیک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص خدا کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے نکلے پھر آپنے اپنی انگلیاں یعنی انگوٹھے اور انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی کو ملایا اور کہا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کہاں ہیں پھر کہا پھر وہ اپنی سواری سے گر کر مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہو یا اسکو کوئی جانور کاٹ کھائے اور وہ مر جائے تو اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے یا اپنی موت مر جائے تو بھی اسکا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو شخص مارا جائے اسکے لئے جنت واجب ہو گئی اور یہ وہی ہیں جنہوں نے ابو رافع کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا تھا انکی بینائی میں کچھ ضعف تھا جب ابو رافع کو قتل کر چکے [illegible] ان کی پنڈلی ٹوٹ گئی انکو اٹھا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے آپنے انکی پنڈلی پر دست مبارک پھیرا تو ایسا معلوم ہوا کہ گویا اس میں کبھی درد تھا ہی نہیں یہ لوگ جب واپس ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے

تو آپ خطبہ پڑھ رہے تھے ان لوگوں کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا کہ تمھارے چہرے کامیاب ہیں۔ ابو عمر نے کہا ہے میرا خیال ہے کہ یہ
اور ان کے بھائی بدر میں شریک تھے اور اسمیں تو کسی کا اختلاف ہی نہیں کہ عبد اللہ بن عتیک احد میں شریک تھے۔ ہشام کلبی
اور انکے والد محمد بن سائب نے کہا ہے کہ عبد اللہ صفین میں علی بن ابی طالب کے ہمراہ تھے اگر یہ صحیح ہے تو معلوم ہوا کہ یہ جنگ یمامہ
میں شہید نہیں ہوئے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ جابر بن عتیک کے بھائی نہیں ہیں جابر کے بھائی کا نام حارث ہے مگر
پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے کیونکہ جن لوگوں نے ابن ابی حقیق کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ خزرج کے تھے اور جن لوگوں نے
کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا وہ سب لوگ اوس کے تھے ابن اسحاق وغیرہ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اسمیں کسی کا اختلاف نہیں
اس سے اسی قول کی تائید ہوتی ہے کہ عبد اللہ بن عتیک قبیلۂ اوس سے نہیں ہیں اور جابر بن عتیک کے بھائی نہیں ہیں۔
انکا نسب خلیفہ بن خیاط نے اس طرح بیان کیا ہے عبد اللہ بن عتیک بن قیس بن اسود بن مری بن کعب بن غنم بن سلمہ
قبیلۂ خزرج سے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی اور ابن حبیب وغیرہما نے بھی خلیفہ بن خیاط ہی کے مثل نسب بیان کیا ہے
باقی رہے جابر بن عتیک تو وہ بیٹے ہیں عتیک بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن
عمرو بن عوف کے جو قبیلۂ اوس کی ایک شاخ ہے ابن اسحاق وغیرہ نے بھی قبیلۂ اوس تک انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہے پس یہ
عبد اللہ جابر کے بھائی نہیں ہو سکتے۔ اسکی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قبیلۂ اوس کے لوگوں نے کعب بن اشرف کو قتل کیا تھا اور
قبیلۂ خزرج کے لوگوں نے ابو رافع کو قتل کیا اسمیں اہل سیر کا اختلاف نہیں ہے۔ ابو موسیٰ نے اس تذکرہ سے پہلے عبد اللہ بن
عبید بن عتیق کا تذکرہ لکھا ہے اور انکے تذکرہ میں یہی حدیث لکھی ہے جو ابن بکیر نے اپنی سند سے ابن اسحاق سے جابر کی فضیلت
میں روایت کی ہے ابو موسیٰ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عبید بن عتیق کے تذکرہ میں لکھا ہے اسمیں شک نہیں کہ بعض کاتبوں نے
یا راویوں نے عتیک کو عبید کر دیا یعنی کاف کو انھوں نے دال سمجھا یہی صحیح ہے اور پہلا تذکرہ کوئی چیز نہیں ہے اسکے صحیح ہونیکی
تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے وہی حدیث روایت کی ہے جو ہم شروع تذکرہ میں لکھ چکے ہیں پس
معلوم ہوا کہ پہلا تذکرہ غلط ہے واللہ اعلم اور ابن ابی داؤد کا یہ کہنا کہ یہ جابر اور جبر فرزند ان عتیک کے والد ہیں انکی غلطی ہے
کیونکہ یا تو جس اگر یہ قبیلۂ اوس سے ہوتے تو انکے بھائی ہوتے نہ کہ والد کیونکہ یہ سب عتیک کے بیٹے ہوتے ہیں اور زیادہ لوگ
اس طرف ہیں کہ جابر بن عتیک ہی کا نام جبر بھی ہے یہ دونوں دو شخص نہیں ہیں اور اگر یہ عبد اللہ قبیلۂ خزرج سے ہوں تو پھر
اسمیں کلام نہیں کہ جابر اور جبر کے بھائی نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ دونوں اوسی ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان اسدی۔ قبیلۂ اسد بن خزیمہ سے ہیں عوف بن خزرج کے حلیف ہیں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ

ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان تیمی بعض لوگ انکا نام عبد الرحمن کہتے ہیں یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب نے عبد اللہ بن عثمان تیمی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گری ہوئی چیز کے اٹھانے سے منع فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی۔ ہمام نے قتادہ سے انھوں نے حسن سے انھوں نے عبد اللہ بن عثمان ثقفی سے انھوں نے ایک اور شخص سے جو قبیلۂ ثقیف سے تھے (قتادہ کہتے تھے کہ لوگ انکو معروف کہتے تھے اگر انکا نام عبد اللہ بن عثمان نہو تو میں نہیں جانتا کہ انکا کیا نام تھا) روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ پہلے دن باعث ثواب ہے اور دوسرے دن بھی جائز ہے اور تیسرے دن تو دکھانے سنانے کیلئے ہے بعض لوگوں نے انکا نام زہیر بن عثمان بیان کیا ہے۔ انکا ذکر اوپر ہو چکا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین خلیفۂ رسول اللہ صدیق اکبر

ابن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی۔ قرشی تیمی کنیت ابو بکر لقب صدیق۔ والد کی کنیت ابو قحافہ اور نام عثمان۔ والدہ ام الخیر سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد ابن تیم بن مرہ۔ ابو قحافہ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام سلمی بنت صخر بن عامر تھا یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکا نام سلمی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم تھا مگر یہ غلط ہے اسلئے کہ اس صورت میں وہ ابو قحافہ کے بھائی کی بیٹی ہو جائینگی اور اہل عرب بھائی کی بیٹی سے (زمانہ جاہلیت میں بھی) نکاح نہ کرتے تھے پہلا ہی قول صحیح ہے۔ حضرت ابو بکر غار میں بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہجرت میں بھی ساتھ گئے اور آپ کے بعد خلیفہ بھی ہو گئے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی ہے اور ان سے حضرت عمر و عثمان و علی و عبد الرحمن بن عوف و ابن مسعود و ابن عمر و ابن عباس و حذیفہ و زید بن ثابت وغیرہم نے روایت کی ہے انکے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں عبد الکعبہ تھا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ رکھا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ انکے گھر والوں ہی نے انکا نام عبد اللہ رکھا تھا ایک لقب انکا عتیق بھی ہے عتیق کی وجہ تسمیہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں حسن وجمال کی وجہ سے لوگ انکو عتیق کہتے تھے لیث بن سعد اور بہت سے لوگوں کا یہی قول ہے اور زبیر بن بکار اور بہت سے لوگوں کا قول ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہیں انکے نسب میں کوئی بات ایسی نہ تھی جو قابل عیب ہو اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عتیق انکو اسوجہ سے کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا تھا کہ

کہ تم آگ سے خدا کے عتیق (یعنی آزاد کئے ہوئے) ہو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچائی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن موسیٰ انصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ نے اپنے چچا اسحاق بن طلحہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے حضرت نے ان سے فرمایا کہ تم آتش جہنم سے آزاد ہو اسی دن سے انکا نام عتیق ہو گیا۔ حدیث ابن سعد سے بھی مروی ہے اور ... بن طلحہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔ انکا لقب صدیق اسوجہ سے ہے کہ ہم سے ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو سعد مطرز اور ابو علی حداد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد بن حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عباس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن غسان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے معمر سے انھوں نے زہری سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی تو آپ نے صبح کو لوگوں سے بیان کیا تو بہت لوگ جو ایمان لا چکے تھے اسکو سنکر فتنہ میں پڑ گئے اور مرتد ہو گئے حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں اس سے زیادہ عجیب باتوں میں انکی تصدیق کرتا ہوں ہر صبح شام آسمانی خبروں میں انکی تصدیق کرتا ہوں پھر معراج کی کیوں نہ تصدیق کروں اسی وجہ سے انکا نام ابوبکر صدیق مشہور ہو گیا ابو محجن ثقفی نے یہ اشعار نظم کئے ہیں ؎

وسمیت صدیقاً وکل مہاجر سواک یسمی باسمہ غیر منکر
سبقت الی الاسلام واللہ شاہد وکنت جلیساً فی العریش المشہر

حضرت صدیق کا اسلام ابوبکر رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں (بھی) سرداران قریش سے تھے اور امین اور ... تھے انکی تالیف کیا کرتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں دیت کے فیصلے انھیں سے متعلق تھے جب کسی بات کی ذمہ داری کر لیتے تو تمام قریش اسکو مانتے اور انکی ذمہ داری کا پاس و لحاظ کرتے اور اگر کوئی اور ذمہ داری کرتا تو اسکی بات نہ مانتے تھے پھر جب اسلام کا دور آیا تو انھوں نے اسلام کی طرف سبقت کی انکے ہاتھ پر بہت لوگ اسلام لائے اسوجہ سے کہ لوگ انسے محبت رکھتے تھے اور انکی طرف مائل رہتے تھے چنانچہ عشرہ مبشرہ سے پانچ آدمی انھیں کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں جیسا کہ ان کے ناموں میں بیان کیا جائیگا۔ ایک جماعت علماء کی اسطرف ہے کہ یہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے ابن عباس بھی بروایت شعبی اسی کے قائل ہیں اور حسان بن ثابت نے بھی اپنے شعروں میں اسکو بیان کیا ہے اور عمرو بن عبسہ اور ابراہیم نخعی وغیرہم کا بھی یہی قول ہے ہمیں ابو جعفر ... نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حصین تمیمی نے

حاشیہ ترجمہ۔ (۱) اور اسی لئے آپ کا نام صدیق رکھا گیا اور آپ کے علاوہ اور مہاجرین اپنے اپنے نام سے کہ وہ کچھ برے نہیں ہیں کہلائے جاتے ہیں

آپ نے اسلام کی طرف سبقت کی اور اللہ گواہ ہے اور آپ حضرت کے ساتھ عریش میں رہے تھے ۱۲

تیمی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جسکو اسلام کی طرف بلایا کچھ نہ کچھ اسنے تامل اور تردد کیا سوا ابو بکر کے کہ میں نے جس وقت انسے ذکر کیا انہیں کچھ بھی تردد نہیں ہوا۔ ہمیں حافظ ابو القاسم بن علی بن حسین نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن احمد بن محمد بن بیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل بن خیرون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے منجاب بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خالد عرفطی یعنی ابو امیہ نے جو خالد بن عرفطہ کی اولاد سے تھے ابن داب یعنی عیسیٰ بن یزید سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو بکر صدیق بیان کرتے تھے کہ میں (ایک دن) کعبہ کے قریب بیٹھا ہوا تھا اور زید بن عمرو بن نفیل بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے امیہ بن ابی الصلت انکے پاس آیا اور انسے پوچھا کہ اے طالب خیر تمہارا کیا حال ہے زید نے کہا اچھا حال ہے امیہ نے پوچھا کہ کیا تم اپنا مقصود پا گئے زید نے کہا نہیں مگر جستجو میں ہوں اور یہ شعر پڑھا کل دین یوم القیامۃ الا ما قضی اللہ به والحنیفۃ بور[1] اچھا بتاؤ تو یہ نبی جنکا انتظار ہے ہم میں سے ہوں گے یا تم میں سے یا اہل فلسطین سے حضرت ابو بکر کہتے ہیں میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا کہ کسی نبی کا انتظار ہے یا وہ مبعوث ہوں گے بعد اسکے میں ورقہ بن نوفل کے پاس گیا انکی نظر کتب آسمانی میں زیادہ تھی اور ان کا دل بہت بولتا تھا میں ان سے جاکے ملا اور سب حال انسے جاکر بیان کیا انھوں نے کہا ہاں اے میرے بھتیجے اہل کتاب اور علما سب اس بات پر متفق ہیں کہ یہ نبی جنکا انتظار ہے عرب کے اعلیٰ خاندان سے ہوں گے میں نسب سے واقف ہوں تمہاری قوم عرب کے اعلیٰ خاندان میں ہے حضرت ابو بکر کہتے تھے میں نے کہا اے چچا نبی کیا بات کہتے ہیں انھوں نے کہا جو انکو خدا کی طرف سے حکم ملتا ہے وہ بیان کرتے ہیں اور کبھی ظلم کی بات نہیں کہتے چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو میں آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی۔ ہمیں قاسم نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح نصر اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر یعنی محمد بن علی بن عمر فارسی نیشاپوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو العباس یعنی احمد بن حسن رازی نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد یعنی اسماعیل بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو یعقوب قزوینی صوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو القاسم یعنی عبد اللہ بن محمد بن ادریس رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو القاسم یعنی یحییٰ بن حمید تنگی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبد اللہ محمد بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو خالد نے عبد العزیز بن حارث جو عتاب بن اسید کی اولاد سے تھے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو داؤد طیالسی نے شعبہ سے انھوں نے منصور سے انھوں نے زید سے انھوں نے خالد جہنی سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو بکر صدیق بیان فرماتے تھے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے (ایکمرتبہ) یمن گیا اور قبیلۂ ازد کے ایک شیخ کے یہاں مہمان ہوا یہ شیخ عالم تھا کتب سماویہ

[1] ترجمہ سب دین قیامت کے روز سوا اسکے جسکا اللہ نے حکم دیا ہو اور سوا ملت حنیفہ کے ہلاک ہو جائینگے ۱۲

پڑھا ہوا تھا اور اسکے علاوہ دوسرے علوم بھی جانتا تھا اس نے مجھے دیکھا تو کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم کے رہنے والے ہو میں نے کہا ہاں میں حرم کا رہنے والا ہوں پھر اس نے کہا میں تمکو قریشی سمجھتا ہوں میں نے کہا ہاں میں قریشی ہوں پھر اس نے کہا میں تم کو تیمی سمجھتا ہوں میں نے کہا ہاں میں تیم بن مرہ کی اولاد سے ہوں میں عبداللہ بن عثمان ہوں کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی اولاد سے اس نے کہا اب صرف ایک بات باقی رہگئی ہے میں نے کہا وہ کیا کہا کہ تم اپنا پیٹ کھولدو میں نے کہا میں ایسا نکرونگا تم مجھے بتاؤ کہ ایسا کیوں چاہتے ہو اس نے کہا کہ علم صحیح صادق میں مجھے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ ایک نبی حرم میں مبعوث ہونگے انکے کام میں ایک جوان اور ایک ادھیڑ مدد کرینگے جوان کا تو حلیہ یہ ہوگا اور ادھیڑ کا حلیہ یہ ہے کہ سفید رنگ لاغر بدن ہوگا اسکے پیٹ میں ایک تل بائیں ران پر ایک نشانی ہوگی کیا حرج ہے اگر تم مجھے اپنا پیٹ دکھا دو کیونکہ اور سب باتیں تو تم میں موجود ہیں صرف یہی ایک بات باقی ہے پس میں نے اپنا پیٹ کھولدیا اس نے دیکھا تو ناف کے اوپر ایک سیاہ تل تھا کہنے لگا کہ قسم ہے رب کعبہ کی وہ تمہیں ہو میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں اسکو یاد رکھنا میں نے کہا وہ کیا اس نے کہا کہ خبردار ہدایت سے انحراف نکرنا اور راہ راست کے تمسک کو نہ چھوڑنا اور خدا جو تمہیں مال و دولت دے اس میں خدا سے ڈرتے رہنا حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ یمن میں میں نے اپنا کام پورا کیا بعد اسکے میں اس شیخ کے پاس رخصت ہونے کو گیا اسنے کہا کیا تم میرے چند اشعار جو میں نے اس نبی کی شان میں کہے ہیں یاد کرلوگے میں نے کہا ہاں پس اسنے چند اشعار مجھے سنائے حضرت ابوبکر کہتے تھے پھر میں مکہ میں آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوچکے تھے پس عقبہ بن ابی معیط اور شیبہ اور ربیعہ اور ابوجہل اور ابوالبختری اور نیز اور سرداران قریش میرے پاس گئے میں نے کہا کیا کوئی مصیبت پیش آگئی یا کوئی واقعہ ہوگیا وہ سب ملکر اسوقت کیوں آئے ہیں ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوبکر بہت بڑا واقعہ ہوگیا ابوطالب کا یتیم یہ کہتا ہے کہ میں خدا کا بھیجا ہوا نبی ہوں ہمکو صرف تمہارا ہی خیال تھا ورنہ ہم انکے معاملہ میں انتظار نکرتے اب تم آگئے ہو تو تمہیں کافی ہو ان لوگوں کو میں نے اچھی طرح سے ٹالدیا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا معلوم ہوا کہ آپ خدیجہ کے مکان میں ہیں میں وہاں گیا دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت باہر تشریف لائے میں نے کہا کہ اے محمد آپ اپنے خاندانی گھر سے الگ ہوگئے اور آپ نے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑدیا حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر میں خدا کا رسول ہوں تمہاری طرف بھی اور تمام لوگوں کی طرف بھی پس تم ایمان لاؤ میں نے کہا آپ کے نبی ہونے کی دلیل کیا ہے حضرت نے فرمایا وہ شیخ جس سے تم نے یمن میں ملاقات کی تھی میں نے کہا یمن میں تو بہت سے شیخ ہیں جن سے میں نے ملاقات کی تھی حضرت نے فرمایا وہ شیخ جس نے تمہیں اشعار سنائے تھے میں نے عرض کیا اے میرے حبیب آپ کو کس نے یہ خبر بیان کی حضرت نے فرمایا اس بڑے فرشتہ نے جو مجھ سے پہلے انبیا کے پاس بھی آتا تھا میں نے عرض کیا کہ آپ اپنا ہاتھ بیعت کیلئے بڑھائے میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ خدا کے رسول ہیں حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ پھر میں لوٹا اور میرے اسلام کیوجہ سے جسقدر خوشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تھی اسقدر خوشی مکہ میں کسی کو نہ تھی ہمکو کئی محدثین نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عبدالرحمن ابن زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ہارون بن حمید بن مجدر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے

ہمسے عبدالرحمن بن مغرا نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا تھا انھوں نے کہا کہ حضرت ابو بکر کیا تم نے حسان کے یہ اشعار نہیں سنے ؎

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقۃ فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا خیر البریۃ اتقاہا و اعدلہا بعد النبی واوفاہا بما حملا

الثانی التالی المحمود مشہدہ واول الناس منہم صدق الرسلا

ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ضحاک بن مخلد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ابو سلام حبشی نے بیان کیا کہ انھوں نے عمرو بن عبسہ سلمی سے سنا وہ کہتے تھے میرے دل میں یہ بات آئی کہ بتون کی عبادت باطل ہے میں ایک مرد کو ڈھونڈ رہا تھا کہ ایک شخص نے سنا اسنے کہا کہ اسے عمرو مکہ میں بھی ایک شخص ہے وہ بھی ایسی ہی باتیں کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو عمرو کہتے تھے پھر میں اُس شخص کی تلاش میں مکہ گیا معلوم ہوا کہ وہ چھپے ہوئے ہیں رات کے سوا انسے ملاقات نہیں ہوسکتی رات کو وہ کعبہ کا طواف کرنے آتے ہیں میں کعبہ کے پردون کے درمیان میں بیٹھ گیا میں نے انکی آواز کو اسی سے پہچانا کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ رہے تھے پس میں باہر نکل آیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ خدا نے آپکے ذریعہ سے کیا پیغام بھیجا ہے آپنے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو اور خونریزی نکرو اور رشتہ دارون کے ساتھ سلوک کرو عمرو کہتے تھے میں نے پوچھا کسی نے آپکی پیروی بھی کی ہے آپنے فرمایا ہاں ایک آزاد (یعنی ابو بکر) اور ایک غلام (یعنی زید بن حارثہ) نے میں نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھایے میں آپ سے بیعت کرون پس آپنے اپنا ہاتھ بڑھایا میں نے آپ سے بیعت کی بیشک میں نے اپنے کو دیکھا ہے میں اسوقت چوتھا مسلمان تھا ۔ ہمیں اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو سعید اشج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عقبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے جریری سے انھوں نے ابو نضرہ سے انھون نے ابو سعید سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر نے (خلیفہ ہونے پر) فرمایا تھا کہ کیا میں سب لوگون سے زیادہ مستحق خلافت نہیں ہون کیا میں سب سے پہلے اسلام نہیں لایا کیا فلان فضیلت مجھمیں نہیں ہے کیا فلان فضیلت مجھمیں نہیں ہے اور ابراہیم نے بیان کیا کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر اسلام لائے تھے

حضرت ابو بکر کی ہجرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ہجرت کی تھی اور بوقت ہجرت غار میں آپکے ساتھ تھے اور وہان آپکے مونس تھے اور اپنی جان آپ پر سپر کردی تھی بعض علما کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص سوا حضرت ابو بکر کے اور تمام صحابہ کو یہ کہے کہ وہ صحابی نہ تھے تو کافر ہوگا اور اگر کہے کہ حضرت ابو بکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی نہ تھے تو کافر ہوجائیگا کیونکہ قرآن عزیز اس بات کی شہادت دیتا ہے

ف ترجمہ جب تم اپنے کسی بھروسہ کے بھائی کی مصیبت یاد کرو تو چاہیے کہ ابو بکر کے حالات پیش نظر رکھو وہ بعد نبی کے تمام مخلوق سے بہتر اور سب سے زیادہ ۔۔۔

کہ وہ آنحضرت کے صحابی تھے ہمین ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین خدا کے حکم کے منتظر تھے پس جبریل علیہ السلام آئے اور انھون نے آپ کو حکم پہونچایا کہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کر جائین کفار قریش سب جمع ہوئے اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہونچانی چاہی جبریل آئے اور انہون نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے مکان مین شب کو نہ رہئے چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا جب آپ گھر سے نکلے تو تمام کافر آپ کے دروازہ پر جمع تھے آپ نے ایک مشت خاک لیکر سب کے سرون پر ڈالدی اللہ نے اسوقت انکی بینائی زائل کردی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ کے دو مہینے بعد ہجرت کی تھی جس زمانہ مین یہ بیعت ہوئی تھی وہ زمانہ ایام تشریق کا تھا اور آپ شروع ربیع الاول مین مکہ سے چلے تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ حضرت ابوبکر (بہت دنون سے) آپ سے ہجرت کی اجازت مانگ رہے تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جلدی نکرو امید ہے کہ اللہ کسی اور کو بھی تمھارے ساتھ کردے چنانچہ جب حضرت کو ہجرت کی اجازت ملی تو آپ حضرت ابوبکر کے گھر تشریف لے گئے وہ سو رہے تھے آپ نے انھین جگایا اور ان سے فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت ملگئی ہے حضرت عائشہ کہتی تھین مینے اسوقت ابوبکر کو دیکھا کہ مارے خوشی کے انکے آنسو نکل پڑے بعد اسکے دونون چلدیے یہانتک کہ غار مین پہونچے اور تین روز وہین قیام کیا ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عفان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ثابت نے انس سے روایت کرکے خبر دی کہ حضرت ابوبکر نے کہتے تھے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غار مین ایک مرتبہ عرض کیا کہ اگر ان کافرون مین سے کوئی شخص اپنے پیرون کے نیچے نظر ڈالے تو ہمین دیکھ لیگا حضرت نے فرمایا کہ اے ابوبکر ان دو آدمیون کی طرف تمھارا کیا خیال ہے جنکے ساتھ اللہ ہے۔ ہمین ابو القاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو طالب علی ابن حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابو القاسم حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین فقیہ ابو القاسم علی ابن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن احمد دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبید اللہ بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ثابت سے انھون نے حضرت انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کرکے مدینہ کی طرف چلے تو ابوبکر کو اکثر لوگ پہچانتے تھے جو شخص راہ مین ملتا اور پوچھتا کہ اے ابوبکر یہ تمھارے ہمراہ کون شخص ہین تو حضرت ابوبکر جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ بتاتے ہین۔ ہمین ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر یعنی احمد بن علی بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد حسن بن علی بن محمد فارسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن

احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد یعنی ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھوں نے براء بن عازب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر نے میرے والد سے ایک عماری تیرہ درہم میں مول لی اور کہا کہ براء کو حکم دیجیے کہ وہ اسکو میرے مکان میں پہونچا دیں میرے والد نے کہا یہ نہوگا تاوقتیکہ آپ مجھ سے اس وقت کے حالات نہ بیان کر دیجیے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے چلے اور آپ انکے ہمراہ تھے حضرت ابوبکر نے فرمایا (اچھا سنو میں بیان کرتا ہوں) ہم بہت تڑکے اندھیرے سے چل دیے تھے پھر ہم اس دن اور اس شب برابر جاگتے رہے یہانتک کہ دوسرے دن دوپہر کا وقت آیا اور آفتاب سمت الراس پر آیا میں نے ادھر ادھر نظر ڈالی کہ اگر کہیں سایہ معلوم ہو تو وہاں قیام کریں مجھے ایک پتھر دکھائی دیا اسکے قریب گیا تو دیکھا کہ اسکے نیچے سایہ ہے پس میں نے وہ جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صاف کی اور ایک پوستین آپ کے لیے بچھا دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ لیٹ جائیے (چنانچہ آپ لیٹ رہے) بعد اسکے میں دیکھنے کے لیے چلا گیا کہ کوئی شخص تعاقب میں تو نہیں آتا اتفاقاً مجھے ایک چرواہا مل گیا میں نے پوچھا تو کسکا چرواہا ہے اسنے قریش کے ایک آدمی کا نام لیا جسکو میں جانتا تھا میں نے اس سے پوچھا کہ تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اسنے کہا ہاں میں نے کہا کیا تو مجھے دودھ دیگا اس نے کہا ہاں پس میں نے اس سے کہا کہ دودھ دے تو اسنے ایک بکری کے پیر باندھے میں نے اس سے کہا تو اس نے اپنے ہاتھوں کو غبار سے صاف کر ڈالا میرے ساتھ ایک برتن تھا جسکے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا اس چرواہے نے ایک ہانڈی بھر کر دودھ دوہ دیا میں نے یہ دودھ اسی ظرف میں ڈالدیا یہانتک کہ وہ خوب ٹھنڈا ہوگیا بعد اسکے میں اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا میں جسوقت آپکے پاس پہونچا تو آپ بیدار ہو چکے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکو آپ پی لیجیے چنانچہ آپ نے پیا یہانتک کہ میں خوش ہوگیا پھر میں نے عرض کیا کہ اب چلنے کا وقت آگیا بعد اسکے وہاں سے چلے اور لوگ ہماری جستجو میں چاروں طرف چھوٹے ہوئے تھے مگر ہمیں سراقہ بن مالک بن جعشم سوا کسی نے نہ پایا وہ اپنے گھوڑے پر سوار چلا آرہا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ یہ دوڑ آگئی حضرت نے فرمایا کچھ غم نہ کرو واللہ ہمارے ساتھ ہے یہانتک کہ جب وہ ہمارے قریب آگیا اور ہمارے اور اسکے درمیان میں ایک یا دو نیزے کا فصل رہ گیا یا تین نیزوں کا فصل رہ گیا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ دوڑ آگئی اور ہمارے پاس پہونچ گئی اور میں رو دیا حضرت ابوبکر کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا واللہ میں اپنے خیال سے نہیں روتا بلکہ صرف آپ کے خیال سے روتا ہوں پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کو بد دعا دی اور فرمایا کہ اے اللہ تو ہمیں اسکو روک لے جس طرح تجھے منظور ہو پس اسکا گھوڑا پیٹ تک دھنس گیا حالانکہ زمین بہت سخت تھی سراقہ گھوڑے سے اتر پڑا اور کہنے لگا اے محمد میں سمجھ گیا کہ یہ آپکے عمل کا نتیجہ ہوا اب آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے اس حالت سے نجات دے خدا کی قسم اور لوگ جو میرے پیچھے آپکی جستجو میں آرہے ہیں انسے میں آپ کی خبر چھپاؤنگا اور یہ میرا ترکش ہے

اسمین سے ایک تیر نکال لیجیے عنقریب آپکا گذر فلان مقام پر میرے اونٹون اور بکریون پر ہوگا آپ انمین سے بقدر ضرورت کے لے لیجیے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے انکی کچھ ضرورت نہین پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لیے دعا کی تو اُسکا گھوڑا زمین سے نکل آیا اور وہ اپنے اصحاب کے پاس لوٹ گیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور مین آپکے ساتھ ہی ساتھ تھا یہانتک کہ ہم مدینہ پہونچ گئے لوگ راستون مین آکر حضرت سے ملے اور کچھ لوگ بلند مقامات پر چڑھ گئے تھے خدام اور لڑکے راستے مین چلا چلا کر یہ کہتے تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر جا رسول اللہ جا محمد پھر لوگون مین باہم اختلاف ہونے لگا کہ آپ کسکے یہان مہمان رہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین آج شبکو تو بنی نجار کے یہان اتروںگا جو عبد المطلب کے ماموں ہین مین آج انکی عزت افزائی کرونگا حضرت براء کہتے تھے کہ سب سے پہلے جو شخص مہاجرین مین سے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے جو بنی عبد الدار کے بھائی تھے پھر ابن ام مکتوم نابینا آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے بعد اُسکے حضرت عمر بن خطاب بیس سوارون کے ساتھ آئے لوگون نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ارادہ ہے حضرت عمر نے کہا وہ بھی میرے پیچھے آرہے ہین بعد اُسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ابوبکر آپکے ساتھ تھے حضرت براء کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشریف لائے مین کئی سورتین مفصل کی پڑھ چکا تھا اسرائیل (راوی) نے بیان کیا ہو کہ حضرت براء انصار کے خاندان بنی حارثہ سے تھے ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مالک بن اسمٰعیل نے منصور بن ابی الاسود سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے کثیر یعنی ابو اسمٰعیل نے جمیع بن عمیر سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر سے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو اور میرے صاحب الغار ہو۔

حضرت صدیق کا بدر وغیرہ مین شریک ہونا	ہمین ابو القاسم یعنی حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو طالب یعنی علی بن حیدرہ بن جعفر حسینی اور ابو القاسم یعنی حسین بن محمد اسدی نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے

ہمین ابو عبد اللہ یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے (خبر دی وہ) کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد ابی الخطار نے بصرہ مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مقدمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمر بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مسعر بن کدام نے ابو عون سے انھون نے ابو صالح حنفی سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھسے اور حضرت ابوبکر صدیق سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱) یعنی آگئے رسول خدا آگئے ہیں ۱۲

بدر کے دن فرمایا کہ تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل ہیں اور دوسرے کے ساتھ میکائیل ہیں اور اسرافیل بھی ایک بہت بڑے فرشتے ہیں جو لڑائی میں شریک ہوتے ہیں۔ ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم نے بیان کیا کہ بدر کے دن جب لڑائی شروع ہو گئی تو سعد بن معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے لیے ایک عریش (خیمہ) بنا دیں آپ اسی میں رہیں اور آپ کے قریب آپکی سواریوں کو بٹھا دیں اور ہم دشمن سے لڑنے چلے جائیں پس اگر اللہ ہمیں فتح دیدے اور ہمیں غالب کر دے تو یہ ہمارا عین مقصود ہوا اور اگر کوئی دوسری صورت ہو تو آپ اپنی سواری پر بیٹھکر جو لوگ باقی رہ گئے ہیں اُنسے ملجائیے گا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی بہت تعریف کی اور انکو دعا دی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے عریش بنا دیا گیا اسمیں آپ تھے اور حضرت ابوبکر تھے کوئی اور نہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پروردگار سے اسکے وعدۂ نصرت کے ایفا کی التجا کرنے لگے اور فرمانے لگے کہ اے اللہ اگر یہ چند مسلمان ہلاک ہو جائینگے تو پھر تیری عبادت کوئی نہ کریگا حضرت ابوبکر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ بس اتنی ہی مناجات کافی ہو اللہ نے جو وعدہ نصرت آپ سے کیا ہو اسکو پورا کریگا۔ محمد بن سعد نے لکھا ہو کہ اہل سیر نے بیان کیا ہو کہ حضرت ابوبکر بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور حدیبیہ میں اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بڑا جھنڈا تبوک کے دن حضرت ابوبکر کو عنایت فرمایا تھا یہ جھنڈا سیاہ رنگ کا تھا خیبر کے دن انکو رسول خدا صلی نے سو وسق عنایت فرمائے تھے حضرت ابوبکر اُن لوگوں میں تھے جو احد اور حنین کے دن جبکہ لوگوں کے قدم پیچھے ہٹ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے۔ اہل سیر کا اس بات پر اتفاق ہو کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی غزوہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن احمد سراج نے خبر دی ہمیں حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حامد بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن جعفر رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبیداللہ بن عمرو نے زید بن ابی انیسہ سے انھوں نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے عبداللہ ابن حارث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جندب بن عبداللہ نے بیان کیا کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک دن پہلے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں کچھ لوگ میرے بھائی تھے کچھ میرے دوست تھے لیکن میں خدا کی طرف برأت کرتا ہوں اگر میں تم میں سے کسی کو خلیل (جانی دوست) بناتا ہوا گر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا مگر میرے پروردگار نے مجھے خلیل بنایا ہو جس طرح اُسنے ابراہیم کو خلیل بنایا تھا۔ عبداللہ بن احمد خطیب کہتے تھے کہ ہمیں ابوالقا

یعنے علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوسعید یعنے حسن بن جعفر بن محمد بن وضاح حرفی سمسار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن عبد اللہ بابلتی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی کثیر نے محمد بن حارث تیمی سے انھون نے عروہ بن زبیر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے یعنے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ سب سے زیادہ سخت واقعہ جو تمنے مشرکون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے دیکھا ہو بیان کرو انھون نے کہا (ایک روز) عقبہ بن ابی معیط آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اسنے اپنا کپڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گلوے مبارک مین ڈالکر سختی کے ساتھ گھونٹنا شروع کیا اتنے مین حضرت ابو بکر آگئے اور انھون نے اسکا شانہ پکڑکر اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہٹا یا بعد اسکے حضرت ابو بکر نے کہا کہ اے لوگو کیا تم ایسے شخص کو قتل کیے ڈالتے ہو جو کہتا ہو کہ میرا پروردگار اللہ ہو اور تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے معجزات بھی لایا ہو ہمین ابو منصور یعنے مسلم بن علی بن محمد بن منصور سیحی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالقاسم یعنے نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن محمد نے عبد الرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ ابو بکر جنت مین ہین اور عمر جنت مین ہین اور عثمان جنت مین ہین اور علی جنت مین ہین طلحہ جنت مین ہین زبیر جنت مین ہین عبد الرحمن بن عوف جنت مین ہین سعد بن ابی وقاص جنت مین ہین سعید بن زید جنت مین ہین ابو عبیدہ بن جراح جنت مین ہین ۔ ہمین عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد وغیرہ نے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر یعنے محمد بن عبد اللہ ابن حبیب دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو ہاشم یعنے محمد بن ابراہیم مطلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن موسی بن معدان کرابیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے زکریا بن دوید کندی نے حمید بن انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جبرئیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے وحی لیکر آئے اور کہا کہ اے محمد اللہ تعالی آپکو سلام فرماتا ہو اور فرماتا ہو کہ عتیق بن ابی قحافہ سے کہدیجیے کہ مین اس سے راضی ہون ۔ نیز ہمین ابن حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن داؤد بن کثیر بن وفدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سواد بن عبد اللہ عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن عیینہ بیان کرتے تھے کہ اللہ سبحانہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سب مسلمانون کو عتاب کیا سوا (حضرت) ابو بکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے کہ انپر کچھ عتاب نہین ہوا اور فرمایا کہ

الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ۔ ہمین ابو القاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ [illegible]
کہتے تھے ہمین ابو محمد بن طراح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن مہدی نے خبر دی وہ کہتے تھے [illegible]
ابن اسحاق بن حبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بغوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو [illegible]
موسی باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سوید بن مصعب نے عطیہ سے انھون نے ابو سعید خدری [illegible]
بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دو وزیر آسمان پر ہین اور دو وزیر زمین پر [illegible]
جبرئیل و میکائیل علیہما السلام ہین اور زمین کے وزیر ابو بکر و عمر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] کی طرف اٹھایا
اور فرمایا کہ علیین کے رہنے والے نیچے والون کو ایسے نظر آتے ہین جیسے تم ستارون کو دیکھتے ہو [illegible]
مین سے ہین اور وہ اسی لائق ہین ۔ حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر زبیر اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف [illegible]
انھون نے سات غلامون کو جنھین راہ خدا مین عذاب کیا جاتا تھا مول لیکر آزاد کیا ان لوگون مین [illegible]
ابن فہیرہ بھی تھے جنکا ذکر اپنے اپنے مقام پر کیا جائیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابو بکر [illegible] ایمان پر [illegible]
بڑا وثوق اور اعتماد تھا اسی وجہ سے جب آپ سے بیان کیا گیا کہ ایک بیل نے کلام کیا تو آپنے فرمایا [illegible]
ابو بکر و عمر بھی حالانکہ وہ دونون اسوقت وہان موجود نہ تھے ۔ ہمین ابراہیم بن محمد وغیرہ [illegible]
تک خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے ابو داؤد نے بیان کیا [illegible]
شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمنے ابو سلمہ بن عبد الرحمن [illegible]
نقل کرتے ہوے سنی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص [illegible]
بیل نے کہا مین اس لیے نہین پیدا کیا گیا مین تو زمین جوتنے کے لیے پیدا کیا گیا ہون [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
فرمایا کہ اس معجزہ پر مین ایمان لاتا ہون اور ابو بکر و عمر بھی ابو سلمہ کہتے تھے کہ اسوقت ابو بکر [illegible]
ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مؤدب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی [illegible]
تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن ابراہیم [illegible] نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر [illegible] نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین علی بن عبید اللہ بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو جابر [illegible] نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے

لہ ترجمہ اگر تم نبی کی مدد نکرو تو کچھ پروا نہین اللہ نے انکی مدد کی جبکہ کافرون نے انھین نکالدیا [illegible]
جب وہ دونون غار مین تھے ۱۲

ہمسے ہشام بن سعد نے عمر بن اسید سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم لوگون
مین یہ چرچا ہوا کرتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اس امت مین سب سے بہتر ہین اور بعد آپکے ابوبکر ہین بعد انکے
عمر ہین اور علی بن ابی طالب کو تین باتین ایسی دی گئی ہین کہ اگر وہ مجھے ملتین تو سرخ اونٹون سے زیادہ مجھے پسند ہوتین
(وہ تین باتین یہ ہین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کیا اور خیبر کے دن انھین جھنڈا دیا
اور آپکے سوا مسجد سے سب کے دروازہ بند کرا دیے - ہمین ابوالفرج بن ابی الرجا ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل
صائغ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے کہ ہمسے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے قتادہ سے انھون نے
حضرت انس سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (کوہ) احد پر چڑھے اور آپکے ہمراہ ابوبکر و عمر و عثمان تھے
تو وہ پہاڑ ہلنے لگا حضرت نے فرمایا کہ ٹھیر جا تیرے اوپر ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہین - ہمین ابوالبرکات حسن
ابن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر یعنے محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین فقیہ ابوالقاسم یعنے علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنے عبدالرحمن بن عثمان بن القاسم
ابن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابواسحاق یعنے ابراہیم بن محمد بن احمد بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن داود
قنطری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انھون نے حارث سے انھون نے حضرت علی بن ابی طالب سے
روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) ابوبکر و عمر کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ دونون پیران سلہ
اہل جنت کے سردار ہین - یعنے تمام اولین و آخرین کے سوا انبیا و مرسلین کے اے علی ان دونون سے اسکو نہ بیان کرنا
نیز فقیہ ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمین ابومحمد یعنے عبدالرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے خیثمہ بن
سلیمان بن حیدرہ اطرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق بن
منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن محمد محاربی نے جویبر سے انھون نے ضحاک سے اللہ تعالی کے قول
سلہ یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کی تفسیر مین روایت کیا ہے کہ صادقین سے مراد ابوبکر و عمر ہین نیز فقیہ
ابوالقاسم کہتے تھے ہمین خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے

سلہ مطلب یہ ہے کہ جن لوگون نے پیرانہ سالی مین وفات پائی ان سب کے یہ سردار ہین ورنہ جنت مین کوئی بوڑھا نہو گا ۱۲ سلہ اے ایمان والو
اللہ سے ڈرو اور صادقین یعنے سچون کے ساتھ ہو جاؤ ۱۲

محمد بن عبید طنافسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمٰعیل بن ابی خالد نے عامر شعبی سے انھون نے ابو جحیفہ سوائی سے وہ
کہتے تھے حضرت علی نے کہا اے وہب مین تمھین بتاتا ہون کہ اس امت مین نبی کے بعد سب سے بہتر ابوبکر و عمر ہین اور
ایک شخص اور اسی قسم کی روایت محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے بھی کی ہو نیز فقیہ ابو القاسم نے کہا ہمکو خیثمہ نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سلیمان صوری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
یوسف بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید قافلانی نے
حسن سے انھون نے حضرت انس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) سات کنکریان
زمین سے اٹھائین وہ کنکریان آپکے ہاتھ مین تسبیح پڑھنے لگین پھر آپ نے وہ کنکریان حضرت ابوبکر کو دیدین ان کنکریون نے
انکے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین پڑھی تھی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کنکریان حضرت عمر
کے ہاتھ مین دیدین ان کنکریون نے انکے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح ابوبکر کے ہاتھ مین پڑھی تھی پھر آپ نے وہ کنکریان
حضرت عثمان کے ہاتھ مین دیدین ان کنکریون نے حضرت عثمان کے ہاتھ مین بھی تسبیح پڑھی جس طرح حضرت ابوبکر و عمر کے ہاتھ مین
پڑھی تھی ۔ ہمین ابو القاسم یعنی حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریف ابو طالب یعنی
علی بن حیدرہ علوی اور ابو القاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی علی بن محمد
ابن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنی عبد الرحمن بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن
یعنی خیثمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین جعفر بن محمد قلانسی نے مقام رملہ مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمین داؤد بن
ربیح بن صبیح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حفص بن میسرہ نے زید بن اسلم سے انھون نے عطاء بن یسار سے انھون نے
حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) پوچھا کہ آج تم مین
کون شخص روزہ دار ہو حضرت ابوبکر نے کہا مین آنحضرت نے پوچھا کہ آج تم مین سے کس نے صدقہ دیا حضرت ابوبکر نے کہا
مین حضرت نے پوچھا کہ آج تم مین سے کون شخص جنازہ مین شریک ہوا ہو حضرت ابوبکر نے کہا مین حضرت نے پوچھا آج تم مین سے
کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہو حضرت ابوبکر نے کہا مین آنحضرت نے فرمایا جو شخص یہ سب باتین ایک دن مین کرے اسکے لیے
جنت واجب ہو گیا یہ فرمایا کہ وہ بخشدیا جائیگا ۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے ہمسے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسین [illegible] نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے حصین سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے [illegible]
کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ کوفہ کے رہنے والے اور کچھ لوگ بصرہ کے رہنے والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
کے پاس آئے تھے جب وہ [illegible] پہنچ گئے تو آپس مین کچھ باتین کرنے لگے یہانتک کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر آگیا بعض لوگون نے

حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی اور بعض نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی جارودی معنی ان لوگوں میں تھے جنھوں نے حضرت ابوبکر کو حضرت عمر پر فضیلت دی تھی پس حضرت عمر درہ لیے ہوے آئے اور جن لوگوں نے انکو حضرت ابوبکر پر فضیلت دی تھی انکی طرف متوجہ ہوئے اور درہ سے انکو مارنا شروع کیا یہانتک لوگ اپنے پیروں سے بچانے لگے پس جارودی نے کہا کہ اے امیرالمومنین ٹھیر جائیے اللہ عزوجل اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہم آپکو حضرت ابوبکر پر فضیلت دیں حضرت ابوبکر آپ سے فلاں فلاں بات میں افضل ہیں فلاں بات میں افضل ہیں یہ سنکر حضرت عمر کا غصہ فرو ہوا اور وہ لوٹ گئے پھر دوسرے دن وقت منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی بعد اسکے فرمایا کہ آگاہ رہو اس امت میں بعد نبی کے سب سے افضل ابوبکر ہیں جو شخص اسوقت کے بعد اسکے خلاف کہیگا وہ مفتری ہوا اسکو وہی سزا دیجائیگی جو مفتری کو دیجاتی ہے ہمیں ابوالقاسم کہتے تھے کہ ہمسے [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہلال بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوسنان نے ضحاک بن مزاحم سے انھوں نے نزال بن سبرہ ہلالی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) ہمنے علی کو خوش خوش دیکھا تو ہمنے کہا کہ اے امیرالمومنین ہمسے اپنے اصحاب کی حالت بیان کیجیے انھوں نے کہا کہ جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے وہی میرے بھی اصحاب ہیں ہمنے کہا حضرت ابوبکر کی حالت بیان کیجیے انھوں نے فرمایا کہ وہ شخص تھے جنکا نام خدا نے صدیق رکھا جبریل کی زبان پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر نماز میں وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوے خلیفہ تھے آنحضرت نے ہماری دینی پیشوائی کیلئے انکو منتخب فرمایا تھا پس ہم انکی دنیاوی پیشوائی پر راضی ہو گئے۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا علم

ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر محاسب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عمر بن واقد اسلمی نے کہا ہمسے [illegible] بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے انھوں نے [illegible] بن خالد سے انھوں نے حضرت عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ انسے پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کون شخص لوگوں کو فتویٰ دیتا تھا انھوں نے کہا ابوبکر و عمر ان دونوں کے علاوہ اور میں کسی کو نہیں جانتا۔

ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حافظ ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے دعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد

ابن سنان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فلیح بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سالم یعنی ابو النضر نے عبید بن حنین اور بشر بن سعید سے انھوں نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک شخص کو اللہ نے دنیا و آخرت کے درمیان میں اختیار دیا ہو کہ چاہے دنیا میں رہے چاہے اللہ کے یہاں چلا جاوے ۔) پس حضرت ابو بکر رونے لگے ہمکو انکے رونے سے تعجب ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک شخص کا حال بیان کر رہے ہیں کہ اسے اختیار دیا گیا ہو اسمیں رونے کی کیا بات ہے مگر (دیکھیں) معلوم ہوا کہ وہ شخص خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابو بکر ہم سب سے زیادہ اسکا علم رکھتے تھے پس آنحضرت نے فرمایا کہ اے ابو بکر تم مت روؤ سب لوگوں سے زیادہ اپنی رفاقت اور اپنے مال سے مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں اور اگر میں کسی کو جانی دوست بناتا تو انھیں کو بناتا مگر اخوت اسلامی و محبت ایمانی (کافی) ہے مسجد میں جتنے دروازے ہیں سب بند کر دیے جاویں سوا ابو بکر کے دروازے کے ۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا زہد اور تواضع اور سخاوت

ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن ابی الحسن بن ابراہیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن احمد ہمدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی خلیل بن عبد اللہ بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی حسن بن محمد بن حسن بن قاسم بن درستویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابراہیم بن یعقوب جوزجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے حسین بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الصمد بن عبد الوارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے [illegible] ابن زید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسلم کوفی نے مرہ سے انھوں نے زید بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر نے پانی مانگا تو شہد کا شربت انکے سامنے لایا گیا جب وہ اسکو اپنے منہ کے قریب لے گئے تو ہٹا لیا اور رونے لگے یہاں تک کہ انکے اصحاب بھی رونے لگے پھر وہ سب تو چپ ہو گئے مگر حضرت ابو بکر چپ نہ ہوئے [illegible] زیادہ رونے لگے یہاں تک کہ لوگوں نے خیال کیا تھا اس رونے کا سبب کبھی وہ دریافت نہ کر سکیں گے [illegible] کہا کہ اے خلیفہ رسول خدا آپ کیوں روئے انھوں نے بیان کیا کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا [illegible] دیکھا کہ آپ کسی چیز کو اپنے سے ہٹا رہے ہیں حالانکہ وہاں کوئی چیز نہ تھی [illegible] میں نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا چیز ہے جسکو آپ ہٹا رہے ہیں حالانکہ یہاں اور کوئی چیز میں نہیں دیکھتا آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہے [illegible] میرے سامنے آئی تھی میں نے اس سے کہا کہ دور ہو [illegible] ہٹ گئی پھر آئی اور کہنے لگی کہ اچھا اگر آپ مجھ سے بچ گئے تو [illegible] آپ کے بعد والے لوگ مجھ سے نہیں بچ سکیں گے

سینے اس وقت اسی حدیث کو یاد کیا اور مجھے خوف آیا کہ کہیں دنیا نہ مجھے لجاے نیز ابو محمد کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنے احمد بن علی بن محمد بن مجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن محمد بن احمد عکبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الطیب یعنے محمد بن احمد بن خلف بن خاقان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنے محمد بن حسن بن درید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حاتم نے اصمعی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر کی عادت تھی کہ جب انکی تعریف کی جاتی تو وہ کہتے کہ یا اللہ تو مجھسے بھی زیادہ میرے نفس کے حال سے واقف ہے اور میں ان سب لوگوں سے زیادہ اپنے نفس کے حال سے زیادہ واقف ہوں یا اللہ مجھے اس سے بھی بہتر کر دے جیسا یہ لوگ گمان کرتے ہیں اور جن باتوں کو یہ لوگ نہیں جانتے انکو بخشدے اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اسکا مواخذہ مجھسے نکر۔ نیز ابو محمد کہتے تھے مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر قریشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ولید بن شجاع سکونی وغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسامہ نے مالک بن مغول سے روایت کر کے بیان کیا انھوں نے ابو السفر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لوگ حضرت ابو بکر کے مرض (وفات) میں انکی عیادت کو گئے اور کہا کہ اے خلیفہ رسول خدا کیا ہم کسی طبیب کو بلائیں کہ وہ آپکو دیکھے حضرت ابو بکر نے کہا طبیب مجھے دیکھ چکا ہے لوگوں نے پوچھا کہ طبیب نے کیا کہا حضرت ابو بکر نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ انی فعال لما ارید۔[1] ہمیں ابو العباس احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنے سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنے احمد بن موسی بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے میمون بن اسحاق بن حسن حنفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معاویہ ضریر نے اعمش سے انھوں نے ابو صالح سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مجھے کسی کے مال نے اسقدر نفع نہیں پہونچایا جسقدر ابو بکر کے مال نے نفع پہونچایا پس ابو بکر روئے اور کہا کہ میں اور میرا مال سب یا رسول اللہ آپ ہی کا ہے۔ نیز ابو مسعود کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن عمیر قریشی نے شعبی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب آیہ ان تبدوا الصدقات فنعما ہی[2] نازل ہوئی تو حضرت عمر اپنا نصف مال لوگوں کے سروں پر لاد کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں لے آئے اور حضرت ابو بکر اپنا کل مال نہست پوشیدگی کے ساتھ لائے رسول خدا

---

[1] ترجمہ میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں مراد حضرت صدیق کی طبیب سے ذات پاک حق سبحانہ ہے ۱۲ [2] پوری آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم لوگ صدقہ ظاہر کر کے دو تو وہ بھی اچھا ہے اور چھپا کے دو تو وہ تمھارے لیے اور بھی بہتر ہے ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والون کے لیے کیا چیز چھوڑ آئے حضرت ابوبکر نے کہا اللہ کے وعدہ کو اور اُسکے رسول کے
وعدہ کو حضرت عمر نے یہ دیکھکر حضرت ابوبکر سے کہا کہ میری جان آپ پر فدا ہو جائے اور میرے گھر والے آپ پر فدا ہو جائین
جس نیکی کی طرف ہم جانا چاہتے ہین آپ اُسمین ہمسے سبقت لیجاتے ہین ۔ اس حدیث کو ابو عیسی ترمذی نے ہارون بن عبد اللہ
بزاز سے انھون نے فضل بن دکین سے انھون نے ہشام بن سعد سے انھون نے زید بن اسلم سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے حضرت عمر سے اس طرح روایت کیا ہو کہ حضرت عمر نے کہا ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین صدقہ
دینے کا حکم دیا اور اتفاق سے اُسوقت میرے پاس مال بھی تھا مینے (اپنے دل مین) کہا آج مین ابوبکر سے سبقت لیجاؤنگا پس
مین اپنا نصف مال لے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے گھر والون کے لیے کس قدر چھوڑ آئے مینے کہا اسیقدر
اور ابوبکر اپنا کل مال لے آئے حضرت نے پوچھا کہ اے ابوبکر اپنے گھر والون کے لیے کیا چھوڑ آئے انھون نے کہا اللہ اور
رسول کو اُنکے لیے چھوڑ آیا ہون مینے (دل مین) کہا کہ ابوبکر پر مین کبھی سبقت نہ لیجا سکونگا ۔ ہمین ابو القاسم بن علی بن حسن
دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن طبری نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن فضل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر حمیدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے ہشام بن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے
روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر جس وقت اسلام لائے اُنکے پاس چالیس ہزار روپیہ تھا سب انھون نے اللہ کی راہ مین
خرچ کر دیا اور سات غلام آزاد کیے جن پر اللہ کی راہ مین عذاب کیا جاتا تھا انھون نے حضرت بلال کو آزاد کیا اور عامر بن
فہیرہ کو اور زنیرہ کو اور نہدیہ کو اور نہدیہ کی لڑکی کو اور بنی مومل کی لونڈی کو اور ام عُبَیس کو ۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے مجھسے
میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم واسطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین خطیب ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے حسن بن علی بن محمد واعظ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو نصر یعنی اسحاق بن احمد بن شبیب بخاری نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے ابو الحسن یعنی نصر بن احمد بن اسمعیل بن سابح بن قوام نے بخارا مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین جبریل بن مجاع
کشانی نے بخارا مین خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے رشد بن سعد نے بیان کیا وہ ابن شداد مرادی انھون نے ابو صالح غفاری سے روایت کرکے
بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب ایک نابینا بڑھیا کی خبرگیری کیا کرتے تھے جو مدینہ کے کنارہ کسی مقام مین رہتی تھی اُسکے لیے
پانی بھر دیتے تھے اور اُسکے سب کام کر دیتے تھے پھر ایسا ہوا کہ جب حضرت عمر آتے تو دیکھتے کہ کوئی شخص ان کامون کو کر گیا ہے
جب آتے یہی واقعہ پیش آتا پس حضرت عمر تاک مین بیٹھ گئے دیکھا تو وہ حضرت ابوبکر تھے جو برابر اُس بڑھیا کے پاس جاتے
تھے حالانکہ وہ اُس زمانہ مین خلیفہ تھے حضرت عمر نے جب انکو دیکھا تو کہا قسم خدا کی وہ آپ ہی تھے ۔ نیز ابو القاسم کہتے تھے

مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی حسن بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فضیل بن یحیی نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن ابی شریح نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عقیل بن ازہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن ابراہیم نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں شعبہ نے
خبیب بن عبدالرحمن سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھوں نے اپنی پھوپھی انیسہ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ حضرت ابو بکر تین برس
ہم لوگوں کے پاس رہے دو برس قبل خلافت کے اور ایک برس بعد خلافت کے قبیلہ کی لڑکیاں اپنی بکریاں انکے پاس لیجاتی
تھیں اور وہ انکا دودھ دوہ دیتے تھے نیز ابو القاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر انصاری نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن عبداللہ بن ابی سبرہ نے مورق سے انھوں نے ابو سعید معلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے
میں نے سعید بن مسیب سے سنا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد
سے انھوں نے عبدالرحمن بن صبیحہ سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا نیز محمد بن سعد کہتے تھے ہمیں محمد بن عمر نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبدالرحمن بن عمر نے نافع سے انھوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ
حضرت صدیق سے اسی دن بیعت ہوئی جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یعنی بروز دوشنبہ تاریخ ۱۲ ربیع الاول
۱۱ھ ہجری کو اس وقت انکا مکان مقام سنح میں تھا انکی بی بی حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے پاس جو قبیلہ بنی حارث
ابن خزرج سے تھیں وہاں انھوں نے بالوں کا ایک حجرہ بنا لیا تھا پھر چند روز کے بعد وہ مدینہ میں اٹھ آئے بعد خلافت کے مقام
سنح میں سات مہینے رہے برابر پیادہ پا آیا کرتے تھے اور کبھی سوار ہوکر آتے تھے مدینہ میں آکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے جب
عشا کی نماز پڑھاکر اپنے گھر لوٹ جاتے تھے قبیلہ کی بکریاں دودھ دیا کرتے تھے خلافت کے بعد قبیلہ کی ایک لڑکی نے کہا کہ
اب ہمارے لیے دودھ نہ دوہینگے حضرت ابوبکر نے جو اسکو سنا تو کہا قسم اپنے پروردگار کی میں ایسا ہی تمھیں دودھ دیا کرونگا
میں امید کرتا ہوں کہ خلافت کی وجہ سے میری کسی قدیم عادت میں تغیر نہ آئیگا چنانچہ برابر ان لوگوں کو دودھ دوہ دیا کرتے تھے
کبھی کبھی کسی لڑکی سے کہتے تھے کہ کیا تو چاہتی ہے کہ میں تیرے لیے گاے کی آواز بولوں یا جیسی بات کو وہ پسند کرتی ویسا ہی
کرتے غرضکہ تواضع کے بہت حالات ہیں جن میں سے صرف اسی قدر پر ہم اکتفا کرتے ہیں ـ

حضرت صدیق کی خلافت

ہمیں ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر محمد بن
ابن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن محمد بن ابی العلا
مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن معروف بن ابی نصر نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمین ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن بکر بن یاسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے داؤد بن حسن مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مبارک بن فضالہ نے حسن سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کر کے
بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک روز) فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ایک حوض ... ہون اور میرے پاس بکریان
آ رہی ہین کچھ سیاہ کچھ سفید سیاہ بکریون کی تعبیر تو یہی اہل عجم سے لی اور سفید بکریون کی تعبیر اہل عرب سے پھر ابو بکر آئے اور انھون نے
ڈول میرے ہاتھ سے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے انکے نکالنے مین کچھ ضعف تھا اللہ اس کو معاف کرے پھر عمر آئے اور
انھون نے حوض کو بھر دیا اور تمام وارد و صادر کو سیراب کر دیا نیز ابو البرکات کہتے تھے کہ ہمین عبد الرحمن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے
ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن حمید بن ربیع خزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم
بن اسمعیل بن یحیی بن سلمہ بن کہیل نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سلمہ سے انھون نے ابو الزعراء سے انھون نے حضرت عبد اللہ
بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد ان دونون کی اقتدا کرو یعنی ابو بکر و عمر کی
نیز ابو البرکات کہتے تھے ہمین خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ملاعب بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن
ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین مبارک بن فضالہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن زبیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے (خلیفہ) عمر بن عبد العزیز
نے حسن بصری کے پاس بھیجا تاکہ مین انسے کچھ باتین دریافت کرون چنانچہ مین انکے پاس گیا وہ چھپر کا ایک تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے
مینے کہا کہ مجھے عمر بن عبد العزیز نے آپکے پاس کچھ باتین دریافت کرنے کو بھیجا ہے پس انھون نے میرے سوالات کا جواب دیا بعد اسکے
مینے کہا میری تشفی کر دیجئے اس بات مین جو لوگ اختلاف کرتے ہین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنا دیا تھا
پس حسن بصری سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور کہنے لگے کیا اسمین کچھ شک ہے قسم اس اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہین کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے انکو خلیفہ بنایا تھا اور بے شک ابو بکر اللہ کو سب سے زیادہ پہچانتے تھے اور اس سے سب سے زیادہ ڈرتے تھے اور اس بات سے
وہ بہت خائف تھے کہ اپنی حالت مین وفات پائین جس کا حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین نہین دیا ہمین منصور بن
ابی الحسن طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زکریا بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن
خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن دینار مکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسی بن طلحہ نے عائشہ بنت سعد سے
انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر لوگون کو نماز پڑھائین بعض لوگون نے
کہا کاش آپ کسی اور کو حکم دیتے حضرت نے فرمایا میری امت کو گوارا نہین ہے کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے کوئی دوسرا شخص انکی امامت کرے
ہمین اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد و غیرہ نے اپنی سند سے ابو سلیمان تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد الرحمن کوفی نے بیان
کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن بشیر نے ... ابن عون انصاری سے انھون نے قاسم بن محمد سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے

بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قوم میں ابو بکر ہوں اس قوم کو سزاوار نہیں ہے کہ کوئی دوسرا انکی امامت کرے نیز اسمٰعیل بن علی کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن جبیر ابن مطعم نے خبر دی کہ انکے والد جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کام کیلئے آئی آپ نے اسے کچھ حکم دیدیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ بتائیے اگر میں آؤں اور آپکو نپاؤں حضرت نے فرمایا اگر مجھے نپاسکے تو ابو بکر کے پاس جانا ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی ... نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو فتیان یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر یعنی احمد بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلیمان مالکی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن محمد بن یوسف واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن ابان واسطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ... بن عبد اللہ تمیمی نے ابو بکر ہذلی سے انھوں نے حسن بصری سے انھوں نے حضرت علی بن ابی طالب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو مقدم فرمایا اور انھوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی حالانکہ میں وہاں موجود تھا کہیں گیا نہ تھا اور میں صحیح تھا مریض نہ تھا اگر آپ چاہتے تو مجھے مقدم فرماتے پس ہمنے اپنی دنیا کی سرداری کیلئے اس شخص کو پسند کر لیا جس کو اللہ و رسول نے ہماری دینی سرداری کیلئے منتخب فرمایا تھا ہمیں ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی اسمٰعیل بن احمد بن عمر سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن محمد بن احمد بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق ازرق نے سلمہ بن نبیط سے انھوں نے نعیم بن ابی ہند سے انھوں نے نبیط یعنی ابن شریط سے انھوں نے سالم بن عبید سے جو اصحاب صفہ میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض جب سخت ہو گیا تو آپ پر بیہوشی طاری ہونے لگی جب آپکو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا کہ بلال سے کہو اذان دیں اور ابو بکر سے کہو نماز پڑھائیں حضرت عائشہ نے کہا کہ میرے والد نرم دل آدمی ہیں کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے پھر حضرت پر غشی طاری ہو گئی ... حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ میرے والد نرم دل آدمی ہیں کاش آپ کسی اور کو یہ حکم دیتے حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ تو یوسف کے ہمنشین عورتوں کے مثل ہو بلال کو حکم دو کہ وہ اذان دیں اور ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں اسکے بعد پھر حضرت کو افاقہ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا نماز قائم ہو گئی تو لوگوں نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا کسی کو بلاؤ میں اسپر ٹیک لگا کر جاؤں گا پس بریرہ اور ایک اور شخص آیا اور دونوں حضرت کو لیکر چلے آپکے دونوں پیر زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے پھر لوگوں نے لیکر آپکو حضرت ابو بکر کے پہلو میں بٹھا دیا حضرت ابو بکر نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں مگر آپ نے انکو

ف یعنی جس طرح حضرت یوسف کی ہمنشین عورتیں ... ظاہر کچھ کرتی تھیں ... ایسی ہی تم بھی ...

روکا یہاں تک کہ لوگوں نے نماز سے فراغت پائی پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور اہل عرب اسی [illegible]
انہیں کوئی نبی نہ ہوا تھا تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ جو شخص آنحضرت کی وفات کا لفظ منہ سے نکالے گا میں اُسے اپنی اس تلوار سے مار ڈالوں گا پس
لوگوں نے سالمؓ سے کہا کہ جاؤ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحب یعنی حضرت ابوبکر کو بلا لاؤ پس [illegible]
پس میں بے اختیار رونے لگا حضرت ابوبکر نے کہا شاید نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ہے [illegible]
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا کلمہ منہ سے نکالا میں اُسے اپنی اس تلوار سے مار ڈالوں گا پس حضرت [illegible]
لگائے لوگوں نے انکے لئے جگہ چھوڑ دی [illegible] رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جھکے [illegible]
مبارک سے ملجائے پس انھوں نے آپ کی سانس کو نہ معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی تو [illegible]
لوگوں نے پوچھا کہ اے صاحب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا آنحضرت کی وفات ہو گئی انھوں نے کہا ہاں [illegible]
پھر [illegible] لوگوں نے کہا اے صاحب رسول خدا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز [illegible]
تم میں سے [illegible] اور [illegible] چلے جائیں [illegible] کہ سب لوگ فارغ ہو جائیں پس [illegible]
صاحب رسول خدا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دفن کئے جائیں گے [illegible] ابوبکر نے [illegible] لوگوں نے پوچھا کس مقام پر [illegible]
[illegible]
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] تم لوگوں کے پاس [illegible]
ابوبکر نے کہا ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلو [illegible]
کہ انصار میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہونا چاہئے اور ایک تم میں سے [illegible]
ابوبکر کا ہاتھ پکڑ لیا [illegible]
[illegible] حضرت ابوبکر کا ہاتھ پکڑ لیا
اور [illegible] بیعت کی [illegible] لوگوں نے [illegible] بیعت [illegible]
روایت کی [illegible]
[illegible]
ہو گئی [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۳۲۴

گروہ انصار کیا تم نہیں جانتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو حکم دیا تھا کہ وہ لوگوں کی امامت کریں پس تم میں سے کس شخص کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ وہ ابوبکر پر پیشقدمی کرے سب نے کہا کہ ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ابوبکر پر پیشقدمی کریں۔ ہمیں قاسم بن علی دمشقی نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطالب یعنی علی بن عبدالرحمن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن خلعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شریف بن سعید واسطی نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انھوں نے زر بن حبیش سے انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ انصار نے اپنی رائے سے رجوع صرف حضرت عمر کے کلام سے کیا انھوں نے کہا کہ میں اللہ کی قسم دلاتا ہوں بتاؤ ابوبکر کو یہ حکم ملا تھا یا نہیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں سب لوگوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا پھر تم میں سے کس کا دل اس بات کو گوارا کرتا ہے کہ جس جگہ پر انھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا ہے وہاں سے انکو ہٹائے سب نے کہا کہ ہم میں سے کسی کا دل بھی اس بات کو گوارا نہیں کرتا ہم خدا سے مغفرت چاہتے ہیں حضرت عمر کی یہ گفتگو حدیث صحیح میں وارد ہوئی ہے وہ حدیث بہت بڑی ہے ہم نے اسکو بوجہ طویل اور مشہور ہونے کے ترک کر دیا ہے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو تمام مکہ میں زلزلہ پڑ گیا اس کیفیت کو ابوقحافہ نے سنا تو پوچھا کہ یہ کیا ہے لوگوں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی ابوقحافہ نے کہا بڑا حادثہ ہوا پھر آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا لوگوں نے کہا تمھارے بیٹے ابوقحافہ نے کہا کہ کیا بنی عبد مناف اور بنی مغیرہ اس بات پر راضی ہو گئے لوگوں نے کہا ہاں ابوقحافہ نے کہا جو چیز خدا دے اسکا کوئی روکنے والا نہیں حضرت ابوبکر کے ہاتھ پر سب سے پہلے عمر بن خطاب نے بیعت کی تھی یہ بیعت مقام سقیفہ میں ہوئی اسی دن جس دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی پھر بیعت عام دوسرے دن ہوئی علی اور بنی ہاشم اور زبیر بن عوام اور خالد بن سعید بن عاص اور سعد بن عبادہ انصاری نے بیعت علیحدہ رہے پھر بعد موت فاطمہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سب نے بیعت کر لی سوا سعد بن عبادہ کے کہ انھوں نے کسی سے بیعت نہیں کی یہاں تک کہ مر گئے ان تمام لوگوں نے موافق صحیح حدیث[۵] کے چھ مہینے کے بعد بیعت کی اور اس کے علاوہ اور اقوال بھی ہیں۔

[۵] بیشک یہ حدیث جامع ترمذی میں ہے اور صحیح بخاری میں بھی مروی ہے مگر محققین کے نزدیک راجح یہ حدیث مرجوح ہے اور وہ حدیث صحیح ہے جسکا شیخ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفا میں بطرق متعددہ نقل کیا ہے کہ حضرت علی نے تین روز کے بعد بیعت کر لی تھی اسکے صحیح ہونے اور چھ مہینے بعد بیعت کی روایت کے ضعیف ہونے کی وجوہ اگر کسی کو بہ تفصیل دیکھنا ہو تو ہماری کتاب انتصار الاسلام کی طرف رجوع کرے مختصراً بیان وہ ایک باتیں نقل کی جاتی ہیں (۱) چھ مہینے کے بعد بیعت کی روایت صحیح مانی جائے تو حضرت مرتضیٰ کا چھ مہینے تک خطا پر مصر اور لازم آتا ہے امام برحق اور پھر حضرت صدیق جیسے امام کی بیعت نہ کرنا یقیناً خطا ہے اور اس خطا پر چھ مہینے تک متنبہ نہ ہونا حضرت مرتضیٰ کی شان سے بہت بعید ہے (۲) اس چھ ماہ میں حضرت مرتضیٰ برابر پانچوں وقت نماز میں حضرت صدیق سے ملتے رہے ہونگے پس در صورت بیعت نہ کرنے کے کسی قسم کا سوال و استفسار درمیان میں نہ آنا اسکا مذکور نہ ہونا بہت بعید ہے (۳) روایات صحیحہ میں وارد ہے کہ حضرت صدیق نے حاضرین بیعت میں علی مرتضیٰ کو نہ دیکھا تو پوچھا کہ علی کہاں ہیں لوگ انکو بلا لائے تو حضرت صدیق نے پوچھا کہ اے ابن عم رسول خدا کیا تم چاہتے ہو کہ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالو انھوں نے کہا نہیں میرا ایسا نہیں چاہتا پھر انھوں نے بیعت کر لی اسی طرح حضرت زبیر سے بھی [illegible] ہوئی اور انھوں نے بھی بیعت کر لی اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ توقف بیعت کو بہت زمانہ نہیں گزرا ۱۲

حضرت ابوبکر صدیق نے مرتدین کے قتال میں بڑا کارنمایاں کیا جس کو ہم تاریخ کامل میں ذکر کر چکے ہیں ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسعر نے سفیان سے انھوں نے عثمان بن مغیرہ سے انھوں نے علی بن ربیعہ سے انھوں نے اسماء بن حکم فزاری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا کہ جب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ جسقدر چاہتا تھا اس سے مجھکو نفع حاصل ہوتا اگر جب کوئی اور شخص مجھ سے حدیث بیان کرتا تو میں اُسے حلف دیدیتا اگر وہ حلف لے لیتا تو میں اُس کی تصدیق کرتا اور مجھ سے ابوبکر نے بیان کیا اور ابوبکر سچے تھے (اسلئے میں نے اُنسے حلف نہیں لیا) انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب کوئی شخص گناہ کرے پھر وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور بعد اسکے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اللہ اسکا گناہ بخشدیتا ہے۔

حضرت صدیق کی وفات

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن ۷ جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہجری کو وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات دوشنبہ کے دن بعد زوال کی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سہ شنبہ ۲۲ جمادی الآخرہ کو ہوئی۔ ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی یوسف بن عبد الواحد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شجاع بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عبد اللہ بن مندہ نے خبر دی کہ حضرت ابوبکر کی ولادت واقعہ فیل کے دو برس اور کچھ دن کم چار مہینے بعد ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس اور چند ماہ بعد وفات پائی عمر تریسٹھ برس تھی رنگ سفید تھا جسم لاغر تھا رخسارے کم گوشت تھے چہرہ پر رگیں ظاہر تھیں آنکھیں اندر چلی ہوئی تھیں پیشانی بلند تھی حنا اور نیل کا خضاب لگایا کرتے تھے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور انکے والدین بھی اسلام لائے تھے خود بھی صحابی ہیں اور انکے والدین بھی صحابی ہیں اور بیٹے بھی صحابی ہیں رضی اللہ عنہم۔ ابو محمد نے کہا ہے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر فرضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد العزیز بن عبد اللہ [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے عقیل سے انھوں نے ابن شہاب سے روایت کرکے خبر دی کہ حضرت ابوبکر اور حارث بن کلدہ ایک خزیرہ کھا رہے تھے جو حضرت ابوبکر کیلئے ہدیہ میں آیا تھا حارث نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ ہاتھ اٹھا لیجئے واللہ اس میں ایک سال کی میعاد کا زہر ملا ہوا ہے اور میں اور آپ ایک ہی دن مریں گے حضرت ابوبکر نے اس سے ہاتھ اٹھا لیا [illegible] بعد دونوں بیمار رہے [illegible] یہاں تک کہ سال تمام ہونیکے وقت ایک ہی دن میں دونوں کی وفات ہوئی۔ نیز ابو محمد کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنی سند کیساتھ [illegible]

۱؎ ایک خاص ترکیب [illegible] پکایا جاتا [illegible] ۱۲

سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ نے زہری سے انھوں نے عروہ سے انھوں نے حضرت عائشہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھیں حضرت ابو بکر کے مرض کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ انھوں نے ۷ جمادی الآخرہ کو بروز دوشنبہ غسل کیا اس دن سردی سخت تھی پس ان کو پندرہ دن تک بخار آیا نماز کیلئے باہر نہ جا سکتے تھے حضرت عمر کو حکم دیتے تھے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں لوگ انکی عیادت کیلئے آتے تھے اور انکا مرض ہر روز بڑھتا جاتا تھا حضرت عثمان سب سے زیادہ ان کی تیمارداری کیلئے حاضر رہتے تھے وفات انکی شب سہ شنبہ کو بتاریخ ۲۲ جمادی الآخرہ ۱۳ھ ہجری ہوئی پس خلافت انکی دو برس تین مہینہ دس دن رہی اور ابو معشر کہتے تھے دو برس اور چار دن کم چار مہینہ جب وفات ہوئی اسوقت عمر انکی تریسٹھ برس کی تھی تمام روایات اس بات پر متفق ہیں کہ انکی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے برابر ہوئی حضرت ابو بکر واقعہ فیل سے تین برس بعد پیدا ہوئے تھے وہ اسلام میں سب سے پہلے خلیفہ ہوئے اور اسلام میں سب سے پہلے امیر حج ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ھ ہجری میں مکہ فتح کیا اور ۹ھ ہجری میں حضرت ابو بکر کو بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو حج کرائیں اور انھوں نے سب سے پہلے قرآن جمع کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں سب سے پہلے علی بن ابی طالب نے قرآن جمع کیا تھا حضرت ابو بکر کے جمع قرآن کا حال ہم حضرت عثمان کے تذکرہ میں لکھیں گے اور وہ سب سے پہلے خلیفہ ہیں جنکی میراث انکے والد نے بھی پائی زیاد بن حنظلہ نے کہا ہے کہ حضرت ابو بکر کی وفات کا سبب وہ اندرونی صدمہ تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے انھیں پہنچا تھا حضرت عبداللہ بن عمر نے کہا ہے کہ جب حضرت ابو بکر کی وفات کا زمانہ قریب آگیا تو انھوں نے حضرت عمر بن خطاب کو خلیفہ بنایا اس کی کیفیت ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تذکرہ میں لکھیں گے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس انکی والدہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں حضرت عثمان کی کنیت انھیں کے نام پر تھی سرزمین حبش میں پیدا ہوئے تھے مصعب زبیری نے کہا ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان نے ہجرت کی تو ان کی بی بی رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں وہاں انکے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام حضرت عثمان نے عبداللہ رکھا اور عبدالکریم بن حارث بن عباس بن سعید مولائے حضرت عثمان بن عفان نے اپنی دادی ام عیاش سے جو رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکی دادی ام عیاش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں حضرت رقیہ سے حضرت عثمان کا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ رکھا اور حضرت عثمان کی کنیت ابو عبداللہ رکھی یہ صاحبزادے چھ برس زندہ رہکر عالم بقا کو رحلت فرما گئے انکی قبر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اترے تھے زبیر بن بکار کا قول ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

عدوی قبیلہ بنی عدی سے ہیں انکا نام سائب تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم نے انکا نام عبد اللہ رکھا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض کی ضمانت کے متعلق ابو قتادہ کے مثل ایک روایت کی ہے اور انکی حدیث مین یہ مضمون ہے کہ دو دینار اگر کسی کے ذمہ قرض باقی رہجائے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ داغ ہین آتش جہنم کے اس حدیث کو ابن لہیعہ نے ابو قبیل سے روایت کیا ہے انکی حدیث اہل مصر روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی انصاری ہین۔ عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرزاق سے انھون نے معمر سے انھون نے زہری سے انھون نے عطا بن یزید سے انھون نے عبید اللہ بن عدی بن خیار سے انھون نے عبد اللہ بن عدی انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اس حال مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین ایک شخص آپکے پاس آیا اور آپسے ایک منافق کے قتل کی بابت آہستہ آہستہ کچھ بات کی مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا کہ کیا وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت نہین دیتا اس شخص نے کہا ہان دیتا ہے مگر اسکی شہادت قابل اعتبار نہین آپنے فرمایا کیا وہ نماز نہین پڑھتا اس شخص نے کہا نماز پڑھتا ہے مگر اسکی نماز قابل اعتبار نہین آپنے فرمایا تو ان لوگون کے قتل سے مجھے منع کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ ابن شہاب [illegible] عبید اللہ سے وہ عدی سے روایت کرتے ہین کہ انصار مین سے ایک شخص نے ان سے یہ واقعہ بیان کیا تھا اور حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ صحیح یہی قول ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن حمراء قرشی زہری قبیلہ قریش سے ہین اور بعض لوگ کہتے ہین ثقفی ہین قریش کے حلیف تھے کنیت انکی ابو عمرو ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابو عمر صحابی ہین اہل حجاز سے ہین قدید مین رہتے تھے [illegible] ہمین ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسیٰ تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے عقیل سے انھون نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عدی بن حمراء زہری نے انسے بیان کیا کہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ سے ہجرت کرتے وقت ایک ٹیلہ کے پاس کھڑا ہوا دیکھا آپ فرماتے تھے کہ واللہ تو خدا کی زمین مین سب سے بہتر مقام ہے اور خدا کی زمین مین سب سے زیادہ خدا کو محبوب ہے اگر مین تجھ سے نکالا نہ جاتا تو نہ نکلتا۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زہری سے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے عبد اللہ بن عدی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر [illegible] بھائی ہین [illegible] انکے بھائی کے نام [illegible] بیان کیا [illegible] صحابی فتح مصر مین [illegible] تھے [illegible] انکی کوئی روایت معلوم نہین [illegible] ان لوگون مین ہین جنھون نے بیعت الرضوان کی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ جہنی انسے معاذ بن عبداللہ بن حبیب نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ فتح مکہ سے لوٹے جب ہم اہم کدید میں تو کچھ لوگ آپ سے اپنے گھر واپس جانیکی اجازت طلب کرنے آئے آپنے انھیں اجازت دیدی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفجہ۔ سالمی۔ قبیلہ بنی سالم بن مالک بن سے ہیں۔ ابن اسحاق نے اُن لوگوں کے نام میں جو قبیلۂ بنی غنم بن سالم بن مالک بن اوس سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عرفجہ کا نام لکھا ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عرفطہ بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف۔ انصاری۔ خدارہ بھائی ہیں خدرہ کے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو خدرہ کی اولاد سے قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عروہ اور ابن شہاب نے اور ابن اسحاق نے اُن لوگوں کے نام میں جو بنی خدرہ بن عوف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک تھے عبداللہ بن عرفطہ کا نام بیان کیا ہے اور یہ کہ وہ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ یہ خدرہ کی اولاد سے ہیں مگر میرے پاس جو نسخہ سیرت ابن اسحاق کا ہے اسمیں بروایت یونس بن بکیر و عبدالملک بن ہشام و سلمہ بن فضل انکو خدارہ کی اولاد سے بیان کیا ہے جو خدرہ کے بھائی تھے غالباً یہ غلطی کاتب کی ہے کہ اس سے خدارہ کا الف چھوٹ گیا واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابوعصام۔ مزنی ہیں۔ انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن نوفل بن مساحق قریشی سے انھوں نے عصام بن عبداللہ مزنی سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا اور فرمایا کہ (جہاں پہونچنا) وہاں قتل کرتے چلے جانا بشرطیکہ مسجد نہ دیکھو یا موذن کی آواز نہ سنو چنانچہ ہم مقام بطن نخلہ میں پہونچے پس ہمنے ایک شخص کو دیکھا اس ہمنے کہا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اُسنے ہمیں کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ ہمنے تین مرتبہ ایسا ہی کہا اور اس سے ہمنے کہا کہ اگر تو نہ کہیگا تو ہم تجھے قتل کردیں گے اسنے کہا اچھا مجھے مہلت دو میں عورتوں سے ایک ضروری بات کہہ آؤں چنانچہ وہ ایک عورت کے پاس گیا اور اس سے یہ دو شعر کہے۔

فلا ذنب لی قد قلت اذ نحن جیرۃ ؞ اثیبی بود قبل احدی الصفائق ؞ اثیبی بود قبل ان تشحط النوی ؞ وینای الامیر بالحبیب المفارق ؞

ترجمہ میرا کچھ گناہ نہیں میں نے کہدیا تھا جبکہ ہم ساتھ رہتے تھے ؞ کہ محبت کو پورا کرو قبل موت کے ؞ محبت کو پورا کرو قبل اس کے کہ جان نکلے ؞ اور میرا امیر جدائی معشوق سے علیحدہ ہو جائے ۱۲۔

پھر ہم نے اُسے قتل کر دیا پس ایک عورت آئی اور اس سے لپٹ گئی اور برابر اس سے لپٹی رہی یہانتک کہ مر گئی سفیان کہتے تھے کہ یہ عورت بہت قریب تھی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہون کہ یہ واقعہ بنی جذیمہ کے ساتھ گذرا ہے جب بعد فتح مکہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو بھیجا تھا انھون نے دھوکہ مین ان لوگون کو قتل کیا تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین کی دیت دی اس عورت کا نام حبیشہ تھا ہم نے اس قصہ کو پوری طرح تاریخ کامل مین بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عصام اشعری انکا شمار اہل شام مین ہے انسے عبد اللہ بن محیریز نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جادوگری والی عورت اور گودنا گودانے والی عورت پر لعنت کی یہ حدیث عائذ کے نام مین آئی ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عکرمہ بعض لوگ کہتے ہین یہ ... کے رہنے والے تھے انکی حدیث ابو احمد زبیری نے حنظلہ بن عبید اللہ سے انھون نے عبد الکریم بن ابی امیہ سے انھون نے مجاہد سے انھون نے عبید اللہ بن عکرمہ صحابی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے (وضو مین انگلیون کے درمیان) خلال کرنا سنت ہے انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عکیم کنیت ابو معبد کوفہ مین رہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہیں یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی روایت مین اختلاف ہے انسے زید بن وہب اور عبد الرحمن بن ابی لیلی اور انکے بیٹے عیسیٰ اور ہلال بن وزان اور قاسم بن مخیمرہ نے روایت کی ہے ہمین خطیب ابو الفضل عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابو داود طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شعبہ نے خبر دی انھون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے انھون نے عبد اللہ بن عکیم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہمارے سامنے پڑھا گیا اور ہم قبیلہ جہینہ کی زمین مین تھے اسکا مضمون یہ تھا کہ مردار کی کسی چیز سے فائدہ مت اٹھاؤ نہ اسکی کھال سے نہ اسکے پٹھے سے یہ حدیث عبد اللہ بن عکیم ہی کی طرح مروی ہے بعض سند مین یہ ہے کہ انھون نے کہا ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خط آیا آپکی وفات سے ایک مہینہ پہلے اسکا مضمون یہ تھا کہ مردار کی کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھاؤ نہ کھال سے اور نہ پٹھے سے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

الحمد للہ کہ ترجمہ اسد الغابہ کی پنجم جلد پوری ہو گئی اب چھٹی جلد انشاء اللہ تعالے شروع ہوتی ہے
حق تعالے اپنے کرم سے اس ترجمہ کو بھی مع الخیر ختم کرائے اور مسلمانون کو
اس سے منتفع اور متمتع فرمائے آمین یا رب العالمین

ایک مفید اور ضروری مشورہ

غالباً اس کو تمام مسلمان خوب اچھی طرح جانتے ہین کہ نجات آخرت اور خوشنودی حضرت رب العزت اتباع شریعت پر موقوف ہی جو شخص اتباع شریعت سے محروم رہے رضامندی الٰہی اسکے حق مین معدوم ہی اور یہ بھی ظاہر ہی کہ اتباع شریعت بغیر علم کے ممکن نہین لہذا تمام مسلمانون کو چاہئے کہ علوم دینیہ کے حاصل کرنے اور انکے رواج دینے مین دل و جان سے کوشش کرین اور اسکو بڑی خدمت دین کی سمجھین۔ خدا کا شکر ہی کہ ہمارے علمای دین نے بہت سی کتابین علوم دینیہ کی اردو زبان مین تصنیف کر دی ہین جس سے اردو خوان صاحبون کیلئے بھی مسائل دینیہ کا معلوم کرنا بہت آسان ہوگیا اسوقت خاصکر مین آپ حضرات کی توجہ ایک دینی مذہبی علمی اخبار کیطرف مبذول کرنا چاہتا ہون جسکا نام نامی النجم ہی۔ یہ اخبار مہینہ مین چار بار یعنی ہر ہجری مہینہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ کو شہر لکھنؤ مین عمدۃ المطابع سے شائع ہوتا ہی جناب مولوی محمد عبد الشکور صاحب اسکے ایڈیٹر ہین اس اخبار کے ساتھ علاوہ صفحات اخبار کے ۸ صفحہ ترجمہ اسد الغابہ کے بھی شائع ہوتے ہین جسمین (۷۵۰۰) صحابہ کے حالات ہین مقصد اصلی اس اخبار کا اشاعت اسلام و حمایت دین اور علوم دینیہ کی تعلیم و ترویج ہی سالانہ چندہ معہ محصول ڈاک لاعہ اگر آپ اس اخبار کو طلب کرین تو ہر ہفتہ گھر بیٹھے ایک دینی معلم آپ کی خدمت مین پہنچا کریگا جس سے آپکو دینی مسائل اخلاقی و علمی مضامین مخالفین اسلام کے حملونکا جواب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات اس آسانی سے معلوم ہوتے رہینگے کہ دوسرا ذریعہ اس سے بہتر ہو نہین سکتا علاوہ اسکے چند اور نہایت مفید اور ضروری کتابین بھی دفتر النجم مین موجود ہین فہرست درج ذیل ہی۔

مفید اور ضروری کتابونکی فہرست

[illegible]	یہ وہی فقہی مقدس رسالہ ہی جو سات برس سے ماہوار شائع ہو رہا ہی جسمین فقہ حنفی کی مستند کتابون سے مفتیٰ بہ مسائل منتخب کرکے لکھے جاتے ہین اہل ہند کی اب بالکل ضرورت نہین تمام ملاقات اجارت پر اکتفا کر لیا ہی کیونکہ مسائل کی تعلیم کے لئے اس سے بہتر آجتک کوئی کتاب اردو زبان مین شائع نہین ہوئی چھ جلدین اس رسالہ کی اسوقت تیار موجود ہین جلد اول طہارت کا بیان قیمت ۸ جلد دوم نماز کا بیان ۸ جلد سوم روزہ کا بیان ۸ جلد چہارم زکوۃ و صدقہ کا بیان قیمت ۸ جلد پنجم حج و زیارت کا بیان ۸ جلد ششم نکاح کا بیان قیمت ۸
[illegible]	یہ وہی مقدس کتاب ہی جسمین (۷۵۰۰) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے حالات ہین اردو زبان مین آجتک کوئی کتاب ایسی نہ تھی جسمین تمام صحابہ کا تذکرہ ہو خدا کا شکر ہی کہ النجم اس کمی کو پورا کر دیا تین جلدین اس کتاب کی تیار ہین شائقین جلد طلب کرین ورنہ اس کتاب کا دوبارہ چھپنا دشوار ہی پہلی جلد جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات اور نہایت جامع تذکرہ کے بعد (۴۸۰) صحابہ کا تذکرہ قیمت عہ دوسری جلد جسمین (۶۶۳) صحابہ کا تذکرہ ہی قیمت عہ تیسری جلد جسمین (۵۰۸) صحابہ کا تذکرہ ہی قیمت عہ
[illegible]	عربی کی یہ قدیم و مستند تاریخ اب تک نادر تھی اس کے ترجمہ کا تو خیال بھی نہ آتا تھا النجم کی برکت سے اس نایاب کتاب کا ترجمہ شروع ہوگیا حق یہ ہی کہ تاریخی معلومات کا صحیح ذریعہ اس سے بہتر نہین ہوسکتا پہلی جلد کامل موجود ہی جسمین ابتدای آفرینش سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے حالات ہین قیمت عہ
[illegible]	اس مختصر اور جامع رسالہ مین منطق کے اہم اور ضروری مسائل سلیس اردو زبان مین اس خوبی سے درج ہین کہ انہین چند دن کی محنت سالہا سال کی تضییع اوقات سے بچاتی ہی قطبی و میر و کبری کی ضرورت رہتی ہی نہ میزان منطق کی قال اقول تہذیب شرح تہذیب وغیرہ کی پھر یہ خاص جدت ہی کہ اکثر مثالین فقہ اور کلام کے مسائل سے دیگئی ہین قیمت ۳
[illegible]	اس رسالہ مین قدیم یونانی فلاسفہ کے خیالات انکی فلسفہ کے مسائل مصطلحات انکی تعریفین صاف اردو مین بیان کیگئی ہین ابتدائی فلسفہ پڑھنے والون کیلئے یہ کتاب بہت مفید ہی عربی سے نا واقف حضرات اگر فلسفہ قدیم سے واقف ہونا چاہین تو اس سے بہتر دوسرا ذریعہ نہین ہوسکتا قیمت ۳

اثنا عشری زمانہ میں ایک ولایتی بزرگ کا قدیم رسالہ ہے ذکر بالجہر کی تائید کی ہے اور عقلی و نقلی دلائل سے اس کا حسن ثابت کیا ہے اہل ذکر کیلئے اچھی چیز ہے قیمت ۴ر

یہ وہ کتاب ہے مضامین ہیں جو النجم کے ساتھ شائع ہوئے ان مضامین کا اندازہ یہی ہے معلوم نہیں ہو سکتا صاف اور علمی اردو عبارت میں علمی تحقیقات اور فن حدیث کے معرکۃ الآرا مسائل شیعوں کے امام مولوی حامد حسین کے کتاب استقصاء کی عجیب و غریب لطیفے شیعوں کے اعتقاد کی تنقید غرض جو کچھ ہے عجیب الطف اور عجیب ہے قیمت بارہ آنہ ۱۲ر شیعوں سے اور طلب ہے ۸ر

الحمد للہ کہ تحفہ اثنا عشریہ کا ترجمہ سلیس اردو میں چھپ گیا تحفہ اثنا عشریہ کے نام سے کون واقف نہیں ہے کون نہیں جانتا کہ شیعہ و سنی کے مناظرہ میں اس سے بہتر اور مفید کتاب آج تک نہیں لکھی گئی یہ کون نہیں جانتا کہ تحفہ اثنا عشریہ میں شیعہ مذہب کے تمام اصول و فروع کو ایسے محققانہ دلائل سے باطل کیا ہے کہ کسی شیعہ کو [illegible] کی ہمت نہیں باقی رہی تمام شیعوں نے باتفاق کوشش کر اسکے جواب لکھنے میں ختم کر دی مگر کچھ نہ ہو سکا یہ کتاب مصنف حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی علیہ الرحمہ ہے اسکی حسن و خوبی کا کیا پوچھنا ہے یہ ہے کہ اس کتاب کے دیکھنے سے آدمی ایک متبحر مناظر بن سکتا ہے اور شیعہ مذہب کی اصل حقیقت معلوم کرنے کیلئے دوسری کتاب کا محتاج نہیں ہو سکتا تمام اس ترجمہ کا ہدیہ مجید ہے حجم (۸۱۲) صفحہ لکھائی چھپائی کاغذ قابل دید ہے اسکی قیمت [illegible]

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص چالیس حدیثیں یاد کرے گا قیامت کے دن وہ زمرہ علما میں محشور ہوگا اس بنا پر اکثر علمای اسلام نے چالیس چالیس حدیثیں منتخب کی ہیں یہانتک کہ چہل حدیثوں کی تعداد ہزاروں تک پہونچ گئی ہے یہ چہل حدیث حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی ہے کی نووی ہے بخاری مسلم کی متفق علیہ حدیثیں صرف نماز روزہ کے متعلق جمع کی ہیں یہ چہل حدیث اب تک طبع نہوئی تھی ہمنے اس کا ترجمہ کر کے نہایت اہتمام سے طبع کیا ہے اصل عربی پر اعراب بھی ہیں بین السطور میں ترجمہ ہے اس قابل ہے کہ ہر مسلمان صبح کو اس کا ورد رکھے قیمت صرف ۲ر

ایک قادیانی نے وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق ایک رسالہ شایع کیا تھا اور اہل اسلام کے اجماعی عقیدہ پر سخت الزام [illegible] کی تھی اسکا دندان شکن جواب اس رسالہ میں دیا گیا ہے آخر میں علمای لکھنؤ کی تقریظیں ہیں ناچیز مدیر النجم نے بھی آخر میں ایک مختصر اور جامع تحریر اس مسئلہ کے متعلق لکھی ہے رسالہ قابل دید ہے قیمت ۲ر یہ رسالہ عمدۃ المطابع سے بھی [illegible] مولوی حکیم خدا بخش صاحب ردولی ضلع بارہ بنکی سے مل سکتا ہے

مولوی رونق علی صاحب ردولوی نے فی الحقیقت یہ رسالہ بہت اچھا لکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت صراحت و صریح بشارتیں توریت و انجیل و صحف انبیای سابقین سے جمع کی ہیں جنکو دیکھکر ایمان تازہ ہوتا ہے یہ رسالہ عمدۃ المطابع سے بھی مل سکتا ہے یا پتہ ذیل لکھا ہے (مولوی حکیم رونق علی صاحب ردولوی ضلع بارہ بنکی) قیمت ۳ر

عربی زبان کی صرف میں یہ قدیم مشہور کتاب اس درجہ مقبول ہوئی ہے کہ شاید کسی مدرسہ کا نصاب اس سے خالی ہو اسکی مرتبہ جات [illegible] میں بہ [illegible] کے ساتھ چھپی ہے قیمت ۲ر پانچ کتابوں کے خریدار سے صرف ۸ر اور [illegible] [illegible]

جناب قاضی فدا حسین صاحب مختار عدالت کلکٹری اٹاوہ نے خلوص اور جوش محبت کیساتھ اس رسالہ کو تالیف کیا ہے [illegible] [illegible] قدس سرہ العزیز کے حالات آپکے بعض کرامات اور نیز بہت سے [illegible] اس رسالہ میں آگئے ہیں [illegible] اور تمام مسلمانوں کے لئے عموما یہ رسالہ مفید ہے قیمت ۲ر مولف مذکور سے طلب کرو

طاعون کی تحقیق حکما کے اقوال علمای شریعت کے آثار سے خوب [illegible] [illegible] ایک بہت ضرورت تھی انھوں نے اس رسالہ سے پوری کر دی مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو اپنا دستور العمل بنائیں قیمت صرف ۴ر

جناب حافظ حاجی محمد احسن صاحب نگرامی اس ناول کے مصنف ہیں نام کو ناول ہے مگر سرتا پا نصیحت [illegible] سے زیادہ دلچسپ زبان نہایت شستہ محاورات نہایت پاکیزہ چالیس جلدیں اس ناول کی مصنف نے دعوت اسلام کے لئے بھی ہیں قیمت ۱۲ر

یہ سب کتابیں دفتر عمدۃ المطابع لکھنؤ سے طلب کیجیے

بے نظیر حمایل شریف مترجم با تفسیر

[illegible] حمایل شریف دو مرتبہ طبع ہوئی اور اپنی بے مثال خوبیوں کے باعث ہر مرتبہ ہاتھوں ہاتھ بک گئی۔ مدت سے شائقین کو انتظار تھا اور ہر طرف سے اسکی
[illegible] آرہی تھی۔ الحمد للہ کہ اب تیسری بار بہت [illegible] سے زیادہ اہتمام کے ساتھ وہ عمدۃ المطابع لکھنؤ میں طبع کی گئی اور خدا کا شکر ہے کہ حسب مراد چھپکر تیار ہو گئی۔ کاغذ
کی [illegible] خط کی پاکیزگی چھپائی کی صفائی دیکھنے ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ترجمہ کی خوبی و عمدگی کے لیے غالباً صرف اسیقدر کہہ دینا کافی ہوگا کہ حضرت مولانا مولوی
محمود [illegible] صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند کی نظر اقدس سے گزر چکا ہے اور جناب موصوف نے اسکو پسند فرمایا ہے اور اسپر تقریظ لکھی ہے۔

(۱) [illegible] بالکل تحت اللفظ نہ ایسا بامحاورہ کہ حد ترجمہ سے باہر نکل جاسکے بلکہ بین بین سلیس عام فہم اُردو زبان۔

(۲) [illegible] نزول۔ تاوقتیکہ آیت شریفہ کے نزول کا سبب معلوم نہو اُسوقت تک مطلب کی کافی وضاحت نہیں ہوتی۔ اس حمایل کے حاشیہ پر قریب قریب ہر آیت کے نزول کا
سبب [illegible] مفصل قصہ کہ یہ کیوں اور کس کے بارے میں نازل ہوئی تحریر ہے جسکی تعداد قریب ایک ہزار کے پہونچ گئی ہے۔

(۳) فوائد۔ چیدہ چیدہ مطالب اور منتخب توضیحات عام فہم اُردو زبان میں۔

(۴) فضائل۔ خاص خاص سورتوں کی تلاوت کے اجر و ثواب اور اخروی ثمرات جو احادیث سے ماخوذ ہیں۔

(۵) خواص [illegible] صحت جسمانی و روحانی کے متعلق سرور کائنات صلعم کے ارشادات اور سلف صالحین کے مجرب اعمال جو اعتقاد سلیم کے ساتھ اکسیر سے زیادہ اثر رکھتے
[illegible] مثلاً جذام و دیوانگی و درد چشم و درد زہ وغیرہ کے جائز معالجات اور عقم و حب و خلوص وغیرہ کے مجرب اعمال۔

(۶) ترتیب [illegible] باعتبار تنزیل۔ ہر سورت کے شروع میں اُس سورت کا نام لکھدیا ہے جو نزول کے اعتبار سے اس سورت کے بعد ہے۔ جس سے بلا دقت ایکسو چودہ سورتوں
کی [illegible] معلوم ہو سکتی ہے جس ترتیب سے جبرئیل امین حضرت رہبر عالم پر حسب ضرورت وقتاً فوقتاً تئیس سال میں وحی لاتے تھے۔

(۷) [illegible] اکثر سورتوں کے کئی کئی نام سورتوں کے شروع میں حاشیہ پر اور قرآن شریف کے پچپن نام شروع صفحہ ٹائیٹل پر لکھے ہوئے ہیں۔

(۸) تعداد آیات وغیرہ۔ ہر سورت کے شروع میں اُس سورت کے کلمات اور حروف ہندسوں میں درج ہیں۔

(۹) [illegible] نصف۔ ربع پر یہ بات بیان کی ہے کہ حساب حروف پاؤ۔ آدھا۔ پون۔ فلان کلمہ کے فلان حرف پر ہوتا ہے۔

(۱۰) [illegible] سورتوں اور خاص خاص مواقع پر جس دعا کا پڑھنا مسنون ہے یا جس لفظ پر لہجہ کا جو خاص انداز مستحب ہے تنبیہ کے لفظ سے اُسی صفحہ [illegible] کا [illegible] ظاہر کیا گیا ہے۔

(۱۱) آخر میں [illegible] رسالہ شامل ہے جسمیں فضائل کلام مجید اور آداب تلاوت رموز اوقاف کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے۔ اس رسالہ میں نقشہ کے انداز [illegible] انبیا علیہم السلام کا
کلام مجید میں صراحۃً ذکر ہے اُن سب کے نام مع مختصر حالات [illegible] وغیرہ اور نیز یہ بات کہ ان حضرت کا ذکر فلان فلان سورت کے فلان فلان رکوع میں ہے بیان کیا ہے اور
اسی طرح اقوام و قبائل۔ پہاڑ۔ شہر۔ اکثر اشخاص۔ نہروں اور ستاروں وغیرہ کے نام قرآن شریف میں مذکور ہیں سب کو علیحدہ علیحدہ فہرست وار توضیح کے ساتھ لکھا گیا ہے
یہ [illegible] مستقل [illegible] صفحہ پر ختم ہوا قدر دان مسلمان کے لیے جو اسلامی کی مختصر تاریخ جان قربان کرنیکو کافی ہے۔

(۱۲) [illegible] پارہ علیحدہ ہر ۳۲ صفحہ پر ختم مشتمل [illegible] اور صاف۔
مضامین مذکورہ [illegible] سے تفسیر [illegible] جلالین۔ بیضاوی۔ موضح القرآن۔ فتح الرحمن۔ عزیزی۔ زاہدی۔ لباب النقول۔ اتقان و دیگر مستند کتب سے ماخوذ ہیں۔

(۱۳) [illegible] تمام [illegible] میں کسی قسم کی [illegible] نہ [illegible] شربتی۔ جن صاحب کو جو رنگ مرغوب ہو درخواست میں اسکی تفصیل بھی لکھدیں تو بہتر ہے۔
[illegible] جو دان [illegible] [illegible] ہر [illegible] کی بن سکتی ہے مگر متوسط جلد بھی کی عمدہ ہوگی پوری جلد چرمی [illegible] منڈھی ہوئی یا درجاندی
[illegible] کے قابل [illegible] طلب ہو گی۔ [illegible] خریدار [illegible] محصول ڈاک وغیرہ لیا جائیگا۔ پانچ جلد کے خریدار سے علاوہ رعایت [illegible] کے صرف [illegible] لیے جائینگے۔

المشتہر حمایل شریف عمدۃ المطابع لکھنؤ سے طلب کیجیے

DUE DATE

۵۰۹/۱۲۹ ۹۲۰

۴۰ ۰ ۳۱

Date	No.	Date	No.